در ساری کتاب کے جملہ حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۳ مجریہ ۱۹۱۴ [illegible] محفوظ ہیں

يسقون من رحيق مختوم ختامه مسك وفي ذلك فليتنافس المتنافسون

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب یعنی

مثنوی مولوی معنوی

مع حواشی مسمّٰی بہ

رحیق مختوم

شرح فارسی

مثنوی مولٰینا رومؒ

دفتر اوّل

بحسن ترتیب و تصحیح و تحشیہ

حضرت مولٰینا مولوی حکیم محمد نذیر صاحب عرشی نقشبندی مجددی

مؤلف مفتاح العلوم شرح اردو مثنوی مولٰینا رومؒ

بفرمائش مولوی عبد العزیز صاحب مرزا خورشید عالم منشی فاضل و منیجر کتب خانہ عرشی لاہور

سنہ ۱۳۴۶ ہجری

در مطبع [illegible] باہتمام منشی محمد صدیق صاحب [illegible]

قیمت فی جلد [illegible]

بار اوّل

سلسلۂ کتب صرف و نحو عربی مؤلفہ حضرت مولانا عرشی سلمہ

مشکوٰۃ الصرف والنحو صرف ونحو کا ابتدائی رسالہ جس میں نہایت آسان اور سادہ طریق سے عربی اسماء و افعال کی بنا و اشتقاق اور کلمات کے مختلف اعرابوں کی شناخت کے ڈھنگ بتائے ہیں یہ رسالہ صرف طلباء عربی کے لئے مفید ہے بلکہ جو لوگ عربی زبان خاص طور پر سیکھنے کی فرصت نہیں پاتے مگر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے شائق ہیں۔ ان کے لئے یہ رسالہ نہایت قابل قدر معین ثابت ہوگا۔ (زیر طبع)

مرقاۃ الصرف والنحو عربی صرف ونحو کا علم جس قدر مشکل اور پیچیدہ ہے سب جانتے ہیں۔ اس کتاب میں ان دونوں علوم کے قواعد جدید طریقہ تعلیم پر نہایت آسان اور سہل الفہم انداز پر مرتب کر کے لکھے گئے ہیں اس کتاب کے ذریعہ سے استادوں کو مسائل صرف ونحو کا پڑھانا اور سمجھانا اور شاگردوں کو پڑھنا اور سمجھنا بالکل آسان ہوگیا ہے۔ تعلیلاتی پیچیدگیوں کو ایک عجیب طریقے سے سلجھا کر سہل کر دیا گیا ہے مشقی سوالات کے ذریعے سے ہر قاعدہ کو نقش دل بنانے کی کوشش کی ہے ترکیب نحوی کی مشق پر کافی زور دیا ہے قیمت بارہ آنے ۱۲؎

مرآۃ الصرف والنحو اردو میں عربی صرف ونحو کی یہ ایک جامع مکمل مبسوط اور آخری کتاب ہے۔ اس کتاب میں صرف ونحو عربی کی عام تعریفات اور تشریحات کے لئے قدیمی طرز انداز اختیار کیا گیا ہے لیکن ایسے سلجھے ہوئے اور عام فہم اسلوب میں کہ ہر اردو خوان جو عربی زبان میں قابلیت پیدا کرنی چاہے۔ اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ عربی زبان کی صرف ونحو میں کافیہ۔ شافیہ الفیہ مفصل اور شرح جامی چوٹی کی کتابیں ہیں۔ اور ان دونوں فنون کے باریک سے باریک مسائل کا ماخذ یہی کتابیں ہیں لیکن ان کا طرز بیان اس قدر دقیق ہے کہ ایک عربی دان بھی استاد کی مدد کے بغیر ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ مرآۃ الصرف والنحو میں ان کتابوں کے تمام صرفی ونحوی مسائل کو جمع کر دیا گیا ہے علاوہ ازیں مصر و شام میں ان فنون کی جو جدید محققانہ تالیفات رائج ہیں ان میں سے بعض مقبول کتابوں سے بھی اس کتاب کی جمع و ترتیب میں مدد لی گئی ہے اس لحاظ سے یہ کتاب عربی صرف ونحو کے فن میں ایک گنجینہ بے بہا ہے۔ جو اردو خوان اصحاب عربی سیکھنا چاہیں ان کو اس سے بہتر جامع اور مکمل کتاب نہیں ملیگی۔ اور جن عربی دان اصحاب کو علمی و قلمی مشاغل میں اکثر اوقات عربی کلمات میں لغت اشتقاق اعراب وغیرہ امور کے متعلق رفع شبہات کی ضرورت پیش آتی ہو وہ اس غرض کے لئے مرآۃ الصرف والنحو کو سب کتابوں سے زیادہ مفید پائینگے۔ تعداد صفحات قریباً ۲۴۸ ہوگی قیمت عہ (زیر طبع)

تاریخ مکہ مکرمہ شہر مکہ مکرمہ کی بستی آبادی عمارات۔ آب و ہوا فصل و موسم وغیرہ تمام جغرافیائی حالات اس خطے کے تمام معابد و مآثر اور کعبۃ اللہ وغیرہ تمام متبرک مقامات کے قدیم و جدید احوال اس مقدس شہر کی قدامت کی داستان اور مفصل تاریخ اور ان تمام سیاسی ادوار کا تذکرہ جو اس شہر میں گزر چکے ہیں۔ ترکوں کی دینی خدمات اشراف کی حکومت کا عبرتناک خاتمہ اور سلطان ابن سعود کی شورش انگیزی کی تفصیل مناسک حج کا بیان اور ہر مقام متعلقہ حج کی تاریخ اور اسکے عہد بعہد کے حالات اور موجودہ کیفیت غرض اس کتاب کو پڑھکر جو حظ حاصل ہوتا ہے وہ بیان نہیں ہو سکتا بلد الامین کی برکات اور کعبہ کے تقدس کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ: مرزا خورشید عالم منیجر کتب خانہ عرشی کشمیری بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبة للمتقین، والصلوٰة والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد بخدمت جمیع قدر شناسانِ جواہر زواہر علوم، و متفحصان نکات مثنوی مولانا روم عرض می دارم کہ چوں قلم ایں ناقص رقم را از تحریر شرح دفتر اول مثنوی کہ بنام **مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم** بجمیع اقطار و دیار عزّ اشتہار یافتہ، فرصت استراحت دست داد، روزے رفیق صادق الوداد و فرخ نہاد، و محب اخلاص کیش و خیر اندیش، مکرمنا و مولانا مولوی **عبد العزیز** فاضل دیوبند زاد مجدہٗ توجہ ایں خاکسار را بایں معنے منعطف ساخت، کہ ہرچند شرح مذکور کہ در کشف غوامض مثنوی کہ تعلق باصول قواعد فارسیہ و رموز عجائب ادبیہ و شعریہ، و اسرار مقامات طریقت، واحکام فروع شریعت، و تطبیق مطالب مثنوی بفحاوی کتاب اللہ وسنت نبوی دارد، برائے عامہ شائقین افادہ خیر کثیر و نفع خطیر می تواں کرد، اما بسیارے از افاضل اہل علم و عرفان کہ ازیں تحقیقات و تدقیقات مستغنی اند مطمح نظر خود غیر از متن صحیح مثنوی، کہ وجود آں دریں زمانہ از سوء اہتمام اہل مطابع مترادف عنقاست، ندارند۔ لہٰذا دریں فرصت چندے از توجہات بجانب مرتب ساختن ایں چنیں نسخہ صحیح، جامع نسخہائے متنوعہ، و حاوی اشعار مختلفہ، کہ کارے ست جزیل الاجر و عظیم المنفعت، مبذول باید داشت۔ خاکسار رائے آں یار خیر اندیش را مقرون بصواب دیدہ اقتراحش را تلقی باجابت نمود۔ و ہر قدر کہ از نسخہائے معتبرۂ مثنوی بہم رسیدہ، ہمہ را پیش نظر داشتہ، متوکلاً علی اللہ اساس ایں کار نہاد۔ والآن عزم صمیم بر ایں داشت، کہ بتقابل ہمہ ایں نسخہا یک نسخہ صحیح فراہم نمایم۔ و اگر لفظے در نسخ متعدد و مضطرب افتادہ باشد، نسخہ اقرب الی الصواب را در متن بحیطہ اندراج آرم و غیر اقرب را تحت آں ذکر کنم۔ و بعضے از ابیات مثنوی در یک نسخہ درج ست۔ و در دیگر نیست، و بعض ابیات در دیگر مندرج ست و در اول یافتہ نمی شود۔ ایں چنیں ہمہ ابیات را دریں نسخہ جمع کنم حتیٰ کہ ہیچ کدام بیت کہ از مثنوی شمردہ می شود، فروگذاشتہ نشود۔ الا بیتے کہ ارباب بصیرت بر الحاق و بطلان آں متفق اند۔ و مع ہذا ذکر آں بر حاشیہ خواہد رفت۔ و چوں عبارت ایں کتاب عالی پایہ در اکثر جا دقیق المعانی و عمیق المبانی افتادہ و در ایں چنیں مقامات از تشریح مطالب چارہ نبود۔ فلذٰلک بتحریر حواشی مختصرہ نیز ہم پردازم، کہ حل لغات غریبہ و توضیح اشارات دقیقہ و تفسیر عبارات غامضہ و تنقید روایات نادرہ را کفیل باشد۔ و ایں حواشی را بنام **رحیق مختوم شرح مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ المعنوی** موسوم سازم وحسبی اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ اللّٰہم الطف بی فی تیسیر کل عسیر۔ فان تیسیر کل عسیر علیک یسیر۔ واسألک الیسر والمعافات فی الدنیا والاٰخرة۔ اٰمین اٰمین اٰمین۔

وانا العبد الحقیر المدعو بہ مرزا **محمد نذیر** عفا اللہ عنہ
مقام لاہور۔ ۲۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۱ ہجری

نبذے از احوالِ تقدس اشتمالِ حضرت مولانا روم قدس سرہٗ

اسم سامی آنجناب محمد و لقب جلال الدین رومی ست۔ و سلسلۂ نسب تا بحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ می رسد حضرت حسین بلخی جدّ ایشاں از صوفیہ کبار و اہل حال بودند۔ سلاطین عہد حق تعظیم و تکریم ایشاں بجا می آوردند حتیٰ کہ محمد خوارزم شاہ فرمانروائے عجم دختر خود را بزوجیت ایشاں سپرد۔ و والد مولانا رومی کہ نام نامی شان محمد بہاء الدین ست از بطن او متولد شدند و مولانا رومی در سنہ ۶۰۴ھ بمقام بلخ کہ وطن اصلی ایشاں ست تولد یافتند۔ چوں آستانۂ حضرت محمد بہاء الدینؒ مقصد انام و مرجع خاص و عام می بود۔ و عامۂ خلائق از اکناف اقالیم بکمال ارادت و عقیدت بایں بارگاہ ایاب و ذہاب می داشتند۔ ایں امر اہل سلطنت را موجب حسد و اساءت ظن گردید۔ محمد بہاء الدینؒ بہ دریافت ایں حال مزید اقامت آنجا محل خطر پنداشتہ در سنہ ۶۱۰ھ رخت ہجرت بہ بستند و تا چند سال دیار و امصار مختلفہ را شرف نزول ارزانی داشتہ بالآخر شہر قونیہ را کہ از شہر ہائے روم ایشیائے کوچک ست محطّ رحل اقامت ساختند۔ مولانا بتعلیم و تربیت ایشاں از علوم و فنون ظاہریہ حظ وافر گرفتند۔ و ہنوز عمر ایشاں تا بست و چہار سال رسیدہ بود کہ ظل عاطفت پدر از سر گزشت۔ پس بقصد تکمیل علوم بجانب ممالک شام رفتند۔ و در اندک زمانہ جمیع علوم دینیہ و ادب و معقول را بہ درجۂ تکمیل رسانیدہ رایت کمال افراختند۔ و مسند افتا و تعلیم را شرف جلوس بخشیدند۔ در ایں ایام ایشاں را اتفاق مکالمت و صحبت با حضرت شمس تبریزؒ افتاد کہ در کمالات باطنیہ سرآمد روزگار بودند۔ توفیق غیب یاری کرد۔ و توجہات قدس دست گرفت۔ و رنگ علوم ظاہریہ کہ تا اکنوں بر احوال ایشاں غالب بود۔ مغلوب کیفیات باطنیہ گشت۔ مجلس مشاغل علم درہم شد۔ سلسلۂ افتا و تعلیم از ہم پاشید۔ غالب اوقات ایشاں در محویت و سکر می گزشت۔ چوں چند ماہ دریں حال برآمد۔ در مردم شہر غوغا افتاد۔ کہ فقیرے دیوانہ آمد و مولانا را مسحور کرد۔ حضرت شمس تبریزؒ بمشاہدہ ایں حال روبہ سفر نہادند و ایشاں را در سوز فراق خود بیتاب گزاشتند۔ گویند کہ بعضے از مریدان مولانا کہ مرتبہ کمال حضرت شمس تبریز را نشناختہ ازیں احوال خشمناک شدہ ایشاں را بقتل رسانید۔ مولانا بریاضت و مجاہدہ یکتائے دہر بودند۔ قصداً متوجہ خواب نمی شدند۔ و حاجت بہ بالین و بستر نداشتند۔ چوں غنودگی بر ایشاں استیلائے یافت۔ در حالت نشست خوابیدند۔ اما ہرگاہ وقت نماز می رسید از ہماں حال روبہ قبلہ می شدند۔ و بحالت نماز استغراق تمام می بود۔ بارہا تحریمۂ عشا بستند۔ و در رکعت سپیدۂ صبح نمودار شد حلم و تحمل تا بحدے بود کہ روزے شخصے سوال کرد کہ آیا شما گفتہ اید کہ من از ہفتاد و سہ ملت بہر یکے اتفاق دارم۔ ایشاں فرمودند بلے۔ آں کس بمجرد استماع ایں کلمہ زبان تشنیع برکشاد و دشنام بے تحاشا داد و گزشت۔ مولانا فرمودند من با ایں ہمہ کلمات ہم کہ تو گفتہ اتفاق دارم۔ سنہ ۶۷۲ھ در شہر قونیہ زلزلۂ عظیم وقوع یافت۔ و متواتر تا چہل روز جاری ماند۔ مردم شہر حیران و سراسیمہ می گشتند۔ آخر بخدمت مولانا شرف حضور یافتہ عرض حال نمودند۔

مولانا فرمودند۔ زبین شکایت گرسنگی می کند۔ ولقمہ چرب می طلبد۔ واگر خدا خواہد کامیاب گردد۔ پس چند روز نگذشتہ کہ مزاج الیشاں ناساز شد۔ اطبائے کامل الفن بہ علاج پرداختند۔ اما از تشخیص مرض عاجز ماندند۔ خبر علالت الیشاں بسرعت برق وباد بہ اطراف وجوانب دررسید۔ اہالی شہر بہ عیادت از ہر سو ریختند۔ وامراء وعلماء ومشائخ حاضر خدمت گشتہ مصروف نالہ وبکا می شدند۔ آخر بتاریخ پنجم ماہ جمادی الثانی ۶۷۲ ہجری ویوم یکشنبہ بوقت غروب آفتاب آں آفتاب علوم وعرفان بہ برج لحد غروب گشتہ بجوار عالم قدس پیوست۔

دیباچہ مجلد اوّل از کتاب مثنوی معنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا الْكِتَابُ الْمَثْنَوِيُّ وَهُوَ أُصُوْلُ أُصُوْلِ أُصُوْلِ الدِّيْنِ فِي كَشْفِ أَسْرَارِ الْوُصُوْلِ وَالْيَقِيْنِ (۲) وَهُوَ فِقْهُ اللّٰهِ الْأَكْبَرُ وَشَرْعُ اللّٰهِ الْأَزْهَرُ وَبُرْهَانُ اللّٰهِ الْأَظْهَرُ (۳) مَثَلُ نُوْرِهِ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ يُشْرِقُ إِشْرَاقًا أَنْوَرَ مِنَ الْإِصْبَاحِ (۴) وَهُوَ جِنَانُ الْجَنَانِ ذُو الْعُيُوْنِ وَالْأَغْصَانِ فِيْهَا عَيْنٌ تُسَمّٰى عِنْدَ أَبْنَاءِ هٰذَا السَّبِيْلِ سَلْسَبِيْلًا وَعِنْدَ أَصْحَابِ الْمَقَامَاتِ وَالْكَرَامَاتِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ مَقِيْلًا (۵) اَلْأَبْرَارُ مِنْهُ يَأْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَالْأَحْرَارُ مِنْهُ يَفْرَحُوْنَ وَيَطْرَبُوْنَ (۶) وَهُوَ كَنِيْلِ مِصْرَ شَرَابٌ لِلصَّابِرِيْنَ وَدَمٌ وَحَسْرَةٌ عَلٰى اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالْكَافِرِيْنَ (۷) كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُضِلُّ بِهِ كَثِيْرًا وَيَهْدِيْ بِهِ كَثِيْرًا (۸) وَإِنَّهُ شِفَاءُ الصُّدُوْرِ وَجِلَاءُ الْأَحْزَانِ وَكَشَّافُ الْقُرْاٰنِ وَسَعَةُ الْأَرْزَاقِ وَتَطْيِيْبُ الْأَخْلَاقِ (۹) بِأَيْدِيْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ يَمْنَعُوْنَ بِأَنْ لَا يَمَسَّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۱۰) لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ وَاللّٰهُ يَرْصُدُهُ وَيَرْقُبُهُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (۱۱) وَلَهُ أَلْقَابٌ أُخَرُ لَا يَسَعُهَا إِحَاطَةُ التَّحْرِيْرِ وَاقْتَصَرْنَا عَلٰى هٰذَا الْقَلِيْلِ وَالْقَلِيْلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيْرِ وَالْجُرْعَةُ تَدُلُّ عَلَى الْغَدِيْرِ وَالْحَفْنَةُ تَدُلُّ عَلَى الْبَيْدَرِ الْكَبِيْرِ (۱۲) يَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ الْمُحْتَاجُ إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَمَّدُ بْنُ

(۱) ومرا توفیق نیست مگر از خدا این کتاب مثنوی معنوی ست و این اصول قواعد کلیہ دین ست در ظاہر ساختن رازہائے رسیدن بخدا ویقین کردن آں (۲) واین مثنوی دانش بزرگ تر خدا تعالیٰ است وشریعت خدا کہ روشن تر ست ودلیل غالب تر خدا تعالیٰ را (۳) مثال نور او مانند قندیل ست کہ در وے چراغ باشد کہ روشن گرداند روشن گردانیدن روشن تر از صبح (۴) واین مثنوی بوستان دل ست کہ پر از چشمہا وشاخہا ست ودراں بوستان چشمہ ست کہ نامیدہ مے شود نزد رہروان این راہ سلسبیل ونزدیک صاحبان مقامہا وکرامتہا بہتر از روئے قرارگاہ ونیکو ترست از جہت جائے استراحت (۵) نیکوکاران ازین بوستان مے خورند ومے نوشند وآزادگان ازین شاد مے شوند وطرب مے کنند (۶) واین مثنوی ہمچو دریائے مصر ست آشنا میدہد شکیبایان را وخون ودریغ ست بر شناوران فرعون وکافران (۷) چنانچہ فرمودہ ست خدائے برتر گمراہ مے سازد بدو بسیاری را وہدایت مے کند بدو بسیاری را (۸) وتحقیق این مثنوی شفا ست سینہا را ودور کنندہ اندوہہا ست وبیان کنندہ قرآن ست وفراخی رزقہا ست وپاکیزہ ساختن خصلتہا ست (۹) بدستہائے نویسندگان کرم ونیکوکاران منع میکنند باینکہ مس نکنند او را مگر پاکان ونازل شدہ ست از نزدیک آفریدگار آدمیان (۱۰) نمی آید او را باطل از پیش او ونہ از پس او وخدا تعالیٰ نگاہ میدارد او را ومحافظت میکند او را پس حق تعالیٰ بہتر نگہبان ست او را ومہربان تر مہربانان ست (۱۱) ومر این مثنوی را لقبہائے دیگر ست کہ گنجایش ندارد ادراک او دائرہ تحریر اکتفا نمودیم برایں اندک کہ دلالت میکند بر بسیار ویک شامہ بے دلالت میکند چوں صد ویک مشت غلہ دلالت میکند بر خرمن بزرگ (۱۲) میگوید بندہ ناتوان نیازمند برحمت حق تعالیٰ محمد بن

مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَلْخِيُّ ثُمَّ الرُّوْمِيُّ تَقَبَّلَ اللهُ مِنْهُ اِجْتَهَدْتُ
فِيْ تَطْوِيْلِ الْمَنْظُوْمِ الْمَثْنَوِيِّ الْمَعْنَوِيِّ الْمُشْتَمِلِ عَلَى الْغَرَائِبِ
وَالنَّوَادِرِ وَغُرَرِ الْمَقَالَاتِ وَدُرَرِ الدَّلَالَاتِ وَطَرِيْقَةِ الزُّهَّادِ
وَحَدِيْقَةِ الْعُبَّادِ قَصِيْرَةِ الْمَبَانِيْ كَثِيْرَةِ الْمَعَانِيْ لِاسْتِدْعَاءِ
سَيِّدِيْ وَسَنَدِيْ وَمُعْتَمَدِيْ وَمَكَانِ الرُّوْحِ مِنْ جَسَدِيْ وَ
ذَخِيْرَةِ يَوْمِيْ وَغَدِيْ (۱۳) وَهُوَ الشَّيْخُ قُدْوَةُ الْعَارِفِيْنَ
اِمَامُ الْهُدٰى وَالْيَقِيْنِ مُغِيْثُ الْوَرٰى اَمِيْنُ الْقُلُوْبِ وَالنُّهٰى
(۱۴) وَدِيْعَةُ اللهِ بَيْنَ خَلِيْقَتِهٖ وَصَفْوَتُهٗ فِيْ بَرِيَّتِهٖ وَوَصَايَاهُ
لِنَبِيِّهٖ وَخَبَايَاهُ عِنْدَ صَفِيِّهٖ (۱۵) مِفْتَاحُ خَزَائِنِ الْعَرْشِ
اَمِيْنُ كُنُوْزِ الْفَرْشِ اَبُو الْفَضَائِلِ حُسَامُ الْحَقِّ وَالدِّيْنِ
حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ الْبَلْخِيُّ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ اَخِيْ تُرْكٍ
اَبُوْ يَزِيْدِ الْوَقْتِ جُنَيْدُ الزَّمَانِ صِدِّيْقُ ابْنُ الصِّدِّيْقِ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ (۱۶) اَلْاُرْمَوِيُّ الْاَصْلِ الْمُنْتَسِبُ
اِلَى الشَّيْخِ الْمُكَرَّمِ بِمَا قَالَ اَمْسَيْتُ كُرْدِيًّا وَاَصْبَحْتُ عَرَبِيًّا
قَدَّسَ اللهُ رُوْحَهٗ وَاَرْوَاحَ اَسْلَافِهٖ وَاَخْلَافِهٖ (۱۷) فَنِعْمَ
السَّلَفُ وَنِعْمَ الْخَلَفُ وَلَهٗ نَسَبٌ اَلْقَتِ الشَّمْسُ عَلَيْهِ رِدَاءَهَا
وَحَسَبٌ اَرْخَتِ النُّجُوْمُ لَدَيْهِ اَضْوَاءَهَا (۱۸) لَمْ يَزَلْ فِنَاؤُهُمْ
قِبْلَةَ الْاِقْبَالِ يَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بَنُو الْوُلَاةِ وَكَعْبَةَ الْاٰمَالِ يَطُوْفُ
بِهَا وُفُوْدُ الْعُفَاةِ (۱۹) وَلَا زَالَ كَذٰلِكَ مَا طَلَعَ نَجْمٌ وَ
ذَرَّ شَارِقٌ (۲۰) لِيَكُوْنَ مُعْتَصَمًا لِاُولِي الْبَصَائِرِ الرَّبَّانِيِّيْنَ
الرُّوْحَانِيِّيْنَ السَّمَاوِيِّيْنَ الْعَرْشِيِّيْنَ النُّوْرِيِّيْنَ السُّكَّتِ
النُّظَّارِ الْغُيَّبِ الْحُضَّارِ الْمُلُوْكِ تَحْتَ الْاَطْمَارِ (۲۱) اَشْرَافِ
الْقَبَائِلِ اَصْحَابِ الْفَضَائِلِ اَنْوَارِ الدَّلَائِلِ اٰمِيْنَ (۲۲)
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ (۲۳) وَهٰذَا دُعَاءٌ لَا يُرَدُّ فَاِنَّهٗ دُعَاءٌ لِاَصْنَافِ
الْبَرِيَّةِ شَامِلٌ (۲۴) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ (۲۵) وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَيَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَ
يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۔

محمد پسر حسین ساکن بلخ باز روم قبول کند از وے خدا تعالے کوشش کردم در دراز ساختن
نظم مثنوی معنوی کہ مشتمل ست بر معانی شگفت و بر نوادر و بر سخنہاے روشن و بر
دلائل ہا ہمچو مروارید روشن ۔ و بر راہ زاہدان و بر باغ عبادت کنندگان در حالیکہ
مثنوی کوتاہ عبارت و بسیار معانی ست برائے طلب کردن مہتر من و تکیہ من و اعتماد
کردہ من و جائے روح از تن من و ذخیرہ امروز و فردائے من (۱۳) و او شیخ ست
کہ پیشوائے عارفاں ست و امام راہ راست و یقین ست ۔ فریاد رس خلق
امانت دار دلہا و خردہا (۱۴) و امانت خدا میان خلق او ۔ و برگزیدہ
او در آفرینش او و اندرزہاے او برائے پیغمبر او ۔ و رازہاے او نزد
برگزیدہ او (۱۵) کلید خزینہاے عرش ۔ امانت دار گنجینہاے زمین
ابو الفضائل حسام الحق والدین ۔ نام او حسن پسر محمد پسر حسن ساکن بلخ معروف
با بن اخی ترک ست بایزید بسطامی ست در وقت خود جنید زماں ست و او صدیق
ابن صدیق ابن صدیق ست خوشنود باد خدا از وے و از وشان (۱۶) رومی الاصل نسبت کردہ
شدہ بسوئے شیخ بزرگ بانچہ گفتہ است کہ شب کردم در حالیکہ ناخواندہ بودم و صبح کردم
بحالیکہ عالم علوم عربیہ بودم پاک سازد خدا روح او را و ارواح بزرگان
او را و فرزندان او را (۱۷) پس نیکو سلف ست و نیکو خلف ست و برائے
او نژادے ست کہ انداختہ است آفتاب بروے چادر خود را و دانشے
ست کہ فروہشتہ است ستارگان نزد او روشنی ہاے خود را (۱۸) ہمیشہ
باد پیشگاہ درویشاں قبلہ دولتمنداں ۔ کہ روئے آرند بسوئے او بناہاے
حاکماں و ہمیشہ باد کعبہ امیدہا کہ طواف کنند بسوئے او گروہ سائلاں (۱۹)
و ہمیشہ باد آں پیشگاہ ہمچناں تا وقتیکہ ستارہ طلوع کند ۔ و آفتاب برآید
(۲۰) تا باشد جائے پناہ برائے خداوندان بینائی ہا کہ راستاں در دیدہ
روحانیاں و آسمانیاں و عرشیاں و نوریاں خاموش بینندگان غائب
حاضراں پادشاہان زیر جامہاے کہنہ (۲۱) بزرگان قبیلہا
صاحبان فضیلتہا ۔ روشنی ہاے دلیلہا ۔ (۲۲) قبول کند پروردگار
جہانیاں (۲۳) و ایں دعاے ست کہ رد نمے شود ۔ پس ایں دعا مر جملہ
اقسام خلق راست ۔ فرا گیرندہ (۲۴) و صفت و ثنا برائے خدا در
حالیکہ یکتا ست و درود خدا باد بر سردار ما کہ محمد ست و بر اولاد او و متعلقان
او کہ پاکانند (۲۵) کافی ست ما را خدا و نیکو ضامن ست نیکو مولیٰ و نیکو
یاری کنندہ میکند خدا ہر چہ خواہد و حکم میکند ہر چیزے کہ ارادہ میکند

Nadir Ali Khan M.A.

Nadir Ali Khan
M.A.
M.U. Aligarh.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشنو از نے چوں حکایت می کند | وز جدائیہا شکایت می کند
کز نیستاں تا مرا ببریدہ اند | از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق | تا بگویم شرح درد اشتیاق
ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش | باز جوید روزگار وصل خویش
من بہر جمعیتے نالاں شدم | جفت خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من | وز درون من نجست اسرار من

ھم بر حکایت میکند گردیدہ مدخول لفظ چوں باشد گویا مولانا فرمود کہ بشنو از نے کیفیت حکایت و بیکوئی شکایت از جدائیہا دو سہی مولانا ... درایں جا ایں سوال وقعتے ندارد کہ آغاز کتاب بحمد و نعت چرا نمودند زیرا کہ ابتدا بہ ... منحصر بکتابت نیست ... بلکہ بزبان ادا کردہ باشند ... مراد از نے روح انسانی ست کہ در عالم ارواح یعنے ملکوت بمحبت و معرفت حق مشغول بود و بسبب تعلق با ... عالم ناسوت شہوت و غضب وغیرہ صفات جسمانیہ برو استیلا یافت و در محبت و معرفت وغیرہ صفات ... کاملے یا مطالعہ کتب متنبہ شد حالات اصلیہ و صفات ذاتیہ خود را بیاد آورد و بر فوت آں ... مقال اظہار تاسف آغاز نہاد و از حکایت ہمیں معنے مراد ست ... روح مثل محبت و معرفت و ذکر دائم وغیرہ بسیار ست ... (کلید مثنوی)

۲ چوں روح را بہ نے تشبیہ داد ... عالم ارواح را نیستان گفتن ... در فراق عالم ارواح ... عالم ناسوت چناں زار می نالم کہ ہر کہ می شنود بیتاب میگردد و مراد از مرد و زن ...

۳ کسیکہ خود بدرد فراق مبتلا نباشد ... ذوق را ... می خواہم کہ سینہ ... سامعین از زخم فراق صد چاک باشد تا نالہ من نزد ایشاں اعتبارے دارد ... معنی شعر ایں باشد کہ از نالہ من ... سینہ ... چاک گردد تا بیش از پیش درد اشتیاق را اظہار نمایم کہ عشاق از درد عشق لذت می یابند ...

عشرت ... ۴ ... چوں من از مقام اصلی خود دور ماندہ ام ... باز رسیدن ... ۵ ... مراد از جمعیت ... ۶ ... ہر کہ از درد من متاثر شد ... کہ ہمراز عالم ارواح ست ... ۱۲

۱ نظم مثنوی معنوی در بحر رمل مسدس واقع شدہ کہ وزنش فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ست. و در رکن آخر در بعض مواضع مقصور یعنے فاعلات و بعض جا محذوف یعنے فاعلن می باشد. و کلمہ بشنو متعلق بما عام ست و در لفظ ... اشارہ ... کہ ثمرہ شنیدن ست ... چنانچہ در حدیث کریم وارد ست کہ الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی و المعرفۃ اسراری ... واصلان کامل کہ از خود فانی گشتہ و بحق باقی شدہ ... حضرت پیر و مرشد (یعنے حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) ... در درس مثنوی معنوی ارشاد فرمودہ کہ مولانا شمس الدین تبریزی ... مولانا جلال الدین رومی ... حضرت مولوی معنوی در فراق او ... مضطرب و حیران گردیدہ ... مولانا شمس تبریز ... معنوی ... مولانا ... اسرار ... لفظ نے ... اول مصرعہ ثانی ... مولانا فرمود کہ از شنیدن ... شکایت میکند ... تقدیر مصرعہ ثانی معطوف ۱۲

سرّ من از نالهٔ من دور نیست / لیک چشم و گوش را آں نور نیست

تن ز جان و جان ز تن مستور نیست / لیک کس را دید جان دستور نیست

آتش ست ایں بانگ نای و نیست باد / ہر کہ ایں آتش ندارد نیست باد

آتش عشق ست کاندر نے فتاد / جوشش عشق ست کاندر مے فتاد

نے حریف ہر کہ از یارے برید / پردہ ہایش پردہ ہائے ما درید

ہمچو نے زہرے و تریاقے کہ دید / ہمچو نے دمساز و مشتاقے کہ دید

نے حدیث راہ پر خوں می کند / قصہ ہائے عشق مجنوں می کند

دو دہاں داریم گویا ہمچو نے / یک دہاں پنہاں ست در لبہائے وے

یک دہاں نالاں شدہ سوئے شما / ہائے و ہوئے در فگندہ در سما

لیک داند ہر کہ او را منظر ست / کایں فغان ایں سرے ہم زاں سر ست

دمدمہ ایں نائے از دمہائے اوست / ہائے و ہوئے روح از ہیہائے او ست

محرم ایں ہوش جز بیہوش نیست / مر زباں را مشتری چوں گوش نیست

گر نبودے نالہ نے را ثمر / نے جہاں را پر نکردے از شکر

(حاشیہ) لے حقیقت و در من از نالۂ من عیاں ست یا چوں ایں امر ذوقی ست تا وقتیکہ اینچنین ذوق وحال میسر نشود ادراک ہیچ کس از ظاہر بچشم معاش ادراک نتواں کرد … ذوقیات لے ایں مثالے ست … ثبوت دعوی سابق یعنی چنانکہ جان باوجود یکہ اعلیٰ … ہیچ کس را از من بفہم مردم نمی آید حالانکہ متقارن نالہ من ست … تا شعر سابق … از ایں شعر مقولہ مولانا آغاز شدہ ست میفرمایند کہ نالہ نے کہ از آتش نیست … از سوز عشق … ہم چوں … صدرہا … عشق ست … مصراع ثانی … دولت سوز عشق … کہ ہیچکس افسردہ طبع نیست فنا بود … حق او … ہر کہ ایں آتش ندارد … عطا بفرما … مراد از نے عاشق و مقصود از مے معشوق ست یعنی ہمچنانکہ عاشق مبتلائے عشق و شوق ست معشوق ہم ازیں جذب و میلان خالی نیست … عشق اول در دل معشوق پیدا میشود تا نسوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود … کہ حالت ہجر و فراق پیش آمدہ … ازنالہ نے چنداں … کہ پردہ ہائے غفلت و ظلمات … چوں تاثیر نالہ نے … نفس را … حیات … روح … زہر … تریاق قرار داد … در حق روح …

(حاشیہ زیریں) … در حق خود … یعنی محبوب خود موافق و سازگار ست و نیز مشتاق ست … بحالت قرب و وصل ہم چو باشد ترقی بمراتب قرب و طالب مدارج بالا تر از آن ست … چوں چشم عاشق خوں فشاں … طریق عشق را راہ پر خوں گفتند یعنی نے قصہ راہ عشق بیان می کند … ازیں جا یعنی از دو دہاں … ایں بیت در نسخہ مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کہ ماخذ نسخہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ ست مندرج نیست حاصل بیت آنکہ چنانکہ … نے دو سوراخ دارد یک سوراخ متصل بدہان نے نواز باشد و سوراخ دیگر … ہم دو دہاں داریم … یک دہن بفیاض مطلق واصل ست کہ از و القائے فیوض غیب میکند … از دہان دیگر بیان اسرار … ہر صاحب بصیرت … اقوال و ملفوظات اہل اللہ از الہامات حق … باشد … نفس … ایں شعر تاکید شعر سابق ست … آواز … از نغمہ نے … ایں قصہ عشق … ادراک کند … پاک گشتہ … ملفوظات زبان را … گوش … حشم … ادراک نتواں کرد … ایں شعر … فوائد نالہ نے بیان … یعنی نالہ نے … طلب ست از طلب معرفت … اگر … بودے عالم را … ملفوظات … مراد ست ۱۲

در غم ما روزها بیگاه شد — روزها با سوزها همراه شد

روزها گر رفت گو رو باک نیست — تو بمان ای آنکه چون تو پاک نیست

هر که جز ماهی ز آبش سیر شد — هر که بی روزیست روزش دیر شد

در نیابد حال پخته هیچ خام — پس سخن کوتاه باید والسلام

بادهٔ در جوشش گدای جوش ماست — چرخ در گردش اسیر هوش ماست

باده از ما مست شد نی ما ازو — قالب از ما هست شد نی ما ازو

بر سماع راست هر کس چیر نیست — طعمهٔ هر مرغکی انجیر نیست

بند بگسل باش آزاد ای پسر — چند باشی بند سیم و بند زر

گر بریزی بحر را در کوزهٔ — چند گنجد قسمت یک روزهٔ

کوزهٔ چشم حریصان پر نشد — تا صدف قانع نشد پر در نشد

هر کرا جامه ز عشقی چاک شد — او ز حرص و عیب کلی پاک شد

شاد باش ای عشق خوش سودای ما — ای طبیب جمله علتهای ما

ای دوای نخوت و ناموس ما — ای تو افلاطون و جالینوس ما

آثار حیات یافته است که دریں تائید مضمون ع "در نیابد حال پخته هیچ خام" است یعنے حالات عشق قال سماع هر کس نیست که ناقصان و ناپختگان از دو بلائے ارتیاب بیفتند ۵ پیشتر فرموده اند که هیچ خام کار احوال پخته کاران منازل عشق را نیابد پس اینجا اصول پختگی بیان می فرمایند که باستعمال آوردن آن خامی دور گردد اول هیبت فهم اسرار عشق پیدا شود و آن اینست که تعلقات ما سوی الله منقطع سازد — و دل از طمع مال و زر بر کند ۵ دریں شعر لفظ حرص مال را بیان فرموده مراد از بحر مال و منال دنیا که هیچ حد آن قناعت نکند و از کوزه شکم طامع — یعنے اگر جمیع مال دنیا را در شکم فرو بردن خواهی زائد از نان یک روزه فرو نخواهی برد پس طمع مزید فضول و بیهوده است ۵ بیان مذمت حرص و مدح قناعت است یعنے حریص را هیچ صبری و فراغ دل میسر نشود تا قانع نبود آنچه بیشتر فتنه الا مال و فارغ البال میگردد ۵ تزکیه نفس و تهذیب اخلاق بدو طریق میسر میشود یکے کسب فضائل و ترک رذائل بفیض صحبت بزرگان و مطالعه کتب اخلاق و غور و فکر و اعتبار و تعمیه که از تعلیمات حکمت اخلاق است دوم اینکه بکثرت ذکر و شغل عشق آلهی در دل پیدا کنند تا در وے چنان لطافت و نظافت پدید آید که تحمل بار رذائل و ذمائم نگردد و مولانا درینجا طریق ثانی اختیار می فرمایند که هر که عاشق حق شد او از حرص وغیره جمیع معائب پاک گشت — ۵ یعنی عشق حقیقی سبب شکیبائی است عشق تو از اله جمیع امراض روحانیه میکنی — زیرا که رذائل اخلاق با امراض روحانیه از تعلقات ما سوی الله پیدا میشود و عشق بترک این تعلقات میدارد ۵ دریں شعر تخصیص بعد تعمیم است یعنے عشق را از جمله امراض نفس بالخصوص مزیل نخوت و عز و وقار دادند چونکه ذلت و رسوائی از لوازم عشق است و دریں حالت کبر و غرور و عجب و نخوت باقی نماند [illegible]

۱ مضمون این شعر بمضمون شعر پیوسته و مسلسل است که مؤید و موافق است یعنے چون طالب صادق با وجود حصول وصل جویای ترقی در قرب می باشد و مقام حاصل شده را بمقابله مقامات عالیه غیر حاصله پست شمرده بر ناکامی خود تاسف و کوهه میکند — لهذا از روئے ترقی اظهار غم کند ۲ ۵ پس بظاهر اعراض است از مضمون شعر سابق و اینجا بر ناکامی خود اظهار تاسف میکند یعنی بر قیام و دوام دولت عشق خود اظهار شکر و امتنان می کنند — آن جا ره کبر و عجب بود و این علاج یاس و کفران ۳ ۵ اقسام مردم سه گونه است یکے مقلدین که با ندک افاضه سیری شوند و دنیا را غیر ماهی قرار داده اند که با ندک آب قانع شدند — دوم عارفان کاملین که از فیض حق سیر نشوند — ایشان را بماهی تشبیه کنند که بقول هل من مزید اینها سیر از معشوق نگردد — ماهی طلب آب کند گر چه غذا شد — هیچ حد از آب قناعت نکند — سوم فاسقین و ملحدین که ازیں دولت بکلی بے بهره افتادند — ایشان را بے روزی نام نهاده اند و روزش دیر شد یعنے عمر خود را ضائع کرد کما قال الله تعالی فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد و منهم سابق بالخیرات ۵ هیچ ناقص حال کامل را نخواهد دریافت که آن امر ذوقی است و مقیاس از ذوق نیست پس جواب او را خاموشی بهتر است — و از کلمه سلام اشاره به ختم کلام باشد یا السلامة فی السکوت مراد باشد که از افشائے اسرار نا پخته آن باشد که طبائع غیر مستقیمه مبتلائے ضلالت گردند ۵ ازیں جا سه شعر یعنے از بادهٔ در جوشش الخ تا بر سماع الخ و شرح مولانا احسن کانپوری رحمة الله علیه درج نیست — حاصل بیت آنکه مرتبه اهل حق از همه چیز بالاتر است — چنانچه جوشش باده ؛ گردش فلک تابع مستی و سرگردانی ایشانست ۵

جسم خاک از عشق بر افلاک شد | کوه در رقص آمد و چالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا | طور مست و خر موسیٰ صاعقا
۴ سر پنہان ست اندر زیر و بم | فاش اگر گویم جہاں برہم زنم
۵ آنچہ نے میگوید اندر این دو باب | گر بگویم من جہاں گردد خراب
۱ با لب دمساز خود گر جفتمے | ہمچو نے من گفتنیہا گفتمے
۲ ہر کہ او از ہمزبانے شد جدا | بے نوا شد گرچہ دارد صد نوا
۳ چونکہ گل رفت و گلستاں در گذشت | نشنوی زیں پس ز بلبل سر گذشت
چونکہ گل رفت و گلستاں شد خراب | بوئے گل را از کہ جویم از گلاب
جملہ معشوق ست و عاشق پردۂ | زندہ معشوق ست و عاشق مردۂ
چوں نباشد عشق را پرواے او | او چو مرغے ماند بے پرواے او
پر و بال ما کمند عشق اوست | مو کشانش می کشد تا کوے دوست
من چہ گونہ ہوش دارم پیش و پس | چوں نباشد نور یارم پیش و پس
نور او در یمن و یسر و تحت و فوق | بر سر و بر گردنم مانند طوق

ہم باشد نواسنجی شوق و محبت شعار خود سیدارد و ہرگاہ فصل گل درگذشت بلبل خاموش میشود یعنے موسم بہار درگذشت و گل بتاراج خزاں رفت اکنوں بوئے گل یعنے صلاحیت رفاقت و قابلیت ہمراز و دمساز بودن کجا می توانیم یافت۔ اگر گویند کہ بوئے گل در گلاب موجود ست لیکن ایں تسلی خاطر بلبل را در خور نیست ایں شعر در نسخہ مولانا احمد حسن رح کانپوری درج نیست و اصل موقع ایراد ایں شعر در قصہ انصارے و وزیر یہود و بعد ہلاک وزیر ست و دراں مقام درج ست۔ ایں جا بلحاظ سیاق مضمون غیر مربوط می نماید شاید بسہو ناقلین اندراج یافت ۵ ایں بیت اشارہ بمسئلہ وحدت الوجود می نماید یعنے جملہ موجودات عین معشوق ست کہ ذات حق ست و عاشق پردہ ذات حق ست بجہت آنکہ تعین ذات حق و شائبہ از شئون حق ست پس اگر ایں پردہ برخیزد عالم منتفی گردد (بحر العلوم) زندہ معشوق ست الخ متمم کلام سابق ست یعنے سر عشق را فاش نتوانم گفت اما ایں قدر میگویم کہ عاشق از خود ہیچ ندارد کہ العبد و ما فی یدہ ملک المولیٰ کذا قال مرشدنا قبلہ عالم (مولانا احمد حسن رح) ۹ رجوع بہیچ عشق ست۔ یعنے عشق موجب وصل معشوق ست۔ اما چوں معشوق را پرواے عاشق نباشد وجود عاشق کالعدم گردد ۱۰ ضمیر عشق او بجانب معشوق و ضمیر موکشانش بطرف عاشق رجوع میکند ایں شعر توضیح شعر سابق ست و در نسخہ مولوی ہم نیوری درج نیست ۱۱ مراد از نور ارتوفیق غیب و معیت حق و توجہات قدسیہ ست کہ پیشتر پرواے معشوق تعبیر کردہ بود تدبیلہ اشارہ بحدیث اللہم اجعل من فوقی نورا و من تحتی نورا و عن یمینی نورا و عن شمالی نورا الخ ایں حدیث طویل در باب دعا سیوطی منقول ست ۱۲

ے مراد از جسم خاک جسد مبارک سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ست و بر افلاک شدن عبارت از معراج ست۔ و مصرعہ ثانی اشارہ بقصہ تجلی کوہ طور ست۔ میفرماید کہ معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تجلی حق بر کوہ طور ایں ہمہ از نتائج عشق ست آنا صاحب معراج صلی اللہ علیہ وسلم محبوب بود کہ محبوب تعالیٰ او را بسوے خویش خواند و موسیٰ علیہ السلام محب بود کہ محبوب حقیقی بجانب او بر کوہ تجلی نمود پس فرق میان محب و محبوب ہم باید دید ۵ قال اللہ تعالیٰ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا [illegible]

عشق خواهد کاین سخن بیرون بود — آینه ات غماز نبود چون بود

آینه ات دانی چرا غماز نیست — زانکه زنگار از رخش ممتاز نیست

آینه کز زنگ و آلایش جداست — پر شعاع نور خورشید خداست

رو تو زنگار از رخ او پاک کن — بعد از آن آن نور را ادراک کن

حکایت عاشق شدن پادشاه بر کنیزک و خریدن او آن کنیزک را و بیمار شدن کنیزک و درمان بیماری او

این حقیقت را شنو از گوش دل ۲ تا برون آئی بکلی ز آب و گل

فهم اگر دارید جان را ره دهید ۴ بعد از آن از شوق پا در ره نهید

بشنوید ای دوستان این داستان ۱ خود حقیقت نقد حال ماست آن

نقد حال خویش را گر پی بریم ۲ هم ز دنیا هم ز عقبی برخوریم

بود شاهی در زمانی پیش ازین — ملک دنیا بودش و هم ملک دین

اتفاقاً شاه روزی شد سوار — با خواص خویش از بهر شکار

بهر صیدی می شد او بر کوه و دشت — ناگهان در دام عشق او صید گشت

یک کنیزک دید شه در شاهراه — شد غلام آن کنیزک جان شاه

مرغ جانش در قفس چون می طپید — داد مال و آن کنیزک را خرید

چون خرید او را و برخوردار شد — آن کنیزک از قضا بیمار شد

آن یکی خر داشت پالانش نبود — یافت پالان گرگ خر را در ربود

کوزه بودش آب می نامد بدست — آب را چون یافت خود کوزه شکست

ای تقاضائے عشق آنست که سلسله ذکر عشق دراز تر گردد لیکن افسردگی طبع سامعین ازیں منع میکند که قلوب ایشان منجلی و مصفی نیست ۲ فهم اسرار محتاج انجلائے آئینه قلب ست پس هر که شائق شنیدن اسرار معرفت در موز وحدت ست او را باید که اول آئینه دل را از زنگار غفلت پاک کند ۳ ترتیب ایں چند اشعار خلاف ترتیب نسخه کانپوری واقع شده که بعضا بلیں ترتیب معقول می نماید در نسخه هند بعد آن اشاره کردیم ۴ باید دانست که ربط ایں قصه بشرح رو تو زنگار الخ ست یعنے برائے فهم اسرار عشق آئینه قلب را از زنگار علائق پاک باید کرد چنانکه طبیب الٰهی قلب کنیزک را از زنگ عشق زرگر پاک ساخت و گفته اند قال بحر العلوم ملخص ایں قصه آنکه پادشاهے بعشق کنیزکے مبتلا شد آن کنیز بر شخصے دیگر عاشق بود و در هجر او مبتلائے حزن و ملال می بود پادشاه اطبا را که قابل لعن را بعلاج او مامور فرمود لیکن سعی ایشان مفید نیفتاد آخر بتوفیق حق طبیبے از غیب رو نمود که بالهام الٰهی تدبیرے عجیب بعمل آورد و معشوق کنیز را که از قوم زرگران بود دید بیمار و بدصورت کرد در نظر شاہ عشق که او از دل کنیزک بیفتاد و بعد چند روز بمرد و مراد پادشاه برآمد ۵ بعضے میگویند که ایں قصه بیان حال ماست یعنے پادشاه روح ما کنیز نفس عاشق ست و نفس بر لذات حسیه است اما برشیا میرن که روح کامل ازیں شیخ کامل ست که به تدبیر محبت خود لذات دنیا را بنظر نفس مکروه نماید تا نفس تابع روح گردد ۶ مطالعه احوال نفس و اصلاح آن موجب فلاح دارین ست قال الله تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون چنانچه نقل مشهور آمده که من عرف نفسه فقد عرف ربه یعنی هر که شناخت خود را شناخت رب خود را

شه طبیبان جمع کرد از چپ و راست | گفت جانِ هر دو در دستِ شماست
جانِ من سهل است جانِ جانم اوست | دردمند و خسته‌ام درمانم اوست
هر که درمان کرد مر جانِ مرا | بُرد گنج و دُرّ و مرجانِ مرا
جمله گفتندش که جانبازی کنیم | فهم گِرد آریم و انبازی کنیم
هر یکے از ما مسیحِ عالَمے ست | هر الم را در کفِ ما مرهمے ست
گر خدا خواهد نگفتند از بطر | پس خدا بنمودشان عجزِ بشر
ترکِ استثنا مرادم قسوتے ست | نے همیں گفتن که عارض حالتے ست
اے بسا ناوردہ استثنا بگفت | جانِ او با جانِ استثناست جفت
هر چه کردند از علاج و از دوا | گشت رنج افزون و حاجت ناروا
آں کنیزک از مرض چوں موے شد | ۲ چشمِ شاه از اشکِ خوں چوں جوے شد
چوں قضا آید طبیب ابله شود | ۳ آں دوا در نفعِ خود گمره شود
از قضا سرکنگبیں صفرا فزود | ۴ روغنِ بادام خشکی مے نمود
از هلیله قبض شد اطلاق رفت | ۵ آب آتش را مدد شد همچو نفت
سُستیِ دل شد فزون و خواب کم | ۶ سوزشِ چشم و دلِ پُر درد و غم
شربت و ادویه و اسبابِ او | ۱ از طبیباں ریخت یکسر آبرو

عاجز شدنِ طبیباں از معالجهٔ کنیزک و ظاهر شدن بر بادشاه و روے آوردنِ او بدرگاهِ بادشاهِ حقیقی

شه چو عجزِ آں طبیباں را بدید | پا برهنه جانبِ مسجد دوید

[illegible] … استثنا یعنی انشاء الله گفتن … [illegible] … ترکِ انشاء الله گفتن … [illegible]

رفت در مسجد سوی محراب شد / سجده گاه از اشک شه پر آب شد

چون بخویش آمد ز غرقاب فنا / خوش زبان بگشاد در مدح و ثنا

کای کمینه بخششت ملک جهان / من چه گویم چون تو میدانی نهان

حال ما و این طبیبان سر بسر / پیش لطف عام تو باشد هدر

ای همیشه حاجت ما را پناه / بار دیگر ما غلط کردیم راه

لیک گفتی گرچه میدانم سرت / زود هم پیدا کنش بر ظاهرت

چون بر آورد از میان جان خروش / اندر آمد بحر بخشایش بجوش

در میان گریه خوابش در ربود / دید در خواب او که پیری رو نمود

گفت ای شه مژده حاجاتت رواست / گر غریبی آیدت فردا ز ماست

چونکه آید او حکیم حاذق است / صادقش دان کو امین و صادق است

در علاجش سحر مطلق را ببین / در مزاجش قدرت حق را ببین

خفته بود آن خواب دید آگاه شد / گشته مملوک کنیزک شاه شد

چون رسید آن وعده گاه و روز شد / آفتاب از شرق اختر سوز شد

بود اندر منظره شه منتظر / تا ببیند آنچه بنمودند سر

دید شخصی کاملی پر مایه / آفتابی در میان سایه

می رسید از دور مانند هلال / نیست بود و هست بر شکل خیال

نیست وش باشد خیال اندر جهان / تو جهانی بر خیالی بین روان

بر خیالی صلحشان و جنگشان / وز خیالی نامشان و ننگشان

آن خیالاتی که دام اولیاست / عکس مه رویان بستان خداست

سله اے بار اول خطا این بود که بر طبیبان اعتنا کردیم و بار دیگر غلط کردن راه [illegible] راز اظہار [illegible] اشاره بقرآن خداوند ادعونی استجب لکم [illegible] [illegible] علوم [illegible] ۱۲

آں خیالے را کہ شہ در خواب دید　　در رُخِ مہماں ہمے آمد پدید
نورِ حق ظاہر بود اندر ولی　　نیک بیں باشی اگر اہلِ دلی
آں ولیِ حق چو پیدا شد ز دور　　از سراپایش ہمے مے ریخت نور
شہ بجاے حاجیاں در پیش رفت　　پیشِ آں مہمانِ غیبِ خویش رفت
ضیفِ غیبی را چو استقبال کرد　　چوں شکر گوئی کہ پیوست او بورد
۲ ہر دو بحری آشنا آموختہ　　ہر دو جاں بے دوختن بر دوختہ
۱ آں یکے چوں تشنہ واں دیگر چو آب　　آں یکے مخمور و آں دیگر شراب
گفت معشوقم تو بودستی نہ آں　　لیک کار از کار خیزد در جہاں
اے مرا تو مصطفےٰ من چوں عمر　　از براے خدمتت بندم کمر

درخواستن توفیق رعایت ادب و خامت بے ادبی

از خدا جوئیم توفیقِ ادب　　بے ادب محروم ماند از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد　　بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
مائدہ از آسماں در مے رسید　　بے شری و بیع و بے گفت و شنید
در میانِ قومِ موسیٰ چند کس　　بے ادب گفتند کو سیر و عدس
منقطع شد خوان و ناں از آسماں　　ماند رنجِ زرع و بیل و داسماں
باز عیسےٰ چوں شفاعت کرد حق　　خواں فرستاد و غنیمت بر طبق
مائدہ از آسماں شد عائدہ　　چونکہ گفت اَنزِل علینا مائدہ
باز گستاخاں ادب بگذاشتند　　چوں گدایاں زلّہ ہا برداشتند

سلہ در بعض نسخہ کا [illegible] ایں بیت
موخر و بیت ثانی مقدم ہست [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دعا کرد کہ ربنا انزل علینا
مائدۃ من السماء تکون
لنا عیدا لاولنا و آخرنا
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۲

کرد عیسی لابه ایشان را که این
دائم ست و کم نگردد از زمین

بدگمانی کردن و حرص آوری
کفر باشد نزد خوانِ مهتری

زاں گدارویانِ نادیده ز آز
آں درِ رحمت بر ایشاں شد فراز

نان و خواں از آسماں شد منقطع
بعد ازاں زاں خواں نشد کس منتفع

ابر برناید پے منعِ زکات
وز زنا افتد وبا اندر جهات

هر چه بر تو آید از ظلمات غم
آں ز بے باکی و گستاخی ست هم

هر که بیباکی کند در راه دوست
رهزنِ مرداں شد و نامرد اوست

۲ از ادب پُر نور گشته ست ایں فلک
وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

۳ بُد ز گستاخی کسوفِ آفتاب
شد عزازیلے ز جرأت ردّ باب

۱ هر که گستاخی کند اندر طریق
گردد اندر وادیِ حیرت غریق

حالِ شاه و میهماں برگو تمام
زانکه پایانے ندارد ایں کلام

ملاقاتِ بادشاه با طبیبِ الٰهی که در خوابش دیده بُود و بشارت بقدومِ او داده شده بُود

شه چو پیشِ میهمانِ خویش رفت
شاه بود و لیک بس درویش رفت

دست بکشاد و کنارانش گرفت
همچو عشق اندر دل و جانش گرفت

دست و پیشانیش بوسیدن گرفت
وز مقام و راه پرسیدن گرفت

پرس پرساں می کشیدش تا بصدر
گفت گنجے یافتم آخر بصبر

صبر تلخ آمد و لیکن عاقبت
میوهٔ شیریں دهد پُر منفعت

ـله و رایں جا مائده یعنی خوانِ معنی حقیقی محمول ست چوں خوانِ نعمت بدعائے عیسیٰ علیه السلام نزول کرد کفرانِ ایشاں بحکمِ حق مردم را امر فرمودند که چند آنچه پیشتها باشد بخورید و باقی را تصدق کنید و اجتنبیں بکمال ... کردند ... بعد این خوان آمد نباید کرد ایں زوال سبب حرص شد
ـله منعِ زکات و ارتکابِ زنا چوں چند افراد باشد که بشامت آں تمام خلائق گرفتار آید چنیں نتیجه اقوال بے ادب ست ... چوں فرشته ... بیاد انتقی کرده ... منزلت باشد ... ـله مضمون ایں بیت مطابق ایں آیت ست وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم یعنی هر چه آید از مصیبت پس سبب آں ست ... شمار سوره شوری ... ـله ترتیب ایں سه اشعار یعنی الف ترتیب نسخه کانپوری واقع شده است ... از یں آیه ثابت ست وقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین ... افلاک و زمین ... با ادب ... ثابت ست ... ملائکه ازیں قول ملائکه ... که بقصه حضرت آدم علیه السلام ... قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ... ـله ... ـله ... از فرط محبت یار بار با و هم آغوش شد

گفت ای نورِ حق و دفعِ حرج / معنیِ الصبرُ مفتاحُ الفرج

ای لقای تو جوابِ هر سؤال / مشکل از تو حل شود بی قیل و قال

ترجمانِ هر چه ما را در دل است / دستگیرِ هر که پایش در گِل است

مرحبا یا مجتبیٰ یا مرتضیٰ / اِن تَغِب جاءَ القضا ضاقَ الفضا

اَنتَ مولی القوم من لا یشتهی / قد ردیٰ کلّا لئن لم ینتهِ

بردنِ پادشاه طبیبِ غیبی را بر سرِ بیمار

چون گذشت آن مجلس و خوانِ کرم / دستِ او بگرفت و برد اندر حرم

قصهٔ رنجور و رنجوری بخواند / بعد از آن در پیشِ رنجورش نشاند

رنگِ رو و نبض و قاروره بدید / هم علاماتش هم اسبابش شنید

گفت هر دارو که ایشان کرده‌اند / آن عمارت نیست ویران کرده‌اند

بی‌خبر بودند از حالِ درون / اَستعیذُ اللهَ مِمّا یفترون

دید رنج و کشف شد بر وی نهفت / لیک پنهان کرد و با سلطان نگفت

رنجش از صفرا و از سودا نبود / بوی هر هیزم پدید آید ز دود

دید از زاریش کو زارِ دل است / تن خوش است و او گرفتارِ دل است

عاشقی پیداست از زاریِ دل / نیست بیماری چو بیماریِ دل

علتِ عاشق ز علتها جداست / عشق اصطرلابِ اسرارِ خداست

عاشقی گر زین سر و گر زان سر است / عاقبت ما را بدان سر رهبر است

هر چه گویم عشق را شرح و بیان / چون به عشق آیم خجل باشم از آن

سلہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے یعنی صبر کلید فراخی ہے [illegible]

گرچه تفسیر زبان روشنگرست — لیک عشق بی زبان روشن ترست

چون قلم اندر نوشتن می شتافت — چون بعشق آمد قلم بر خود شگافت

چون سخن در وصف این حالت رسید — هم قلم بشکست و هم کاغذ درید

عقل در شرحش چو خر در گل بخفت — شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت

آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت باید از وی رو متاب

از وی ار سایه نشانی می دهد — شمس هر دم نور جانی می دهد

سایه خواب آرد ترا همچون سمر — چون برآید شمس انشق القمر

خود غریبی در جهان چون شمس نیست — شمس جان باقیست کو را امس نیست

شمس در خارج اگرچه هست فرد — مثل او هم می توان تصویر کرد

لیک آن شمسی که شد هستش اثیر — نبودش در ذهن و در خارج نظیر

در تصور ذات او را گنج کو — تا در آید در تصور مثل او

شمس تبریزی که نور مطلق است — آفتابست و ز انوار حق ست

چون حدیث روی شمس الدین رسید — شمس چارم آسمان سر در کشید

واجب آمد چونکه بردم نام او — شرح کردن رمزی از انعام او

این نفس جان دامنم بر تافته است — بوی پیراهان یوسف یافته است

کز برای حق صحبت سالها — باز گو رمزی ازان خوش حالها

تا زمین و آسمان خندان شود — عقل و روح و دیده صد چندان شود

گفتم ای دور اوفتاده از حبیب — همچو بیماری که دورست از طبیب

لا تکلفنی فانی فی الفنا — کلت افهامی فلا احصی ثنا

[illegible]

کُلُّ شَیئٍ قالَهُ غَیرُ المُفیق ‌‌ ‌ اِنْ تَکَلَّفْ اَوْ تَصَلَّفْ لا یَلیق

هر چه میگوید موافق چون نبود ‌‌ ‌ چون تکلف نیک نالایق نمود

من چه گویم یک رگم هشیار نیست ‌‌ ‌ شرح آن یاری که آن را یار نیست

خود ثنا گفتن ز من ترک ثناست ‌‌ ‌ کاین دلیل هستی و هستی خطاست

شرح این هجران و این خون جگر ‌‌ ‌ این زمان بگذار تا وقت دگر

قالَ اَطْعِمْنی فَاِنّی جائِعٌ ‌‌ ‌ فَاعْتَجِلْ فَالْوَقْتُ سَیفٌ قاطِعٌ

صوفی ابن الوقت باشد ای رفیق ‌‌ ‌ نیست فردا گفتن از شرط طریق

صوفی ابن الحال باشد در مثال ‌‌ ‌ گرچه هر دو فارغ اند از ماه و سال

تو مگر خود مرد صوفی نیستی ‌‌ ‌ نقد را از نسیه خیزد نیستی

گفتمش پوشیده خوشتر سرّ یار ‌‌ ‌ خود تو در ضمن حکایت گوش دار

خوشتر آن باشد که سرّ دلبران ‌‌ ‌ گفته آید در حدیث دیگران

گفت مکشوف و برهنه بی غلول ‌‌ ‌ باز گو رنجم مده ای بوالفضول

باز گو اسرار و رمز مرسلین ‌‌ ‌ آشکارا به که پنهان سرّ دین

پرده بردار و برهنه گو که من ‌‌ ‌ می نگنجم با صنم با پیرهن

گفتم ار عریان شود او در عیان ‌‌ ‌ نی تو مانی نی کنارت نی میان

آرزو میخواه لیک اندازه خواه ‌‌ ‌ برنتابد کوه را یک برگ کاه

آفتابی کز وی این عالم فروخت ‌‌ ‌ اندکی گر پیش آید جمله سوخت

تا نگردد خون دل جان جهان ‌‌ ‌ لب ببند و دیده بربند این زمان

بیش ازین آشوب و خونریزی مجو ‌‌ ‌ بیش ازین از شمس تبریزی مگو

[illegible marginal notes]

این ندارد آخر از آغاز گو | رو تمام این حکایت باز گو

خلوت طلبیدن طبیب از پادشاه جهت دریافت مرض کنیزک

چون حکیم از این سخن آگاه شد | وز درون هم داستان شاه شد

گفت ای شه خلوتی کن خانه را | دور کن هم خویش و هم بیگانه را

کس ندارد گوش در دهلیزها | تا بپرسم از کنیزک چیزها

خانه خالی کرد شاه و شد برون | تا بپرسد از کنیزک او فسون

خانه خالی ماند و یک دیار نه | جز طبیب و جز همان بیمار نه

با کنیزک گفت شهر تو کجاست | که علاج اهل هر شهری جداست

واندران شهر از قرابت کیستت | خویشی و پیوستگی با چیستت

دست بر نبضش نهاد و یک بیک | باز می پرسید از جور فلک

چون کسی را خار در پایش خلد | پای خود را بر سر زانو نهد

وز سر سوزن همی جوید سرش | ور نیابد می کند با لب ترش

خار در پا شد چنین دشوار یاب | خار در دل چون بود؟ واده جواب

خار دل را گر بدیدی هر خسی | کی غمان را دست بودی بر کسی

کس بزیر دم خر خاری نهد | خر نداند دفع او بر می جهد

خر ز بهر دفع خار از سوز و درد | جفته می انداخت صد جا زخم کرد

آن لگد کی دفع خار او کند | ۲ حاذقی باید که بر مرکز تند

بر جهد وان خار محکم تر کند | ۱ عاقلی باید که خاری بر کند

سله ۱ از مرض کنیزک که آں عشق است [illegible] تحقیق [illegible] عاشق [illegible] دیگر [illegible] گفت [illegible] تقدیر نسخه بپرسد فسون [illegible] مرض یا سایہ جن و پری وغیرہ [illegible] بمرض تحقیق اصل سبب عشق بود [illegible] استفسار [illegible] علاج اہل ہر شہر جدا است [illegible] چوں خار [illegible] خار دل [illegible] از عشق است [illegible] دشوار یاب [illegible] شیخ کامل [illegible] خار [illegible] محکم تر [illegible] حاذق [illegible]

آن حکیم خارچین استاد بود　　دست می زد جا بجا مے آزمود
زان کنیزک بر طریق داستان　　باز می پرسید حال دوستان
با حکیم او رازها میگفت فاش　　از مقام و خواجگان و شهرتاش
سوے قصہ گفتنش میداشت گوش　　سوے نبض و جستنش میداشت ہوش
تاکه نبض از نام کہ گردد جہاں　　او بود مقصودِ جانش در جہاں
دوستانِ شہر خود را برشمرد　　بعد ازاں شہرِ دگر را نام برد
گفت چوں بیروں شدی از شہر خویش　　در کدامیں شہر بودی تو بیش
نامِ شہرے گفت وزاں ہم درگذشت　　رنگِ رو و نبضِ او دیگر نگشت
خواجگان و شہرہا را یک بیک　　باز گفت از جاے و از نان و نمک
شہر شہر و خانہ خانہ قصہ کرد　　نے رگش جنبید و نے رخ گشت زرد
نبضِ او بر حالِ خود بد بے گزند　　تا بہ پرسید از سمرقندِ چو قند
۲ آہِ سردے برکشید آں ماہرو　　آب از چشمش رواں شد ہمچو جوے
۳ گفت بازرگانم آنجا آورید　　خواجۂ زرگر دراں شہرم خرید
۴ در برِ خود داشت ششماہ و فروخت　　چوں بگفت ایں زآتشِ غم برفروخت
۱ نبض جست و روے سرخ و زرد شد　　کز سمرقندیِ زرگر فرد شد
چوں ز رنجور آں حکیم ایں راز یافت　　اصلِ آں درد و بلا را باز یافت
گفت کوے او کدام ست و گذر　　او سرِ پل گفت و کوے غاتفر
گفت آنگہ آں حکیمِ با صواب　　آں کنیزک را کہ رستی از عذاب
چونکہ دانستم کہ رنجت چیست زود　　در علاجت سحرہا خواہم نمود

سلہ زیراکہ اُنکا مدعا یار معشوق پہچاننے و انتظار ہے دریافت کا طالب پید آید نبض مریض حکیم سے گردد
سلہ زیراکہ اس شہر میں معشوق کنیزک بود و باش رکھتا تھا باز ہم ساتھ شہر کے ... تا بیان ہے
ترتیب ایں اشعار درنسخہ کانپوری مطابق نشان ہندسی ست
سلہ غاتفر نام محلہ از سمرقند +

شاد باش و ایمن و فارغ که من | آں کنم با تو که باراں با چمن
من غم تو میخورم تو غم مخور | بر تو من مشفق ترم از صد پدر
هاں و هاں ایں راز را باکس مگوے | گرچه شاه از تو کند بس جستجوے
تا توانی پیش کس مکشاے راز | بر کسے ایں در مکن زنهار باز
چونکه اسرارت نهاں در دل شود | آں مرادت زود تر حاصل شود
گفت پیغمبر هر آں کو سر نهفت | زود گردد با مراد خویش جفت
دانه چوں اندر زمیں پنهاں شود | بعد ازاں سر سبزی بستاں شود
زر و نقره گر نبودندے نهاں | پرورش کے یافتندے زیر کاں
وعدها و لطف هاے آں حکیم | کرد آں رنجور را ایمن ز بیم
وعدها باشد حقیقی دلپذیر | وعدها باشد مجازی تاسه گیر
وعدهٔ اهلِ کرم گنجِ رواں | وعدهٔ نا اهل شد رنجِ رواں
وعده را باید وفا کردن تمام | ور نخواهی کرد باشی سرد و خام
وعده کردن را وفا باشد بجاں | تا ببینی در قیامت فیضِ آں

در یافتن آں طبیب آں رنج کنیزک را و بشاه وا نمودن

آں حکیم مهرباں چوں راز یافت | صورت رنج کنیزک باز یافت
بعد ازاں برخاست عزم شاه کرد | شاه را زاں شمه آگاه کرد
شاه گفت اکنوں بگو تدبیر چیست | در چنیں غم موجب تاخیر چیست
گفت تدبیر آں بود کاں مرد را | حاضر آریم از پے ایں درد را

ف۵ تاکید اخفائے راز از بادشاه برائے آں کرد که کنیزک طبیب را حقیر خواه مخلص خود پنداشته بود اعتقاد کلی کنانه و همه تدبیر که بفرماید بیتفرد عمل کردے و نیز برائے آنکه اخفائے راز از بغائب اوقات سلسله تدبیر را برهم زند و اگر بادشاه ازیں راز آگاه شود ناحق در آتش غیرت عشق بسوزد ف۶ ایں بیت در نسخهٔ متن شرح بحر العلوم هندی نیست ایں نسخهٔ کانپوری نقل افتاده ف۷ علامه بحر العلوم مے فرماید که ایں اشاره بایں حدیث ست که من کتم سره حصل مراده یعنی هر که نهفت راز خود را یافت مراد خود را و در کشف خبیر الطبیب آورده که حدیث من کتم سره ملک امره لیس فی المرفوع و صاحب کلید مثنوی فرموده که دریں بیت اشاره بایں حدیث ست که استعینوا فی الحوائج بالکتمان یعنی در حاجات خود با خفائے آنها مدد حاصل کنید والله اعلم ف۸ ایں بیت و بیت ما سبق در بیان اخفائے اسرار فرموده و نکته خاص در بیان آنست که سالک را باید مکشوفات و مشاهدات خویش را اظهار نکند ف۹ اشاره ست بحدیث نبوی فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِیْنَةٌ وَّاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَةٌ یعنی راستی موجب طمانیت ست و دروغ موجب ریبت ف۱۰ ایں بیت در نسخهٔ کانپوری [illegible] ست ف۱۱ و تفصیل [illegible] بادشاه بر خلاف [illegible] و شنیدن ازاں حال آگاه [illegible] اختیار [illegible]

قاصدے بفرست کاخبارش کند ۵ — ۲ طالب این فضل و ایثارش کند
تا شود محبوب تو خوش دل بدو ۶ — ۲ گردد آسان این همه مشکل بدو
مرد زرگر را بخواں زاں شهر دور — ۱ با زر و خلعت بده او را غرور
چوں سه بپذیرد سیم و زر آں بینوا — بهر زر گردد ز خان و ماں جدا
زر خرد را واله و شیدا کند — خاصه مفلس را که خوش رسوا کند
زر اگر چه عقل می آرد و لیک — مرد عاقل باید او را نیک نیک
چونکه سلطاں از حکیم آں را شنید — پند او را از دل و از جاں گزید
گفت فرمان ترا فرماں کنم — هر چه گوئی آنچناں کن آں کنم

فرستادن پادشاه رسولاں بسمرقند در طلب آں زرگر

پس فرستاد آں طرف یک دو رسول — حاذقان و کافیان و بس عدول
تا سمرقند آمدند آں دو امیر — پیش آں زرگر ز شاهنشه بشیر
کاے لطیف استاد کامل معرفت — فاش اندر شهرها از تو صفت
نک فلاں شه از برائے زرگری — اختیارت کرد زیرا مهتری
اینک این خلعت بگیر و زر و سیم — چوں بیائی خاص باشی و ندیم
مرد مال و خلعت بسیار دید — غرّه شد از شهر و فرزنداں برید
اندر آمد شادماں در راه مرد — بیخبر کاں شاه قصدِ جانش کرد ۷
اسپ تازی بر نشست و شاد تاخت — خونبهائے خویش را خلعت شناخت
اے شده اندر سفر با صد رضا — خود بپائے خویش تا سوء القضا

۵ ترتیب این اشعار در نسخهٔ کانپوری موافق نشان مند جهٔ سبّابه است ۶ این بیت از نسخهٔ کانپوری منقول شده ۷ چوں قتل زرگر بسبب حصول مراد پادشاه قبل آمد بدین جهت نسبت قتل باو کرده اگرچه پادشاه باتّ خود مرتکب این فعل نبود ۱۲

درخیالش ملک و عز و سروری — گفت عزرائیل رو آری بری ۵۱

چون رسید از راه آن مرد غریب — اندر آوردش به پیش شه طبیب

پیش شاهنشاه بردش خوش بناز — تا بسوزد بر سر شمع طراز ۵۲

شاه دید او را و بس تعظیم کرد — مخزن زر را بدو تسلیم کرد

پس بفرمودش که بر سازد ز زر — از سوار و طوق و خلخال و کمر

هم ز انواع اوانی بی عدد — کان چنان در بزم شاهنشه سزد

زر گرفت آن مرد شد مشغول کار — بی خبر از حالت این کارزار

پس حکیمش گفت کای سلطان مه — آن کنیزک را بدین خواجه بده

تا کنیزک در وصالش خوش شود — آب وصلش دفع این آتش شود ۵۳

شه بدو بخشید آن مه روی را — جفت کرد آن هر دو صحبت جوی را

مدت شش ماه می راندند کام — تا بصحت آمد آن دختر تمام

بعد از آن از بهر او شربت بساخت — تا بخورد و پیش دختر می گداخت

چون ز رنجوری جمال او نماند ۵۴ — جان دختر در وبال او نماند

چونکه زشت و ناخوش و رخ زرد شد — اندک اندک در دل او سرد شد

عشقهائی ۵۵ کز پی رنگی بود — عشق نبود عاقبت ننگی بود

کاش ۵۶ کان هم ننگ بودی یکسری — تا نرفتی بروی این بد داوری

خون دوید از چشم همچون جوی او — دشمن جان وی آمد روی او

دشمن طاؤس آمد پر او — ای بسا شه را بکشته فر او

چونکه ۵۷ زرگر از مرض بد حال شد — در گداز از شخص او چون نال شد

۵۱ گویا عزرائیل که آماده گرفتن جانش بود باستهزا گفت که برو در یابی همه مرادات حاصل کن ۵۲ طراز شهر است از ترکستان خیز ملک چین شمع طراز عبارت از کنیزک که از حسن او در سوختن زرگر با سر کنیزک اشاره است یعنی که در آن چراغ بر بالین مریض یا بسبب زر دوختن کنند تا شفا یابد یعنی زرگر را برای شفای کنیزک هلاک کنند ۵۳ زیرا که عشق از وصل معدوم یا ناقص می شود ۵۴ این بیت از نسخه کانپوری منقول است ۵۵ عشق مجازی که بحسن ظاهری تعلق دارد چون بسر شد که عشق و انجام آن ننگ و عار است ۵۶ کاش که آن حال یعنی صورت حسنی هم پایدار بودی تا بر عشق تخمیس ظلم رفتی که از بخشیدن شفا زرگر را هلاک کرد اختیار کرده ۵۷ این بیت از نسخه کانپوری نقل کرده شد

گفت من آن آهوم کز ناف من / ریخت آن صیاد خون صاف من

ای من آن روباه صحرا کز کمین / سر بریدندم برای پوستین

ای من آن پیلی که زخم پیلبان / ریخت خونم از برای استخوان

آنکه کشتستم پی مادون من / می‌نداند که نخسپد خون من

بر منست امروز و فردا بروی ست / خون چون من کس چنین ضایع کی ست

گرچه دیوار افگند سایه دراز / باز گردد سوی او آن سایه باز

این جهان کوه است و فعل ما ندا / سوی ما آید نداها را صدا

این بگفت و رفت در دم زیر خاک / آن کنیزک شد ز رنج و عشق پاک

زانکه عشق مردگان پاینده نیست / زانکه مرده سوی ما آینده نیست

عشق زنده در روان و در بصر / هر دمی باشد ز غنچه تازه تر

عشق آن زنده گزین کو باقی ست / وز شراب جانفزایت ساقی ست

عشق آن بگزین که جمله انبیا / یافتند از عشق او کار و کیا

تو مگو ما را بدان شه بار نیست / با کریمان کارها دشوار نیست

در بیان آنکه کشتن مرد زرگر باشارهٔ الهی بوده نه بخیال باطل

کشتن آن مرد بر دست حکیم / نی پی امید بود و نی ز بیم

او نکشتش از برای طبع شاه / تا نیامد امر و الهام از اله

آن پسر را کش خضر ببرید حلق / سرّ آن را در نیابد عام خلق

آنکه از حق یابد او وحی و خطاب / هرچه فرماید بود عین صواب

ف۵ این چند بیت مشتمل ست بر مقولهٔ زرگر که بحال زار خود میگوید و از راه طنز و تشنیع بحق بادشاه و طبیب الهی سخنان استهزا گوید ف۶ مقولهٔ مولانا ست اگرچه سخن زرگر بحق حکیم صادق نیست زیرا که او مأمور من الله بود لیکن جزای عمل بد [illegible] چون مضمون مکافات و مجازات معلوم شد صحیح ست تا بیند آن بیخبر اینکه هر چیز که سایهٔ افعال خود بر دیگری اندازد آخر الامر آن سایه بجانب خود وی باز میگردد یعنی جزای آن افعال می‌چشد ف۷ چون مخلوق فانی ست پس عشق مخلوق نیز ناپایدار ست ف۸ چون انبیا عشق حقیقی حق ورزیده‌اند پس عشق حق باقی ست ف۹ حکیم الهی بجهت کنیزک این فعل برداشته نه بوجه شهوت و خوف عتاب بادشاه ف۱۰ این مثالی ست برای این بحث که فعل آن حکیم اگرچه بظاهر خلاف انصاف می‌نمود لاکن خالی از حکمت نبود بلکه باشاره غیب بود ف۱۱ اشاره ست به نبوت حضرت خضر علیه السلام یا اشاره باشد به نبوت آن حکیم الهی •

آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست　　نایبست و دست او دست خداست

همچو اسماعیل پیشش سر بنه　　شاد و خندان پیش تیغش جان بده

تا بماند جانت خندان تا ابد　　همچو جان پاک احمد با احد

عاشقان جام فرح آنگه کشند　　که بدست خویش خوبانشان کشند

شاه آن خون از پی شهوت نکرد　　تو رها کن بدگمانی و نبرد

تو گمان کردی که کرد آلودگی　　در صفا غش کی هلد پالودگی

بگذر از ظن خطا ای بدگمان　　۲　　ان بعض الظن اثم را بخوان

بهر آنست این ریاضت وین جفا　　۱　　تا برآرد کوره از نقره جفا

بهر آنست امتحان نیک و بد　　تا بجوشد بر سر آرد زر زبد

گر نبودی کارش الهام اله　　او سگی بودی دراننده نه شاه

پاک بود از شهوت و حرص و هوا　　نیک کرد او لیک نیک بد نما

گر خضر در بحر کشتی را شکست　　صد درستی در شکست خضر هست

وهم موسی با همه نور و هنر　　شد از آن محجوب تو بی پر مپر

آن گل سرخست تو خونش مخوان　　مست عقلست او تو مجنونش مخوان

گر بدی خون مسلمان کام او　　کافرم گر بردمی من نام او

می بلرزد عرش از مدح شقی　　بدگمان گردد ز مدحش متقی

شاه بود و شاه بس آگاه بود　　خاص بود و خاصهٔ الله بود

آن کسی را کش چنین شاهی کشد　　سوی تخت و بهترین جاهی کشد

قهر خاصی از برای لطف عام　　شرع می‌دارد روا بگذار کام

[illegible]

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد ۳ آنچہ در وہمت نیاید آں دہد

گر بدیدے سود او در قہر او ۱ کے شدے آں لطفِ مطلق قہرجو

طفل می لرزد ز نیشِ احتجام ۲ مادرِ مشفق دراں غم شاد کام

تو قیاس از خویش مے گیری ولیک دُور دُور افتادہ بنگر تو نیک

پیشتر آ تا بگویم قصّہ بو کہ یابی از بیانم حصّہ

حکایت مردِ بقّال و روغن ریختنِ طوطی

بود بقّالے مر او را طوطیے خوش نوائے سبز گویا طوطیے

بر دکاں بودے نگہبانِ دکاں نکتہ گفتے با ہمہ سوداگراں

در خطابِ آدمی ناطق بدے در نوائے طوطیاں حاذق بدے

خواجہ روزے سُوئے خانہ رفتہ بود بر دکاں طوطی نگہبانی نمود

گربہ بر جست ناگہ از دکاں بہرِ موشے طوطیک از بیمِ جاں

جست از صدرِ دکاں سوئے گریخت شیشہ ہائے روغنِ بادام ریخت

از سوئے خانہ بیامد خواجہ اش بر دکاں بنشست فارغ شاد و خوش

دید پُر روغن دکان و جاش چرب بر سرش زد گشت طوطی کل ز ضرب

روزکے چندے سخن کوتاہ کرد مردِ بقّال از ندامت آہ کرد

ریش بر میکند و میگفت اے دریغ کآفتابِ نعمتم شد زیرِ میغ

دستِ من بشکستہ بودے آں زماں چوں زدم من بر سرِ آں خوش زباں

ہدیہ ہا میداد ہر درویش را تا بیابد نطقِ مرغِ خویش را

لہ ترتیب این اشعار بنسخہ ہائے دیگر گونہ است ۔ سلہ لفظ ترکی است بمعنے کلہ کہ سادہ ہی ہو اشد از روغن چرب شدن سر ۔

بعد سه روز و سه شب حیران و زار — بر دکان بنشسته بد نومیدوار

با هزاران غصه و غم گشته جفت — کاے عجب این مرغ کے آید بگفت

مے نمود آن مرغ را هر گون شگفت — وز تعجب لب بدندان می گرفت

دمبدم میگفت از هر در سخن — تا که باشد کاندر آید در سخن

بر امید آنکه مرغ آید بگفت — چشم او را با صور مے کرد جفت

ناگهانی جولقیے مے گذشت — با سر بے مو چو پشت طاس و طشت

طوطی اندر گفت آمد در زمان — بانگ بر وے زد بگفتش در عیان

کز چه اے کل با کلان آمیختی — تو مگر از شیشه روغن ریختی

از قیاسش خنده آمد خلق را — کو چو خود پنداشت صاحب دلق را

کار پاکان را قیاس از خود مگیر — گرچه باشد در نوشتن شیر شیر

شیر آن باشد که مرد او را خورد — شیر آن باشد که مردم را درد

جمله عالم زین سبب گمراه شد — کم کسے ز ابدال حق آگاه شد

اشقیا را دیدهٔ بینا نبود — نیک و بد در دیده شان یکسان نمود

همسری با انبیا برداشتند — اولیا را همچو خود پنداشتند

گفته اینک ما بشر ایشان بشر — ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور

این ندانستند ایشان از عمی — هست فرقے درمیان بے منتها

هر دو گون زنبور خوردند از محل — لیک شد زان نیش و زان دیگر عسل

هر دو گون آهو گیا خوردند و آب — زین یکے سرگین شد و زان مشک ناب

هر دو نے خوردند از یک آبخور — آن یکے خالی و آن پر از شکر

۵۱ بجائے این مصرعہ در بعض نسخ "بانگ بر درویش زد کہ ہی فلان" [illegible]

۵۲ [illegible]

صد هزاران این چنین اشباه بین — فرق شان هفتاد ساله راه بین
این خورد گردد پلیدی زو جدا — وان خورد گردد همه نور خدا
این خورد زاید همه بخل و حسد — وان خورد زاید همه نور احد
این زمین پاک وان شورست و بد — این فرشته پاک وان دیوست و دد
هر دو صورت گر بهم ماند رواست — آب تلخ و آب شیرین را صفاست
جز که صاحب ذوق کہ شناسد بیاب — او شناسد آب خوش از شوره آب
جز که صاحب ذوق کہ شناسد طعوم — شهد را ناخورده کے داند ز موم
سحر را با معجزه کرده قیاس — هر دو را بر مکر بنهاده اساس
ساحران با موسیٰ از استیزها — برگرفته چون عصاے او عصا
زین عصا تا آن عصا فرقیست ژرف — زین عمل تا آن عمل راهے شگرف
لعنة الله این عمل را در قفا — رحمة الله آن عمل را در وفا
کافران اندر مرے بوزینه طبع — آفتے آمد درون سینه طبع
هرچه مردم مے کند بوزینه هم — آن کند کز مرد بیند دمبدم
او گمان برده که من کردم چو او — فرق را کے بیند آن استیزه جو
این کند از امر وان بهر ستیز — بر سر استیزه رویان خاک بیز
آن منافق با موافق در نماز — از پئے استیزه آید نے نیاز
در نماز و روزه و حج و زکات — با منافق مومنان در برد و مات
مومنان را برد باشد عاقبت — با منافق مات اندر آخرت
گرچه هر دو بر سر یک بازیند — لیک با هم مرغزی و رازی اند

۵ اگرچہ شکل با ہمدیگر صورت [illegible] دارد و نتیجہ نیست چنانچہ آب تلخ و آب شیریں در صفائی یکساں ہے تا ہم [illegible] [illegible] ۔ [illegible] شہد [illegible] و شہد و موم [illegible] ہر [illegible] [illegible] را با عصاے موسیٰ و عصاے ساحراں [illegible] [illegible] [illegible] ۔ ۵ کافراں [illegible] دعوے ہمسری انبیاء کنند [illegible] [illegible] ۔ [illegible] بوزینہ [illegible] ۔ معجزہ موسیٰ علیہ السلام بامر الٰہی [illegible] [illegible] ساحراں [illegible] ۔ ۵ [illegible] منافق [illegible] مومن [illegible] [illegible] [illegible] ۔ [illegible] شاید [illegible] مشکور تھا ۔

هر یکے سوئے مقام خود رود | هر یکے بر وفق نام خود رود

مومنش خوانند جانش خوش شود | ور منافق تند و پر آتش شود

نام آں محبوب از ذاتِ وے ست | نام ایں مبغوض ز آفاتِ وے ست

میم و واو و میم و نون تشریف نیست | لفظِ مومن جز پئے تعریف نیست

گر منافق خوانیش ایں نامِ دوں | ہمچو کژدم مے خلد در اندروں

گر نہ آں نام اشتقاقِ دوزخ است | پس چرا در وے مذاقِ دوزخ ست

زشتیِ ایں نامِ بد از حرف نیست | تلخیِ آں آبِ بحر از ظرف نیست

حرف ظرف آمد درو معنی چو آب | بحرِ معنے عندہٗ اُمُّ الکتاب

بحرِ تلخ و بحرِ شیریں ہم عناں | در میاں شاں برزخٌ لا یبغیان

وانکہ ایں ہر دو ز یک اصلے رواں | در گذر زیں ہر دو تا معنیِ آں

زرِ قلب و زرِ نیکو در عیار | بے محک ہرگز ندانی ز اعتبار

ہر کرا در جاں خدا بنہد محک | ہر یقیں را باز داند او ز شک

آنچہ گفت استفت قلبک مصطفےٰ | آں کسے داند کہ پُر بود از وفا

در دہانِ زندہ خاشاک ار جہد | آنگہ آرامد کہ بیرونش نہد

در ہزاراں لقمہ یک خاشاکِ خُرد | چوں در آمد حسِ زندہ پے بُرد

حسِ دنیا نردبانِ ایں جہاں | حسِ عقبےٰ نردبانِ آسماں

۵۰ ہر یکے از مومن و منافق بجائے خود خواہد رفت کہ مقتضائے نام اوست یعنی جنت و دوزخ ۵۱ ایں دلیل نفاق [illegible] انجام ایں ہر دو ست ۵۲ حسن و قبح ایں دو نام کہ تاثیر [illegible] حروف ایں نیست بلکہ [illegible] ایں ہر دو متعلق دارد ۵۳ مصرع اول ایں بیت برائے تمثیل آوردہ و مصرعہ دوم [illegible] یعنی آں ذات واحد [illegible] بحر معانی ست [illegible] یعنی لوح محفوظ است ۵۴ ایمان و کفر [illegible] تلمیح ست بایں آیت سورۂ رحمن مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان [illegible] استفت قلبک [illegible] الاثم ما حاک فی النفس [illegible] البر ما اطمانت الیہ النفس و اطمان الیہ القلب والاثم [illegible]

ما حاک فی النفس و تردد فی الصدر و ان افتاک المفتون [illegible]

صحت این حس بجوئید از طبیب — صحت آن حس بجوئید از حبیب
صحت این حس ز معموری تن — صحت آن حس ز تخریب بدن
شاه جان مر جسم را ویران کند — بعد ویرانیش آباد آن کند
ای خنک جانی که بهر عشق حال — بذل کرد او خان و مان و ملک و مال
کرد ویران خانه بهر گنج زر — وز همان گنجش کند معمورتر
آب را ببرید و جو را پاک کرد — بعد از آن در جو روان کرد آب خورد
پوست را بشگافت پیکان را کشید — پوست تازه بعد از آتش بر دمید
قلعه ویران کرد و از کافر ستد — بعد از آن بر ساختش صد برج و سد
کار بیچون را که کیفیت نهد — اینکه گفتم هم ضرورت میدهد
گه چنین بنماید و گه ضد این — جز که حیرانی نباشد کار دین
کاملان کز سر تحقیق آگهند — بیخود و حیران و مست و والهند
نی چنان حیران که پشتش سوی اوست — بل چنین حیران که غرق و مست دوست
آن یکی را روی او شد سوی دوست — وین یکی را روی او خود روی دوست
روی هر یک مینگر میدار پاس — بو که گردی تو ز خدمت روشناس
دیدن دانا عبادت این بود — فتح ابواب سعادت این بود

در فرق میان محقق و مدعی مبطل

چون بسی ابلیس آدم روی هست — پس بهر دستی نشاید داد دست
زانکه صیاد آورد بانگ صفیر — تا فریبد مرغ را آن مرغ گیر

حق تعالی جسم طالب حق را بریاضت ضعیف و نحیف ساخته معمور بمعرفت کند … در حقیقت ریاضت … [illegible] … آن تقاضا ضرورت بود … ذات حق تعالی واحد است و الوان تجلیات او مختلف لهذا عارف در حیرت … و سیر و سلوک را حیرت لازم است … از حیرت حیرت محمود و مقصود است … [illegible] … حیرت محمود … [illegible] … انسان صورت که بسیار … فرمائے … باید بود

بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش / از هوا آید بیاید دام و نیش

حرف درویشان بدزدد مرد دون / تا بخواند بر سلیمے زان فسون

کار مردان روشنی و گرمی ست / کار دونان حیله و بے شرمی ست

شیر پشمین از برائے گد کنند / بو مسیلم را لقب احمد کنند

بو مسیلم را لقب کذاب ماند / مر محمد را اولوالالباب ماند

آن شراب حق ختامش مشک ناب / باده را ختمش بود گند و عذاب

داستان بادشاه جهودان که نصرانیان را می کشت بهر تعصب ملت خود و حکایت آن استاد و شاگرد

بود شاہے در جهودان ظلم ساز / دشمن عیسیٰ و نصرانی گداز

عهد عیسیٰ بود و نوبت آن او / جان موسیٰ او و موسیٰ جان او

شاه احول کرد در راه خدا / آن دو دمساز خدائی را جدا

گفت استاد احولے را کاندر آ / رو برون آر از وثاق آن شیشه را

چون درون خانه احول رفت زود / شیشه پیش چشم او دو مے نمود

گفت احول زان دو شیشه تا کدام / پیش تو آرم بکن شرحے تمام

گفت استاد آن دو شیشه نیست رو / احولی بگذار و افزون بین مشو

گفت اے استا مرا طعنه مزن / گفت استا زان دو یک را بر شکن

چون یکے بشکست هر دو شد ز چشم / مرد احول گردد از میلان و خشم

۱؎ ملفوظات اولیاء اللہ را یاد گرفتہ چناں بیان مے نماید گویا کہ از الہامات و واردات اوست ۲؎ معنے سلیم یا مار گزیدہ ست یعنے دعوی آں میکند کہ مسموم رذائل را شفا یاب میکنم یا از سلیم سلیم الفطرت مراد باشد یعنے مردم راست طبع را بدام فریب خود مے آرد ۳؎ نام صحیح ایں کس مسیلمہ ست کہ بلقب کذاب شہرت یافت و در زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دعوی نبوت کرد و در عہد خلافت صدیق رضی اللہ عنہ با لشکر اسلام مقابلہ نمود و ہلاک شد ۴؎ ایں قصہ برائے ثبوت ایں معنے آوردہ [illegible] [illegible] ۵؎ حکایت [illegible] آں شاہ جہوداں موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام [illegible] [illegible]

شیشه یک بود و بچشمش دو نمود / چوں شکست آں شیشه را دیگر نبود
خشم و شهوت مرد را احول کند / ز استقامت روح را مبدل کند
چوں غرض آمد هنر پوشیده شد / صد حجاب از دل بسوے دیده شد
چوں دهد قاضی بدل رشوت قرار / کے شناسد ظالم از مظلوم زار
شاه از حقد جهودانه چناں / گشت احول کالاماں یا رب اماں
صد هزاراں مومن مظلوم کشت / که پناهم دین موسیٰ را و پشت

حکایت وزیر پادشاه و مکر او در تفریق ترسایان

او وزیرے داشت رهزن عشوه ده / کو بر آب از مکر بربستے گره
گفت ترسایاں پناه جاں کنند / دین خود را از ملک پنهاں کنند
با ملک گفت اے شه اسرار جو / کم کش ایشاں را و دست از خوں بشو
کم کش ایشاں را که کشتن سود نیست / دیں ندارد بوے مشک و عود نیست
سر پنهاں ست اندر صد غلاف / ظاهرش با تست و باطن بر خلاف
شاه گفتش پس بگو تدبیر چیست / چارهٔ آں مکر و آں تزویر چیست
تا نماند در جهاں نصرانیے / نے هویدا دیں و نے پنهانیے
گفت اے شه گوش و دستم را ببر / بینیم بشکاف و لب در حکم مر
بعد ازاں در زیر دار آور مرا / تا بخواهد یک شفاعت گر مرا
بر منادی گاه کن ایں کار تو / بر سر راهے که باشد چار سو
آنگهم از خود براں تا شهر دور / تا در اندازم در ایشاں صد فتور

سله یعنے بغض و محبت هر دو مانع انصاف ست اول موجب منع مستحق باشد و ثانی باعث عطائے غیر مستحق سله یعنے از قتل ترسایان دست بدار که بخوف جان اخفائے دین خود کنند و بایں طریق دین ایشاں قایم و برقرار خواهد ماند بلکه بینی ببر و بگو با دگر این نصاریٰ را از بیخ دین بر اندازد ❖

چوں شوند آں قوم از من دیں پذیر
کار ایشاں سر بسر شوریدہ گیر

درمیان شاں فتنہ و شور افگنم
کاہرمن حیراں بماند در فنم

آنچہ خواہم کرد با نصرانیاں
آں نمے آید کنوں اندر بیاں

چوں شمارندم امین و رازداں
دام دیگرگوں نہم در پیش شاں

وز حیل بفریبم ایشاں را ہمہ
و اندر ایشاں افگنم صد دمدمہ

تا بدست خویش خون خویشتن
بر زمیں ریزند کوتہ شد سخن

تلبیس اندیشیدن وزیر با نصاری و مکر او

پس بگویم من بسر نصرانیم
اے خدائے رازداں میدانیم

شاہ واقف گشت از ایمان من
وز تعصب کرد قصد جان من

خواستم تا دیں ز شہ پنہاں کنم
آنچہ دین اوست ظاہر آں کنم

شاہ بوئے برد از اسرار من
متہم شد پیش شہ گفتار من

گفت گفت تو چو ناں در روغن است
از دل من تا دل تو روزن است

من ازاں روزن بدیدم حال تو
حال دیدم کے نیوشم قال تو

گر نبودے جان عیسیٰ چارہ ام
او جہودانہ بکردے پارہ ام

بہر عیسیٰ جاں سپارم سر دہم
صد ہزاراں منتش بر جان نہم

جاں دریغم نیست از عیسیٰ ولیک
واقفم بر علم دینش نیک نیک

حیف مے آید مرا کاں دین پاک
درمیان جاہلاں گردد ہلاک

شکر یزداں را و عیسیٰ را کہ ما
گشتہ ایم ایں دین حق را رہنما

سله ایں قصہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی در تفسیر مظہری [illegible] تفصیلاً نقل آوردہ حاصلش آنکہ نصاریٰ [illegible] توحید و بر جادۂ مستقیم بودند تا آنکہ وزیر شاہ یہود کہ پولس نام داشت از راہ مکر خود را بلباس نصرانیت [illegible] پیشوائے ایشاں گشت و چند کتب در مسائل و عقاید متضاد مشتمل [illegible] تالیف نمودہ ہر یکے را [illegible] جدا جدا در خلوت خواندہ [illegible] خلیفہ من باشی [illegible] از مردن من [illegible] [illegible] [illegible] صد رقصہ [illegible] حق ایشاں [illegible] تثلیث و اقدس [illegible] مسیح کہ در کتب مذکور [illegible] ساخت [illegible] سله پسر [illegible] فارسی [illegible] [illegible] باشد [illegible] [illegible] اضافت [illegible]

از جهودان و زجهودی رسته ایم / تا بزنار این میان را بسته ایم

دور دور عیسی ست اے مردمان / بشنوید اسرار کیش او بجان

کایں شہ بے دین ظالم بس عدوست / مے نداند ہیچ دشمن راز دوست

این نسق مے گفت با نصرانیان / لیک بودش دل بسوئے شه کشان

گفت شه را کاے شہنشه صبر کن / تا من ایشان را کنم از بیخ و بن

چون شمارندم امین و مقتدا / سر نهندم جمله جویند اهتدا

قبول کردن نصاری مکر وزیر را

چون وزیر آن مکر را بر شه شمرد / از دلش اندیشه را کلی ببرد

کرد با وے شاه آن کارے که گفت / خلق حیران ماند زان راز نهفت

کرد رسوایش میان انجمن / تا که واقف شد زحالش مرد و زن

راند او را جانب نصرانیان / کرد در دعوت شروع او بعد از آن

چون چنان دیدند ترسایانش زار / مے شدند اندر غم او اشکبار

حال عالم اینچنین ست اے پسر / از حسد مے خیزد این ها سر بسر

صد هزاران مرد ترسا سوئے او / اندک اندک جمع شد در کوئے او

او بیان میکرد با ایشان براز / سر انگلیون و زنار و نماز

او بیان میکرد با ایشان فصیح / دائما ز اقوال و افعال مسیح

او بظاهر واعظ احکام بود / لیک در باطن صفیر و دام بود

بهر این بعضے صحابه از رسول / ملتمس بودند مکر نفس غول

سله این بیت تا گفت شه را الخ از نسخه کانپوری منقول است ۱۲ سله این بیت از نسخه متن شرح بحر العلوم ۱۲ نقل شد سله این بیت در نسخه کانپوری بعد چار ابیات آمده یعنی بعد بیت او بیان میکرد با ایشان فصیح الخ سله یعنے چنانکه وزیر جهود از راه کید و شیطنت [illegible] نصارے [illegible] نفس شیطانی [illegible] تدبیر تباهی او مے کنند از همین سبب صحابه رضی الله عنهم از رسول صلی الله علیه وسلم سوال مے نمودند که طریق [illegible] نفس چیست تا از و محترز باشیم

گو چه آمیزد ز اغراضِ نہاں / در عبادت ہا و در اخلاصِ جاں

فضلِ طاعت را نجستندے ازو / عیبِ باطن را بجستندے کہ گو

مو بمو و ذرّه ذرّه مکرِ نفس / مے شناسیدند چوں گل از کرفس

گشت زاں فضلے حذیفہ با حسن / تا بداں شد وعظ و تذکیرش حسن

موشکافانِ صحابہ جملہ شاں / خیره گشتندے دراں وعظ و بیاں

متابعت نصاریٰ وزیر جہود را

دل بدو دادند ترسایاں تمام / خود چه باشد قوّتِ تقلیدِ عام

در دروںِ سینہ مہرش کاشتند / نایبِ عیسیش مے پنداشتند

او بسرّ دجّالِ یک چشمِ لعیں / اے خدا فریاد رس نعم المعیں

صد ہزاراں دام و دانہ ست اے خدا / ما چو مرغانِ حریصِ بینوا

دمبدم پابستۂ دامِ نوایم / ہر یکے گر باز و سیمرغے شویم

مے رہانی ہر دمے ما را و باز / سوئے دامے مے رویم اے بے نیاز

ما دریں انبار گندم مے کنیم / گندمِ جمع آمده گم مے کنیم

مے نیندیشیم آخر ما بہوش / کیں خلل در گندم ست از مکرِ موش

موش تا انبانِ ما حفره زده است / وز فنش انبارِ ما ویراں شده ست

اوّل اے جاں دفعِ شرِّ موش کن / وانگہ اندر جمعِ گندم جوش کن

بشنو از اخبارِ آں صدرِ صدور / لا صلوٰة تمّ الّا بالحضور

گر نہ موشے دزد در انبانِ ماست / گندمِ اعمالِ چل سالہ کجاست

سلہ ہر چند کہ فضیلت طاعات و نفس از امور مہمہ دین ہست اما چوں ایشاں آں تحقیق مکائد شیطانی را اہم تر مے پنداشتند سلہ حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ عنہ صحابی جلیل القدر عالم متفقہ فی الدین و صاحب سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است صحابہ کرام در اکثر مشکلات مسائل و مہمات اسرار باطنیہ بایشاں رجوع مے نمودند و جواب شافی مے یافتند مولانا مے فرمایند کہ خواجہ حسن بصری رح کہ در براعت تذکیر کمال و وعظ سرآمد اقران و اماثل خود بودند [illegible]

* * * *

ریزه ریزه صدق هر روزه چرا / جمع می ناید درین انبار ما

بس ستاره آتش از آهن جهید / وان دل سوزیده پذرفت و کشید

لیک در ظلمت یکی دزدی نهان / می نهد انگشت بر استارگان

می کشد استارگان را یک بیک / تا که نفروزد چراغی بر فلک

چون عنایاتت شود با ما مقیم / کی بود بیمی ازان دزد لئیم

گر هزاران دام باشد بر قدم / چون تو با مایی نباشد هیچ غم

در تمثیل مرد عارف و تفسیر الله یتوفی الانفس حین موتها

هر شبی از دام تن ارواح را / می رهانی می کنی الواح را

می رهند ارواح هر شب زین قفس / فارغان بی حاکم و محکوم کس

شب ز زندان بی خبر زندانیان / شب ز دولت بی خبر سلطانیان

نی غم و اندیشهٔ سود و زیان / نی خیال این فلان و آن فلان

حال عارف این بود بی خواب هم / گفت یزدان هم رقود زین مرم

خفته از احوال دنیا روز و شب / چون قلم در پنجهٔ تقلیب رب

آنکه او پنجه نبیند در رقم / فعل پندارد بجنبش از قلم

شمه زین حال عارف وانمود / خلق را هم خواب حسی در ربود

رفته در صحرای بیچون جانشان / روحشان آسوده و ابدانشان

فارغان از حرص و اکباب و حصص / مرغ وار از دام جسته و ز قفس

ا

حاصل آنکه بوقت خواب ارواح مردم از حرص دنیا و از غم و بیماری و الم ها آزاد و بی خبر می باشند و بوقت سحر که قریب طلوع آفتاب باشد جمله ارواح میل با بدان خود کنند

---

۱ از چقماق وجود با بسیار کمالات بطور شرره عبادت حاصل شد لیکن دزد شیطان اطفای نور آن ستاره ها مشغول است ۲ این مضمون قصه طلب بیانش آنکه دزدی بجای شخصی در آمد صاحب خانه بصدای پایش بیدار شد و خواست که چراغ روشن کند چقماق بر آورد و پنبه در زیر آن نهاده شرره فشاندن گرفت دزد این حال دریافته کمال احتیاط بیاید و در پرده تاریکی بیکو صاحب خانه چنان نشست که احساس نکرد و هر شراره که بر پنبه افتاده بود انگشت می نهاد تا آتش نیفروزد و موجب فضیحت من نگردد ۳ یعنی الله تعالی میکند ارواح را وقت قبل آنها ۴ یعنی اے خدا تو هر شب جانها را از ابدان بیرون می آری و تختهای ابدان را خالی کنی تا جانها آزاد شوند ۵ یعنی در عالم خواب حاکم و محکوم و شریف و وضیع برابر می شوند ۶ این احوال خواب تعلق بعوام الناس دارد اما عارف را در هر حال خواب و بیداری از قید جسم آزاد می باشد چنانکه در قصه اصحاب کهف آمده که ایشان در خواب اند و ترا ازین عقیده گریز نباید کرد ۷ عارف از احوال دنیا خفته چشم فرو بسته می باشد و چون قلم کاتب دست قدرت حق تابع تقلیب تحریک او می باشد ۸ حق تعالی ازین خواب حسی که مردم را عارض می شود حال عارف ظاهر نمود برای آنکه در حالت طاری می شد که شان بخواب است ۹ صحرای بیچون عالم ملکوت است یعنی کیفیت خواب حسی آن است که ارواح مردم در عالمی بی مثل و بی کیفیت می رود و در حالت ارواح ایشان بسبب آزادی و ابدان ایشان بوجه عدم تصرف ارواح راحت می باشد ۱۰ این دو بیت یعنی فارغان از حرص الخ و چون الخ در نسخه که پیش ما منقول است و ترتیب این چند اشعار در آن نسخه برین نسق ترتیب داده شده و اما در آن نسخه که شرح کرده شد حال این چند ابیات

چون بسوی دام باز اندر شوند | ۲ | وا دچویان در پی داور شوند
ترک روز آخر چو با زرین سپر | ۵ | هندوی شب را به تیغ افگند سر
میل هر جانی بسوی تن بود | ۶ | هر تنی از روح آبستن بود
از صفیری باز دام اندر کشی | ۳ | جمله را در دام و در داور کشی
چونکه نور صبح دم سر بر زند | ۴ | کرگس زرین گردون پر زند
فالق الاصباح اسرافیل وار | | جمله را در صورت آرد زان دیار
روحهای منبسط را تن کند | | هر تنی را باز آبستن کند
اسپ جانها را کند عاری ز زین | | سر النوم اخ الموت ست این
لیک بهر آنکه روز آیند باز | | بر نهد بر پای شان بند دراز
تاکه روزش واکشد زان مرغزار | | وز چراگاه آردش در زیر بار
کاش چون اصحاب کهف آن روح را | | حفظ کردی یا چو کشتی نوح را
تا ازین طوفان بیداری و هوش | | وا رهیدی این ضمیر و چشم و گوش
ای بسا اصحاب کهف اندر جهان | | پهلوی تو پیش تو هست این زمان
غار با تو یار با تو در سرود | | مهر بر چشم ست و بر گوشت چه سود
باز دانی کز چیست این روپوشها | | ختم حق بر چشمها و گوشها

سوال کردن خلیفه از لیلی و جواب او

گفت لیلی را خلیفه کان توی | | کز تو مجنون شد پریشان غوی
از دگر خوبان تو افزون نیستی | | گفت خامش چون تو مجنون نیستی

ف۱ اے مے دقیوم بوقت صبح جملہ ارواح بیرون رفتہ را اخیتان بسر ابدان ایشا باز مے آرد چنانکہ صیاد بصورت مرغان آوازہ مرغان را در دام مے آرد و دام بدن را در دام و دربایں اعتبار گفتہ کہ تعلق روح بہ بدن باعث محنت و مشقت بکاسب معاملات و سبب میلان بمعاصی لذات جسمانیہ مے شود
ف۲ اے چنانکہ اسرافیل بنفخہ ثانیہ مردگان را باذن تعالیٰ زندہ کند
ف۳ یعنی ارواح را از بدنہائے علائق جدا ساختہ ایشان را از قید جسمانیہ مطلق و آزاد کند و ہمیں است از ایں جہت کہ نوم برادر موت است
ف۴ بیہقی از جابر روایت مے کند کہ شخصے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پرسید آیا اہل جنت خواب کنند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند النوم اخو الموت ولا یموت اہل الجنۃ یعنی خواب نمونہ مردن است و اہل جنت نمیرند
ف۵ لیکن بتقاضائے حکمت خود پائے ارواح طناب دراز بستہ دارد چنانکہ برپائے اسپ در چراگاہ مے بندند تا گریز نکند و بہ مقام خود باز آید و بسبب ایں طناب ارواح بوقت روز بابدان خود باز آیند
ف۶ کاش ارواح را مثل اصحاب کہف کہ در غار تا سیصد و نہ سال محفوظ خواب بودند یا مثل نوح علیہ السلام کہ چند ماہ در کشتی محفوظ ماندند تا چند ماہ در عالم مثال مے داشت تا آں ارواح از محنت اعمال و اعضا و جوارح محفوظ ماندے
ف۷ اہل اللہ اہل باطن در دنیا موجود اند مردم ایشاں را نمی شناسند
ف۸ مصرع اول مشتمل بر سوال ست و مصرع ثانیہ جواب آن ست
ف۹ ربط ایں حکایت بابیت سابق تا ازیں طوفان بیداری و ہوش ایں است کہ از قصہ لیلیٰ و مجنون واضح شود کہ بیداری و ہوشیاری آنست کہ دوست را بے پوشش ببیند

دیدهٔ مجنون اگر بودی ترا / هر دو عالم بیخطر بودی ترا
با خودی تو لیک مجنون بیخودست / در طریق عشق بیداری بدست
هر که بیدارست او در خواب تر / هست بیداریش از خوابش بتر
هر که در خوابست بیداریش به / مست غفلت عین هشیاریش به
چون بحق بیدار نبود جان ما / هست بیداری چو دربندان ما
جان همه روز از لگدکوب خیال / در زیان و سود و از خوف زوال
نی صفا می‌ماندش نی لطف و فر / نی بسوی آسمان راه سفر
خفته آن باشد که او از هر خیال / دارد امید و کند با او مقال
نی چنانکه از خیال آید بحال / آن خیالش گردد او را صد وبال
دیو را چون حور بیند او بخواب / پس ز شهوت ریزد او با دیو آب
چونکه تخم نسل در شوره بریخت / او بخویش آمد خیال از وی گریخت
ضعف سر بیند از آن و تن پلید / آه از آن نقش پدید ناپدید
مرغ بر بالا پران و سایه‌اش / می‌دود بر خاک پران مرغ وش
ابلهی صیاد آن سایه شود / می‌دود چندان که بی مایه شود
بیخبر کان عکس آن مرغ هواست / بیخبر که اصل آن سایه کجاست
تیر اندازد بسوی سایه او / ترکشش خالی شود در جستجو
ترکش عمرش تهی شد عمر رفت / از دویدن در شکار سایه تفت

سایهٔ یزدان چو باشد دایه‌اش
وارهاند از خیال و سایه‌اش

سله این بیت در بعض نسخ نیست
سله اگر یاد خدا نباشد در امور دنیا بیداری سود ندارد و تفصیل این امر در ابیات آینده میکند سله در خیالات نه صفائی قلب بجا میماند نه عروج بجانب عالم بالا میسر گردد [illegible]

در تحریص متابعت ولی مرشد

سایهٔ یزدان بود بندهٔ خدا — مردهٔ این عالم و زندهٔ خدا

دامن او گیر زوتر بی‌گمان — تا رهی از آفت آخر زمان

کیف مد الظل نقش اولیاست — کو دلیل نور خورشید خداست

اندرین وادی مرو بی این دلیل — لا احب الآفلین گو چون خلیل

رو ز سایه آفتابی را بیاب — دامن شه شمس تبریزی بتاب

ره ندانی جانب این سور و عرس — از ضیاء الحق حسام الدین بپرس

ور حسد گیرد ترا در ره گلو — در حسد ابلیس را باشد غلو

کو ز آدم ننگ دارد از حسد — با سعادت جنگ دارد از حسد

عقبه‌ای زین صعب‌تر در راه نیست — ای خنک آنکش حسد همراه نیست

این جسد خانهٔ حسد آمد بدان — کز حسد آلوده گردد خاندان

خانمانها از حسد گردد خراب — باز شاهی از حسد گردد غراب

گر جسد خانهٔ حسد باشد ولیک — آن جسد را پاک کرد الله نیک

یافت پاکی از جناب کبریا — جسم پر از کبر و پر حقد و ریا

طهرا بیتی بیان پاکی ست — گنج نورست ار طلسمش خاکی ست

چون کنی با بی‌حسد مکر و حسد — زان حسد دل را سیاهی‌ها رسد

خاک شو مردان حق را زیر پا
خاک بر سر کن حسد را همچو ما

ك اشارہ ست بدین آیہ کریمہ الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعله ساکنا ثم جعلنا الشمس علیه دلیلا آیا تو نمی‌بینی بپروردگار خود که چسان دراز کرد سایه را و اگر خواهد او را ساکن کند پس آفتاب را بر آن سایه دلیل ساختیم ... که سایه مثال وجود اولیا الله است و چنانکه سایه دلیل آفتاب است وجود اولیاء دلیل ذات حق سبحانه ست

ك اشاره بقصهٔ حضرت ابراهیم خلیل الله علیه السلام ست که بدین شاره فرمود لا احب الآفلین یعنی من غروب شوندگان را دوست ندارم و قابل پرستش ندانم ... در راه سلوک بی ارشاد مرشد کامل مرو چون حضرت خلیل علیه السلام مظاهر فانیه را ... واصل شو ... اگر در مجلس حضرت شیخ ... ضیاء الحق توسل کن ... اگر توسل ... ضیاء الحق حسد مانع آید ... حسد کار شیطان ست ... چون حسد دل ... اخلاق و فضائل ... از حسد ... عبارت از اخلاق ناحمیده ... که ... آیه و عهدنا الی ابراهیم و اسمعیل ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود ... [illegible]

در بیان حسد کردن وزیر جهود

آں وزیرک از حسد بودش نژاد / تا بباطل گوش و بینی باد داد
بر امیدِ آنکه از نیشِ حسد / زهرِ او در جانِ مسکیناں رسد
هر کسے کو از حسد بینی کند / خویش را بے گوش و بے بینی کند
بینی آں باشد که او بوے برد / بوے او را جانبِ کوے برد
هر که بویش نیست بے بینی بود / بوے آں بوے ست کاں دینی بود
چونکه بوے برد و شکرِ آں نکرد / کفرِ نعمت آمد و بینیش خورد
شکر کن مر شاکراں را بنده باش / پیشِ ایشاں مرده شو پاینده باش
چوں وزیر از رهزنی مایه مساز / خلق را تو بر میاور از نماز

فهم کردن حاذقان نصاری مکر وزیر را

ناصحِ دیں گشته آں کافر وزیر / کرده او از مکر در لوزینه سیر
هر که صاحب ذوق بود از گفتِ او / لذتے می دید و تلخی جفتِ او
نکته ها مے گفت او آمیخته / در جُلاب و قند زهرے ریخته
هاں مشو مغرور زاں گفتِ نکو / زانکه دارد صد بدی در زیر او
او چو باشد زشت گفتش زشت داں / هر چه گوید مرده آں را نیست جاں
گفتِ انساں پارهٔ انساں بود / پاره از ناں یقیں که ناں بود
زاں علی فرمود نقلِ جاهلاں / بر مزابل همچو سبزه است اے فلاں

سله اثبات دعوے علے طبق مسلمات تا طبیعت یعنے چوں اقرار مے کنند که هر کرا ادراک احساس بو نبود او بے بینی ست پس چوں مراد از بوے دینی ست و او مرا شامان ادراک آں نیست پس بے بینی باشد ۔
سله حضرت علی کرم الله وجهه فرموده نقل الجاهل کروضة فی مزبلة یعنے نقل جاهل چنانست که باغچه بر جائے خاشاک پس قول جاهل هر که نغمه از لعنت اوست اگرچه در ظاهر رنگ و بوے خوش دارد اما بباطن سرشته او نجس ست

بر چنان سبزه هر آن کو بر نشست
بر نجاست بی شکی بنشسته است

بایدش خود را بشستن از حدث
تا نماز فرض او نبود عبث

ظاهرش میگفت در ره چست شو
وز اثر میگفت جان را سست شو

ظاهر نقره گر اسپید است و نو
دست و جامه می سیه گردد ازو

آتش ار چه سرخ رویست از شرر
تو ز فعل او سیه کاری نگر

برق اگر چه نور آید در نظر
لیک هست از خاصیت دزد بصر

هر که جز آگاه و صاحب ذوق بود
گفت او در گردن او طوق بود

مدت شش سال در هجران شاه
شد وزیر اتباع عیسی را پناه

دین و دل را کل بدو بسپرد خلق
پیش امر و نهی او می مرد خلق

پیغام شاه پنهانی بسوی وزیر پر تزویر

در میان شاه و او پیغامها
شاه را پنهان بدو آرامها

آخر الامر از برای آن مراد
تا دهد چون خاک ایشان را بباد

پیش او بنوشت شه کای مقبلم
وقت آمد زود فارغ کن دلم

زانتظارم دیده و دل بر رهست
زین غمم آزاد کن گر وقت هست

گفت اینک اندران کارم شها
کافگنم در دین عیسی فتنها

قوم عیسی را بُد اندر دار و گیر
حاکمان شان ده امیر و دو امیر

هر فریقی مر امیری را تبع
بنده گشته میر خود را از طمع

این ده و آن دو امیر و قوم شان
گشته بندهٔ آن وزیر بد نشان

سله یعنی هر دا آنکه سبزه آلوده نجاست باشد سله مراد از حدث آلودگی نجاست است سله یعنی وضو مراد نیست سله قید فرضیت اتفاقی است زیرا که هر نماز بی نجاست جا منزله سے شود خواه فرض نماز باشد یا سنت یا نفل سله مراد عبادات وزیر ظاهر نیک بود لیکن در باطن اثر فساد داشت سله کسانیکه بی علم و بی صاحب ذوق بودند بر سخنان وزیر پر تزویر ... سله مراد قطع خواهد ... که از احکام او ... تنوع باشد

اعتمادِ جمله بر گفتارِ او / اقتدائے جمله بر رفتارِ او
پیش او در وقت و ساعت هر امیر / جاں بدادے گر بدو گفتے کہ میر
چوں زبوں کرد آں جہود ک جمله را / فتنه انگیخت از مکر و دہا

تخلیط وزیر در احکام انجیل و مکر آں

ساخت طومارے بنام ہر یکے / نقشِ ہر طومار دیگر مسلکے
۵۱ حکمہائے ہر یکے نوعے دگر / ایں خلاف آں ز پایاں تا بسر
۵۲ در یکے راہِ ریاضت را و جوع / رکنِ توبہ کردہ و شرطِ رجوع
۵۳ در یکے گفتہ ریاضت سود نیست / اندریں رہ مخلصی جز جود نیست
۵۴ در یکے گفتہ کہ جوع و جودِ تو / شرک باشد از تو با معبودِ تو
جز توکل جز کہ تسلیم تمام / در غم و راحت ہمہ مکرست و دام
۵۵ در یکے گفتہ کہ واجب خدمت است / ورنہ اندیشۂ توکل تہمت است
۵۶ در یکے گفتہ کہ امر و نہی ہاست / بہر کردن نیست شرحِ عجزِ ماست
تا کہ عجز خود ببینیم اندراں / قدرتِ حق را بدانیم آں زماں
۵۷ در یکے گفتہ کہ عجزِ خود مبیں / کفرِ نعمت کردن ست آں عجز ہیں
قدرتِ خود بیں کہ ایں قدرت ازوست / قدرتِ تو نعمتِ او داں کہ ہوست
۵۸ در یکے گفتہ کزیں دو در گذر / بت بود ہرچہ بگنجد در نظر
۵۹ در یکے گفتہ کہ عجز و قدرت ست / بگذر و ز ہرچہ اندر فکرت ست

سلہ یعنے وزیر یہود دوازدہ نسخ احکام چناں مرتب ساخت کہ حکم ہر دفتر ضد حکم دیگر بود و مقصودش ازیں کار آں بود کہ میان نصاریٰ تفرقہ پیدا کند در ابیات آیندہ جنبہ نظائر آں مسائل مختلفہ و احکام متضادہ کہ تخلیط کرد بیرستے آرد سلہ یعنے ریاضت دعجاہدہ شرط توبہ ست سلہ و در توسیر واثبات ریاضت بے سود ست بلکہ دریں راہ صدقات و خیرات وسیلۂ نجات ست و ایں مضمون خلاف مضمون اول ست سلہ صدقات و خیرات نباید داد کہ ایں شرک ست بجناب خدا تعالےٰ لہذا توکل و تسلیم بعمل آوردن لائق تر ست و ماسوائے آں از قبیل کر و فریب سلہ خیال توکل لاحاصل ست در ادائے نکات بطاعت و عبادت زیراکہ آنکہ توکل بلا طاعت بیفایدہ ست جز احکام عبادات و طاعات معطل ماند و ایں عقیدہ معاذ اللہ نسبت بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تبلیغ احکام فرمودند سلہ بخلاف قول بالا گوید کہ ہر احکام دینی عمل نتواں کرد و نہ عمل کردن بر آں واجب ست بلکہ حکمت در نزول احکام جز ایں نیست کہ عجز انسان از عمل کردن بداں ہر گرد و غلبہ قدرت حق بر ہمہ عالم ظاہر شود و ثابت گردد کہ بندہ مجبور محض ست ایں عقیدہ از عقائد باطلہ فرقہ جبریہ ست سلہ بخلاف بالا گفتہ کہ خود را عاجز داں بلکہ آمادہ سعی باش کہ خود را عاجز دانستن در عمل با ذات ذن کفران نعمت ست چنانچہ قوا و الہیہ در مصرف آں بکار بردن کہ ازاں مشمولہ اندوختن سعی و طلب نیز ز نعمتہائے الہیہ ست پس خود را قادر بقدرت مطلق باید پنداشت و ایں عقیدہ از عقائد فرقہ قدریہ ست سلہ خود را نہ قادر داں و نہ عاجز کہ ہیچ لازم امرے انتہا ادراک و ادراک منزلہ شرک ست ازیں ہر دو باید گذشت سلہ ایں دو بیت در نسخہ کانپور نیز نقل

شدہ و حاصل ایں ہا آنست کہ اہتمام در گذشتن از جبر و قدر فضول ست کہ ایں ہر دو خود بخود بگذرد و ارادہ ترک آں اختیار اتباع نفس ست کہ موجب ضلالت مذاہب گشتند ✦ ✦ ✦

از ہوائے خویش در ہر ملتے — گشتہ ہر قومے اسیر فتنتے

در یکے گفتہ بکش ایں شمع را — کایں نظر چوں شمع آمد جمع را

از نظر چوں بگذری واز خیال — کشتہ باشی نیم شب شمع وصال

در یکے گفتہ بکش باکے مدار — تا عوض بینی یکے را صد ہزار

کہ ز کشتن شمع جاں افزوں شود — لیلیت از صبر چوں مجنوں شود

ترک دنیا ہر کہ کرد از زہد خویش — پیش آمد پیش او دنیا و بیش

در یکے گفتہ کہ آنچت داد حق — بر تو شیریں کرد در ایجاد حق

بر تو آساں کرد و خوش آں را بگیر — خویشتن را در میفگن در زحیر

در یکے گفتہ کہ بگذار آنِ خود — کاں قبول طبع تو ردست و بد

راہ ہائے مختلف آساں شدہ — ہر یکے را ملتے چوں جاں شدہ

گر میسر کردن حق رہ بدے — ہر جہود و گبر ازو آگہ شدے

در یکے گفتہ میسر آں بود — کہ حیات دل غذائے جاں بود

ہر کہ ذوق طبع باشد چوں گذشت — بر نیارد ہمچو شورہ ریع و کشت

جز پشیمانی نباشد ریع او — جز خسارت پیش نارد بیع او

آں میسر نبود اندر عاقبت — نام او باشد معسر عاقبت

تو معسر از میسر باز داں — عاقبت بنگر جمالِ ایں و آں

در یکے گفتہ کہ استادے طلب — عاقبت بینی نیابی در حسب

عاقبت دیدند ہر گوں ملتے — لاجرم گشتند اسیر زلتے

عاقبت دیدن نباشد دست باف — ورنہ کے بودے ز دینہا اختلاف

سـ۵۱ بخلاف سابق گفت کہ فکر انخذ و ترک اشیا ابتا پیشمیع ست ورست از بن فکر و نظر و جستن شمع وصال رکشتن ست سـ۵۲ از گفت شمع نظر و نظر را باید کشت از کشتن ایں شمع در باطن ہزار شمع بصیرت بفروزد سـ۵۳ چنانچہ دنیا ہر چند رد کردہ شود پیش پیش رو بصاحب آید ... [illegible]

[illegible]

در یکی گفته که استا هم تویی — زانکه استا را شناسا هم تویی

مرد باش و سخرهٔ مردان مشو — رو سر خود گیر و سرگردان مشو

چشم بر هر هست بدار و از خلاف — دور شو تا یابی از حق ائتلاف

در یکی گفته که این جمله یکیست — هر که او دو بیند احول مردکیست

در یکی گفته که صد یک چون بود — اینکه اندیشد مگر مجنون بود

هر یکی قولیست ضد یکدگر — چون یکی باشد بگو زهر و شکر

در معانی اختلاف و در صور — روز و شب بین خار و گل سنگ و گهر

تا ز زهر و از شکر در نگذری — کی تو از گلزار وحدت بو بری

وحدت اندر وحدتست این مثنوی — از سمک رو تا سماک ای معنوی

در بیان آنکه اختلاف در صورت روش ست نه در حقیقت

زین نمط زین نوع ده طومار و دو — بر نوشته آن دین عیسی را عدو

او ز یکرنگی عیسی بو نداشت — وز مزاج خم عیسی خو نداشت

جامهٔ صد رنگ از آن خم صفا — ساده و یکرنگ گشتی چون ضیا

نیست یکرنگی کزو خیزد ملال — بل مثال ماهی و آب زلال

گرچه در خشکی هزاران رنگهاست — ماهیان را با یبوست جنگهاست

کیست ماهی چیست دریا در مثل — تا بدان ماند ملیک عز و جل

صد هزاران بحر و ماهی در وجود — سجده آرد پیش آن دریای جود

چند باران عطا باران شده — تا بدان آن بحر در افشان شده

[illegible]

چند خورشید کرم افروختن / تا که ابر و بحر جود آموختن

چند خورشید کرم تابان شده / تا بدان آن ذره سرگردان شده

پرتو دانشش زده بر آب و طین / تا شده دانه پذیرنده زمین

خاک امین و هر چه در وی کاشتی / بی خیانت جنس آن برداشتی

این امانت زان عنایت یافته است / کافتاب عدل بر وی تافته است

تا نشان حق نیارد نوبهار / خاک سرها را نکرده آشکار

آن جوادی که جمادی را بداد / این خبرها وین امانت وین سداد

آن جمادی از لطف چون جان شود / زمهریر از قهر پنهان میشود

آن جمادی گشت از فضلش لطیف / کل شیء من ظریف هو ظریف

مر جمادی را کند فضلش خبیر / عاقلان را کرده قهر او ضریر

جان و دل را طاقت آن جوش نیست / با که گویم در جهان یک گوش نیست

هر کجا گوشی بد از وی چشم گشت / هر کجا سنگی بد از وی یشم گشت

کیمیاساز است چه بود کیمیا / معجزه بخش است چه بود سیمیا

این ثنا گفتن ز من ترک ثناست / کاین دلیل هستی و هستی خطاست

پیش هست او بباید نیست بود / چیست هستی پیش او کور و کبود

گر نبودی کور ازو بگداختی / گرمی خورشید را بشناختی

ور نبودی او کبود از تعزیت / کی فسردی همچو یخ این ناحیت

سلہ چیزے کہ از غیب بوقوع آید [illegible] سلہ در حالت [illegible] قدرت [illegible] آں جوش [illegible] آفتاب [illegible] آں [illegible] نیست [illegible] لائق [illegible] سلہ [illegible] آں جوش بیان [illegible] گوش [illegible] آں بصیرت [illegible] قلب [illegible] جہاں [illegible] ہر [illegible] سلہ چشم [illegible] گوش [illegible] حق [illegible] نیست [illegible] کیمیا [illegible] معجزہ [illegible] کیمیا [illegible] سلہ زیرا کہ [illegible] لطف [illegible]

بیان خسارت وزیر درین خدعه و مکر

همچو شه نادان و غافل بُد وزیر / پنجه مے زد با قدیم ناگزیر

ناگزیرِ جملگاں حیّ قدیر / لایزال و لم یزل فرد و بصیر

با چناں قادر خدائے کز عدم / صد چو عالم هست گرداند بدم

صد چو عالم در نظر پیدا کند / چونکه چشمت را بخود بینا کند

گر جهاں پیشت بزرگ و بے بنیست / پیشِ قدرت ذرّه میداں که نیست

ایں جهاں خود حبسِ جانهائے شماست / هیں روید آں سو که صحرائے شماست

ایں جهاں محدود و آں خود بیحدست / نقش و صورت پیشِ آں معنی سدّست

صد هزاراں نیزهٔ فرعون را / در شکست آں موسیٔ با یک عصا

صد هزاراں طب جالینوس بود / پیشِ عیسیٰ و دمش افسوس بود

صد هزاراں دفترِ اشعار بود / پیشِ حرفِ اُمّیے اش عار بود

با چناں غالب خداوندے کسے / چوں نمیرد گر نباشد او خسے

بس دلِ چوں کوه را انگیخت او / مرغِ زیرک با دو پا آویخت او

فهم و خاطر تیز کردن نیست راه / جز شکسته می نگیرد فضلِ شاه

اے بسا گنج آگناں کنجِ کاو / کاں خیال اندیش را شد ریش گاو

گاو که بود تا تو ریش او شوی / خاک چه بود تا حشیشِ او شوی

زر و نقره چیست تا مفتوں شوی / چیست صورت تا چنیں مجنوں شوی

ایں سرا و باغ تو زندانِ تست / ملک و مال تو بلائے جانِ تست

سلہ کہ ہمیشہ خواہد بود و ہمیشہ بودہ واحدست و بینا رست سلہ چوں بر عارف از عالم غیب کہ او را عالم امر ہم نامند علوم و اسرار نزول کنند مسلسلہ مکشوفات باطنیہ او چناں وسعت پذیرد کہ در دل صد امثال ایں عالم گنجائش دارد سلہ بیان نسخی ایں عالم ... ست کہ الدنیا سجن المومن ... ملک و مال ... سلہ ... مرا وازیں ... داخ گوں ... ایں ... آویزد

آن جماعت را که ایزد مسخ کرد — آیت تصویرشان را نسخ کرد
چون زنی از کار بد شد روی زرد — مسخ کرد او را خدا و زهره کرد
عورتی را زهره کردن مسخ بود — خاک و گل گشتن چه باشد ای عنود
روح می‌بردت سوی چرخ برین — سوی آب و گل شدی در اسفلین
خویشتن را مسخ کردی زین سفول — زان وجودی که بد آن رشک عقول
پس ببین زین مسخ کردن چون بود — پیش آن مسخ این بغایت دون بود
اسپ همت سوی اختر تاختی — آدم مسجود را نشناختی
آخر آدم زاده‌ای ای ناخلف — چند پنداری تو پستی را شرف
چند گویی من بگیرم عالمی — این جهان را پر کنم از خود همی
گر جهان پر برف گردد سربسر — تاب خور بگدازدش از یک نظر
وزر او و وزر چون او صد هزار — نیست گرداند خدا از یک شرار
عین آن تخییل را حکمت کند — عین آن زهرآب را شربت کند
در خرابی گنج‌ها پنهان کند — خار را گل جسم‌ها را جان کند
آن گمان‌انگیز را سازد یقین — مهرها روياند از اسباب کین
پرورد در آتش ابراهیم را — ایمنی روح سازد بیم را
از سبب سازیش من سوداییم — وز سبب سوزیش سوفسطاییم
در سبب سازیش سرگردان شدیم — در سبب سوزیش هم حیران شدیم

مکر کردن وزیر و در خلوت نشستن و شور افگندن در قوم

[illegible]

چوں وزیرِ ماکرِ بد اعتقاد / دینِ عیسیٰ را بدل کرد از فساد

مکرِ دیگر آں وزیر از خود ببست / وعظ را بگذاشت و در خلوت نشست

در مریداں درفگند از شوق سوز / بود در خلوت چہل پنجاہ روز

خلق دیوانہ شدند از شوقِ او / از فراقِ حال و قال و ذوقِ او

لابہ و زاری ہمے کردند و او / از ریاضت گشتہ در خلوت دوتو

گفتہ ایشاں بے تو ما را نیست نور / بے عصاکش چوں بود احوالِ کور

از سرِ اکرام و از بہرِ خدا / پیش ازیں از خود مکن ما را جدا

ما چو طفلانیم و ما را دایہ تو / بر سرِ ما گستراں آں سایہ تو

گفت جانم از محباں دور نیست / لیک بیروں آمدن دستور نیست

آں امیراں در شفاعت آمدند / واں مریداں در ضراعت آمدند

کایں چہ بدبختیست ما را اے کریم / از دل و دیں ماندہ ما بے تو یتیم

تو بہانہ مے کنی و ما ز درد / میزنیم از سوزِ دل دمہائے سرد

ما بگفتارِ خوشت خو کردہ ایم / ما ز شیرِ حکمتِ تو خوردہ ایم

اللہ اللہ ایں جفا با ما مکن / لطف کن امروز را فردا مکن

مے دہد دل مر ترا کیں بیدلاں / بیتو گردند آخر از بیحاصلاں

جملہ در خشکی چو ماہی مے طپند / آب را بکشا ز جو بردار بند

اے کہ چوں تو در زمانہ نیست کس / اللہ اللہ خلق را فریاد رس

سلہ درضمن تقریر مریدان این اشارہ مضمرست کہ مرید ما قبل از تکمیل مفارقت از مرشد نباید ورزید بلکہ صحبت و معیت او را غنیمت شمارد ازیں جہت شیخ را بدایہ و مرید را بطفل تشبیہ دادند کہ قبل از تربیت از دایہ جدا کردہ نشود سلہ مولانا درینجا اشارہ فرمودند کہ اگر مرید با پیر خود محبت کامل دارد دوری ظاہری مانع استفادہ نمے گردد چنانچہ در صحیحین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از انس مروی ست کہ المرء مع من احب یعنی ہر کس با کسے باشد کہ او را دوست دارد کہ این دوستی معیت روحانی ست گر این درجہ آنکس راست کہ محتاج تعلیم نباشد و تعلق نسبتہ مستقر شدہ باشد ورنہ بلا زیارت ظاہری استفادہ حاصل نمے شود (تکمیل)

دفع کردن وزیر مریداں و اتباع خود را

گفت ہاں اے سخرگان گفت گو — وعظ و گفتار زبان و گوش جو
پنبہ اندر گوش حس دون کنید — بند حس از چشم خود بیروں کنید
پنبہ آں گوش سر گوش سر ست — تا نگردد ایں کر آں باطن کر ست
بے حس و بے گوش و بے فکرت شوید — تا خطاب ارجعی را بشنوید
تا بگفت و گوے بیداری دری — تو ز گفت خواب کے بوئے بری
سیر بیرونی ست قول و فعل ما — سیر باطن ہست بالاے سما
حس خشکی دید کز خشکی بزاد — موسی جاں پاے در دریا نہاد
سیر جسم خشک بر خشکی فتاد — سیر جاں پا در دل دریا نہاد
چونکہ عمر اندر رہ خشکی گذشت — گاہ کوہ و گاہ صحرا گاہ دشت
آب حیواں را کجا خواہی تو یافت — موج دریا را کجا خواہی شگافت
موج خاکی فہم و وہم و فکر ماست — موج آبی محو و سکرست و فناست
تا دراں فکری ازاں سکری تو دور — تا ازیں مستی ازاں جامی نفور
گفتگوے ظاہر آمد چوں غبار — مدتے خاموش کن ہیں ہوش دار

سـ۵۱ یعنے طالب گفتگوے ظاہر ... کہ تعلق بزبان و گوش دارد و ہمچنیں گفتگو دلیل کمال نیست گفتگوے باطن باید شنید کہ موجب کمال است سـ۵۲ ... گوش حس را مسدود کنید و گوش باطن بکشائید ہمچنیں چشم ظاہری را بند و چشم باطن را وا باید کرد ... سـ۵۳ اشارہ بآیۂ کریمہ واقعہ در سورہ فجر یا ایتہا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة ... سـ۵۴ ... سـ۵۵ ... سـ۵۶ ...

مکر کردن مریداں کہ خلوت را بشکن

جملہ گفتند اے حکیم رخنہ جو — ایں فریب و ایں جفا با ما مگو
ما اسیرانیم تا کے زیں فریب — بیدلان و جانیم تا کے زیں عتیب
چوں پذیرفتی تو ما را ز ابتدا — مرحمت کن ہمچنیں تا انتہا
ضعف و عجز و فقر ما دانستہ — درد ما را ہم تو وا دانستہ

چارپا را قدرِ طاقت بار نه
بر ضعیفان قدرِ قوت کار نه

دانۂ ہر مرغ اندازہ ویست
طعمۂ ہر مرغ انجیرے کیست

طفل را گر ناں دہی بر جائے شیر
طفلِ مسکیں را ازاں ناں مردہ گیر

چونکہ دنداں ہا برآرد بعد ازاں
ہم بخود گردد دلش جویائے ناں

مرغ پر نارستہ چوں پراں شود
لقمۂ ہر گربۂ دراں شود

چوں برآرد پر بپرد او بخود
بے تکلف بے صفیرِ نیک و بد

دیو را نطقِ تو خامش میکند
گوشِ ما را گفتِ تو ہش میکند

گوشِ ما ہوش ست چوں گویا توئی
خشکِ ما بحر ست چوں دریا توئی

با تو ما را خاک بہتر از فلک
اے سماک از تو منور تا سمک

بے تو ما را بر فلک تاریکی است
با تو اے مہ ایں زمیں تاری کے است

باشہِ روئے تو شب تاری کے ست
روز را بے نورِ تو تاریکی ست

با تو بر خاک از فلک بردیم دست
با سما بے تو چو خاکیم پست

صورتِ رفعت بود افلاک را
معنیِ رفعت روانِ پاک را

صورتِ رفعت برائے جسم ہاست
جسم ہا در پیشِ معنی اسم ہاست

اللہ اللہ یک نظر بر ما فگن
لا تقنطنا فقد طال الحزن

۵۱ زانکہ دیگر تو از قوت میداشت ما بیرون است ایں بارِ تعلیم بر ما ضعیفاں منہ در ابیات زیریں چند نظائر آں آورد ایں امر آورد ذکر بر کسے چنداں بار نہادن کہ فوق قوت او باشد موجب ہلاک او گردد ۵۲ وزیر در عذر خود گفتہ بود کہ خاموشی افضل است و گوش باطن را آمادہ سماع باید داشت پس ایں قول جواب آنست یعنی اگر از گفتگوئے تو نفس خاموشی اختیار باید کرد پس ایں چنیں خاموشی از فیض گفتگوئے تو میسر گردد و اگر گوش باطن را وا باید کرد ہم از گفتار تو ممکن است ۵۳ وزیر گفتہ بود کہ خشکی خوب نیست در راہ معرفت اختیار باید کرد ایں مصرعہ بر جواب آں مشتمل است یعنی اگر ہم خشکی حیات داریم در پیش باطن تو چیزے تری داریم ایں دولت ہم از فیض صحبت تو میسر است ۵۴ وزیر گفتہ بود کہ سیر باطن ہست بالائے سما در جوابش مے گویند کہ ہرچند سیر باطن بالائے فلک باشد اما برائے ما تو از فلک برتر است ۵۵ ایں بیت در نسخہ کانپوری نیست ۵۶ ایں بیت علت مضمون بیت سابق است یعنی سربلندی ما بسبب صحبت تو بر زمین است و پستی ما ہم بے صحبت تو بر آسمان ہم باشد زیرا کہ فلک جسم است و بلندی جسم صوری است اما روح امر معنوی است و بلندی او ہم از امور معنویہ است و چوں روح مقصود است نہ جسم پس بلندی جسم بازائے بلندی روح ہیچ ندارد ۵۷ ما را نا امید مگرداں کہ غم بطوالت گرفت

جواب گفتن وزیر کہ خلوت رائے نشکنم

گفت حجت ہائے خود کوتہ کنید
پند را در جان و در دل رہ کنید

گر امینیم متہم نبود امین
گر بگویم آسماں را من زمین

گر کمالم با کمال انکار چیست / ور نیَم این زحمت و آزار چیست

من نخواهم شد ازین خلوت برون / زانکه مشغولم باحوال درون

اعتراض کردن مریدان از خلوت وزیر بار دیگر

جمله گفتند ای وزیر انکار نیست / گفت ما چون گفت اغیار نیست

اشک دیده است از فراق تو دوان / آه آه است از میان جان روان

طفل با دایه نه استیزد ولیک / گرید او گرچه نه بد داند نه نیک

ما چو چنگیم و تو زخمه میزنی / زاری از ما نی تو زاری میکنی

ما چو ناییم و نوا در ما ز تست / ما چو کوهیم و صدا در ما ز تست

ما چو شطرنجیم اندر برد و مات / برد و مات ما ز تست ای خوش صفات

ما که باشیم ای تو ما را جان جان / تا که ما باشیم با تو در میان

ما عدمهاییم و هستی‌های ما / تو وجود مطلقی فانی نما

ما همه شیران ولی شیر علم / حمله‌شان از باد باشد دم بدم

حمله‌شان پیدا و ناپیداست باد / آنکه ناپیداست هرگز گم مباد

باد ما و بود ما از داد تست / هستی ما جمله از ایجاد تست

لذت هستی نمودی نیست را / عاشق خود کرده بودی نیست را

لذت انعام خود را وامگیر / نقل و باده و جام خود را وامگیر

ور بگیری کیست جست و جو کند / نقش با نقاش چون نیرو کند

منگر اندر ما مکن در ما نظر / اندر اکرام و سخای خود نگر

---

۵۱ یعنی گریه ما از طریق ستیزه و انکار نیست بلکه ... نوعارض گردید ۵۲ ای خدا چون تو خالق افعال ما هستی پس نسبت زاری ... حقیقی ... [illegible] ... علّمه البیان ... [illegible] ... وهو علیّ هیّن وقد خلقتک من قبل ولم تک شیئاً ... [illegible]

ما نبودیم و تقاضامان نبود
لطف تو ناگفتهٔ ما می‌شنود

نقش باشد پیش نقاش و قلم
عاجز و بسته چو کودک در شکم

پیش قدرت خلق جمله بارگه
عاجزان چون پیش سوزن کارگه

گاه نقش دیو و گه آدم کند
گاه نقش شادی و گه غم کند

دست نی تا دست جنباند بدفع
نطق نی تا دم زند از ضر و نفع

تو ز قرآن باز خوان تفسیر بیت
گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت

گر بپرانیم تیر آن نی ز ماست
ما کمان و تیراندازش خداست

این نه جبر این معنی جباری ست
ذکر جباری برای زاری ست

زاری ما شد دلیل اضطرار
خجلت ما شد دلیل اختیار

گر نبودی اختیار این شرم چیست
وین دریغ و خجلت و آزرم چیست

زجر استادان و شاگردان چراست
خاطر از تدبیرها گردان چراست

ور تو گویی غافلست از جبر او
ماه حق پنهان شد اندر ابر او

هست این را خوش جواب ار بشنوی
بگذری از کفر و در دین بگروی

حسرت و زاری گه بیماری ست
وقت بیماری همه بیداری ست

آن زمان که می‌شوی بیمار تو
می‌کنی از جرم استغفار تو

می‌نماید بر تو زشتی گنه
می‌کنی نیت که باز آیم به ره

عهد و پیمان می‌کنی که بعد ازین
جز که طاعت نبودم کاری گزین

پس یقین گشت این که بیماری ترا
می‌ببخشد هوش و بیداری ترا

پس بدان این اصل را ای اصل‌جو
هر که را درد است او بردست بو

---

۵۱ یعنی از کتم عدم بوجود نیامده بودیم چه جائے که عرض حاجات میکردیم پس تو حاجات ناگفته ما شنیدی و عطا ساختی ۵۲ پیش قدرت جمله مخلوق آنچنان مجبور و عاجز ست که پیش سوزن پارچه سوزن کاری باشد پس سوزن چنانکه خواهد بران پارچه عمل خود کند ۵۳ اشاره بواقعه غزوه بدر ... [illegible] ... سوره انفال ... فلم تقتلوهم ولکن الله قتلهم وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی ... [illegible] ... ۵۴ ... [illegible] ... ۵۵ ... [illegible] ... ۵۶ ... [illegible] ... ۵۷ ... [illegible] ... ۵۸ ... [illegible]

هر که او بیدارتر پردردتر | هر که او آگاه‌تر رخ زردتر

گر ز جبرش آگهی زاریت کو | جنبش زنجیر جباریت کو

بسته در زنجیر چون شادی کند | چوب اشکسته عمادی چون کند

کے اسیر حبس آزادی کند | کے گرفتار بلا شادی کند

ور تو مے بینی کہ پایت بستہ اند | بر تو سرہنگان شہ بنشستہ اند

پس تو سرہنگی مکن با عاجزاں | زانکہ نبود طبع و خوئے عاجز آں

چوں تو جبر او نمے بینی مگو | ور ہمے بینی نشان دید کو

در ہر آں کارے کہ میل استت بداں | قدرت خود را ہمے بینی عیاں

در ہر آں کارے کہ میلت نیست و خواست | اندر آں جبری شوی کایں از خداست

انبیا در کار دنیا جبری اند | کافراں در کار عقبےٰ جبری اند

انبیا را کار عقبےٰ اختیار | کافراں را کار دنیا اختیار

زانکہ ہر مرغے بسوئے جنس خویش | مے پرد او در پس و جاں پیش پیش

کافراں چوں جنس سجین آمدند | سجن دنیا را خوش آئیں آمدند

انبیا چوں جنس علیین بدند | سوئے علیین جان و دل شدند

اے خدا بنما تو جاں را آں مقام | کاندرو بے حرف مے روید کلام

ایں سخن پایاں ندارد لیک ما | باز گوییم آں تمامی قصہ را

نومید کردن وزیر مریداں را از رفض خلوت

آں وزیر از اندروں آواز داد | کای مریداں از من ایں معلوم باد

---

۵۱ یعنی اے ایں بیت و بیت بالا ... بلنسخہ کانپوری ایں یک بیت است ... بستہ در زنجیر چوں شادی کند کے اسیر حبس آزادی کند ۵۲ جواب ... ست یعنی اگر تو مجبور محض ہستی پس بر عاجزاں با ... خود جبر و ستم ... باید کہ مجبور باشی ... ۵۳ اے قائل عقیدہ جبر باش ۵۴ ... آں ... ۵۵ ... دلیل اختیار ... [illegible]

که مرا عیسی چنین پیغام کرد / کز همه یاران و خویشان باش فرد

روی بر دیوار کن تنها نشین / وز وجود خویش هم خلوت گزین

بعد ازین دستوری گفتار نیست / بعد ازین با گفتگویم کار نیست

الوداع ای دوستان من مرده ام / رخت بر چارم فلک بر برده ام

تا بزیر چرخ ناری چون حطب / می نسوزم در عنا و در عطب

پهلوی عیسی نشینم بعد ازین / بر فراز آسمان چارمین

فریفتن وزیر امیران را هر یکی بنوعی و طریقی

وانگهانی آن امیران را بخواند / یک بیک تنها بهر یک حرف راند

گفت هر یک را بدین عیسوی / نایب حق و خلیفه من توی

وان امیران دگر اتباع تو / کرد عیسی جمله را اشیاع تو

هر امیری کو کشد گردن بگیر / یا بکش یا خود همی دارش اسیر

لیک تا من زنده ام این را مگو / تا نمیرم این ریاست را مجو

تا نمیرم من تو این پیدا مکن / دعوی شاهی و استیلا مکن

اینک این طومار و احکام مسیح / یک بیک برخوان تو بر امت فصیح

هر امیری را چنین گفت او جدا / نیست نایب جز تو در دین خدا

هر یکی را کرد او یک یک عزیز / هرچه آن را گفت این را گفت نیز

هر یکی را او یکی طومار داد / هر یکی ضد دگر بد المراد

جملگی طومارها بد مختلف / همچو شکل حرفها یا تا الف

۵۱ مقصد او ازین شرط آن بود که اگر در زندگی من اختلاف افتد رجوع بمن خواهند کرد پس راز فاش گردد و بعد مردن من در رفع اختلاف سعی نکنند بلکه هر یک را حرص نیابت دامنگیر شده بهمدگر خواهند آویخت

بکنیم این طومار قصهٔ حکم آن — پیش ازین کردیم این ضد را بیان
قصه هم دیگر ز پایان تا بسر — شرح دادستیم این را ای پسر

کشتن وزیر خود را در خلوت از مریدان

بعد ازان چل روز دیگر در ببست — خویش کشت و از وجود خود برست
چونکه خلق از مرگ او آگاه شد — بر سر گورش قیامت گاه شد
خلق چندان جمع شد بر گور او — مو کنان جامه دران در شور او
کان عدد را هم خدا داند شمرد — از عرب وز ترک و از رومی و کرد
خاک او کردند بر سرهای خویش — درد او دیدند درمانهای خویش
آن خلایق بر سر گورش مهی — کرده خون را از دو چشم خود رهی
جمله از درد فراقش در فغان — هم شهان و هم کهان و هم مهان

طلب کردن امت عیسیٰ علیه السلام که ولیعهد از شما کدام است

بعد ماهی خلق گفتند ای مهان — از امیران کیست بر جایش نشان
تا بجای او شناسیمش امام — تا که کار ما ازو گردد تمام
سر همه بر اختیار او نهیم — دست بر دامان و دست او زنیم
چونکه شد خورشید و ما را کرد داغ — چاره نبود بر مقامش از چراغ
چونکه شد از پیش دیده وصل یار — نایبی باید ازو مان یادگار
چونکه گل بگذشت و گلشن شد خراب — بوی گل را از که جوییم از گلاب

سله این بیت در متن بحر العلوم نیست و نسخهٔ کانپوری منقول است
سله ترتیب هر دو مصرع این بیت در نسخهٔ کانپوری بتقدیم مؤخر و تاخیر مقدم واقع شده ... [illegible]

چون خدا اندر نیاید در عیان | نایب حق اند این پیغمبران
نے غلط گفتم که نایب با منوب | گر دو پنداری قبیح آید نه خوب
نے دو باشد تا توئی صورت پرست | پیش او یک گشت کز صورت برست
چون بصورت بنگری چشمت دو است | تو بنورش درنگر کان یکتوست
لاجرم چون بر یکے افتد نظر | آن یکے باشد دو ناید در نظر
نور هر دو چشم نتوان فرق کرد | چونکه بر نورش نظر انداخت مرد

در بیان آنکه جمله پیغمبران حق اند که لا نفرق بین احد من رسله

ده چراغ ار حاضر آری در مکان | هر یکے باشد بصورت غیر آن
فرق نتوان کرد نور هر یکے | چون بنورش روے آری بیشکے
اُطلب المعنی من الفرقان و قل | لا نفرق بین آحاد الرسل
گر تو صد سیب و صد آبی بشمری | صد نماند یک شود چون بفشری
در معانی قسمت و اعداد نیست | در معانی تجزیه و افراد نیست
اتحاد یار با یاران خوش ست | پاے معنی گیر صورت سرکش ست
صورت سرکش گدازان کن برنج | تا ببینی زیر آن وحدت چو گنج
ور تو نگدازی عنایتهاے او | هم گدازد اے دلم مولاے او
او نماید هم بدلها خویش را | او بدوزد خرقهٔ درویش را
منبسط بودیم یک گوهر همه | بے سر و بے پا بدیم آن سر همه
یک گهر بودیم همچون آفتاب | بے گره بودیم و صافی همچو آب

سلہ الخ بیان نمود کہ چوں خداوند در میان نماند بر جایش خلیفہ او [illegible] نائب باشد تا سلسلہ فیض [illegible] در این بیان احتمال این مضمون سے گردید کہ پیغمبر ہم خلیفہ حق باشد [illegible] ۵ [illegible] و خلافت احتمال آں داشت کہ نائب و منوب [illegible] دو پیدا [illegible] کہ مخالف وحدت ست دفع ایں احتمال سے کند [illegible] ۵ نائب و منوب [illegible] غلط [illegible] نیست [illegible] ۵ [illegible] لا نفرق بین احد من رسلہ [illegible] پیغمبراں خدا صلوات اللہ علیہم فرق [illegible] ۵ حاصل ایں [illegible] ۵ [illegible] ۵ [illegible] فرمایند

چون بصورت آمد آن نور سره / شد عدد چون سایه‌های کنگره
کنگره ویران کنید از منجنیق / تا رود فرق از میان این فریق
شرح این را گفتمی من از مری / لیک ترسم تا نلغزد خاطری

در بیان آنکه انبیا علیهم السلام را گفتند کلموا الناس علی قدر عقولهم زیرا که آنچه ندانند انکار کنند و ایشان را زیان دارد و قال علیه السلام امرنا ان ننزل الناس منازلهم الی آخره

نکته‌ها چون تیغ پولاد است تیز / گر نداری تو سپر واپس گریز
پیش این الماس بی اسپر میا / کز بریدن تیغ را نبود حیا
زین سبب من تیغ کردم در غلاف / تا که کژخوانی نخواند برخلاف
آمدیم اندر تمامی داستان / وز وفاداری جمع راستان
کز پس این پیشوا برخاستند / بر مقامش نایبی می‌خواستند

منازعت [illegible]

[illegible] / [illegible]

۵۱ [illegible]
۵۲ [illegible]
۵۳ [illegible]

گفت اینک نایب آن مرد من ‌ ‌ نایب عیسی منم اندر زمن

اینک این طومار برهان من است ‌ ‌ کاین نیابت بعد ازو آن من است

آن امیر دیگر آمد از کمین ‌ ‌ دعوی او در خلافت بد همین

از بغل او نیز طوماری نمود ‌ ‌ تا برآمد هر دو را خشم و جهود

آن امیران دگر یک یک قطار ‌ ‌ برکشیده تیغهای آبدار

هر یکی را تیغ و طوماری بدست ‌ ‌ درهم افتادند چون پیلان مست

هر امیری داشت خیل بیکران ‌ ‌ تیغها را برکشیدند آن زمان

صد هزاران مرد ترسا کشته شد ‌ ‌ تا ز سرهای بریده پشته شد

خون روان شد همچو سیل از چپ و راست ‌ ‌ کوه کوه اندر هوا زین گرد خاست

تخمهای فتنه‌ها کو کشته بود ‌ ‌ آفت سرهای ایشان گشته بود

جوزها بشکست و آن کو مغز داشت ‌ ‌ بعد کشتن روح پاک نغز داشت

کشتن و مردن که بر نقش تن است ‌ ‌ چون انار و سیب را بشکستن است

آنچه شیرین است آن شد ناردانگ ‌ ‌ وانچه پوسیده است نبود غیر بانگ

آنچه پر مغز است چون مشک است پاک ‌ ‌ وانچه پوسیده است نبود غیر خاک

آنچه با معنیست خود پیدا شود ‌ ‌ وانچه بی‌معنیست خود رسوا شود

رو بمعنی کوش ای صورت‌پرست ‌ ‌ زانکه معنی بر تن صورت پرست

همنشین اهل معنی باش تا ‌ ‌ هم عطا یابی و هم باشی فتا

جان بی‌معنی درین تن بیخلاف ‌ ‌ هست همچون تیغ چوبین در غلاف

تا غلاف اندر بود باقیمتست ‌ ‌ چون برون شد سوختن را آلتست

سله چون در زمان این واقعه شریعت محمدی علی صاحبها الصلوة والسلام نازل نشده بود و دین الٰهی شریعت عیسوی بود و این جماعت نصاری سے بعض مقبولان حق نیز موجود بودند [illegible] ہلاک شدند [illegible]
سله [illegible] این بیت [illegible]
سله [illegible]

تیغ چوبیں را مبر در کارزار / بنگر اول تا نگردد کار زار

گر بود چوبیں برو دیگر طلب / ور بود الماس پیش آ با طرب

تیغ در زرّاد خانهٔ اولیاست / دیدنِ ایشاں شمارا کیمیاست

جملهٔ دانایاں همیں گفته همیں / هست دانا رحمةً للعالمیں

گر انارے مے خری خنداں بخر / تا دهد خنده ز دانهٔ او خبر

اے مبارک خنده اش کو از دهاں / می نماید دل چو دُر از دُرجِ جاں

نامبارک خندهٔ آں لاله بود / کز دهانِ او سوادِ دل نمود

نارِ خنداں باغ را خنداں کند / صحبتِ مرداں از مرداں کند

یک زمانے صحبتے با اولیا / بهتر از صد ساله طاعت بے ریا

گر تو سنگِ خاره و مرمر بوی / چوں بصاحبدل رسی گوهر شوی

مهرِ پاکاں درمیانِ جاں نشاں / دل مده الّا بمهرِ دلخوشاں

کوئے نومیدی مرو امیدهاست / سوئے تاریکی مرو خورشیدهاست

دل ترا در کوئے اهلِ دل کشید / تن ترا در حبسِ آب و گل کشید

هیں غذائے دل بده از همدلے / رو بجو اقبال را از مقبلے

دست زن در ذیلِ صاحب دولتے / تا ز افضالش بیابی رفعتے

صحبتِ صالح ترا صالح کند / صحبتِ طالح ترا طالح کند

سـ۱ـه در ابیات سابقه ترغیب صحبت اهل الله کرده اند اینجا نشانهائے ایشاں مے فرمایند که نور باطن ایشاں بر ظاهر درخشاں مے باشد اخلاق ایشاں مشابه باخلاق پیغمبر علیه السلام باشد صحبت ایشاں موجب طمانیت قلوب گردد و از گفتار و کردار شاں خفا نیست مترشح میشود پس اینچنیں مصاحب را مقتدائے خود باید ساخت سـ۲ـه یعنے از اهل کر لباس فقر دیده در پسند ایشاں بر اوصاف ظاهر ایشاں مشابه بشگفتگی گل لاله باشد که ظاهر او بشگفتگی است اما داغ در دلش از احوال باطن خبر دهد یعنے پیران مزوّر هر چند از نمایش حال و قال و خرقه زهد ولقوے سالان و دلقی یا آن ے کنند اما خبث باطن ایشاں مخفی نماند سـ۳ـه یعنے نقص و خبث اهل تزویر ایں دلیل کافی است که صحبت ایشاں موجب اصلاح خلق نباشد بل باعث فساد گردد و بخلاف آں صحبت اهل الله مردم را باصلاح مے آورد چنانکه میوه شیریں باغ را زینت بخشد سـ۴ـه از استفاده صحبت اهل الله نومید مباش و چنانکه ایمان میکه و جود آدمیا کالملهین مثل عنقا بل طالب ایشاں کن که هر که طلب کند میابد تا نه دوی طالب و دام مزد آرے باشد که صحبت از طریقت یکی باشد مخمور شد شگفته را در بهار تو از انفاس نو ار نوا نی کرد

* * *

نعت تعظیم مصطفیٰ که در انجیل بود

بود در انجیل نامِ مصطفیٰ / آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا

بود ذکر حلیه‌ها و شکل او　　بود ذکر غزو و صوم و اکل او

طایفهٔ نصرانیان بهر ثواب　　چون رسیدندی بدان نام و خطاب

بوسه دادندی بدان نام شریف　　رو نهادندی بدان وصف لطیف

اندرین فتنه که گفتم آن گروه　　ایمن از فتنه بدند و از شکوه

ایمن از شر امیران و وزیر　　در پناه نام احمد مستجیر

نسل ایشان نیز هم بسیار شد　　نور احمد ناصر آمد یار شد

وان گروه دیگر از نصرانیان　　نام احمد داشتندی مستهان

مستهان و خوار گشتند از فتن　　از وزیر شوم رای شوم فن

مستهان و خوار گشتند آن فریق　　گشته محروم از خود و شرط طریق

هم مخبط دین‌شان و حکم‌شان　　از پی طومارهای کژ بیان

نام احمد چون چنین یاری کند　　تا که نورش چون مددگاری کند

نام احمد چون حصاری شد حصین　　تا چه باشد ذات آن روح الامین

ه از برکت نام پاک آنحضرت صلی الله علیه وسلم [illegible] پادشاهی [illegible] تعظیم نام آنحضرت صلی الله علیه وسلم ایشان از تعلیم آن وزیر گمراه و بدمذهب گشتند و در جنگ بقید و قتل رسیدند از خود محروم شدن یعنی قتل و از شرط طریق محروم ماندن یعنی از مذهب [illegible]

آمده ح مراد از روح [illegible] است [illegible] جمیع امت [illegible] الامین لقب کرده [illegible] صلی الله علیه وسلم را جبرائیل هم باین لقب [illegible] این خونریزی در سوره بروج آمده که در پاره عم است

حکایت پادشاه جهود دیگر که در هلاک دین عیسیٰ جهد کرد

بعد ازین خون ریز درمان ناپذیر　　کاندر افتاد از بلای آن وزیر

یک شه دیگر ز نسل آن جهود　　در هلاک قوم عیسی رو نمود

گر خبر خواهی ازین دیگر خروج　　سوره بر خوان والسما ذات البروج

سنت بد کز شه اول بزاد　　این شه دیگر قدم بر وی نهاد

هر که او بنهاد ناخوش سنتی　　سوی او نفرین رود هر ساعتی

زانکه هرچه این کند زاں گون ستم / زاولیں جوید خدا بے بیش و کم

نیکواں رفتند و سنتها بماند / وز لئیماں ظلم و لعنتها بماند

تا قیامت هرکه جنس آں بداں / در وجود آید بود رویش بداں

رگ رگ ست ایں آبِ شیریں و آبِ شور / در خلائق مے رود تا نفخ صور

نیکواں راہست میراث از خوشاب / آنچه میراث ست اورثنا الکتاب

شد نیازِ طالباں ار بنگری / شعلها از گوهرِ پیغمبری

شعلها با گوهراں گرداں بود / شعله آں جانب رود هم کاں بود

نورِ روزن گردِ خانه مے دود / زانکه خور برجے به برجے مے رود

هرکرا با اخترے پیوستگی ست / مر ورا با اخترِ خود همتگی ست

طالعش گر زهره باشد در طرب / میلِ کلی دارد و عشق و طلب

ور بود مریخی و خونریز خو / جنگ و بهتان و خصومت جوید او

اخترانند از ورائے اختراں / کاحتراق و نحس نبود اندراں

سایراں در آسمانهائے دگر / غیرِ ایں هفت آسمانِ مشتهر

راسخاں در تابِ انوارِ خدا / نے بهم پیوسته نے از هم جدا

هرکه باشد طالعِ او زاں نجوم / نفسِ او کفار سوزد در رجوم

خشمِ مریخی نباشد خشمِ او / منقلب رو غالب و مغلوب خو

نورِ غالب ایمن از کسف و غسق / در میانِ اصبعین نورِ حق

حق فشاند آں نور را بر جانها / مقبلاں برداشته داماںها

واں نثارِ نور هرکو یافته / رو ز غیر الله او برتافته

سله ایں بیت در متن شرح ... [illegible]

هر کرا دامان عشقی نابده — زان نثار نور بی بهره شده

جزوها را روها سوی کل است — بلبلان را عشق با روی گل است

گاو را رنگ از برون و مرد را — از درون جو رنگ سرخ و زرد را

رنگهای نیک از خم صفاست — رنگ زشتان از سیاه آبه جفاست

صبغة الله نام آن رنگ لطیف — لعنة الله بوی این رنگ کثیف

آنچه از دریا بدریا می رود — از همانجا کآمد آنجا می رود

از سر که سیلهای تیز رو — وز تن ما جان عشق آمیز رو

آتش افروختن بادشاه و بت در پهلوی آتش نهادن که هر که سجود بت کند از آتش رهایی یابد

آن جهود سگ ببین چه رای کرد — پهلوی آتش بتی بر پای کرد

کانکه این بت را سجود آرد برست — ور نیارد در دل آتش نشست

چون سزای این بت نفس او نداد — از بت نفسش بتی دیگر بزاد

مادر بتها بت نفس شماست — زانکه آن بت مار و این بت اژدهاست

آهن و سنگست نفس و بت شرار — آن شرار از آب می گیرد قرار

سنگ و آهن ز آب کی ساکن شود — آدمی با این دو کی ایمن شود

سنگ و آهن در درون وارند نار — آب را بر نارشان نبود گزار

ز آب چون نار برون کشته شود — در درون سنگ و آهن کی رود

آهن و سنگست اصل نار و دود — قفل هر دو کفر ترسا و جهود

---

٥١ انبیا ممیز و کل اند و افراد امت بمنزلهٔ اجزا ایشان چنانچه اجزا رجوع بکل می کنند همچنان عباد افراد امت تعالی بشان نبی خود می باشند ٥٢ سابقا ذکر نسبت می رفت و فرموده که باعث عشق و شوق محبت با محبوب نسبت می باشد چنانچه جزو با کل خود مناسبت دارد در بیان جا گویند که نسبت تابع باطن است هر دو را بیک رنگ می سازد ولکن از این رنگ ظاهر مراد نیست که در وحوش و بهائم دیده می شود بل رنگ باطن یعنی اخلاق مراد است کراز همین جهت آدمی را نیک یا بد میتوان گفت ٥٣ این بیت توضیح مضمون بیت سابق است که رنگ جفا یعنی چه یعنی چونکه نتیجه آن یعنی ظلم هر دو صورت در بیان جا راست می آید انتیجه ٥٤ اقتباس از این آیه کریمه سوره بقره است صبغة الله ومن احسن من الله صبغة یعنی رنگ خدا و کیست بهتر از خدا در رنگ ٥٥ سابقا فرموده بود که جزو تابع کل می بود و فرع تابع اصل خود می باشد درینجا این کلیه را بمثال آب واضح می فرماید یعنی که همین اصل آب از بحر اعظم بخارات آفتاب بصورت ابخرات مستقیل شده بهوا آمیزد پس بصورت ابر باریده بر زمین شده باز در انهار و دریا جاری شده به بحر اعظم یعنی از آنجا که آمده بود می پیوندند ٥٦ یعنی که کل شئ یرجع الی اصله سیلاب از کوه فرود آمده بعد قطع کردن صد ها فرسنگ بحر اعظم می پیوندد و همچنین ارواح ما برای پیوستن بسیده خود که ذات حق است مضطرب است ٥٧ چون آن بادشاه تزکیه نفس خود نکرده بود لهذا و توع این چنین شرار از وی شد ٥٨ یعنی نفس مولد شرور و منبع مفاسد و مصدر معاصی است چنانکه سنگ و آهن مصدر شرارت ٥٩ سابقا گفته که بت شاخ مار است و بت نفس اژدها یعنی نفس در شرارت افزون تر است و درین جا در اثبات این معنی فرماید که شرارت موقوف بر نفس بت پرست است و اگر نفس ازین کار بد بت پرستی هیچ معنی ندارد و اما سنگ نفس هیچ و چیزی اثر نکرده چنانکه سنگ و آهن که در وی آتش پنهانست هیچ آب و نطفانیا بد.

* * * * * *

بت سیاه آبست در کوزه نهان — نفس مر آب سیه را چشمه دان

آن بت منحوت چون سیل سیاه — نفس بتگر چشمهٔ بر شاهراه ۲

بت درون کوزه چون آب کدر — نفس شومت چشمهٔ آن ای مصر ۱

صد سبو را بشکند یک پاره سنگ — وآب چشمه می زهاند بی درنگ

آب وخم وکوزه گر فانی شود — آب چشمه تازه و باقی بود

بت شکستن سهل باشد نیک سهل — سهل دیدن نفس را جهل ست جهل

صورت نفس ار بجوئی ای پسر — قصهٔ دوزخ بخوان با هفت در

هر نفس مکری و در هر مکر زان — غرق صد فرعون با فرعونیان

در خدای موسی و موسی گریز — آب ایمان را ز فرعونی مریز

دست را اندر احد و احمد بزن — ای برادر واره از بوجهل تن

آوردن پادشاه جهود زنی را با طفل و انداختن او طفل را در آتش و به سخن آمدن طفل در میان آتش

یک زنی با طفل آورد آن جهود — پیش آن بت و آتش اندر شعله بود

گفت ای زن پیش این بت سجده کن — ورنه در آتش بسوزی بی سخن

بود آن زن پاک دین و مومنه — سجدهٔ آن بت نکرد آن موقنه

طفل از و بستد در آتش در فگند — زن بترسید و دل از ایمان بکند

خواست تا او سجده آرد پیش بت — بانگ زد آن طفل که انی لم امت

اندر آ مادر که من اینجا خوشم — گرچه در صورت میان آتشم

---

۱ ترتیب این دو بیت در نسخهٔ کانپوری مطابق ترتیب هندسی است حاصل این بیت مع هر دو بیت زیر و بالای آن اینست که نفس سرچشمهٔ جمیع معاصی است و بت فرع است از او

۲ زهاند مشتق از زهانیدن که مصدر متعدی است از زهیدن یعنی جوشیدن و بیرون آمدن یعنی بت ما چه پاره که ما را اندازه انگند آنچنان صد بت شکسته می شود و آب نفس را چه چاره توان کرد که هر دو زیست نوا بجا دمی کند

۳ هفت در دوزخ بر کثرت شرور و آفات آن دلالت می کند همچنین نفس منبع جمیع شرور و مفاسد است بلکه شرور دوزخ هم نتیجه شرور نفس است

۴ دریغا از ایمان کندن بایمعنی آمده که زن بجا است تا فعلی که خلاف اقتضای ایمان است بجا آرد یعنی پیش بت سجده کند دل را بتوحید حق مستقیم داده نه که دل از وحدانیت حق بگردانیدن و لعبادت بت گرائیدن مراد باشد زیرا که این امر به جبار ظالم صورت نه بیند و که دل کسی را از ایمان باز گرداند صورت مذکور در ظاهر فعال کفریه بجا آوردن تا جان با معتوب سلامت بماند روا است الحمد غیر اولی ست و اولی آنست که جان سپارد و کلمهٔ کفر بر زبان نیارد زاینده طفل در آتش نداکرده مادر خود را ازین فعل غیر اولی باز داشت

چشم‌بندست آتش از بہر حجیب ... رحمت ست این سر بر آوردہ ز جیب

اندر آ مادر ببین برہان حق ... تا ببینی عشرت خاصان حق

اندر آ و آب بین آتش مثال ... از جہانی کآتش ست آبش مثال

اندر آ اسرار ابراہیم بین ... کو در آتش یافت ورد و یاسمین

مرگ می‌دیدم گہ زادن ز تو ... سخت خوفم بود افتادن ز تو

چون بزادم رستم از زندان تنگ ... در جہانی خوش ہوای خوب رنگ

این جہان را چون رحم دیدم کنون ... چون درین آتش بدیدم این سکون

اندر این آتش بدیدم عالمی ... ذرہ ذرہ اندرو عیسی دمی

نک جہانی نیست شکل ہست ذات ... وان جہانی ہست شکل بی‌ثبات

اندر آ مادر بحق مادری ... بین کہ این آذر ندارد آذری

اندر آ مادر کہ اقبال آمدہ‌ست ... اندر آ مادر مدہ دولت ز دست

قدرت آن سگ بدیدی اندر آ ... تا ببینی قدرت فضل خدا

من ز رحمت می‌کشایم پای تو ... کز طرب خود نیستم پروای تو

اندر آ و دیگران را ہم بخوان ... کاندر آتش شاہ بنہادست خوان

اندر آیید ای ہمہ پروانہ وار ۲ اندرین آتش کہ دارد صد بہار

اندر آیید ای مسلمانان ہمہ ۱ غیر عذب دین عذابست آن ہمہ

اندر آیید و ببینید این چنین ... سرگشتہ آتش گرم ہمین

اندر آیید ای ہمہ مست و خراب ۳ اندر آیید ای ہمہ عین عتاب

اندر آیید اندرین بحر عمیق ۴ تا کہ گردد روح صافی و رقیق

محمد بلال رضا بعلم خود

۵۱ یعنے من در رحم مادر آرام بودم و از متولد شدن مے ترسیدم کہ مبادا مبتلائے بلائے گردم اما چون متولد شدم دیدم کہ ایں جہاں بس فراخ و جائے تفریح و تفرج ست ہمچنیں من از افتادن بآتش خائف بودم تا بالم سوزش اذیت یابم اما دریں آتش عالمے خوشتر از آں جہاں مے بینم کہ پیش آں جہاں ہمچناں تنگ ست چنانکہ پیش آں جہاں رحم مادر تنگ بود ۵۲ ایں عالم بظاہر معدوم و بحقیقت موجود ست اما دنیا بظاہر موجود و در حقیقت بے ثبات و بے بود ۵۳ من محض بتقاضائے حق مادری تو از راہ مرحمت مے خواہم کہ پاے ترا از قید محبت حیات دنیا بکشایم ورنہ فرح و سرور کہ اینجا بر من طاری ست مہلت آں ندارم کہ پروائے تو کنم ۵۴ ترتیب ایں شعر ہا اختیار در نسخہ کانپوری مطابق نشان ہندسی ست ۵۵ ایں بیت در نسخہ کانپوری نسخہ رنج نبود از متن بحر العلوم نقل شد

مادرش انداخت خود را اندرو ۵ دست او بگرفت طفلِ مہرجو
اندر آمد مادرِ آں طفلِ خُرد ۷ اندر آتش گوے دولت را ببرد
مادرش ہم زاں نسق گفتن گرفت ۶ دُرِّ وصفِ لطفِ حق سُفتن گرفت
بانگ مے زد درمیانِ آں گروہ ۹ پُر ہمے شد جانِ خلقاں از شکوہ
نعرہ مے زد خلق را کاے مردماں ۸ اندر آتش بنگرید ایں بوستاں

انداختن مردماں خود را در آتش از سرِ ذوق

خلق خود را بعد ازاں بیخویشتن ـ مے فگندند اندر آتش مرد و زن
بے موکّل بے کشش از عشقِ دوست ـ زانکہ شیریں کردنِ ہر تلخ ازوست
تا چناں شد کاں عواناں خلق را ـ منع مے کردند کآتش در میا
آں یہودی شد سیہ روے و خجل ـ شد پشیماں زیں سبب بیمار دل
کاندر آتش خلق عاشق تر شدند ـ در فنائے جسم صادق تر شدند
مکرِ شیطاں ہم درو پیچید شکر ـ دیو خود را ہم سیہ رو دید شکر
آنچہ مے مالید بر روے کساں ـ جمع شد در چہرۂ آں ناکساں
آنکہ مے درید جامہ خلق چُست ـ شد دریدہ آنِ او وزیشاں درست

کژ ماندنِ دہانِ آں شخص کہ نامِ پیغمبر را بتسخر برد

آں دہن کژ کرد و از تسخر بخواند ـ نامِ احمد را دہانش کژ بماند
باز آمد کاے محمد عفو کن ـ اے ترا الطافِ علمِ من لدن

سلہ یعنی جملہ مردماں بسبب محبت حق خود را با آتش افگندن آغاز کردند بسبب آنکہ ... [illegible] ... کار ... [illegible] ... آتش ... [illegible] ... لطف و لذت ... [illegible] ... آتش ... [illegible] ... ۱۲　۱۲

من ترا افسوس میکردم ز جهل | من بدم افسوس را منسوب اهل

چون خدا خواهد که پردهٔ کس درد | میلش اندر طعنهٔ پاکان برد

ور خدا خواهد که پوشد عیب کس | کم زند در عیب معیوبان نفس

چون خدا خواهد که مان یاری کند | میل ما را جانب زاری کند

ای خنک چشمی که آن گریان اوست | وی همایون دل که آن بریان اوست

از پی هر گریه آخر خنده‌ایست | مرد آخربین مبارک بنده‌ایست

هر کجا آب روان سبزه بود | هر کجا اشک روان رحمت شود

باش چون دولاب نالان چشم تر | تا ز صحن جانت بر روید خضر

مرحمت فرمود سید عفو کرد | چون ز جرأت توبه کرد آن روی زرد

رحم خواهی رحم کن بر اشکبار | رحم خواهی بر ضعیفان رحمت آر

عتاب کردن جهود آتش را که چرا نمی‌سوزی و جواب او

رو بآتش کرد شه کای تندخو | آن جهان سوز طبیعی خوت کو

چون نمی‌سوزی چه شد خاصیتت | یا ز بخت ما دگر شد نیتت

می نبخشائی تو بر آتش‌پرست | آنکه نپرستد ترا چون او برست

هرگز ای آتش تو صابر نیستی | چون نسوزی چیست قادر نیستی

چشم‌بندست ای عجب یا هوش‌بند | چون نسوزاند چنین شعله بلند

جادوی کردت کسی یا سیمیاست | یا خلاف طبع تو از بخت ماست

گفت آتش من همانم آتشم | اندر آ تا تو ببینی تابشم

سطر ۵ میل کردن کسے بطعن ابرار از مقتضیات قدرت حق باشد کہ سے خواہد تا ایکس بپاداش این جرم درین جہان مبتلائے ملامت خلق یا عقوبت حاکم گردد و در آن عالم عذاب نار بیابد و ہمچنین اقتضائے قدرت است او بلا وجہ بیا شد تا بر تقدیر حق اعتراض را رد گرداند چنانکہ عادت جہال ست بلکہ این امر از شامت اعمال سابقہ اوست کہ مبتنی از حسد و ریا است سطر ۵ یعنی بجا گشت رضائے حق از ان کس کہ سابقاً مشغول باعمال صالحہ ماندہ سطر ۵ چوں رحمت حق متوجہ بحال کسے باشد او را مائل بتضرع سیکند چنانکہ آنکس کہ نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بتمسخر اندیس بزاری و تضرع طلب عفو نمود تا معفو شد سطر ۷ چو گریہ ندامت کہ از گناہان باشد موجب مغفرت گردد پس محنت گریہ یا نیا بد و دیدنی انجام آن باید دید گرچہ قدر تلخ دہر کہ انجام را سوز نگہ دارد مبارک بندہ است

طبع من دیگر نگشت و عنصرم — تیغ حقم هم بدستوری برم
بر در خرگه سگان ترکمان — چاپلوسی کرده پیش میهمان
ور بخرگه بگذرد بیگانه رو — حمله بیند از سگان شیرانه او
من ز سگ کم نیستم در بندگی — کم ز ترکی نیست حق در زندگی
آتش طبعت اگر غمگین کند — سوزش از امر ملیک دین کند
آتش طبعت اگر شادی دهد — اندرو شادی ملیک دین نهد
چونکه غم بینی تو استغفار کن — غم بامر خالق آمد کار کن
چون بخواهد عین غم شادی شود — عین بند پای آزادی شود
باد و خاک و آب و آتش بنده‌اند — با من و تو مرده با حق زنده‌اند
پیش حق آتش همیشه در قیام — همچو عاشق روز و شب پیچان مدام
سنگ بر آهن زنی آتش جهد — هم بامر حق قدم بیرون نهد
آهن و سنگ ستم بر هم مزن — کاین دو میزایند همچون مرد و زن
سنگ و آهن خود سبب آمد ولیک — تو ببالاتر نگر ای مرد نیک
کاین سبب را آن سبب آورد پیش — بی سبب کی شد سبب هرگز ز خویش
این سبب را آن سبب عامل کند — باز گاهی بی بر و عاطل کند
وان سببها کانبیا را رهبر است — آن سببها زین سببها برتر است
این سبب را محرم آمد عقل ما — وان سببها راست محرم انبیا
این سبب چه بود بتازی گو رسن — اندرین چه این رسن آمد بفن
گردش چرخه رسن را علت است — چرخه گردان را ندیدن زلت است

این رسنهای سببها در جهان
هان و هان زین چرخ سرگردان مدان

تا نمانی صفر و سرگردان چو چرخ
تا نسوزی تو ز بی مغزی چو مرخ

باد آتش میشود از امر حق
هر دو سرمست آمدند از خمر حق

آب حلم و آتش خشم ای پسر
هم ز حق بینی چو بگشایی نظر

گر نبودی واقف از حق جان باد
فرق چون کردی میان قوم عاد

قصهٔ هلاک کردن باد قوم هود علیه السلام را

هود گرد مومنان خطی کشید
نرم می شد باد کانجا میرسید

هر که بیرون بود زان خط جمله را
پاره پاره مے شکست اندر هوا

همچنین شیبان راعی مے کشید
گرد بر گرد رمه خطی پدید

چون بجمعه می شد او وقت نماز
تا نیارد گرگ آنجا ترکتاز

هیچ گرگی در نرفتی اندران
گوسپندی هم نگشتی زان نشان

باد حرص گرگ و حرص گوسپند
دایرهٔ مرد خدا را بود بند

همچنین باد اجل با عارفان
نرم و خوش همچون نسیم یوسفان

آتش ابراهیم را دندان نزد
چون گزیدهٔ حق بود چونش گزد

آتش شهوت نسوزد اهل دین
باقیان را برده تا قعر زمین

موج دریا چون بامر حق بتاخت
اهل موسی را ز قبطی واشناخت

خاک قارون را چو فرمان در رسید
با زر و تختش بقعر خود کشید

آب و گل چون از دم عیسی چرید
بال و پر بگشاد و مرغی شد پرید

سـ۵۱ اما در تحقیق که از جوشش آتش برآید یعنی حوادث دنیا را که سبب گردش فلک میدان که فلک محض واسطه برای وقوع حوادث است و آنهم بمشیت حق در نه یابی سوء عقیدت آخر دلت بسوزد سـ۵۲ چنانکه عناصر تابع حکم الهی است همچنان ملکات نفسانیه انسانیه نیز سر از انقیاد او نتوانند کشید سـ۵۳ مثال بیان آوردن باد بحکم الهی را یعنی باد تند که قوم عاد را هلاک ساخت تعرض بحال مومنان نکرد که هود علیه السلام گرد ایشان خطی کشیده بود و باد آن خط را محفوظ میداشت سـ۵۴ چنانکه باد تند مومنان قوم عاد را اذیت نرسانید همچنان موت مقبولان حق را آزار نرساند سـ۵۵ چنانکه آتش نمی سوزد خاصان حق را همچنان آتش معنوی که مراد از آتش شهوت است بر ایشان تعدی نکند اما اعدای حق را انتهاء کند سـ۵۶ تا بنی اسرائیل را با اهل نجات رسانید و قوم فرعون را غرق هلاک ساخت سـ۵۷ مثال پیدا آوردن آب و خاک بحکم خداوند را

از دهانت چون برآید حمد حق / مرغ جنت سازدش رب الفلق

هست تسبیحت بجای آب و گل / مرغ جنت شد ز نفخ صدق دل

کوه طور از نور موسی شد برقص / صوفی کامل شد و رست او ز نقص

چه عجب گر کوه صوفی شد عزیز / جسم موسی از کلوخی بود نیز

طنز و انکار کردن بادشاه جهود نصیحت ناصحان را

این عجایب دید آن شاه جهود / جز که طنز و جز که انکارش نبود

ناصحان گفتند از حد مگذران / مرکب استیزه را چندین مران

مگذر از کشتن مکن این فعل بد / بعد ازین آتش مزن در جان خود

ناصحان را دست بست و بند کرد / ظلم را پیوند در پیوند کرد

بانگ آمد کار چون اینجا رسید / پای دار ای سگ که قهر ما رسید

بعد ازان آتش چهل گز بر فروخت / حلقه گشت و آن جهودان را بسوخت

اصل ایشان بود آتش ابتدا / سوی اصل خویش رفتند انتها

هم ز آتش زاده بودند آن فریق / جزوها را سوی کل باشد طریق

هم ز آتش زاده بودند آن خسان / حرفی راندند از نار و دخان

آتشی بودند مومن سوز و بس / سوخت خود را آتش ایشان چو خس

آنکه او بوده است امه هاویه / هاویه آمد مر او را زاویه

مادر فرزند جویان وی است / اصلها مر فرعها را در پی است

آب اندر حوض گر زندانی است / باد نشفش میکند کارکانی است

۵۱ مثال بادکه از دراق نفس پیدا آمد ہم حق تعالیٰ کے لئے گردد و دوامی جملہ امثال مقصود نصیحت کہ عناصر اربعہ تابع فرمان حق اند جملہ امثال محصور بہ نظائر اربعہ عناصر ست۔ ۵۲ این بیت از متن بحر العلوم منقول ست ۵۳ اشارہ بمضمون آیہ در سورۂ قارعہ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ [illegible] ۵۴ مثال [illegible] باصل خود [illegible] آب مقید حوض را باد [illegible] زیرا کہ [illegible] عنصری ست [illegible] [illegible]

می رهاند می برد تا معدنش — اندک اندک تا نبینی بردنش

وین نفس جانهای ما را همچنان — اندک اندک دزدد از حبس جهان

تا الیه یصعد اطیاب الکلم — صاعدا منا الی حیث علم

ترتقی انفاسنا بالاتقا — متحفا منا الی دار البقا

ثم یاتینا مکافات المقال — ضعف ذاک رحمة من ذی الجلال

ثم یلجینا الی امثالها — کی ینال العبد مما نالها

هکذا تعرج و تنزل دائما — ذا فلا زلت علیه قائما

پارسی گوییم یعنی این کشش — زان طرف آید که آمد آن چشش

چشم هر قومی بسوی مانده است — کان طرف یک روز ذوقی رانده است

ذوق جنس از جنس خود باشد یقین — ذوق جزو از کل خود باشد ببین

یا مگر آن قابل جنسی بود — چون بدو پیوست جنس او شود

همچو آب و نان که جنس ما نبود — گشت جنس ما و اندر ما فزود

نقش جنسیت ندارد آب و نان — ز اعتبار آخر آن را جنس دان

ور ز غیر جنس باشد ذوق ما — آن مگر مانند باشد جنس را

آنکه مانندست باشد عاریت — عاریت باقی نماند عاقبت

مرغ را گر ذوق آید از صفیر — چونکه جنس خود نیابد شد نفیر

تشنه را گر ذوق آید از سراب — چون رسد در وی گریزد جوید آب

مفلسان گر خوش شوند از زر قلب — لیک آن رسوا شود در دار ضرب

تا زراندودیت از ره نفکند — تا خیال کژ ترا چه نفکند

---

۵۱ چنانکه باد بتدریج آب را فانی [illegible] همچنان آہ در رفتن نفس ما بجذب [illegible] زندگی می برد تا آنکه سلسلہ حیات منقطع گردد ۵۲ تا کلمات پاک از ما صاعد شدہ رجوع بحق کنند و بمقامی رسد کہ در علم او ست ۵۳ کلمات طیبہ با برکت پرہیزگاری بطور [illegible] دار البقا [illegible] ۵۴ پس [illegible] کلمات برحمت حق دو چند آں با می رسد ۵۵ پس [illegible] حصول اجرہا بار دیگر ما را بجانب کلمات مائل کند تا بندہ بانہماک اجرہا بیشتر یابد ۵۶ ہمچنیں کلمات ما بالا می رود و اجر آنہا فرود می آید این [illegible] ہمیشہ جاری است ۵۷ انسان [illegible] بیان [illegible] می گردد [illegible] آں طبیعت [illegible] دو قسم باشد یکی آنکہ [illegible] آں چیز مائل گردد [illegible] میلان کند [illegible] جنسیت کلیت جزئیت باشد دوم آنکہ [illegible] ہر دو صورت را در ابیات آیندہ بیان می کند ۵۸ بیان صورت اول است کہ [illegible] جنسیہ یا کلیت و جزئیت باشد ۵۹ بیان صورت دوم کہ [illegible] ہر دو [illegible] جنسیت پیدا می کنند و مثال آں در بیت آیندہ می آید ۶۰ [illegible] بجانب غیر جنس [illegible] پیدا می شود [illegible] باشد [illegible] وصف عارضی [illegible] ۶۱ [illegible] وصف ظاہری و عارضی [illegible] زائل گردد [illegible] ہمچناں از صحبت [illegible] کہ بلباس فقر [illegible] ہلاکت [illegible] چنانکہ شیر [illegible] قول خرگوش فریب [illegible] در چاہ افتاد [illegible] خود را [illegible] شیر [illegible]

از کلیله باز جو این قصه را / و اندران قصه طلب کن حصه را

در کلیله خوانده باشی لیک آن / قشر و افسانه بود نے مغز آن

قصهٔ نخچیران و بیان توکل و ترک جهد کردن

طائفه نخچیر در وادی خوش / بودشان با شیر دائم کشمکش

بسکه آن شیر از کمین در مے ربود / آن چرا بر جمله ناخوش گشته بود

حیله کردند آمدند ایشان بشیر / کز وظیفه ما ترا داریم سیر

جز وظیفه در پے صیدے میا / تلخ بر ما تا نگردد این گیا

جواب شیر نخچیران را و بیان خاصیت جهد

گفت آرے گر وفا بینم نه مکر / مکرها بس دیده ام از زید و بکر

من هلاک قول و فعل مردمم / من گزیده زخم مار و کژدمم

نفس هر دم از درونم در کمین / از همه مردم بتر در مکر و کین

گوش من لا یلدغ المؤمن شنید / قول پیغمبر بجان و دل گزید

باز ترجیح نهادن نخچیران توکل را بر جهد

جمله گفتند اے حکیم با خبر / الحذر دع لیس یغنی عن قدر

در حذر شوریدن شور و شر است / رو توکل کن توکل بهتر است

با قضا پنجه مزن اے تند و تیز / تا نگیرد هم قضا با تو ستیز

۵۱ این بیت در متن بحر العلوم نیامده ۵۲ حدیث نبوی است صلی صاحبه الصلوٰة والسلام که در روایت مسلم و احمد وارد است لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین یعنی مومن از یک سوراخ دو بار گزیده نشود [illegible] ۵۳ [illegible] ۵۴ [illegible]

مرده باید بود پیش حکم حق	تا نیاید زخمت از رب الفلق

(زخم — پروردگار سپیده صبح)

باز ترجیح نهادن شیر جهد را بر توکل و تسلیم

گفت آری گر توکل رهبرست	این سبب هم سنت پیغمبرست
گفت پیغمبر بآواز بلند	با توکل[۵۱] زانوی اشتر ببند
رمز الکاسب حبیب الله[۵۲] شنو	از توکل در سبب کاهل مشو
در توکل[۵۳] جهد و کسب اولی ترست	تا حبیب حق شوی این بهترست
رو توکل کن تو با کسب ای عمو	جهد می‌کن کسب می‌کن مو بمو
جهد کن جدی نما تا وارهی	ور تو از جهدش بمانی ابلهی

باز ترجیح نخچیران توکل را از جهد و کسب

قوم گفتندش[۵۴] که کسب از ضعف خلق	لقمهٔ تزویر دان بر قدر حلق
پس بدانکه کسبها از ضعف خاست	در توکل تکیه بر غیری خطاست
نیست کسبی از توکل خوبتر	چیست از تسلیم خود محبوب تر
بس گریزند از بلا سوی بلا	بس جهند از مار سوی اژدها
حیله کرد انسان و حیله‌اش دام بود	آنکه جان پنداشت خون آشام بود
در ببست و دشمن اندر خانه بود	حیلهٔ فرعون زین افسانه بود
صد هزاران طفل کشت آن کینه‌کش	وانکه او می‌جست اندر خانه‌اش
دیدهٔ[۵۵] ما چون بسی علت درو ست	رو فنا کن دید خود در دید دوست

۵۱ اشاره بحدیث نبوی علیه الصلوٰة والسلام که در بارهٔ اختیار سعی و تدبیر آمده اعرابی بدر مسجد ناقه خود را نشانید و گذاشت توکلت علی الله آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمود اعقلها و توکل یعنی زانوی این ناقه به بند پس توکل کن یعنی توکل با اختیار سعی باید نه بترک سعی ۵۲ این قول نیز حدیثی است صحیح نیست در معنی این قول آنست که مراد از کاسب آنست که با اختیار وسائل کسب توکل هم کند نه آنکه توکل ترک سعی کند و نه بعذر سعی از ذکر الله و توکل غفلت ورزد و دلیل افضلیت او محبوب حق است ۵۳ این بیت در نسخه متن بحر العلوم نیست ۵۴ یعنی سعی و کسب در خلائق رواج یافت از ضعف اعتقاد ایشان است که بر رازق اعتماد ندارند چون بقدر حاجت رزق مقدر است رسیدن امری یقینی است پس این حیلها بجز قدرت و فطرت جبلیه بادشاهان است ۵۵ دلیل بر نقص تدبیر آنکه بسا کسان نه بهر تحصیل از بلا حذر کنند تا به سعی خود در پیش بلا افتند و از آن سر رسند ۵۵ چون بیرا شتیه شام ... که اعتماد بر جناب و اصل باید بود تکلیم ... الله ... تکیه ...

دیدِ ما را دیدِ او نعم العوض ‌‌‌‌‌ هست اندر دیدِ او کُلّی غرض

طفل تا گیرا و تا پویا نبود ‌‌‌‌‌ مرکبش جز گردنِ بابا نبود

چون فضولی گشت و دست و پا نمود ‌‌‌‌‌ در عنا افتاد و در کور و کبود

جانهای خلق پیش از دست و پا ‌‌‌‌‌ می‌پریدند از وفا سوی صفا

چون بامرِ اهبطوا بندی شدند ‌‌‌‌‌ حبسِ خشم و حرص و خورسندی شدند

ما عیالِ حضرتیم و شیرخواه ‌‌‌‌‌ گفت الخلق عیال للاله

آنکه او از آسمان باران دهد ‌‌‌‌‌ هم تواند کو برحمت نان دهد

دیگر بار بیان کردن شیر ترجیح جهد بر توکل

گفت شیر آری ولی رب العباد ‌‌‌‌‌ نردبانی پیشِ پای ما نهاد

پایه پایه رفت باید سوی بام ‌‌‌‌‌ هست جبری بودن اینجا طمع خام

پای داری چون کنی خود را تو لنگ ‌‌‌‌‌ دست داری چون کنی پنهان تو چنگ

خواجه چون بیلی بدستِ بنده داد ‌‌‌‌‌ بی زبان معلوم شد او را مراد

دست همچون بیل اشارتهای اوست ‌‌‌‌‌ آخر اندیشی عبارتهای اوست

چون اشارتهاش را بر جان نهی ‌‌‌‌‌ در وفای آن اشارت جان دهی

پس اشارتهاش اسرارت دهد ‌‌‌‌‌ بار بر دارد ز تو کارت دهد

حاملی محمول گرداند ترا ‌‌‌‌‌ قابلی مقبول گرداند ترا

قابلِ امرِ وی قایل شوی ‌‌‌‌‌ وصل جوئی بعد از آن واصل شوی

سعیِ شکرِ نعمتش قدرت بود ‌‌‌‌‌ جبرِ تو انکار آن نعمت بود

سلہ مثال آنکہ بہانت خود را حوالہ کیسے بگردن موجب آرام ست و عنان حاجات خویش را بدست خود داشتن باعث آلام سلہ دلیل ... سعی کہ مثل ... استعمال جوارح ست موجب ... مصائب ست و ترک سعی باعث راحت و آرام چنانکہ روح انسانی پیش از تعلق ببدن ... آزاد و در راحت بود و بعد تعلق ببدن در ابتلائے محنت و مشقت افتاد سلہ اشارہ باین حدیث است کہ الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ ... مخلوق عیال خداست ... چون خلق عیال خداست ... عیال خود را ... روزی خواہد داد ... [illegible]

شکر نعمت نعمتت افزون کند / کفر نعمت از کفت بیرون کند

جبر تو خفتن بود در ره مخسپ / تا نبینی آن در و درگه مخسپ

هان مخسپ ای جبری بی اعتبار / جز بزیر آن درخت میوه دار

تا که شاخ افشان کند هر لحظه باد / بر سر خفته بریزد نقل و زاد

جبر و خفتن درمیان رهزنان / مرغ بی هنگام کی یابد امان

ور اشارتهاش را بینی زنی / مرد پنداری و چون بینی زنی

آن قدر عقلی که داری گم شود / سر که عقل از وی بپرد دم شود

زانکه بی شکری بود شوم و شنار / می برد بی شکر را در قعر نار

گر توکل می کنی در کار کن / کسب کن پس تکیه بر جبار کن

تکیه بر جبار کن تا وا رهی / ورنه افتی در بلای گمرهی

باز ترجیح نهادن نخچیران مر توکل را بر جهد

جمله با وی بانگها برداشتند / کان حریصان کاین سببها کاشتند

صد هزار اندر هزاران مرد و زن / پس چرا محروم ماندند از زمن

صد هزاران قرن ز آغاز جهان / همچو اژدرها گشاده صد دهان

مکرها کردند آن دانا گروه / که ز بن برکنده شد زان مکر کوه

کرده مکر و حیله آن قوم خبیث / ور ز ما باور نداری این حدیث

کرد وصف مکرشان ذو الجلال / لِتَزُوْلَ مِنْهُ اَقْلَالُ الْجِبَالِ

جز که آن قسمت که رفت اندر ازل / روی ننمود از سگال و از عمل

۵۱ اشاره بمضمون این آیت کریمه وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ یعنی چون پروردگار شما آگاه فرمود که اگر شکر بجا آرید شما را افزون تر ازین دهیم و اگر کفران کنید پس عذاب ما شدید است ۵۲ [illegible]

جملہ افتادند از تدبیر و کار — ماند کار و حکمہائے کردگار
کسب جز نامے مداں اے نامدار — جہد جز وہمے مپندار اے عیار (زیرک)

نگریستن عزرائیل علیہ السلام بر مردے وگریختن او در سرائے سلیمان علیہ السلام و تقریر ترجیح توکل بر جہد و کوشش

سادہ مردے چاشتگاہے در رسید — در سرا عدل سلیمانی دوید
رویش از غم زرد و ہر دو لب کبود — پس سلیمان گفت اے خواجہ چہ بود
گفت عزرائیل در من ایں چنیں — یک نظر انداخت پر از خشم و کیں
گفت ہیں اکنوں چہ میخواہی بخواہ — گفت فرما باد را اے جاں پناہ
تا مرا زینجا بہندستاں برد — بوکہ بندہ کاں طرف شد جاں برد
پس سلیماں کرد بر باد ایں برات — برد باد اورا بسوئے سومنات
باد را فرمود تا او را شتاب — برد سوئے خاک ہندستاں بر آب
بک ز درویشی گریزانند خلق — لقمہ حرص و امل زانند خلق
ترس درویشی مثال آں ہراس — حرص و کوشش را تو ہندستاں شناس
روز دیگر وقت دیوان و لقا — پس سلیماں گفت عزرائیل را
کاں مسلماں را بخشم از چہ سبب — بنگریدی بازگو اے پیک رب
اے عجب ایں کردہ باشی بہر آں — تا شود آوارہ او از خانماں

سلہ ایں حکایت برائے اثبات ایں ستے آوردہ کہ پیش تقدیر ربانی ہیچ تدبیر انسانی کارگر نشد سلہ ایں دو بیت در نسخہ قلمی کہ اطلاع بود سلہ د یچا ازقی مناظر ازیں واقعہ بر فضول بودن تدبیر استدلال سے کند یعنے چنانکہ گریختن آں بیر از موت سود نداشت ہمچناں گریختن مردم از افلاس و دست بکار زدن ثمرہ نہ بخشد

گفتش ای شاه جهان بی‌زوال / فهم کژ کرد و نمود او را خیال
من درو از خشم کی کردم نظر / از تعجب دیدمش در رهگذر
که مرا فرمود حق کامروز هان / جان او را تو بهندستان ستان
دیدمش اینجا و بس حیران شدم / در تفکر رفته سرگردان شدم
از عجب گفتم گر او را صد پرست / زو بهندستان شدن دور اندرست
چون بامر حق بهندستان شدم / دیدمش آنجا و جانش بستدم
تو همه کار جهان را همچنین / کن قیاس و چشم بگشا و ببین
از که بگریزیم از خود ای محال / از که برتابیم از حق ای وبال

باز ترجیح شیر جهد را بر توکل و فواید جهد بیان کردن

شیر گفت آری ولیکن هم ببین / جهدهای انبیا و مرسلین
سعی ابرار و جهاد مومنان / تا بدین ساعت ز آغاز جهان
حق تعالی جهدشان را راست کرد / آنچه دیدند از جفا و گرم و سرد
حیله‌هاشان جمله حال آمد لطیف / کل شیء من ظریف هو ظریف
دامهاشان مرغ گردونی گرفت / نقصهاشان جمله افزونی گرفت
جهد می‌کن تا توانی ای کیا / در طریق انبیا و اولیا
با قضا پنجه زدن نبود جهاد / زانکه این را هم قضا بر ما نهاد
کافرم من گر زیان کردست کس / در ره ایمان و طاعت یک نفس
سر شکسته نیست این سر را مبند / یک دو روزی جهد کن باقی بخند

۵۱ این بیت در نسخ [illegible] نیست ۵۲ چنانچہ حق تعالی میفرماید وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی کسانیکہ در راہ ما سعی بجا آوردند البتہ راہ نمائیم ایشان را بجانب خود ۵۳ [illegible] ۵۴ [illegible] ۵۵ [illegible] ۵۶ [illegible] ۵۷ [illegible]

بد مُحالے جُست کو دنیا بجُست — نیک حالے جُست کو عقبیٰ بجُست

مکرها در کسبِ دنیا بارِد ست — مکرها در ترکِ دنیا وارِد ست

مکر آں باشد که زندان حفره کرد — آنکه حفره بست آں مکریست سرد

ایں جہاں زندان و ما زندانیاں — حفره کن زندان و خود را وارہاں

چیست دنیا از خدا غافل بُدن — نے قماش و نقره و فرزند و زن

مال را گر بہرِ دیں باشی حمول — نِعْمَ مالٌ صالحٌ گفت آں رسول

آب در کشتی ہلاکِ کشتی ست — آب اندر زیرِ کشتی پُشتی ست

چونکه مال و مُلک را از دل براند — زاں سلیماں خویش جز مسکیں نخواند

کوزۂ سر بسته اندر آبِ زفت — از دلِ پُر باد فوقِ آب رفت

بادِ درویشی چو در باطن بود — بر سرِ آبِ جہاں ساکن بود

آب نتواند مر او را غوطه داد — کش دل از نفخهٔ الٰہی گشت شاد

گرچه جملهٔ ایں جہاں مُلکِ وے ست — مُلک در چشمِ دلِ او لاشے ست

پس دہانِ دل ببند و مُہر کن — پُر کُنش از بادِ کبرِ مِنْ لدُن

جہد حق ست و دوا حق ست و درد — ۲ منکر اندر نفیِ جہدش جہد کرد

کسب کن سعیے نما و جہد کن — ۱ تا بدانی سرِّ علمِ مِنْ لدُن

گرچه ایں جمله جہاں پُر جہد شد — جہد کے در کامِ جاہل شہد شد

مقرر شدن ترجیح جہد بر توکل

[illegible]

سلہ ... [illegible] ... فرق میان سعی برائے دنیا و سعی برائے آخرت ... جملہ ... کہ در زندان دنیا نقب زدہ بیرون آیند یعنی ترک دنیا گویند ... ترک دنیا ... مال و زر و ذخیرہ ... دنیا نیست ... غفلت از حق باشد ... مال دنیا ... اسباب دین ست ... و در حدیث آمدہ نعم المال الصالح للرجل الصالح ... [illegible]

زین نمط بسیار برہاں گفت شیر　　کز جواب آں جبریاں گشتند سیر
روبہ و خرگوش و آہو و شغال　　جبر را بگذاشتند و قیل و قال
عہد ہا کردند با شیر ژیاں　　کاندریں بیعت نیفتد در زیاں
قسم ہر روزش بیاید بے ضرر　　حاجتش نبود تقاضاے دگر
عہد چوں بستند و رفتند آں زماں　　سوے مرعی ایمن از شیر ژیاں
جمع بنشستند یکجا آں وحوش　　اوفتادہ درمیانِ جملہ جوش
ہر کسے تدبیر راے مے زدے　　ہر کسے درخونِ ہر یک مے شدے
عاقبت شد اتفاقِ جملہ شاں　　تا بیاید قرعہ اندر میاں
قرعہ بر ہر کو فتد او طعمہ است　　بی سخن شیرِ ژیاں را لقمہ است
ہم بریں کردند آں جملہ قرار　　قرعہ آمد بہر شیر را اختیار
قرعہ بر ہر کو فتادے روز روز　　سوے آں شیر او دویدے ہمچو یوز

۵۸ جانورے درندہ باشد کہ آہو را شکار کند در ہندی چیتا نامند

انکار کردن نخچیراں بر خرگوش در تاخیر رفتن بر شیر

چوں بخرگوش آمد ایں ساغر بدور　　بانگ زد خرگوش کاخر چند جور
قوم گفتندش کہ چندیں گاہ ما　　جاں فدا کردیم در عہد و وفا
تو مجو بدنامیِ ما اے عنود　　تا نرنجد شیر رو تو زود زود

جواب گفتن خرگوش نخچیراں را و مہلت خواستن

گفت اے یاراں مرا مہلت دہید　　تا بمکرم از بلا ایمن شوید

تا امان یابد ز کرم جانِ تنان
ماند این میراث فرزندانِ تان

هر پیمبر امتان را در جهان
همچنین تا مخلصی میخواندشان

کز فلک راهِ برون شو دیده بود
در نظر چون مردمک پیچیده بود

مردمش چون مردمک دیدند خرد
در بزرگی مردمک کس ره نبرد

اعتراض کردن نخچیران بر خرگوش و جواب خرگوش ایشان را

قوم گفتندش که ای خر گوش دار
خویش را اندازهٔ خرگوش دار

هین چه لافست این که از تو بهتران
در نیاوردند اندر خاطر آن

معجبی یا خود قضامان در پیست
ورنه این دم لایق چون تو کیست

گفت ای یاران حقم الهام داد
مر ضعیفی را قوی رایی فتاد

آنچه حق آموخت مر زنبور را
آن نباشد شیر را و گور را

خانه‌ها سازد پر از حلوای تر
حق برو آن علم را بگشود در

آنچه حق آموخت کرم پیله را
هیچ پیلی داند آن گون حیله را

آدم خاکی ز حق آموخت علم
تا بهفتم آسمان افروخت علم

نام و ناموس ملک را در شکست
کوری آن کس که در حق در شکست

زاهد شش صد هزاران ساله را
پوزبندی ساخت آن گوساله را

تا نتاند شیر علم دین کشید
تا نگردد گرد آن قصر مشید

علمهای اهل حس شد پوزبند
تا نگیرد شیر از آن علم بلند

قطرهٔ دل را یکی گوهر فتاد
کان به دریاها و گردونها نداد

۵۰ اگرچه هر نبی در قوم خود نسبت بحالات ایشان سہیم باشد اما بکمال صدق و صفا آنقدر امتیاز عظیم دارد که راه نجات را که قوم او را در حضیض پستی بر فلک عروج … بچشم خود دیده … [illegible]

۵۲ خرگوش … [illegible]

۵۳ … [illegible]

۵۴ … [illegible]

۵۵ … [illegible]

چند صورت آخر اے صورت پرست
جانِ بے معنیت از صورت نرست

گر بصورت آدمی انساں بُدے
احمد و بُوجہل خود یکساں بُدے

احمد و بُوجہل در بتخانہ رفت
زین شدن تا آں شدن فرقیست زفت

ایں در آید سر نہند او را بتاں
واں در آید سر نہد چوں اُمتاں

نقش بر دیوار مثلِ آدم است
بنگر از صورت چہ چیز او را کم است

جاں کم است آں صورتِ باتاب را
رو بجو آں گوہرِ نایاب را

شد سرِ شیرانِ عالم جملہ پست
چوں سگِ اصحاب را دادند دست

چہ زیانستش ازاں نقشِ نفور
چونکہ جانش غرق شد در بحرِ نور

وصفِ صورت نیست اندر خامہا
عالم و عادل بود در نامہا

عالم و عادل ہمہ معنیست بس
کش نیابی در مکانِ پیش و پس

میزند بر تن ز سوئے لامکاں
مے نگنجد در فلک خورشیدِ جاں

ایں سخن پایاں ندارد گوش دار
گوش سوئے قصۂ خرگوش دار

ذکرِ دانشِ خرگوش و بیانِ فضیلت و منافعِ دانش

گوشِ خر بفروش و دیگر گوش خر
کایں سخن را در نیابد گوشِ خر

رو تو روبہ بازیِ خرگوش بیں
مکر و شیر اندازیِ خرگوش بیں

خاتمِ مُلکِ سلیماں ست علم
جُملہ عالم صُورت و جان ست علم

آدمی را زیں ہنر بیچارہ گشت
خلقِ دریاہا و خلقِ کوہ و دشت

زو پلنگ و شیر ترساں ہمچو مُوش
زو شدہ پنہاں بدشت و کہ وحوش

زو نہنگ بحر در صفرا و جوش

۵۱ اگر چیزے بصورت ظاہری ضعیف و نحیف نظر آید او را از ہمہ کمالات خالی ہونا نہ چاہیے کہ ظاہری خوبی نیست اعتبار ظاہر از معنی نہی دور مے دارد ۵۲ اگر صورت ظاہری اعتبار کامل داشتے آدمی و تصویر او ہر دو یکساں بودے و ہو باطل ۵۳ اگر حکم ہر چیزے بر صورت او مترتب شدے سگ اصحاب کہف ہمچو دیگر سگاں کہ باو صورت برابرند ذلیل بودے حالانکہ او را بر شیران جہاں شرف حاصل ست ۵۴ چوں خامہ توصیف بزرگے کند صفات صورت او را نہ نگارد کہ دراز ریش ست عظیم الجثہ وغیرہ بلکہ عالم و فاضل و عارف وغیرہ صفات معنویہ او را نگارد ایں دال بر ایں معنے ست کہ صورت اعتبار ندارد ۵۵ عالم و عادل وغیرہ صفات روح ست و روح لامکانی ست تعلق بعالم امر دارد از جملہ مجردات ست پس ایں صفات ہم لامکانی ست

زو پری و دیو ساحلها گرفت | ہر یکے در جاے پنہاں جا گرفت
آدمی را دشمن پنہاں بسے ست | آدمی با حذر عاقل کسے ست
خلق خوب و زشت ہست از ما نہاں | میزند بر دل بہر دم کوب شاں
بہر غسل ار در روی در جویبار | بر تو آسیبے زند در آب خار
گرچہ پنہاں خار در آب ست پست | چونکہ در تو مے خلد دانی کہ ہست
خار خار وحیہا و وسوسہ | از ہزاراں کس بود نے یک کسہ
باش تا حسہاے تو مبدل شود | تا بہ بینی شاں و مشکل حل شود
تا سخنہاے کیاں رد کردہ | تا کیاں را سرور خود کردہ

باز جستن نخچیراں سرّ اندیشۂ خرگوش را

بعد ازاں گفتند کاے خرگوش چست | در میاں آر آنچہ در ادراک تست
اے کہ با شیرے تو در پیچیدہ | باز گو رائے کہ اندیشیدہ
مشورت ادراک و ہشیاری دہد | عقلہا مر عقل را یاری دہد
گفت پیغمبر بکن اے رائے زن | مشورت کہ المستشار موتمن
قول پیغمبر بجاں با یار شنود | باز گو تا چیست مقصود تو زود

پوشیدہ داشتن خرگوش راز را از نخچیراں

گفت ہر رازے نشاید باز گفت | جفت طاق آید گہے گہ طاق جفت
از صفا گر دم زنی با آئینہ | تیرہ گردد زود با ما آئینہ

۵۱ انسان بفضیلت علم آدم الاسماء بر ملائکہ و شیطان برتری یافت و جنات و شیاطین از ہیبت او گریختہ در بیابان و بیابانہا پناہ گرفتند ۵۲ ملائکہ و جنات ہرچند از نظر انسان پنہان است اما اثر ایشان تاثیر میں بود و بر دل خود ... ۵۳ تمثیل تاثیر جنات و ملائکہ از نظر پنہان ... زیر آب ... خلد و خطرہ آید ۵۴ وساوس و خطرات کہ در دل انسان ... این فعل یک شیطان نیست بلکہ جماعت کثیر شیاطین ... ۵۵ ... وسوسۂ شیطان را ... [illegible] ... ۵۶ ... المستشار ... [illegible] ... ۵۷ ... [illegible] ... ۵۸ ... [illegible] ... کمال اخلاص ... [illegible]

در بیان این سه کم جنبان لبت / از ذهاب و از ذهب وز مذهبت

کاین سه را خصم است بسیار و عدو / در کمینت ایستد چون داند او

ور بگوئی با یکی دو الوداع / کل سر جاوز الاثنین شاع

گر دو سه پرنده را بندی بهم / بر زمین مانند محبوس از الم

مشورت دارند سرپوشیده خوب / در کنایت با غلط افگن مشوب

مشورت کردی پیمبر بسته سر / گفته ایشانش جواب و بی‌خبر

در مثالے بسته گفتے رائے را / تا نداند خصم سر از پائے را

او جواب خویش بگرفتے ازو / وز سوالش مے نبردے غیر بو

این سخن پایان ندارد باز گرد / سوئے خرگوش و دلاور تا چه کرد

قصه مکر کردن خرگوش با شیر و بسر بردن

حاصل آن خرگوش رائے خود نگفت / مکر اندیشید با خود طاق و جفت

با وحوش از نیک و بد نگشاد راز / سر خود با جان خود میراند باز

ساعتے تاخیر کرد اندر شدن / بعد ازاں شد پیش شیر پنجه زن

زاں سبب کاندر شدن او ماند دیر / خاک را میکند و مے غرید شیر

گفت من گفتم که عهد آن خساں / خام باشد خام و سست و نارساں

دمدمه ایشاں مرا از خر فکند / چند بفریبد مرا این دهر چند

سخت درماند امیر سست ریش / چون نه پس بیند نه پیش از احمقیش

راه هموار است و زیرش دامها / قحط معنی در میان نامها

۵۱ چنانکه گفته اند استر ذهبک و ذهابک و مذهبک در همین معنے در بیت مذکور است ۵۲ چرا که اظهار مال دزداں را فرصت دزدی دهد و اراده سفر دشمنان جان را در کمین نشاند و اعلان منزل مقصود حاسداں را بر آں آماده کند که در حصول مقصد مزاحمت بر خیزند ۵۳ هر آں رازے که از دو لب یا دو شخص تجاوز کرد در شهرها یافت ۵۴ مثالیست برائے فائده عدم اظهار رازے چنانکه چند پرنده را باهم بسته بر زمین گزارند پس ایشان ساکت و ساکن باشند چناں اگر آنها خیالات مختلفه خود را در دل پوشیده دارند هیچ شور و شر پیدا نشود ۵۵ اگر از مشاورت چاره نباشد دانایاں چناں فرمایند که اصل راز خود را پنهاں داشته به مثالے دیگر به تغییر عبارت و تبدیل حساب مشورت باید خواست تا مخاطب بر حقیقت امر آگاهی نیابد و این را توریه گویند و این چنین مشورت زدن از آں سرور صلے الله علیه وسلم مروی است و این داخل کذب نیست ۵۶ از ذکر فریب بهائم انتقال فرمود و بیان نمود که بیشتر شیوخ را که کار ایشان در راه سلوک هم ... اینچنین دامها است ... از پیران زر طلب برائے خود القاب عجیبه وضع کرده و از صفات کمال عاری اند

لفظها و نامها چوں دامهاست — لفظِ شیریں ریگِ آبِ عمرِ ماست

عمر چوں آبست وقت او را چو جو — خلق باطن ریگ جوئے عمرِ تو

آں یکے ریگے کہ جوشد آب ازو — سخت کمیاب ست رو آں را بجو

ہست آں ریگ اے پسر مردِ خدا — کو بحق پیوست و از خود شد جدا

آبِ عذبِ دیں ہمے جوشد ازو — طالباں را زو حیاتست و نمو

غیرِ مردِ حق چو ریگِ خشک داں — کابِ عمرت را خورد او ہر زماں

طالبِ حکمت شو از مردِ حکیم — تا ازو گردی تو بینا و علیم

منبعِ حکمت شود حکمت طلب — فارغ آید او ز تحصیل و سبب

لوحِ حافظ لوحِ محفوظے شود — روحِ او از روحِ محظوظے شود

چوں معلم بود عقلش ز ابتدا — بعد ازاں شد عقل شاگردے ورا

عقل چوں جبریل گوید احمدا — گر یکے گامے نہم سوزد مرا

تو مرا بگذار زیں پس پیش راں — حدِ من ایں بود اے سلطانِ جاں

ہر کہ ماند از کاہلی بے شکر و صبر — او ہمے داند کہ گیرد پائے جبر

ہر کہ جبر آورد خود رنجور کرد — تا ہماں رنجوریش در گور کرد

گفت پیغمبر کہ رنجوری بلاغ — رنج آرد تا بمیرد چوں چراغ

جبر چہ بود بستنِ اشکستہ را — یا بہ پیوستن رگِ بگسستہ را

چوں دریں رہ پائے خود نشکستۂ — بر کہ میخندی چہ پا را بستۂ

وانکہ پایش در رہِ کوشش شکست — در رسید او را براق و برنشست

حاملِ دیں بود او محمول شد — قابلِ فرماں بد او مقبول شد

[illegible]

تا کنوں فرماں پذیرفتے ز شاہ / بعد ازاں فرماں رساند بر سپاہ
تا کنوں اختر اثر کردے درو / بعد ازاں باشد امیر اختر او
گر ترا اشکال آید در نظر / پس تو شک داری در انشق القمر
تازہ کن ایماں نہ از گفت زباں / اے ہوا را تازہ کردہ در نہاں
تا ہوا تازہ است ایماں تازہ نیست / چوں ہوا جز قفل آں دروازہ نیست
کردۂ تاویل حرف بکر را / خویش را تاویل کن نے ذکر را
فکر تو تاویل کردہ ذکر را / ذکر را مان و بگرداں فکر را
بر ہوا تاویل قرآں میکنی / پست و کژ شد از تو معنی سنی

زیافت تاویل رکیک مگس

ماند احوالت بداں طرفہ مگس / کو ہمے پنداشت خود را ہست کس
از خودی سرمست گشتہ بے شراب / ذرۂ خود را شمردہ آفتاب
وصف بازاں را شنیدہ در زماں / گفتہ من عنقاے وقتم بیگماں
آں مگس بر برگ کاہ و بول خر / ہمچو کشتیباں ہمے افراشت سر
گفت من کشتی و دریا خواندہ ام / مدتے در فکر آں مے ماندہ ام
اینک ایں دریا و ایں کشتی و من / مرد کشتیبان و اہل رائے و فن
بر سر دریا ہمے راند او عمد / مے نمودش آنقدر بیروں ز حد
بود بیحد آں چمیں نسبت بدو / آں نظر کو بیند آں را راست کو
عالمش چنداں بود کش بینش ست / چشم چندیں بحر ہم چندینش ست

۵۱ در ابیات سابقہ فرمودند کہ ہر کہ با تباع انبیا ریاضات مراتب سلوک طے کند تا بحدے ترقی خواہد کرد کہ بر نجوم حکمرانی کند سالکنوں اثبات ایں سخن بذکر معجزۂ شق القمر مے فرمایند ۵۲ اگر کسے در معجزہ شق القمر شک آرد و آیت محکم اقتربت الساعۃ کہ دریں باب وارد شدہ تاویل نماید چنانکہ شیوۂ نیاچرہ و فتنہ دیانیست ہواں کلام جرأت در تحریف آیت کردن برا و حق ہے بہت او را باید کہ خود را اصلاح کند ۵۳ مگس تشبیہ آں حکیم کہ پنداشت کہ حقیقت ایں برگ کاہ و بول خر را دریا ہے + + +

صاحبِ تاویلِ باطل چون مگس ‌‌ ‌‌ وهم او بول خر و تصویر خس

گر مگس تاویل بگذارد برای ‌‌ ‌‌ آن مگس را بخت گرداند همای

آن مگس نبود کش این عبرت بود ‌‌ ‌‌ روح او نے در خورِ صورت بود

همچو آن خرگوش کو بر شیر زد ‌‌ ‌‌ روح او کے بود اندر خوردِ قد

رنجیدن شیر از دیر آمدن خرگوش

شیر میگفت از سر تیزی و خشم ‌‌ ‌‌ کز رهِ گوشم عدو بربست چشم

مکرهای جبریانم بسته کرد ‌‌ ‌‌ تیغ چوبین شان تنم را خسته کرد

زین سپس من نشنوم آن دمدمه ‌‌ ‌‌ بانگِ دیوان ست و غولان آن همه

بردران اے دل تو ایشان را مایست ‌‌ ‌‌ پوست شان برکن کشان جز پوست نیست

پوست چه بود گفتهای رنگ رنگ ‌‌ ‌‌ چون زره بر آب کش نبود درنگ

این سخن چون پوست معنے مغز دان ‌‌ ‌‌ این سخن چون نقش معنے همچو جان

پوست باشد مغز بد را عیب پوش ‌‌ ‌‌ مغز نیکو را ز غیرت غیب پوش

چون قلم از باد بُد دفتر ز آب ‌‌ ‌‌ هر چه بنویسی فنا گردد شتاب

نقش آبست ار وفا خواهی ازان ‌‌ ‌‌ باز گردی دستهاے خود گزان

باد در مردم هوا و آرزوست ‌‌ ‌‌ چون هوا بگذاشتی پیغام هوست

خوش بود پیغامهاے کردگار ‌‌ ‌‌ کو ز سر تا پاے باشد پایدار

خطبهٔ شاهان بگردد وان کیا ‌‌ ‌‌ جز کیا و خطبهاے انبیا

زانکه بوش پادشاهان از هواست ‌‌ ‌‌ بارنامهٔ انبیا از کبریاست

سله مثال مگس و بول خر و برگ کاه پیچ تاویل کننده آیات و فهم و دلیل او در است آیه سله قول ضعیفه بهائم بمقابلهٔ صولت شیر تیز له تیغ چوبین بود کار تیغ نتوا کردن اگر شیر از تیغ چوبین تیغ ناکاره مجروح گشته از کار بماند چه قدر خجل و خجلت ست سله سابقاً و ما قال پر مکر بهائم میرفت که ظاهر آرائی بمنزلهٔ پوست بود اینجا بیان فرمایند که الفاظ که بمنزلهٔ پوست باشد غیر مقصود بالذات باشد و معانی که بمنزلهٔ مغز ست مقصود بالذات سله کلام ظاهر برای معانی کار حجاب میکند [illegible] و فریب باشد در دل متکلم مضمر بود در پیچش خود پنهان کند و گاه مغز سخن را که قابل افشا بر عوام نباشد مستور میدارد سله بیان ناپایداری کلام بے معنی ست یعنی چنانکه نقش بر آب نپاید همچنان [illegible] خود چیزے [illegible] قلب [illegible] بود و مخبر [illegible] سله اصل الخنس الوسواس که نقش آن بر دل قرار گیرد حرص فضول و آرزوے نفسانیت که از تحریک آن قلب را هبوط الهام غیب میشود و گردد سله الهام غیب که عبارت از پیغام حق ست پایدار باشد که نه چون نقش آب محو گردد مثل خطبهٔ شاهان شروع [illegible]

از در ما نام شاهان برکنند / نام احمد تا قیامت می زنند
نام احمد نام جملهٔ انبیاست / چونکه صد آمد نود هم پیش ماست
این سخن پایان ندارد ای پسر / قصهٔ خرگوش گو و شیر نر

هم در بیان مکر خرگوش و تاخیر او در رفتن

در شدن خرگوش بس تاخیر کرد / مکر را با خویشتن تقریر کرد
در ره آمد بعد تاخیر دراز / تا بگوش شیر گوید یک دو راز
تا چه عالمهاست در سودای عقل / تا چه با پهناست این دریای عقل
بحر بی پایان بود عقل بشر / بحر را غواص باید ای پسر
صورت ما اندرین بحر عذاب / می دود چون کاسه ها بر روی آب
تا نشد پر بر سر دریا چو طشت / چونکه پر شد طشت در وی غرق گشت
عقل پنهان است و ظاهر عالمی / صورت ما موج یا ازوی نمی
هر چه صورت می وسیلت سازدش / زان وسیلت بحر دور اندازدش
تا نبیند دل دهنده راز را / تا نبیند تیر دور انداز را
اسپ خود را یاوه داند وز ستیز / می دواند اسپ خود را راه تیز
اسپ خود را یاوه داند آن جواد / و اسپ خود او را کشان کرده چو باد
در فغان و جستجو آن خیره سر / هر طرف پرسان و جویان در بدر
کانکه دزدید اسپ ما را کو و کیست / اینکه زیر ران تست ای خواجه چیست
آری این اسپست لیکن اسپ کو / با خود آ ای شهسوار اسپ جو

سله ۵ تا چه عالمهاست عقل الخ تعجب می کنند که خرگوش حقیر بسیاری ... عقل دریاست ... مثل کاسه ... صورت ما ... از اندرون خود بیرون ... ما تعبدهم الا لیقربونا الی اللّه زلفی ... اسپ سوار ... اسپ را می جوید

وصفها را مستمع گوید براز ۲ تا شناسد مرد اسپ خویش باز

جان ز پیدائی و نزدیکیست گم ۳ چون شکم پر آب و لب خشکی چو خم

ور درون خود بفزا درد را ۱ تا ببینی سبز و سرخ و زرد را

کی ببینی سرخ و سبز و فور را تا نبینی پیش ازاں سه نور را

لیک چون در رنگ گم شد هوش تو شد ز نور آن رنگها روپوش تو

چونکه شب آن رنگها مستور بود پس بدیدی دید رنگ از نور بود

نیست دید رنگ بی نور برون همچنین رنگ خیال اندرون

این برون از آفتاب و از سهاست وان درون از عکس انوار علاست

نور نور چشم خود نور دل است نور چشم از نور دلها حاصل است

باز نور نور دل نور خداست کو ز نور عقل و حس پاک و جداست

شب نبد نور و ندیدی رنگ را پس بضد آن نور پیدا شد ترا

شب ندیدی رنگ کان بی نور بود رنگ چه بود مهرهٔ کور و کبود

که نظر بر نور بود آنگه برنگ ۴ ضد بضد پیدا بود چون روم و زنگ

دیدن نورست آنگه دید رنگ ۱ وین بضد نور دانی بی درنگ

پس بضد نور دانستی تو نور ۵ ضد ضد را می نماید در صدور

رنج و غم را حق پی آن آفرید ۲ تا بدین ضد خوش دلی آید پدید

پس نهانها بضد پیدا شود ۳ چونکه حق را نیست ضد پنهان بود

نور حق را نیست ضدی در وجود تا بضد او را توان پیدا نمود

[illegible]

لاجرم ابصارُنا لا تُدرِکُه — وَهُوَ یُدرِکُ بین تو از موسیٰ و کُه (سورہ طور)

صورت از معنی چو شیر از بیشه دان — یا چو آواز و سخن ز اندیشه دان

این سخن و آواز از اندیشه خاست — تو ندانی بحرِ اندیشه کجاست

لیک چون موجِ سخن دیدی لطیف — بحرِ آن دانی که هم باشد شریف

چون ز دانش موجِ اندیشه بتاخت — از سخن و آواز او صورت بساخت

از سخن صورت بزاد و باز مُرد — موج خود را باز اندر بحر بُرد

صورت از بی‌صورتی آمد برون — باز شد کانّا الیه راجعون

پس ترا هر لحظه مرگ و رجعتی ست — مصطفیٰ فرمود دنیا ساعتی ست

فکرِ ما تیریست از هُو در هوا — در هوا کی پاید آید تا خدا

هر نفس نو می‌شود دنیا و ما — بی‌خبر از نو شدن اندر بقا

عمر همچون جوی نو نو می‌رسد — مستمری می‌نماید در جسد

آن ز تیزی مستمر شکل آمدست — چون شرر کش تیز جنبانی بدست

شاخ آتش را بجنبانی بساز — در نظر آتش نماید بس دراز

این درازی مدت از تیزی صنع — می‌نماید سرعت انگیزیِ صنع

طالب این سِر اگر علامه ایست (عالم بزرگ) — نک حسام الدین که سامی نامه ایست (بزرگ)

وصف او از شرح مستغنی بود — رو حکایت کن که بیگه می‌شود

رسیدنِ خرگوش بشیر و خشمِ شیر بر وی

ف اقتباس ست از آیۂ کریمہ لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار یعنے چشمہا اورا نمے بینند و او چشمہا را بیند (سورۂ انعام) و ثبوت این حکم از دو طور کوہ طور باہم میرسد کہ آنجا چوں تن بر کوہ تجلی فرمود موسیٰ بیہوش شد و ادراک نکرد و او کہ بیہوش شدہ را دید ف یا بقا از صورت و معنے مرتبت کہ معنے مقصود ست وصورت غیر مقصود و کیسکہ در صورت ماند یعنے نرسد و درین اشتباہ حجت فور آغاز شد کہ امتیاز در صورت و معنے بخشد لکن در ہماں مضمون سلفے فرمایند کہ صورت فرع ست و معنے اصل ف ہر کلامے کہ بر زبان آید و فکرے ناشی باشد چوں کلام صورت ست و فکر معنے پس صورت فرع و معنے اصل باشد ف خوبی کلام بظاہر بر حسن نیت و رستی خیال دلالت می کند ف یعنے چوں موج صورت پیدا از دریائے عقل خاست بصورت الفاظ و کلمات جلوہ گر شد این کلمۂ مضمون سابق ست ف چون متکلم خیال خود را از وجود ذہنی بآوردن بتکلم و تلفظ در صورت خارجیہ بیارد و بگوش سامع برساند پس ذہن سامع فوراً ورا از صورت و تلفظ وغیرہ عوارض خارجیہ مجرد شود و اخذ مے کند چنانکہ آن معنے از دریائے عقل برآمدہ بود ہمچناں بدریائے عقل دیگر پیوستہ ف صورت محسوسہ کلام از چیزے بیصورت کہ عقل متکلم ست پیدا و باز ہماں چیزے بیصورت یعنے عقل سامع پیوست زیراکہ ہر چیز بیند و معاد خود رجوع میکند چنانکہ در قرآن وارد ست انا الیہ راجعون ف ازین جا بطور تفریع بایں مسئلہ تجدد امثال بیان مے فرمایند یعنے درین سلسلہ سکوت و تکلم ہر لحظہ برتو موت و حیات طاری مے شود و درین مصرا اشارہ باین حدیث ست کہ الدنیا ساعۃ فاجعلوھا طاعۃ

کے کا یحصل ندامۃ یوم القیامۃ و محدثین این حدیث را موضوع و باطل قرار دادہ ف این تفریع ثانی ست بر مضمون سابق در تفریع اول بے بقا بودن کلام مذکور بود اینجا بے بقا بودن فکر و صورت ذہنیہ نیز بیان مے کنند ف بعد بیان حدوث و تجدد کلام و صورت ذہنیہ مے فرمایند کہ بلکہ جملہ عالم نفس حدوث و تجدد ست و ہر شے نابود گشتہ باز پیدا مے شود لکن باستغراق تماشا مے حیات خود این را محسوس نمی کنیم ف حال عمر انسان چوں آب جو مسلسل ست کہ ہر جزو آب کہ در یک جا باشد در لحظہ دیگر بجائے دیگر رسد جز دیگر باشد و ہمچنیں بجائے دیگر ہمچناں ہر جزو از عمر انسان کہ در آنے باشد در آن دیگر متغایر از آن باشد الخ

۴ اما بوجہ اتصال آن ان واستمرار حیات این اجزا متمیز نمے شوند و مثال آن شعلہ جوالہ ست ف یعنے سر حدوث و تجدد حیات را حضرت حسام الدین کہ خلیفۂ اعظم مولانا بودند خوب مے دانند و درست

شیر اندر آتش و در خشم و شور | دید کاں خرگوش مے آید ز دور
می‌دود بے دہشت و گستاخ او | خشمگین و تند و تیز و ترش رو
کز شکستہ آمدن تہمت بود | وز دلیری دفعِ ہر ریبت بود
چوں رسید او پیشتر نزدیکِ صف | بانگ برزد شیر ہاں اے ناخلف
من کہ گاواں را زہم بدریدہ ام | من کہ گوشِ شیرِ نر مالیدہ ام
نیم خرگوشے چہ باشد کو چنیں | امرِ ما را افگند اندر زمیں
ترکِ خواب و غفلتِ خرگوش کن | غرۂ ایں شیر اے خر گوش کن

عذر گفتن خرگوش بشیر از تاخیر و لابہ کردن

گفت خرگوش الاماں عذریم ہست | گر دہد عفوِ خداوندیت دست
باز گویم چوں تو دستوری دہی | تو خداوندی و شاہ و من رہی
گفت چہ عذر اے قصورِ ابلہاں | ایں زماں آیند در پیشِ شہاں؟
مرغِ بے وقتی سرت باید برید | عذرِ احمق را نمے باید شنید
عذرِ احمق بدتر از جرمش بود | عذرِ ناداں زہرِ ہر دانش شود
عذرت اے خرگوش از دانش تہی | من نہ خرگوشم کہ در گوشم نہی
گفت اے شہ ناکسے را کس شمار | عذرِ استم دیدگاں را گوش دار
خاص از بہرِ زکوٰۃِ جاہِ خود | گمرہے را تو مراں از راہِ خود
بحر کو آبے بہر جو مے دہد | ہر خسے را بر سر و رو مے نہد
کم نخواہد گشت دریا زیں کرم | از کرم دریا نگردد بیش و کم

سلہ مرغِ بیگہ قبل از طلوعِ فجر بانگ بردارد در ولایت او را ذبح مے کنند [illegible] زبان و [illegible] آوردہ و بحظ [illegible] سلہ [illegible] دور اے بزرگان کوچکاں را

گفت دارم من کرم بر جائے او ‏ ‏ جامۂ ہر کس برم بالائے او

گفت بشنو گر نباشد جائے لطف ‏ ‏ سر نہادم پیش اژدرہائے عنف

من بوقتِ چاشت در راہ آمدم ‏ ‏ با رفیقِ خود سوے شاہ آمدم

با من از بہرِ تو خرگوشے دگر ‏ ‏ جفت ہمرہ کردہ بودند آن نفر

شیرے اندر راہ قصدِ بندہ کرد ‏ ‏ قصدِ ہر دو ہمرۂ آیندہ کرد

گفتمش ما بندۂ شاہنشہیم ‏ ‏ خواجہ تاشانِ کہ آں درگہیم

گفت شاہنشہ کہ باشد شرم دار ‏ ‏ پیشِ من تو یادِ ہر ناکس میار

ہم ترا و ہم شہت را بر درم ‏ ‏ گر تو با یارت بگردی از برم [۱]

گفتمش بگذار تا بارِ دگر ‏ ‏ روئے شہ بینم برم از تو خبر

گفت ہمرہ را گرو نہ پیشِ من ‏ ‏ ورنہ قربانی تو اندر کیشِ من

لابہ کردیمش بسے سودے نکرد ‏ ‏ یارِ من بستد مرا بگذاشت فرد

ماندہ آں ہمرہ گرو در پیشِ او ‏ ‏ خوں رواں شد از دلِ بیخویشِ او

یارم از زفتی سہ چنداں بُد کہ من ‏ ‏ ہم بہ لطف و ہم بخوبی ہم بہ تن

بعد ازیں زاں شیر آں رہ بستہ شد ‏ ‏ حالِ ما ایں بود کت دانستہ شد

از وظیفہ بعد ازیں امید بُر ‏ ‏ حق ہمے گویم ترا الحق مُر [۲]

گر وظیفہ بایدت رہ پاک کن ‏ ‏ ہیں بیا و دفعِ آں بیباک کن

جواب گفتنِ شیر خرگوش را و رواں شدن در راہ

گفت بسم اللہ بیا تا او کجاست ‏ ‏ پیشتر شو گر ہمے گوئی تو راست

[۱] در بعض نسخ درم بجائے برم درزع ست یعنی از در دارد من [۲] راستی تلخ ست

تا سزای او و صد چون او و هم　　ور دروغست این سزای تو و هم

اندر آمد چون قلاوزی به پیش　　تا برد او را بسوی دام خویش

سوی چاهی کو نشانش کرده بود　　چاه مغ را دام جانش کرده بود

می‌شدند آن هر دو تا نزدیک چاه　　اینت خرگوشی چو آب زیر کاه

آب کاهی را بهامون می‌برد　　آب کوهی را عجب چون می‌برد

دام مکر او کمند شیر بود　　طرفه خرگوشی که شیری را ربود

موسیی فرعون را تا رود نیل　　می‌کشد با لشکر و جمع ثقیل

پشهٔ نمرود را با نیم پر　　می‌شکافد بی‌محابا مغز سر

حال آن کو قول دشمن را شنود[1]　　بین سزای آنکه شد یار حسود

حال فرعونی که هامان را شنود　　حال نمرودی که شیطان را شنود

دشمن ار چه دوستانه گویدت　　دام دان گر چه ز دانه گویدت

گر ترا قندی دهد آن زهر دان[2]　　گر بتن لطفی کند آن قهر دان

چون قضا آید نبینی غیر پوست[3]　　دشمنان را باز نشناسی ز دوست

چون چنین شد ابتهال آغاز کن[4]　　ناله و تسبیح و روزه ساز کن

ناله می‌کن کای تو علام الغیوب　　زیر سنگ مکر بد ما را مکوب

یا کریم العفو ستار العیوب[5]　　انتقام از ما مکش اندر ذنوب

آنچه در کونست اشیا از چه هست　　وانما جان را بهر حالت که هست

گر سگی کردیم ای جان آفرین　　شیر را مگمار بر ما زین کمین

آب خوش را صورت آتش مده[6]　　اندر آتش صورت آبی منه

ف۱ بر سخن دشمن اعتماد نمودن خود را خویشتن ہلاک کردن است۔
ف۲ خصم میگوید اگر چہ [illegible] خواہیست کرد [illegible]
ف۳ اذا جاء القضاء عمی البصر [illegible]
ف۴ چون چنین شد [illegible] است پس تضرع و ابتہال آغاز باید کرد [illegible] در حدیث آمده الدعاء یرد البلاء [illegible]
ف۵ [illegible]
ف۶ [illegible]

از شراب قهر چون مستی دهی / نیستها را صورت هستی دهی

چیست مستی بند چشم از دید چشم / تا نماید سنگ گوهر پشم یشم

چیست مستی حسها مبدل شدن / چوب گز اندر نظر صندل شدن

قصهٔ سلیمان علیه السلام و هدهد و بیان آنکه چون قضا آید چشمها بسته شود

چون سلیمان را سراپرده زدند / جمله مرغانش بخدمت آمدند

همزبان و محرم خود یافتند / پیش او یک یک بجان بشتافتند

جمله مرغان ترک کرده چیک چیک / با سلیمان گشته افصح من اخیک

همزبانی خویشی و پیوندی ست / مرد با نامحرمان چون بندی ست

ای بسا هندو و ترک همزبان / ای بسا دو ترک چون بیگانگان

پس زبان محرمی خود دیگرست / همدلی از همزبانی بهترست

غیر نطق و غیر ایما و سجل / صد هزاران ترجمان خیزد ز دل

جمله مرغان هر یکی اسرار خود / از هنر وز دانش و از کار خود

با سلیمان یک بیک وا می‌نمود / از برای عرضه خود را می‌ستود

از تکبر نی و از هستی خویش / بهر آن تا ره دهد او را به پیش

چون بباید برده را خواجه / عرضه دارد از هنر دیباجه

چونکه دارد از خریداریش ننگ / خود کند بیمار و شل و کور و لنگ

نوبت هدهد رسید و پیشه اش / وان بیان صنعت و اندیشه اش

---

۵۱ چوں از شراب قہر تو عقل کسے بزوال را یدا مو ہوس [illegible] ہوجاتا ہے پس اس مبتلا سے خطا کردہ
۵۲ مستی یا زوال عقل یہی ہست کہ بصیرت وقت تمیز نماند کہ پارہ سنگ مثل مروارید و یشم چوں سنگ یشب نظر آید
۵۳ گز درختے باشد کہ دانت [illegible] ضرب المثل ست بناری کہا و گو یند
۵۴ ذکر زبان وال موجب اتحاد ہر کس غیر جنس باشد بذکر مجانست معنوی اتصال مے کنند مثل اتحاد زبان فضل و اعلی باشد
۵۵ اگر این مجانست روحانی و معنوی [illegible] دلیں بلا تکلم زبان و اشارت دست و سر و تعبیر تحریر و تنہا صد ہزار ترجمان از دل خیزد پس توجیہ باطنی بالکلام نفسی باقی الضمیر را بر مخاطب ظاہر تواں کرد

گفت اے شہ یک ہنر کاں کہترست　　باز گویم گفت کوتہ بہترست
گفت برگو تا کدام ست آں ہنر　　گفت من آنگہ کہ باشم اوج بر
بنگرم از اوج با چشمِ یقیں　　من ببینم آب در قعرِ زمیں
تا کجا ئیست و چہ عمقستش و چہ رنگ　　از چہ مے جوشد ز خاکے یا ز سنگ
اے سلیماں بہرِ لشکرگاہ را　　در سفر مے دار ایں آگاہ را
پس سلیماںؑ گفت شو ما را رفیق　　در بیابانہائے بے آب اے شفیق
ہمرہِ ما باشی و ہم پیشوا　　۲　تا کنی تو آب پیدا بہرِ ما
تا بیابی بہرِ لشکر آب را　　۱　در سفر سقا شوی اصحاب را
باش ہمراہِ من اندر روز و شب　　تا نہ بیند از عطش لشکر تعب
بعد ازاں ہدہد بدو ہمراہ بود　　زانکہ از آب نہاں آگاہ بود

سطہ مترتع آں باشد کہ اول قدح شراب صاف پر گردد و اگر در قدح شراب دُردے نشیں باشد در آخر قدح آید اما اگر در اول قدح شراب با صاف آید ایں امر ریناء ال بودن ساقی دال است و ایں مثل آنجا آرند کہ کسے در اوّل معاملہ سوء نیت کذب بیان را بعمل آرد

طعنہ زدن زاغ در دعویٔ ہدہد

زاغ چوں بشنود آمد از حسد　　با سلیماں گفت کو کژ گفت و بد
از ادب نبود بہ پیشِ شہ مقال　　خاصہ خود لافِ دروغین و محال
گر مر او را ایں نظر بودے مدام　　چوں ندیدے زیرِ مشتِ خاک دام
چوں گرفتار آمدے در دام او　　چوں قفس اندر شدے ناکام او
پس سلیماں گفت کاے ہدہد رواست　　کز تو در اوّل قدح ایں درد خاست
چوں نمائی مستی اے خوردہ تو دوغ
پیش من لافی زنی آنگہ دروغ

جواب گفتن ہدہد مر سلیمان را در یں طعنہ

گفت اے شہ بر منِ عور وگدا | قولِ دشمن مشنو از بہرِ خدا
گر بسطلان ست دعوے کردنم | نک نہادم سر ببر از گردنم
زاغ کو حکمِ قضا را منکرست | گر ہزاراں عقل دارد کافرست
در تو تا کافے بود از کافراں | جاے گند وشہوتی چوں کافِ ران
من ببینم دام را اندر ہوا | گر نپوشد چشمِ عقلم را قضا
چوں قضا آید شود دانش بخواب | مہ سیہ گردد بگیرد آفتاب
از قضا ایں تعبیہ کے نادرست | از قضا داں کو قضا را منکرست

قصہ آدم علیہ السلام وبستن قضا نظر او را از مراعات صریح نہی وترک نہی وتاویل

بو البشر کو علم الاسما بگ ست | صد ہزاراں علمش اندر ہر رگ ست
اسمِ ہر چیزے چناں کاں چیز ست | تا بپایاں جانِ او را داد دست
ہر لقب کو داد آں مبدل نشد | آنکہ چستش خواند او کاہل نشد
ہر کرا او مقبل و آزاد خواند | ۳ او عزیز و خرم و دلشاد ماند
آنکہ آخر مومن ست اول بدید | ۱ ہر کہ آخر کافر او را شد پدید
ہر کہ آخر بیں بود او مومن ست | ۲ ہر کہ آخور بیں بود او بیدن ست
اسمِ ہر چیزے تو از دانا شنو | رمزِ سرِ علم الاسما شنو

---

۵۱ چوں زاغ ایمان بتقدیر حق ندارد و منکر تقدیر حق کا فرباشد پس او کافرست ۵۲ مراد از کافِ حصہ دشمہ در وصف قلیل مراد از کاف ران شرمگاہ یعنے ہر شمہ از اوصاف کفر دارد او خبیث وبندہ شہوات است ۵۳ یعنے زاغ کہ بر من آنچنیں تہمت نمرود مرا بدروغ گوئی متہم ساخت اینہم از قضاے الہی بود ومنکر بودن او از قضا ہم از مقتضیات قضاست واینچنیں اسرار از قضا ببینیست ۵۴ حضرت آدم علیہ السلام کہ پدر نوع انسان اند و از خداوند تعالیٰ شرف علم آدم الاسما کا ہا یافتند با آں شرف وعظمت وباآں وسعت علم وحکمت خود بسبب حکم قضا شدند پس از غیر وے چہ چیز کہ از قضا ایمن باشد ۵۵ چوں در بیان علم آدم ذکر آں مے رفت کہ ایشاں از عواقب امور ہمہ آگاہ بودند پس بالفرض جدا اینجا ذکر در مدح عاقبت بینی ومآل اندیشی شروع نمود یعنے ہر کہ حقیقت را در نظر دارد اہل ایمان ہست وہر کہ چوں بہائم بغیر از لذات فانیہ ہیچ چیز نظر ندارد او بیدین ہست ۵۶ یعنی از آں مآل اندیشی مے فرمایند کہ اسم ہر چیز بلحاظ مآل وانجام او باشد وحکم نیکی وبدی او بر مآل اسم وانجام مترتب گردد

اسم هر چیزی بر ما ظاهرش / اسم هر چیزی بر خالق سرّش

نزد موسی نام چوبش بُد عصا / نزد خالق بود نامش اژدها

بُد عمر را نام اینجا بت پرست / لیک مؤمن بود نامش در الست

آنکه بُد نزدیک ما نامش منی / پیش حق این نقش بُد که با منی

صورتی بُد این منی اندر عدم / پیش حق موجود نه بیش و نه کم

حاصل آمد آن حقیقت نام ما / پیش حضرت کان بود انجام ما

مرد را بر عاقبت نامی نهند / نه بر آن کان عاریت نامی نهند

چشم آدم کو بنور پاک دید / جان و سرّ نامها گشتش پدید

چون ملک انوار حق بروی بیافت / ۲ در سجود افتاد و در خدمت شتافت

چون ملائک نور حق دیدند ازو / ۱ جمله افتادند در سجده برو

مدح این آدم که نامش می‌برم / قاصرم گر تا قیامت بشمرم

این همه دانست و چون آمد قضا / دانش یک نهی شد بروی غطا

کای عجب نهی از پی تحریم بود / یا بتاویلی بدو توهیم بود

در دلش تاویل چون ترجیح یافت / طبع در حیرت سوی گندم شتافت

باغبان را خار چون در پای رفت / دزد فرصت یافت کالا برد تفت

چون ز حیرت رست باز آمد براه / دید برده دزد رخت از کارگاه

ربنا انا ظلمنا گفت و آه / یعنی آمد ظلمت و گم گشت راه

این قضا ابری بود خورشیدپوش / شیر و اژدرها شود زو همچو موش

من اگر دامی نبینم گاه حکم / من نه تنها جاهلم در راه حکم

سه شعب که در ... حق صورت ... حق او

... صورت شکل ... بود که ... ست

چون در ضمن بیان علم آدم علیه السلام مدح عاقبت ...

[illegible]

اے خنک آں کو نکوکاری کند / زور را بگذارد و زاری کند

گر قضا پوشد سیہ ہمچوں شبت / ہم قضا دستت بگیرد عاقبت

گر قضا صد بار قصدِ جاں کند / ہم قضا جانت دہد درماں کند

ایں قضا صد بار اگر راہت زند / بر فراز چرخ خرگاہت زند

از کرم داں اینکہ مے ترساندت / تا بملکِ ایمنی بنشاندت

چوں بترساند ترا آگہ شوی / ور نترساند ترا گمرہ شوی

ایں سخن پایاں ندارد گشت دیر / گوش کن تو قصۂ خرگوش و شیر

پاے واپس کشیدن خرگوش از شیر چوں نزدیک چاہ آمد

شیر با خرگوش چوں ہمراہ شد / پر غضب پرکینہ و بدخواہ شد

بود پیشا پیش خرگوشِ دلیر / ناگہاں پا را کشید از پیشِ شیر

چونکہ نزدِ چاہ آمد شیر دید / کز رہ آں خرگوش ماند و پا کشید

گفت پا واپس کشیدی تو چرا / پاے را واپس مکش پیش اندرآ

گفت کو پایم کہ دست و پاے رفت / جانِ من لرزید و دل از جاے رفت

رنگِ رویم را نمے بینی چو زر / ز اندروں خود مے دہد رنگم خبر

حق چو سیما را معرّف خواندہ است / چشمِ عارف سوے سیما ماندہ است

رنگ و بو غمّاز آمد چوں جرس / از فرس آگہ کند بانگِ فرس

بانگِ ہر چیزے رساند زو خبر / تا بدانی بانگِ خر از بانگِ در

گفت پیغمبر بتمییزِ کساں / مرءٌ مخفی لدیٰ طیّ اللّساں

۵۱ مبارک است آنکس کہ چوں قضا را از تکلب گناہے شود و بتوبہ و استغفار گراید ۵۲ چوں بقضائے الٰہی مشکلات و مصائب پیش آید متوجہ بدعا و مناجات باید شد شاید کہ در قضائے حق نجات از آں مصائب ہمیں جہت مقدر باشد ۵۳ اشارہ بکلمات ایں آیۂ کریمہ کہ در سورۂ بقرہ ست تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا یعنی تو از اہل احتیاج باز صورت ایشاں بشناختی کہ از مردم بالحاح سوال نمے کنند سر نیست کہ آں چیزے را کہ از آں شناخت یعنی صورت چہرہ نیز بہ شناخت احوال او ست ۵۴ بانگ در آوازے کہ از تختہ در بوقت بند کردن یا کشادن او برآید در بعض نسخ بجائے آں ہجو در نے ست کہ جمع ذرہ یعنی حملہ یعنی سوراخ ست ۵۵ حضرت امیر العلوم سے فرماید کہ ایں اشارہ ست بحدیث المرء مخبوء فی تحت لسانہ لا فی طیلسانہ یعنی مرد در زبان خود پنہاں ست نہ در چادر خود

رنگِ رو از حالِ دل دارد نشان | رحمتم کن مہرِ من در دل نشان
رنگِ روے سرخ دارد بانگِ شکر | رنگِ روے زرد دارد صبر و نکر
۳ در من آمد آنچہ در وے گشت مات | آدمی و جانور جامد نبات
۱ در من آمد آنکہ دست و پا برد | رنگِ روے و قوت و سیما برد
۲ آنکہ در ہر چہ در آید بشکند | ہر درخت از بیخ و بن او بر کند
ایں چنیں خود اجزا اند کلیات ازو | زرد کردہ رنگ و فاسد کردہ بو
تا جہاں گہ صابر است و گہ شکور | بوستاں گہ حلہ پوشد گاہ عور
آفتابے کو بر آید نار گوں | ساعتے دیگر شود او سرنگوں
اختران تافتہ بر چار طاق | لحظہ لحظہ مبتلاے احتراق
ماہ کو افزود ز اختر در جمال | شد ز رنجِ دق او ہمچوں ہلال
ایں زمینِ با سکون و با ادب | اندر آرد زلزلہ اش در لرز و تب
اے بسا کہ زیں بلاے ناگہاں | گشتہ است اندر زمیں چوں ریگ آں
اے بسا کہ زیں بلاے مردہ ریگ | گشتہ است اندر جہاں او خرد و ریگ
ایں ہوا با روح آمد مقترن | چوں قضا آید وبا گشت و عفن
آبِ خوش کو روح را ہمشیرہ شد | در غدیرے زرد و تلخ و تیرہ شد
آتشے کو باد دارد در بروت | ہم یکے بادے برو خواند یموت
خاک کو شد مایہ گل در بہار | ناگہاں بادے بر آرد زو دمار
حالِ دریا ز اضطراب و جوشِ او | فہم کن تبدیلہاے ہوشِ او
چرخ سرگرداں کہ اندر جستجوست | حالِ او چوں حالِ فرزندانِ اوست

سلہ رنگِ سرخ چہرہ دلالت بر شکر و احسانمندی مے کند و رنگ زرد علامت عذاب و رنج باشد
سلہ مراد ازیں چیز خوف موت ست و ایں خوف بہر چیز کہ طاری گردد رنگ او را فق و قوا [illegible] او را مضمحل گرداند [illegible]
سلہ بعد ذکر آفت موت در حیوانات و نباتات و جمادات [illegible]
سلہ [illegible]
سلہ [illegible]

گه حضیض و گه میانه گاه اوج ‌ ‌ اندرون از سعد و نحسی فوج فوج

گه شرف گاهی صعود و گه فرح ‌ ‌ گه وبال و گه هبوط و گه ترح

از خود ای جزو ز کلها مختلط ‌ ‌ فهم می کن حالت هر منبسط

چون نصیب مهتران درد است و رنج ‌ ‌ کهتران را کی توان بود گنج

چونکه کلیات را رنج است و درد ‌ ‌ جزو ایشان چون نباشد روی زرد

خاصه جزوی کو ز اضداد است جمع ‌ ‌ ز آب و خاک و آتش و باد است جمع

این عجب نبود که میش از گرگ جست ‌ ‌ این عجب کین میش دل در گرگ بست

۲ زندگانی آشتی ضدهاست ‌ ‌ مرگ آن کاندر میانشان جنگ خاست

۴ صلح اضداد است این عمر جهان ‌ ‌ جنگ اضداد است عمر جاودان

۱ زندگانی آشتی دشمنان ‌ ‌ مرگ وا رفتن بأصل خویش دان

۴ صلح دشمن وار باشد عاریت ‌ ‌ دل بسوی جنگ دارد عاقبت

روز کی چند از برای مصلحت ‌ ‌ با هم آمد اندر وفا و مرحمت

عاقبت هر یک بجوهر بازگشت ‌ ‌ هر یکی با جنس خود انباز گشت

لطف باری این پلنگ رنگ را ‌ ‌ الف داد و بُرد ایشان جنگ را

لطف حق این شیر را و گور را ‌ ‌ الف داده است این دو ضد دور را

چون جهان رنجور و زندانی بود ‌ ‌ چه عجب رنجور اگر فانی بود

سله اوج و حضیض و اوسط نزد اہل نجوم نامہائے نقاط فلک کہ از حرکت در وے پیدا میشود اوسط بطریق ترجمہ بلفظ میانہ تعبیر نمودند سعد و نحس یعنی مبارک و نامبارک صفات سیارگان ست کہ در فلک اند یعنی این ہمہ حالات بر تغیر و تقلب احوال دلالت مے کنند کہ علامت ناپایداری است سله شرف بلندی صعود بالا رفتن ہبوط فرود آمدن فرح خوشی ترح ناخوشی این ہمہ احوال سیارگان را [illegible] است سله خطاب با انسان ست [illegible] موت ز ذکر تغیرات و تقلبات عناصر و غیرہ مخلوقات [illegible] ست [illegible] انسان از تغیرات مذکورہ [illegible] اجزائے جسمانیہ خود را کہ آب و خاک و باد و آتش ست [illegible] سله یعنی موت انسان [illegible] نیست [illegible] زندگی او [illegible] عناصر [illegible] با ہم ترکیب یافتہ

پرسیدن شیر سبب پا واپس کشیدن خرگوش را و جواب او

خواند بر شیر او ازین رو پندها ‌ ‌ گفت من پس مانده ام زین بندها

شیر گفتش تو ز اسباب مرض　　این سبب گو خاص کاینستم غرض

پاے را واپس کشیدی تو چرا　　میدہی بازیچہ واہی مرا

گفت آں شیر اندریں چہ ساکن است　　اندریں قلعہ ز آفات ایمن است

یار من بستد ز من در چاہ بُرد　　برگرفتش از رہ و بے راہ بُرد

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل ست　　زانکہ در خلوت صفاہاے دل ست

ظلمتِ چہ بہ کہ ظلمتہاے خلق　　سر نبرد آنکس کہ گیرد پاے خلق

پیش آ زخمم او را قاہر ست　　تو ببیں کاں شیر در چہ حاضر ست

من سوزیدہ ام زاں آتشی　　تو مگر اندر برِ خویشم کشی

تا بہ پشتی تو اے کانِ کرم　　چشم بکشایم بچہ در بنگرم

من بہ پشتی تو تانم آمدن　　کہ نگہدارم دراں چہ بے رسن

نظر کردن شیر در چاہ و دیدن عکس خود را و عکس آں خرگوش

شیر اندر برِ خویشش کشید　　در پناہِ شیر تا چہ مے دوید

چونکہ در چہ بنگریدند اندر آب　　اندر آب از شیر و او در تافت تاب

شیر عکسِ خویش دید از آب تفت　　شکلِ شیر و در برش خرگوش زفت

چونکہ خصمِ خویش را در آب دید　　مر ورا بگذاشت اندر چہ جہید

در فتاد اندر چہے کو کندہ بود　　زانکہ ظلمے بر سرش آیندہ بود

چاہِ مظلم گشت ظلمِ ظالماں　　اینچنیں گفتند جملہ عالماں

ہر کہ ظالمتر چہش باہول تر　　عدل فرمودہ ست بدتر را بتر

۵۱ بمناسبت ذکر قیام شیر در چاہ فوائد عزلت و گوشہ نشینی بیان سے فرماتے ہیں ۵۲ چنانکہ حق تعالےٰ فرماتا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے بدلہ بدی کا بدی ہے برابر اس کے ماحصل مصرعہ ثانیہ کہ تقاضائے عدل آں بادشاہ کہ بمعاملہ بدتر سلوک کند جزائے او ہم بدتر باید داد

اینکه تو از ظلم چاہے می کنی ۔۔۔ از برائے خویش دامے می تنی

بر ضعیفاں گر تو ظلمے می کنی ۔۔۔ دانکه اندر قعرِ چاهِ بے بُنی (بے بنیاد)

گردِ[۵۱] خود چوں کرمِ پیله بر متن ۔۔۔ بهرِ خود چه می کنی اندازه کن

مر[۵۲] ضعیفاں را تو بے خصمے مداں (مدد و معاون) ۔۔۔ از نُبی اِذْ جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ بخواں

گر[۵۳] تو پیلی خصم تو از تو رمید ۔۔۔ نک جزا طَیْراً اَبَابِیلت رسید

گر ضعیفے در زمیں خواهد اماں (از حق) ۔۔۔ غلغل (پرندہ) افتد در سپاهِ آسماں

گر بدندانش گزی پر خوں کنی ۔۔۔ دردِ دندانت بگیرد چوں کنی

شیر خود را دید در چه وز غلو ۔۔۔ خویش را نشناخت آں دم از عدو

عکسِ خود را او عدوِ خویش دید ۔۔۔ لاجرم بر خویش شمشیرے کشید

اے[۵۴] بسا ظلمے که بینی از کساں ۔۔۔ خوے تو باشد در ایشاں اے فلاں

اندر ایشاں تافته هستیِ تو (انانیت تو منعکس شدہ) ۔۔۔ از نفاق و ظلم و بدمستیِ تو

آں توئی واں زخم بر خود میزنی ۔۔۔ بر خود آں دم تارِ لعنت می تنی

در خود آں بد را نمی بینی عیاں ۔۔۔ ورنه دشمن بوده خود را بجاں

حمله بر خود می کنی اے ساده مرد ۔۔۔ همچو آں شیرے که بر خود حمله کرد

چوں بقعرِ خوے خود اندر رسی ۔۔۔ پس بدانی کز تو بود آں ناکسی

شیر را در قعر پیدا شد که بود ۔۔۔ نقشِ او آں کش دگر کس می نمود

هر که دندانِ ضعیفے می کند ۔۔۔ کارِ آں شیرِ غلط بیں می کند

اے[۵۵] بدیده خالِ بد بر روے عم ۔۔۔ عکسِ خالِ تست آں از عم مرم

مؤمناں[۵۶] آئینهٔ یکدیگر اند ۔۔۔ ایں خبر را از پیمبر آورند

---

۵۱ باختیار مراسم ظلم و ستم در راه خود چاه مکن چنانکه کرم پیله بر خود تار ابریشم پیچیده قبر خود سازد و بهد بال میرد

۵۲ چنیں گماں مبر که مظلوماں را کسے حامی نیست سورهٔ نصر بخواں تا ترا معلوم گردد که گرده قلیل مسلماناں که از ظلم دیرینه مشرکین بتنگ آمده اند بعد بیست و یک سال بنصرت حق و حمایت او چناں قوت یافتند که همه دشمناں دین را عرضهٔ هلاک ساختند و بنیاد کفر و شرک را در همه خطه عرب از بیخ و بن بر انداختند

۵۳ اشاره است بقصهٔ اصحاب فیل که بارادهٔ هدم کعبه با فیلاں کوه پیکر بمکه آمده بودند حق تعالے بقهر خود جانورے از ابابیل فرستاد که بمنقار آں سنگریزها بود و بر دشمناں سنگریزها باریدند که همه هلاک شدند قصهٔ ایشاں در سورهٔ ابابیل مذکور است

۵۴ مولانا در ایں جا از احوال و افعال آں شیر ستمگار ایں نتیجه عبرت بخش اخذ مے کنند که بعضے کساں بر دیگراں اتهام ظلم مے کنند حالانکه منشاے آں ظلم خود ایشاں مے باشد چنانکه شیر که خود موصوف بصفت ظلم بود ...

چوں در چاه نظر کرد عکس خود را دید و آں را شیر ستمگار پنداشت حالانکه او را وجود مستقل نبود بلکه عکس تصویر خود شیر بود

۵۵ یعنی عیب بینندهٔ دیگراں عکس عیب خود مے بیند

۵۶ همه حال عیب خویش شنید طعنه بر عیب دیگراں مزنید

۵۶ اشاره بحدیث المؤمن مرآة المؤمن مومن آئینهٔ مومن باشد یعنی چنانکه هر کس حال وجه خود را در آئینه سے تواند دید همچناں مومن عیب نفس خود را از زبان برادر دینی خود سے تواند شنید در ربط ایں بیت با ماقبله چنیں است که در آنجا مذمت عیب گیری و نکته چینی فرموده اند در ایں جا مے فرمایند که اگر مومن برادر خود را بقصد نصیحت بر عیوب او اطلاع بخشد یا مرشد مرید خود را بر معائب او تنبیه کند ایں چنیں عیب گیری مذموم نیست

پیش چشمت داشتی شیشهٔ کبود — زان سبب عالم کبودت می‌نمود

گر نه کوری این کبودی دان ز خویش — خویش را بد گو مگو کس را تو بیش

مؤمن ار ینظر بنور الله نبود — عیب مؤمن را برهنه چون نمود

چونکه تو ینظر بنار الله بدی — نیکوی را وا ندیدی از بدی (در بدی از نیکوی غافل شدی)

اندک اندک آب بر آتش بزن (این ارشاد و ہدایت ست) — تا شود نار تو نور ای بوالحزن

تو بزن یا ربنا آب طهور — تا شود این نار عالم جمله نور

کوه و دریا جمله در فرمان تست — آب و آتش ای خداوند آن تست

گر تو خواهی آتش آب خوش شود (ای خدا) — ور نخواهی آب هم آتش شود

۲ بی طلب تو این طلبمان داده — بی شمار و حد عطا بنهاده (گنج احسان بر همه بکشاده)

۸ با طلب (طلب لسانی) چون ندهی ای حی ودود — کز تو آمد جملگی جود و وجود

۵ در عدم کی بود ما را خود طلب (طلب لسانی) — بی سبب کردی عطاهای عجب

۶ جان و نان دادی و عمر جاودان (نسخه: خان و مان) — سائر نعمت که ناید در بیان

۳ بی شمار و حد عطاها داده (منقول از نسخهٔ کانپوری) — باب رحمت بر همه بکشاده

۱ این طلب در ما هم از ایجاد تست — رستن از بیداد یا رب داد تست

۴ بی طلب هم میدهی گنج نهان — رایگان بخشیده جان جهان (مفت)

۷ هکذا انعم الی دار السلام — بالنبی المصطفی (برگزیده) خیر الانام (بهترین خلق)

مژده بردن خرگوش سوی نخچیران که شیر در چاه افتاد

چونکه خرگوش از رهائی شاد گشت — سوی نخچیران روان شد تا بدشت

سله در حدیث آمده اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله یعنی از فراست مؤمن بپرهیزید که او بنور خدا می‌بیند. مولانا می‌فرمایند که عیب‌بین مردم را از شیشهٔ سیاه می‌بیند [illegible] اہل ایمان که بنور حق بینند [illegible] سله ترتیب این ابیات در بعض نسخ موافق ترتیب ہندسی دیده شد سله [illegible] رسول الله [illegible] روم [illegible] سرور کائنات صلی الله علیه وسلم

شیر را چون دید محو ظلم خویش　　سوی قوم خود دوید او پیش پیش

شیر را چون دید کشته ظلم خود　　می دوید او شادمان و بارشد

شیر را چون دید در چه کشته زار　　چرخ میزد شادمان تا مرغزار

دست میزد چون رهید از دست مرگ　　سبز و رقصان در هوا چون شاخ و برگ

شاخ و برگ از حبس خاک آزاد شد　　سر بر آورد و حریف باد شد

برگها چون شاخ را بشکافتند　　تا ببالای درخت اشتافتند

با زبان شطأه شکر خدا　　می سراید هر بر و برگی جدا

بی زبان هر بار و برگ و شاخها　　می سراید ذکر و تسبیح خدا

که بپرورد اصل ما را ذو العطا　　تا درخت استغلظ آمد فاستوی

جانهای بسته اندر آب و گل　　چون رهند از آب و گلها شاد دل

در هوای عشق حق رقصان شوند　　همچو قرص بدر بی نقصان شوند

جسمشان در رقص و جانها خود مپرس　　وانکه گرد جان از آنها خود مپرس

شیر را خرگوش در زندان نشاند　　ننگ شیری کو ز خرگوشی بماند

در چنین ننگی و انگه این عجب　　فخر دین خواهی که گویندت لقب

ای تو شیری در تگ این چاه فرد　　نفس چون خرگوش خونت ریخت و خورد

نفس خرگوشت بصحرا در چرا　　تو بقعر این چه چون و چرا

سوی نخچیران دوید آن شیرگیر　　کابشروا یا قوم اذ جاء البشیر

مژده مژده ای گروه عیش ساز　　کان سگ دوزخ بدوزخ رفت باز

مژده مژده کان عدوی جانها　　کند قهر خالقش دندانها

---

١ چون نفس خرگوش را شیر رقصان تشبیه داده اکنون حال مشتبه را در بیان آورده که مطالعه قدرت حق تعالی از فایده نیست.

٢ اشاره بآیه کریمه که در سوره فتح آمده کزرعٍ اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوی علی سوقه یعجب الزراع مثل روئیدگی که بر آرد شاخ باریک خود پس قوی کرد او را پس آن سطبر شد آخر بر تنه های خود راست شد که خوشنود شده از آن کاشتکاران

٣ اقتباس ست از همان آیت که مذکور شد ٤ چنانچه ذکر نباتات از خاک می رفت الخ طریق انتقال ذکر نجات ارواح از قید عناصر می فرماید خواه موت اضطراری باشد که آن انفکاک الروح عن البدن ست یا موت اختیاری که ترک لذات جسمانیست بریاضات و مجاهدات

٥ این جا انتقال دیگرست از ذکر گرفتاران قید ضلال و گمراهی و مراد از شیر روح ست و از خرگوش نفس و زندان عبارت از احوال و معیشت ٦ بعض کوته فهمان درباره این چنین ابیات می گویند که اینها تعریضات ست در حق امام فخرالدین رازی رحمة الله علیه که معاصر والد مولانا بودند و باشد که بسبب معاصرت کدورتی میان ایشان باشد اما حمل این چنین ابیات بر تعریض مناسب شان مولانا نیست که شیوه اراذل و اخساست و مرتبه مولانا ازین مدارج برتر و بلندتر ست ٧ بشارت باد شما را ای قوم که بشارت دهنده در رسید

+ + + +

مژده مژده کز قضا ظالم بچاه / اوفتاد از عدل و لطف پادشاه
آنکه از پنجه بسے سرہا بکوفت / ہمچو خس جاروب مرگش ہم بروفت
آنکه جز ظلمش دگر کارے نبود / آہِ مظلومش گرفت و کوفت زود
گردنش بشکست و مغزش بر درید / جانِ ما از قیدِ محنت وا رہید
گم شد و نابود شد از فضلِ حق / بر ہمہ دشمن شما را شد سبق

جمع شدن نخچیران نزد خرگوش و ثنا و مدح گفتن او را

جمع گشتند آں زماں جملہ وحوش / شاد و خنداں از طرب در ذوق و جوش
حلقہ کردند او چو شمعے درمیاں / سجدہ کردندش ہمہ صحرائیاں
تو فرشتہ آسمانی یا پری / یا تو عزرائیلِ شیرانِ نری
ہر چہ ہستی جانِ ما قربانِ تست / دست بردی دست و بازویت درست
راند حق ایں آب را در جوے تو / آفریں بر دست و بر بازوے تو
بازگو تا قصہ درمانہا شود / ۲ بازگو تا مرہم جانہا شود
بازگو تا چوں سگالیدی بمکر / ۱ آں عواں را چوں بمالیدی بمکر
بازگو کز ظلمِ آں استم نما / صد ہزاراں زخم دارد جانِ ما
بازگو آں قصہ کاں شادی فزاست / روحِ ما را قوت و دل را جانفزاست
گفت تائیدِ خدا بود اے مہاں / ورنہ خرگوشے چہ باشد در جہاں
قوتم بخشید و دل را نور داد / نورِ دل مر دست و پا را زور داد

له پنجه زدن گفته است صاحب [illegible] آنچه بریزد از هم تار و پود هستی ظالم [illegible] لطف پیدا بنما
له این بیت از نسخه متن بحر العلوم منقول شد
له بر [illegible] ثابت [illegible] دشمن [illegible] از [illegible] دشمن [illegible] ظلم [illegible] دشمن [illegible] این واقعه [illegible] دشمن [illegible] انجام [illegible] باشد

پند دادن خرگوش نخچیران را که از مردن خصم شاد مشوید

از بر حق می رسد تفضیلها / باز هم از حق رسد تبدیلها
جمله فضل اوست وانید ای نخچیں / سجده اش از جان و دل آرید هیں
حق بدور و نوبه این تائید را / مے نماید اہل ظن و دید را
۲ هین بملک نوبتی شادی مکن / اے تو بستهٔ نوبت آزادی مکن
۳ آنکه ملکش برتر از نوبت تنند / برتر از هفت انجمش نوبت زنند
۴ برتر از نوبت ملوک باقی اند / دور دائم روحها را ساقی اند
۱ چون بنوبت مے رسید این دولتت / از چه شد پر باد آخر سبلتت
ترک این شرب ار بگوئی یک دو روز / ترکنی اندر شراب خلد پوز
یک دو روزے چه که دنیا ساعتے ست / هر که ترکش کرد اندر راحتے ست
معنے الترک راحة گوش کن / بعد ازاں جام بقا را نوش کن
یا سگاں بگزار ایں مردار را / خرد بشکن شیشهٔ پندار را

تفسیر رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر

اے شہاں کشتیم ما خصم برون / ماند خصمے زاں بتر در اندرون
کشتن ایں کار عقل و ہوش نیست / شیر باطن سخرهٔ خرگوش نیست
دوزخ ست ایں نفس و دوزخ اژدہا ست / کو بدریا ها نگردد کم و کاست
هفت دریا را در آشامد هنوز / کم نگردد سوزش آں خلق سوز

سله این بیت در نسخهٔ کانپوری ببیت آخر برآید سله چون برگشت تاریخ ما بقبض شوی شاد مشو که اینها بنوبت ترا بدست افتاد و باز بنوبت بکسے دیگر رسد تو باید این سلسله نوبت هستی خود را آزاد و فنا بشناس سله ترتیب این ابیات در نسخهٔ کانپوری بترتیب چنین است با بیت سله سبلت بر باد شدن مغرور گشتن یعنی تو چرا مغرور شدی سله اشاره بقول مشهور الدنیا ساعة فاجعلها طاعة یعنی این قول را حدیث مے پندارند از حقیقت حدیث نیست و ترجمه و تشریح در بیت سله پس ترا هر لحظه مرگ و رجعتے ست الخ گذشت در چند ابیات قبل از عنوان رسیدن خرگوش بشیر ظالم تشبیه بیت سله اشاره بقول مشهور الدنیا جیفة وطالبوها کلاب یعنی دنیا مردار ست و طالبانش سگان این مردار هیچگاه نشنیده ایم حدیث نیست سله حضرت شاه عبد العزیز محدث دهلوی قدس سره در تفسیر خود چنین مے فرمایند قول رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر در کتب صوفیه بسیار مستعمل ست و نزد ایشان حدیث نبوی ست بلکه در کلام بعضی سلف هم نیز این عبارت در مقام ترغیب مرا قبت جهاد نفس دیده شده لیکن در کتب حدیث بای ثبوت نه رسید تا هم دلیل بر تقدیم آن از جهاد اکبر جهاد نفس و شیطان ست و مراجعت از تدبیر ابن قیم صوفیه ست تا این کلام حدیث صحیح شفق علیه است المجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله کما لا یخفی علیکم و ان لفظ المسند البیهقی امثال هذه المقابلة انما یکون بحصول الکمال کما فی نظائر مثل المسلم من سلم المسلمون من یده و المهاجر من هاجر ما نهی الله عنه و محل جهاد اکبر مراجعت با کمال مخالف فهم متبع علماء سلیقه کتاب الله و عبارت شناسی هم از آن ابا سے کلی دارد زیرا که مراد مقابل لفظ رجعت ست در جهاد اصغر نهایت وابتدا است در جهاد اکبر غایت ست

سنگها و کافران سنگدل / اندر آید اندرو زار و خجل

هم نگردد ساکن از چندین غذا / تا ز حق آید مر او را این ندا

سیر گشتی سیر گوید نی هنوز / اینت آتش اینت تابش اینت سوز

عالمی را لقمه کرد و درکشید / معده اش نعره زنان هل من مزید

حق قدم بر وی نهد از لامکان / آنگه او ساکن شود از کن فکان

چونکه جزو دوزخست این نفس ما / طبع کل دارد همیشه جزوها

این قدم حق را بود کو را کشد / غیر حق خود که کمان او کشد

در کمان ننهند الا تیر راست / این کمان را باژگون کژ تیرهاست

راست شو چون تیر و واره از کمان / کز کمان هر راست بجهد بیگمان

چونکه واگشتم ز پیکار برون / روی آوردم به پیکار درون

قد رجعنا من جهاد الاصغریم / با نبی اندر جهاد اکبریم

قوت از حق خواهم و توفیق ولاف / تا بسوزن برکنم این کوه قاف

سهل شیری دان که صفها بشکند / شیر آنست آنکه خود را بشکند

تا شود شیر خدا از عون او / وا رهد از نفس و از فرعون او

سله بیان مکالمه دوزخ با خدا که در سوره ق مذکور است ندا کند فرماید هل امتلأت آیا تو پرشدی و تقول هل من مزید [illegible] سله چنانکه در حدیث مشکوة آمده [illegible] حتی یضع الله رجله فتقول قط قط فهنالک تمتلی [illegible]

آمدن رسول قیصر روم نزد عمر رض برسالت

در بیان این شنو یک قصه / تا بری از سر گفتم حصه

بر عمر آمد ز قیصر یک رسول / در مدینه از بیابان نغول

گفت کو قصر خلیفه ای حشم / تا من اسپ و رخت را آنجا کشم

قوم گفتندش که او را قصر نیست / مر عمرؓ را قصر جان روشنیست

گرچه از میری ورا آوازه ایست / همچو درویشان مر او را کازه ایست

ای برادر چون ببینی قصر او / چونکه در چشم دلت رستست مو

چشم دل از موی علت پاک دار / وانگهان دیدار قصرش چشم دار

هر کرا[۱] هست از هوسها جان پاک / زود بیند حضرت و ایوان پاک

چون محمد پاک شد زین نار و دود / هر کجا رو کرد وجه الله بود

چون رفیقی وسوسهٔ بدخواه را / کی ببینی ثَمَّ وجهُ الله را

۲ هر کرا باشد ز سینه فتح باب / او ز هر ذره ببیند آفتاب

۱ حق پدیدست از میان دیگران / همچو ماه اندر میان اختران

دو[۲] سر انگشت بر دو چشم نه / هیچ بینی از جهان انصاف ده

ور نبینی این جهان معدوم نیست / عیب جز انگشت نفس شوم نیست

تو ز چشم انگشت را بردار هین / وانگهانی هرچه میخواهی ببین

نوح[۳] را گفتند امت کو ثواب / گفت او ز آن سوی واستغشوا ثیاب

رو و سر در جامه‌ها پیچیده اید / لاجرم با دیده و نادیده اید

آدمی[۴] دیدست باقی پوستست / دید آنست آنکه دید دوستست

چونکه دید دوست نبود کور به / دوست کو باقی نباشد دور به

چون رسول روم این الفاظ تر / در سماع آورد شد مشتاق تر

دیده را بر جستن عمرؓ گماشت / رخت را و اسپ را ضایع گذاشت

هر طرف اندر پی آن مرد کار / میشدی پرسان او دیوانه وار

---

۱ برائے وصول بحق تهذیب نفس لازم ست ۲ مثال اینکه تا آنکه موانع وصول را از میان نه برداری و آن ساتر نفس ست در اصل بحق نتوانی شد ۳ اشاره بقول حضرت نوح که درباره قوم خود گفت و ذکرش در قرآن مجید هست جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِیْ آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ یعنی ایشان انگشتها خود در گوشهای خود کردند و جامهای خود پوشیده تا کلام من نشنوند (سوره نوح) حاصل بیت اینکه چون قوم نوح از ایشان سوال از ثواب آخرت کردند ایشان فرمودند که ثواب آخرت درای این انکار و اعراض ست که شما میکنید ۴ یعنی حقیقت انسان همین ست که ادراک حقایق کند و الا این نیست بجز پوست و استخوان و دیگر چیزی نباشد

کای چنین مردی بود اندر جهان | وز جهان مانند جان باشد نهان
جست او را تاش چون بنده شود | لاجرم جوینده یابنده شود

یافتن رسول قیصر روم عمرؓ را خفته در زیر خرمابن

دید اعرابی زنی او را دخیل | گفت عمرؓ نک بزیر آن نخیل
زیر خرمابن ز خلقان او جدا | زیر سایه خفته بین سایهٔ خدا
آمد آنجا و از دور ایستاد | مر عمرؓ را دید و در لرزه فتاد
هیبتی زان خفته آمد بر رسول | حالتی خوش کرد بر جانش نزول
مهر و هیبت هست ضد یکدگر | این دو ضد را دید جمع اندر جگر
گفت با خود من شهان را دیده‌ام | پیش سلطانان خوش و بگزیده‌ام
از شهانم هیبت و ترسی نبود | هیبت این مرد هوشم در ربود
رفته‌ام در بیشهٔ شیر و پلنگ | روی من زیشان نگردانید رنگ
بس شدستم در مصاف و کارزار | همچو شیر آن دم که باشد کارزار
بس که خوردم بس زدم زخم گران | دل قوی‌تر بوده‌ام از دیگران
بی سلاح این مرد خفته بر زمین | من بهفت اندام لرزان چیست این
هیبت حق است این از خلق نیست | هیبت این مرد صاحب دلق نیست
هر که ترسید از حق و تقوی گزید | ترسد از وی جن و انس و هر که دید
اندرین فکرت بحرمت دست بست | بعد یک ساعت عمرؓ از خواب جست
کرد خدمت مر عمرؓ را و سلام | گفت پیغمبر سلام آنگه کلام

سلہ [illegible]

۵۲ [illegible]

۵۳ ترجمہ حدیث [illegible] (جامع ترمذی) میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام قبل الکلام یعنی سلام پہلے اور کلام بعد [illegible]

پس علیکش گفت و او را پیش خواند / ایمنش کرد و بنزد خود نشاند
هر که ترسد مر ورا ایمن کنند / مر دل ترسنده را ساکن کنند
لا تخافوا هست نزل خائفان / هست در خور از برای خائف آن
آنکه خوفش نیست چون گوئی مترس / درس چه دهی نیست او محتاج درس
خاطر ویرانش را آباد کرد / آن دل از جا رفته را دل شاد کرد

سخن گفتن عمر رض با رسول قیصر روم و سوال رسول قیصر روم با عمر رض

بعد از آن گفتش سخنهای دقیق / و ز صفات پاک حق نعم الرفیق
وز نوازشهای حق ابدال را / تا بداند او مقام و حال را
حال چون جلوه ست زان زیبا عروس / وین مقام آن خلوت آمد با عروس
جلوه بیند شاه و غیر شاه نیز / وقت خلوت نیست جز شاه عزیز
جلوه کرده عام و خاصان را عروس / خلوت اندر شاه باشد با عروس
هست بسیار اهل حال از صوفیان / نادرست اهل مقام اندر میان
از منازلهای جانش یاد داد / وز سفرهای روانش یاد داد
وز زمانی کز زمان خالی بده است / وز مقام قدس کاجلالی شده ست
وز هوایی کاندر و سیمرغ روح / پیش ازین دیده ست پرواز و فتوح
هر یکی پروازش از آفاق بیش / وز امید و نهمت مشتاق بیش
چون عمر اغیار رو را یار یافت / جان او را طالب اسرار یافت
شیخ کامل بود و طالب مشتهی / مرد چابک بود و مرکب درگهی

---

۱ یعنی خوف حق موجب طمانیت باشد ۲ نکو نام را کس نگیرد اسیر بترس از خدا و مترس از امیر ۳ اشاره بایں آیة ست که در سوره حم سجده واقع شده ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملئکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون یعنی آنانکه گفتند پروردگار ما خدا ست و بران ایستاده شدند فرود می آیند بر ایشاں ملائکه و گویند مترسید و محزون مشوید و مژده داده شوید و شاد باشید بهشت آنچنانی که وعده داده شده بود ۴ یعنی حضرت عمر رضی الله عنه پیش آن سفیر بیان فرمودند که حق تعالی چه کرمها در حق اولیاء خود میکند و مقصود ازین بیان آن بود که سفیر مراتب ولایت را که مجمله آن حال و مقام ست شناسد ۵ در ینجا مولانا در تفصیل فرق مراتب اهل مقام و اهل حال میفرمایند یعنی حال برائے اکثر مردم ممکن ست و مقام ممکن نیست مگر برائے خاصان ۶ اهل حال مثل عامه افراد خاندان شاهی باشند که هر کس ایشان را دیدار ملکه معظمه می تواند کرد اما صاحب مقام مثل شاه یکتا ست که خلوتش بلا حجاب در حق کسے نیست ۷ از مثال سابق واضح شد که صاحب مقام از اهل حال بالا ترست و اهل حال بسیار اند اما صاحب مقام نادر ۸ چون زمانه مخلوق و حادث ست پس قبل از زمانه حالتے بود که خالی از زمانه هست مولانا آن حالت را مجازا بلفظ زمان تعبیر فرموده حضرت عمر ذکر آن حالت و نیز بیان صفات حق فرمودند ۹ یعنی احوال روح چون که آن از کثافت جسم مجرد بود و بلا اشتغال عروج و ترقی مے بود ۱۰ شیخ کامل تیار خبر ست نه که مرکب توصیفی یعنی از یک طرف پیر یعنی حضرت عمر کامل بودند و بجانب دیگر مرید صاحب ارادت پس معامله افاضه و استفاضه بخوبی حسن انجام یافت

دید آن مرشد که او ارشاد داشت　　تخم پاک اندر زمین پاک کاشت

مرو گفتش کای امیر المؤمنین　　جان ز بالا چون در آمد در زمین

مرغ بی اندازه چون شد در قفص　　گفت حق بر جان فسون خواند و قصص

بر عدمها کان ندارد چشم و گوش　　چون فسون خواند همی آید بجوش

از فسون او عدمها زود زود　　خوش معلق میزند سوی وجود

باز بر موجود افسونی چو خواند　　زود او را در عدم دو اسپه راند

گفت با جسم آیتی تا جان شد او　　۲ گفت با خورشید تا رخشان شد او

باز در گوشش دمد نکته مخوف　　۳ در رخ خورشید افتد صد کسوف

گفت با نی تا که شکر گشت او　　۴ گفت با آبی و گوهر گشت او

گفت در گوش گل و خندانش کرد　　۱ گفت با لعل خوش و تابانش کرد

تا بگوش خاک حق چه خوانده است　　۶ کو مراقب گشت و خامش مانده است

تا بگوش ابر آن گویا چه خواند　　۵ کو چو مشک از دیده خود آب راند

در تردد هر که او آشفته است　　حق بگوش او معما گفته است

تا کند محبوسش اندر دو گمان　　آن کنم کو گفت یا خود ضد آن

هم ز حق ترجیح یابد یک طرف　　زان دو یک را برگزیند زان کنف

گر نخواهی در تردد هوش جان　　کم فشار این پنبه اندر گوش جان

پنبه وسواس بیرون کن ز گوش　　تا بگوش آید از گردون خروش

تا کنی فهم آن معماهاش را　　تا کنی ادراک رمز فاش را

پس محل وحی گردد گوش جان　　وحی چه بود گفتن از حس نهان

---

۵۱ یعنی چون حضرت عمر دید که سفیر قابلیت ارشاد دارد و را بتعلیمات اسرار مستفید ساختند ارشاد اینجا بمعنی قابلیت ارشاد مستعمل شده ۵۲ مراد از فسون امر کن است یعنی حق تعالی بامر کن روح را بجسم مقارن ساخت ۵۳ هر شی بجسم و دیگر حیات [illegible] رسانیده معدوم گردد ۵۴ سابقاً ذکر آن تصرفات عامه فرمودند که بجمیع کائنات جاری ست از اینجا بیان بعض تصرفات خاصه می فرمایند که بهر یک جداگانه تعلق دارد و ترتیب این اشعار در نسخه کانپوری مطابق نشان هندسی ست ۵۵ این بیت در نسخه متن بحر العلوم نیست از نسخه کانپور منقول شده ۵۶ در تردد شدن مردم بعض امور هم از تصرفات حق کار فرما است [illegible] [illegible]

گوش جان و چشم جان جز این حس است ❊ گوش عقل و چشم ظن زان مفلس است

لفظ جبرم عشق را بی‌صبر کرد ❊ وانکه عاشق نیست حبس جبر کرد

این معیّت با حق است و جبر نیست ❊ این تجلی مه است این ابر نیست

ور بود این جبر جبر عامه نیست ❊ جبر آن امّاره خود کامه نیست

جبر را ایشان شناسند ای پسر ❊ که خدا بگشادشان در دل بصر

غیب و آینده بر ایشان گشت فاش ❊ ذکر ماضی پیش ایشان گشت لاش

اختیار و جبر ایشان دیگر است ❊ قطره‌ها اندر صدفها گوهر است

هست بیرون قطره خرد و بزرگ ❊ در صدف آن دُرّ خُرد است و سترگ

طبع نافِ آهو است آن قوم را ❊ از برون خون و ز درونشان مشکها

تو مگو کاین نافه بیرون خون بود ❊ چون بود در ناف مشکی چون بود؟

تو مگو کاین مس برون بد محتقر ❊ در دل اکسیر چون گشتست زر؟

اختیار و جبر در تو بد خیال ❊ چون در ایشان رفت شد نور جلال

نان چو در سفره است او باشد جماد ❊ در تن مردم شود او روح شاد

در دل سفره نگردد مستحیل ❊ مستحیلش جان کند از سلسبیل

قوت جان است این ای راستخوان ❊ تا چه باشد قوت آن جان جان

نان ست قوت تن و لیکن در نگر ❊ تا چه قوت جانش باشد ای پسر؟

گوشت پاره آدمی با عقل و جان ❊ می‌شگافد کوه را با بحر و کان

سله سابقاً بیان فرموده در حرکات و افعال جمله اجسام ارض و اجرام فلک منوط با مر و الهام الهی ست [illegible] ظاهر ست که جمله مخلوقات نزد قدرتش مسلوب الاختیار ست [illegible] این سلب اختیار را این جا بلفظ جبر تعبیر کرده فرمودند که این مضمون که از عجز مخلوق و اختیار خالق ثابت ست کیفیت عشق مرا در جوش آورده [illegible] عشق نیست این نکته سبق [illegible] بر خلاف آن خود را مجبور محض پنداشته از طاعت و عبادت گریز کند [illegible] شیوه جهالت ست سله از تقدیر [illegible] تامه و اختیار کامل حق اعتقاد داشتن در دل شان جلال او چنان مستحضر باشد که در هر ذره فعل او را بنگرند [illegible] این معیت حق ست و [illegible] تحقق عرفان ست [illegible] جبر سله اگر اختیار کامل حق [illegible] و نقص اختیار خود [illegible] بلفظ جبر تعبیر کرده آید مراد از آن نیز جبر نیست [illegible] که فی الواقع جبر نیست [illegible] مجازاً برآن لفظ جبر اطلاق یافته است و جبر مذموم که جهلا از [illegible] ست سله مردان حق [illegible] که جبر محمود مذاق ایشان ست [illegible] ممیع در جا [illegible] تعلیم محمود یا الهام حق یا خود کشف حالات ماضیه مستقبله می‌توانند دریافت سله [illegible] مذکوره ایشان [illegible] که آیات [illegible] چرا [illegible] جبر مذموم نیست [illegible] [illegible] سله مثال دوم ست برای این مضمون که جبر عوام گمراهی ست و جبر اهل الله عین آگاهی [illegible] مثال سوم [illegible] سله این مثال چهارم ست [illegible] مثال [illegible] سله نان در خوان [illegible]

بدن [illegible] سله مثل اول ست [illegible] روح حیوانی ست [illegible] [illegible] سله چون روح حیوانی [illegible] قوت دارد که نان را خون ساخته غذای بدن سازد پس روح انسانی که از وی [illegible] [illegible] سله شق جبال و استخراج جواهر [illegible] روح حیوانی ست [illegible] [illegible] روح انسانی [illegible]

زورِ جانِ کوہکن شق الحجر | زورِ جانِ جان در انشق القمر
گر گشاید دل سرِ انبانِ راز | جاں بسوئے عرش سازد ترکتاز
گر زباں گوید ز اسرارِ نہاں | آتش افروزد بسوزد ایں جہاں

اضافت کردن آدم علیہ السلام زلت خود را بخویشتن کہ ربنا ظلمنا و اضافت کردن ابلیس بحق تعالیٰ کہ رب بما اغویتنی

فعلِ حق و فعلِ ما ہر دو ببیں | فعلِ ما را ہست داں پیداست ایں
گر نباشد فعلِ خلق اندر میاں | پس مگو کس را چرا کردی چناں
خلقِ حق افعالِ ما را موجد است | فعلِ ما آثارِ خلقِ ایزد است
لیک ہست ایں فعلِ ما مختارِ ما | زو جزا گہ مارِ ما گہ یارِ ما
ناطقے کہ ناطق حرف بیند یا غرض | کے شود یک دم محیطِ دو عرض
گر بمعنی رفت شد غافل ز حرف | پیش و پس یکدم نہ بیند ہیچ طرف
آں زماں کہ پیش بینی آں زماں | تو پسِ خود کے ببینی ایں بداں
چوں محیطِ حرف و معنی نیست جاں | چوں بود جاں خالقِ ایں ہر دواں
حق محیطِ جملہ آمد اے پسر | وا ندارد کارش از کارِ دگر
گفتِ ایزد جانِ ما را مست کرد | چوں ندانند آنکہ را خود ہست کرد
گفت شیطاں کہ بما اغویتنی | کرد فعلِ خود نہاں دیوِ دنی

سلہ اسرار تفرقات کا انبان در دل باید داشت و زبان بستہ باید نہ بکر اظہار آں موجب فتنہ است سلہ رابطہ ایں قصہ بسابقہ [illegible]

گفت آدم که ظلمنا نفسنا[۱] / او ز فعل حق نبد غافل چو ما
در گنه او از ادب پنهانش کرد / زان گنه بر خود زدن او بر بخورد
بعد توبه گفتش ای آدم نه من / آفریدم در تو آن جرم و محن
نے که تقدیر و قضای من بد آن / چون بوقت عذر کردی آن نهان
گفت ترسیدم ادب نگذاشتم / گفت من هم پاس آنت داشتم
هر که آرد حرمت او حرمت برد / هر که آرد قند لوزینه خورد
طیبات[۲] از بهر که للطیبین / یار را خوش کن مرنجان و ببین

تمثیل

یک مثال[۳] ای دل پی فرقی بیار / تا بدانی جبر را از اختیار
دست کو لرزان بود از ارتعاش / وانکه دستی را تو لرزانی ز جاش
هر دو جنبش آفریده حق شناس / لیک نتوان کرد این با آن قیاس
زین[۴] پشیمانی که لرزانیدیش / چون پشیمان نیست مرد مرتعش
مرتعش را کی پشیمان دیده / بر چنین جبری چه بر چسپیده
بحث[۵] عقل است این چه عقل آن حیله گر / تا ضعیفی ره برد آنجا مگر
بحث عقلی گر در و مرجان بود / آن دگر باشد که بحث جان[۶] بود
بحث جان اندر مقامی دیگر است / باده جان را قوامی دیگر است
آن[۷] زمان که بحث عقلی ساز بود / این عمر با بوالحکم همراز بود
چون عمر از عقل آمد سوی جان / بوالحکم بوجهل شد در بحث آن

---

۱ اشاره بآیتست که ذکرش مع ترجمه در قصه سلیمان ع در پیش گذشت
۲ اشاره بآیه سوره نور الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت الآیه یعنی ناپاک زنان برائے ناپاک مردان اند و ناپاک مردان برائے ناپاک زنان و پاک زنان برائے پاک مردان اند و پاک مردان برائے پاک زنان
۳ حاصل این تمثیل آنکه حرکت اختیاری و اضطراری هر دو مخلوق حق ست اما چون حرکت اختیاری موجب ملامت و سرزنش باشد ازین معلوم شد که در وے بنده را اختیار بود بخلاف اضطراری که موجب ملامت نباشد
۴ این بیت مع بیت آینده در نسخه کانپوری باین صورت درج ست ع زان پشیمانی که لرزانیدیش، مرتعش را کے پشیمان دیدیش، زین پشیمانی که دادی لرزه اش، چون پشیمان نیست مرد مرتعش
۵ درین جا بتناسب مقام بیان می فرماید که دلائل عقلیه بمقابله علم وحی بے حقیقت باشد یعنی اختیار بنده در افعال خود که بیان کرده ایم تمامے این بیان بر استدلال بود که بازاے علم وحی الهی چیزے نباشد حاجت باستدلال نیست
۶ استدلال عقلی اگر بجاے خود نفیس تر باشد اما کار دین الیقین و حق الیقین نتواند کرد
۷ پیش از بعثت آنسرور صلی الله علیه وسلم که شریعت نازل نشده بود و تعلیم روحانی اشاعت نیافته مدار کار بر راے و تجربه و مباحث عقلیه پس درین زمانه عمر بن الخطاب و ابوجهل برابر سے نمودند زیرا که هر دو در رتبه عقل تفاوت نداشتند لیکن چون احکام شرع نازل شد عمر رض از تعلیم روحانی مستفیض شده به دولت اسلام مشرف شد و ابوجهل بهمان بحث عقلی مقید مانده از سعادت دارین محروم گردید

شوی عقل و شوی حس او کامل ست — گرچه خود نسبت بجان او جاهل ست
بحث عقل و حس اثر دان یا سبب — بحث جانی یا عجب یا بوالعجب
ضوء جان آمد نماند ای مستضی — لازم و ملزوم و نافی مقتضی
زانکه بینا را که نورش بازغ ست — از عصا و از عصاکش فارغ ست

تفسیر آیه وهو معکم اینما کنتم و بیان آن

بار دیگر ما بقصه آمدیم — ما ازین قصه برون خود کی شدیم
گر بجهل آییم آن زندان اوست — ور بعلم آییم آن ایوان اوست
گر بخواب آییم مستان وییم — ور به بیداری بدستان وییم
ور بگرییم ابر پر زرق وییم — ور بخندیم آن زمان برق وییم
ور بخشم و جنگ عکس قهر اوست — ور بصلح و عذر عکس مهر اوست
ما که ایم اندر جهان پیچ پیچ — چون الف او خود چه دارد هیچ هیچ
چون الف گر تو مجرد میشوی — اندرین ره مرد مفرد میشوی
جهد کن تا ترک غیر حق کنی — دل ازین دنیای فانی بر کنی
این سخن را نیست پایان ای پسر — از رسول روم برگو وز عمر
از عمر چون آن رسول این را شنید — روشنیی در دلش آمد پدید
محو شد پیشش سوال و هم جواب — گشت فارغ از خطا و از صواب
اصل را دریافت بگذشت از فروع — بهر حکمت کرد در پرسش شروع
با عمر گفت او چه حکمت بود و سر — حبس این صافی درین خاک کدر

۱ه استدلال عقلی که بسبب از علت بر معلول باشد و آنرا دلیل لمی گویند و آنکه از معلول بر علت رسد آنرا دلیل انی نامند اما بحث جانی ازین یا عجیب تر باشد که او الهام ست زیرا که حصول آن باسباب ظاهری موقوف نیست و از الهام عجیب تر وحی ست که آن بران اسباب هم موقوف نیست که به آن الهام لابد بود و از بوالعجب همین مراد ست ۲ه [illegible] درین بیت تحقیق استدلال عقلی دارد چنانچه از وجود ملزوم بر وجود لازم و از عدم لازم بر عدم ملزوم [illegible] استدلال میکنند و بعد ازین [illegible] روحانی بیان میفرماید ۳ه استدلال عقلی مثل عصاست [illegible] [illegible]

آب صافی در گِلے پنہاں شدہ / جانِ باقی بستہ ابداں شدہ

فائدہ فرما کہ ایں حکمت چہ بود؟ / صبح را اندر قفس کردن چہ سود؟

گفت تو بحثِ شگرفے مے کنی / معنیے را بندِ حرفے مے کنی

حبس کردی معنیے آزاد را / بندِ حرفے کردہ تو یاد را

از برائے فائدہ ایں کردہ / تو کہ خود از فائدہ در پردہ

آنکہ ازوے فائدہ زائیدہ شد / چوں نہ بیند آنچہ ما را دیدہ شد؟

صد ہزاراں فائدہ است و ہر یکے / صد ہزاراں پیش آں یک اندکے

۲ آں دمِ نطقت کہ جانِ جانہاست / چوں بود خالی ز معنی گوئے راست

۱ آں دمِ نطقت کہ جزوِ جزوہاست / فائدہ شد کل، کل خالی چراست

تو کہ جزوی کارِ تو با فائدہ است / پس چرا در طعنِ کل آری تو دست

گفت را گر فائدہ نبود مگو / ور بود ہل اعتراض و شکر جو

شکرِ حق چوں طوقِ ہر گردن بود / نے جدال و رو ترش کردن بود

گر ترش رو بودن آمد شکر و بس / ہمچو سرکہ شکر گوئے نیست کس

سرکہ را گر راہ باید در جگر / گو بشو سرکنگبین او از شکر

معنیے اندر شعر جز با خبط نیست / چوں فلاسنگ است اندر ضبط نیست

در بیانِ حدیث من اراد ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع اہل التصوف

۲ آں رسول اینجا رسید و شاہ شد / والہ اندر قدرتِ اللہ شد

۱ آں رسول از خود بشد زیں یک دو جام / نے رسالت یاد ماندش نے پیام

ف۱ یعنے ایں بحث معرکۃ الآرا ست و سوال ایں چنیں [illegible] را بحرف ادا کردن [illegible] ست کافی برائے آنکہ [illegible] جوہر حالی [illegible] جان [illegible] خاکی شد ف۲ چوں تو معنے [illegible] را برائے عرض [illegible] لفظ تنگ کردی [illegible] برائے [illegible] ساخت ف۳ دم نطق یعنے امر کن [illegible] از حکمت چرا باشد ف۴ چوں کلام تو کہ [illegible] مشتمل بر فائدہ ست پس کلام حق یعنے امر کن [illegible] قدیم [illegible] خالی از فائدہ باشد ف۵ [illegible] نظام [illegible] سوال [illegible] زدن فائدہ [illegible] باید [illegible] ف۶ [illegible] ف۷ [illegible] ف۸ [illegible] ف۹ [illegible] حدیث یعنے [illegible] قول و کلام [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ف۱۰ [illegible]

سیل چون آمد بدریا بحر گشت ۴ دانه چون آمد بمزرع کشت گشت
سبل چون آمد بدریا محو گشت ۳ میغ پیش تیغ شمسی محو گشت
چون تعلق یافت نان با بوالبشر نان مرده زنده گشت و با خبر
موم و هیزم چون فدای نار شد ذات ظلمانی او انوار شد
سنگ سرمه چونکه شد در دیدگان گشت بینائی شد آنجا دیده بان
ای خنک آن مرده کز خود رسته شد در وجود زنده پیوسته شد
وای آن زنده که با مرده نشست مرده گشت و زندگی از وی بجست
چون تو در قرآن حق بگریختی با روان انبیا آمیختی
هست قرآن حالهای انبیا ماهیان بحر پاک کبریا
ور بخوانی و نه قرآن پذیر انبیا و اولیا را دیده گیر
ور پذیرائی چو برخوانی قصص مرغ جانت تنگ آید در قفص
مرغ کو اندر قفص زندانی ست می نجوید رستن از نادانی ست
روحهای کز قفصها رسته اند انبیا و رهبر شایسته اند
از برون آواز شان آید بدین که ره رستن ترا اینست این
ما بدین رستیم زین تنگین قفص غیر این ره نیست چاره این قفص
خویش را رنجور سازو زار زار تا ترا بیرون کنند از اشتهار
کاشتهار خلق بند محکم ست در ره این از بند آهن کے کم ست
یک حکایت بشنو اے زیبا رفیق تا بدانی شرط این بحر عمیق
بشنو اکنون داستانے در مثال تا شوی واقف بر اسرار مقال

۵۱ این بیت از نسخهٔ کانپوری نقل شد ۵۲ نان جزو بدن انسان می‌شود و جزو انسان انسان ست و انسان زنده پس نان که جزو انسان شد زنده گردید ۵۳ طالب وصل و از هستی خود رسته وصل می‌تواند یافت ۵۴ اتصال کسے که صحبت بے‌مرده ناقص ... و صلاحیت چیزی ... ۵۵ ازین معلوم شد که محض قرأت کلمات قرآن ... ۵۶ [illegible] ۵۷ این بیت از نسخهٔ [illegible] [illegible]

قصۂ بازرگان کہ بہندوستان بہ تجارت میرفت و پیغام دادن طوطی محبوس بطوطیان ہندوستان

بود بازرگانے و او را طوطیے
در قفس محبوس زیبا طوطیے

چونکہ بازرگاں سفر را ساز کرد
سوے ہندستاں شدن آغاز کرد

ہر غلام و ہر کنیزک را ز جود
گفت بہر تو چہ آرم گوے زود

ہر یکے از وے مرادے خواست کرد
جملہ را وعدہ بداد آں نیک مرد

گفت طوطی را چہ خواہی ارمغاں
کارمت از خطۂ ہندوستاں

گفتش آں طوطی کہ آنجا طوطیاں
چوں بہ بینی کن ز حال من بیاں

کہ فلاں طوطی کہ مشتاق شماست
از قضاے آسماں در حبس ماست

بر شما کرد او سلام و داد خواست
وز شما چارہ و رہ و ارشاد خواست

گفت مے شاید کہ من در اشتیاق
جاں دہم اینجا بمیرم در فراق

ایں روا باشد کہ من در بند سخت
گہ شما بر سبزہ گاہے بر درخت

اینچنیں باشد وفاے دوستاں
من دریں حبس و شما در بوستاں

یاد آرید اے مہاں زیں مرغ زار
یک صبوحے درمیان مرغزار

یاد یاراں یار را میموں بود
خاصہ کاں لیلیٰ و ایں مجنوں بود

اے حریفاں بابت موزون خود
من قدحہا مے خورم پر خون خود

یک قدح مے نوش کن بر یاد من
گر ہمی خواہی کہ بدہی داد من

یا بیاد ایں فتادہ خاک بیز
چونکہ خوردی جرعہ بر خاک ریز

سلہ در نسخہ کانپور بعد ازیں بیت بیت دیگر مندرج ست یعنی سے یاد آرید از مجلسہا [illegible] مجلسہائے و صحبتہائے ما [illegible] در ایں نسخہ ایں بیت [illegible] آمدہ ظاہر است کہ [illegible] طوطی مے شود و در [illegible] نسخہ منقولہ مراد است کہ [illegible] انتقال [illegible] بمحبوب حقیقی مے گفت۔

ای عجب آں عہد و آں سوگند کو؟ — وعدہ‌ہاے آں لب چوں قند کو؟

ور فراقِ بندہ از بد بندگیست — چوں تو با بد بد کنی پس فرق چیست

اے بدی کہ تو کنی در خشم و جنگ — با طرب‌تر از سماع و بانگِ چنگ

اے جفاے تو ز دولت خوب‌تر — وانتقامِ تو ز جاں محبوب‌تر

نارِ تو اینست نورت چوں بود! — ماتم ایں تا خود کہ سورت چوں بود!

از حلاوتہا کہ دارد جورِ تو — وز لطافت کس نیابد غورِ تو

فی المثل جورت اگر عریاں بود — عالم ار گریاں بود خنداں شود

یاد آور از محبت‌ہاے ما — حقِ مجلسہا و صحبتہاے ما

نالم و ترسم کہ او باور کند — وز ترحم جور را کمتر کند

عاشقم بر قہر و بر لطفش بجد — اے عجب من عاشقِ ایں ہر دو ضد

عشقِ من بر مصدرِ ایں ہر دو شد — چوں نباشد عشق کژ وے نیست بد

واللہ ار زیں خار در بستاں شوم — ہمچو بلبل زیں سبب نالاں شوم

ایں عجب بلبل کہ بگشاید دہاں — تا خورد او خار را با گلستاں

ایں نہ بلبل ایں نہنگِ آتشی ست — جملہ ناخوشہاے عشق او را خوشی ست

عاشقِ کل ست و خود کل ست او — عاشقِ خویش ست و عشقِ خویش جو

صفتِ اجنحۂ طیورِ عقولِ الٰہی

قصۂ طوطیِ جاں زیں ساں بود — کو کسے کو محرمِ مرغاں بود

کو یکے مرغے ضعیفے بیگناہ — واندرونِ او سلیماں با سپاہ

سلہ یہ شعر بطور استقبال خطاب محبوب حقیقی دوران ادائے شکایت فراق کنندہ بعد ازاں اظہار رضا و تسلیم خود اختیار [illegible]

سلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ [illegible]

سلہ [illegible] چنانچہ حق تعالیٰ در قرآن مجید فرمودہ عسیٰ ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئا وهو شر لکم [illegible]

سلہ یعنی من سے ترحم [illegible]

[illegible]

چوں بنالد زار بے شکر و گلہ / افتد اندر ہفت گردوں غلغلہ

ہر دمش صد نامہ صد پیک از خدا / یا ربے زو شصت لبیک از خدا

زلت او بہ ز طاعت پیش حق / نزد کفرش جملہ ایمانہا خلق

ہر دمے او را یکے معراج خاص / بر سر تاجش نہد حق تاج خاص

صورتش بر خاک و جاں در لامکاں / لامکانے فوق وہم سالکاں

لامکانے نے کہ در وہم آیدت / ہر دمے در وے خیالے زایدت

بل مکان و لامکاں در حکم او / ہمچو در حکم بہشتی چار جو

شرح ایں کوتہ کن و رخ زیں بتاب / دم مزن واللہ اعلم بالصواب

باز مے گردیم ازیں اے دوستاں / سوئے مرغ و تاجر ہندوستاں

دیدن خواجہ در دشت طوطیاں را و پیغام رسانیدن

مرد بازرگاں پذیرفت آں پیام / کو رساند سوئے جنس از وے سلام

چونکہ تا اقصائے ہندوستاں رسید / در بیاباں طوطیے چندے بدید

مرکب استانید و پس آواز داد / آں سلام و آں امانت باز داد

طوطیے زاں طوطیاں لرزید و پس / اوفتاد و مرد و بگسستش نفس

شد پشیماں خواجہ از گفت خبر / گفت رفتم در ہلاک جانور

ایں مگر خویش ست با آں طوطیک / ایں مگر دو جسم بود و روح یک

ایں چرا کردم چرا دادم پیام / سوختم بیچارہ را زیں گفت خام

ایں زباں چوں سنگ و ہم آہن وش ست / وانچہ بجہد از زباں چوں آتش ست

ے چوں از خاصان حق ارتکاب معصیت امر محال ست لیں از [illegible] خطائے بشریت احیاناً ظہور [illegible] [illegible] خطائے [illegible] [illegible] [illegible] ۔ ے [illegible]

سنگ و آهن را مزن بر هم گزاف | گه ز روی نقل و گه از روی لاف

زانکه تاریک است و هر سو پنبه زار | در میان پنبه چون باشد شرار

ظالم آن قومی که چشمان دوختند | وز سخنها عالمی را سوختند

عالمی را یک سخن ویران کند | روبهان مرده را شیران کند

جانها در اصل خود عیسی دمند | یک زمان زخم اند و دیگر مرهمند

گر حجاب از جانها برخاستی | گفت هر جانی مسیح آساستی

گر سخن خواهی که گویی چون شکر | صبر کن از حرص و این حلوا مخور

صبر باشد مشتهای زیرکان | هست حلوا آرزوی کودکان

هر که صبر آورد گردون بر رود | هر که حلوا خورد واپس‌تر شود

تفسیر قول شیخ فریدالدین عطار قدس سره

تو صاحب نفسی ای غافل میان خاک خون میخور
که صاحبدل اگر زهری خورد آن انگبین باشد

صاحب دل را ندارد آن زیان | گر خورد او زهر قاتل را عیان

زانکه صحت یافت وز پرهیز رست | طالب مسکین میان تب درست

گفت پیغمبر که ای طالب جری | هان مکن با هیچ مطلوبی مری

گفت احمد گر نمی خواهی زلل | هین مکن با هیچ مطلوبی جدل

در تو نمرودیست آتش در مرو | رفت خواهی اول ابراهیم شو

چون نه سباحی نه دریایی | در میفکن خویش از خود رایی

[illegible]

او ز قعر بحر گوهر آورد / از زیانها سود بر سر آورد
کاملی گر خاک گیرد زر شود / ناقص ار زر برد خاکستر شود
چون قبول حق بود آن مرد راست / دست او در کارها دست خداست ۲
دست ناقص دست شیطان ست و دیو / زانکه اندر دام تکلیف ست و ریو ۱
جهل آید پیش او دانش شود / جهل شد علمی که در ناقص رود
هرچه گیرد علتی علت شود / کفر گیرد کاملی ملت شود
ای مری کرده پیاده با سوار / سر نخواهی برد اکنون پای دار

تعظیم کردن ساحران موسی را که اول تو عصا بینداز

ساحران در عهد فرعون لعین / چون مری کردند با موسی زکین
لیک موسی را مقدم داشتند / ساحران او را مکرم داشتند
زانکه گفتندش که فرمان آن تست / گر تو میخواهی عصا بفگن نخست
گفت نی اول شما ای ساحران / افگنید آن مکرها را در میان
این قدر تعظیم دین شان را خرید / کز مری آن دست و پاهاشان برید
ساحران چون قدر او بشناختند / دست و پا در جرم آن در باختند
لقمه و نکته ست کامل را حلال / تو نه کاملی مخور می باش لال
چون تو گوشی او زبان نی جنس تو / گوشها را حق بفرمود انصتوا
کودک اول چون بزاید شیرنوش / مدتی خامش بود او جمله گوش
مدتی می بایدش لب دوختن / از سخن تا او سخن آموختن

۵۰ یعنی قدرت کامل را [illegible] ... حضرت ساحران [illegible] ایشان را [illegible] وجود را بر آیات مخلص داشت پس ایشان فعل ایشان اگرچه بظاهر مشتمل بود اما برای مسلمانان راه تبصر [illegible] ساز اگرچه آلت اضطرار کفر [illegible] ایشان را شده و دل خود را مخلص برای ایمان ساختند روا باشد اگرچه خلاف اولی ست ۵۱ یعنی معارضه با اهل الله جز خیبت و خسران نیست [illegible] افعال ایشان اعتراض نباید کرد و هذا القول ایشان را که مقبول حال نه [illegible] از حد بشریت [illegible] که این گستاخی را موجب [illegible] نیوش کرده ۵۲ حاصل [illegible] اینست که بهر نوع تعظیم بزرگان مری باید داشت که ذریعه نجات [illegible] ساحران به تعظیم حضرت موسی [illegible] شدند ۵۳ تقدیر [illegible] آنست که چون ساحران اول قدر موسی شناختند [illegible] معارضه شدند [illegible] پاداش این [illegible] چون ساحران قدر موسی دریافتند بخلاف حکم فرعون دست از معارضه [illegible] شان قبول کردند ۵۵ یعنی [illegible] را از حرص طعام و فضول کلام احتراز واجب است [illegible] کامل را لقمه طعام لذیذ خوردن و گفتن از نکات مخفیه گفتن روا است ۵۶ اشاره بآیه کریمه و اذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون یعنی چون قرآن خوانده شود پس آنرا بشنوید و خاموش باشید تا بر شما رحم کرده شود ۞

تا نیاموزد نگوید صد یکے ۲ ور بگوید حشو گوید بے شکے
ور نباشد گوش تی تی میکند ۱ خویشتن را گنگِ گیتی میکند
کرِ اصلی کش نبود آغاز گوش لال باشد کے کند در نطق جوش
زانکه اول سمع باید نطق را سوے منطق از رہِ سمع اندر آ
اُدْخُلُوا الْاَبْیَاتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاطْلُبُوا الْاَرْزَاقَ مِنْ اَسْبَابِهَا
نطق کاں موقوفِ راہِ سمع نیست جز کہ نطقِ خالقِ بے طمع نیست
مبدع ست و تابعِ استاد نہ مسندِ جملہ ورا اسناد نہ
باقیاں ہم در حرف ہم در مقال تابعِ استاد و محتاجِ مثال
زیں سخن گر نیستی بیگانۂ دلق و اشکے گیر در ویرانۂ
زانکه آدم زاں عتاب از اشک رست اشکِ تر باشد دمِ توبہ پرست
بہرِ گریہ آدم آمد بر زمیں تا بود گریان و نالاں و حزیں
آدم از فردوس و از بالاے ہفت پاے ماچاں از براے عذر رفت
گر ز پشتِ آدمی وز صلبِ او در طلب مے باش ہم در طلبِ او
ز آتشِ دل آب دیدہ نقل ساز بوستاں از ابر و خورشید ست باز
تو چہ دانی ذوقِ آبِ شیشۂ دل زانکه ہیچو خرشدی تو پا بگل
تو چہ دانی ذوقِ آبِ دیدگاں عاشقِ نانی تو چوں نادیدگاں
گر تو ایں انباں ز ناں خالی کنی پر ز گوہرہاے اجلالی کنی
طفلِ جاں از شیرِ شیطاں باز کن بعد از آنش با ملک انباز کن
تا تو تاریک و ملول و تیرۂ داں کہ با دیو لعیں ہمشیرۂ

سلہ تی تی نقل آواز گنگ ست یعنی ہر کہ گوش شنوا ندارد طریق تکلم نیاموزد و کلام نتواند کرد
سلہ مصرع اولے ازیں آیہ ماخوذ ست فاتوا البیوت من ابوابها داخل شوید خانہا را از درہاے آں خانہا و مصرع ثانی بر مضمون ایں آیت مشتمل ست هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِهَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ آں خداے کہ براے شما زمین را نرم و ہموار ساخت پس در اطراف و جوانب آں بگردید و از رزق او بخورید
سلہ سابقا بودند کہ آں تن بہ نفیہ تکلم محتاج سماع ست ایں جا کلام باری را ازیں قلت مستثنیٰ مے کنند کہ آں موقوف سمع نیست
سلہ از خود ایجاد مے کند تابع استاد نیست ہر کس محتاج او ست و او محتاج کسے نیست
سلہ اگر تو ازیں سخن بیگانہ نباشی بہر قصد طریق خود حاصل مے شود و طریق آں ریاضت ست پس خرقۂ فقر در گوشۂ ویرانہ بگیر
سلہ پاے ماچاں اشارہ بہ رسم درویشاں ست کہ ...
سلہ ...
سلہ نقل ... فرزند آدم ...
سلہ منقول از نسخہ ...
حرص غذا از شیر شیطان ست
... تعلق شیطان ...

لقمۂ کاں نور افزود و کمال / آں بود آوردہ از کسب حلال

روغنے کاید چراغ ما کشد / آب خوانش چوں چراغے را کشد

علم و حکمت زاید از لقمۂ حلال / عشق و رقت زاید از لقمۂ حلال

چوں ز لقمہ تو حسد بینی و دام / جہل و غفلت زاید آں را داں حرام

ہیچ گندم کاری و جو بر دہد؟ / دیدۂ اسپے کہ کرہ خر دہد

لقمہ تخم ست و برش اندیشہ ہا / لقمہ بحر و گوہرش اندیشہ ہا

زاید از لقمۂ حلال اندر دہاں / میل خدمت عزم رفتن آں جہاں

زاید از لقمۂ حلال اے مہ حضور / در دل پاک تو و در دیدہ نور

ایں سخن پایاں ندارد اے کیا / بحث بازرگان و طوطی کن بیا

بازگشتن بازرگان با طوطی آنچہ در ہندوستان دیدہ

کرد بازرگاں تجارت را اتمام / باز آمد سوئے منزل شادکام

ہر غلامے را بیاورد ارمغاں / ہر کنیزک را ببخشید او نشاں

گفت طوطی ارمغان بندہ کو / آنچہ دیدی وانچہ گفتی باز گو

گفت نے من خود پشیمانم ازاں / دست خود خایاں و انگشتاں گزاں

کہ چرا پیغام خامے از گزاف / بردم از بے دانشی و از نشاف

گفت اے خواجہ پشیمانی ز چیست / چیست آں کیں خشم و غم را مقتضی ست؟

گفت گفتم آں شکایتہا ئے تو / با گروہ طوطیاں ہمتائے تو

آں یکے طوطی ز دردت بوئے برد / زہرہ اش بدرید و لرزید و بمرد

ل سابقاً از تکثیر لذات مباح منع فرمود اینجا از لقمۂ حرام نہی میکند ۵ حلت و حرمت غذا بر خیالات و عقاید موثر شود چنانکہ غذائے حلال یا حرام بخوردن در آید ہمچناں خیالات نیک و بد پیدا گردد

من پشیمان گشتم این گفتن چه بود
لیک چون گفتم پشیمانی چه سود
نکتهٔ کاں جست ناگه از زبان
همچو تیرے داں که جست آں از کماں
وانگردد از رہ آں تیر اے پسر
بند باید کرد سیلے را ز سر
چوں گذشت از سر جہانے را گرفت
گر جہاں ویراں کند نبود شگفت
فعل را در غیب اثرہا زادنیست
واں موالیدش بحکم خلق نیست
بے شریکے جملہ مخلوقِ خداست
آں موالید ارچہ نسبتشاں بماست
زید پرانید تیرے سوے عمرو
عمرو را بگرفت تیرش ہمچو نمر
مدتِ سالے ہمے زائید درد
دردہا را آفریند حق نہ مرد
عمرو وا ہم ماند در درد و وجل
دردہا مے زاید آنجا تا اجل
زاں موالیدِ وجع چوں مرد او
زید را ز اول سبب قتال گو
آں وجعہا را بدو منسوب دار
گرچہ ہست آں جملہ صنعِ کردگار
ہمچنیں کشت و دم و دام و جماع
آں موالید ست حق را مستطاع
اولیا را ہست قدرت از الٰہ
تیرِ جستہ باز آرندش ز راہ
بستہ درہاے موالید از سبب
چوں پشیماں شد ولی زاں دستِ رب
گفتہ ناگفتہ کند از فتح باب
تا ازاں نے سیخ سوزد نے کباب
از ہمہ دلہا کہ آں نکتہ شنید
۳ آں سخن را کرد محو و ناپدید
گرت برہاں باید و حجت مہا
۱ از نبی خواں آیۂ او ننسہا
آیۂ انسوکم ذکری بخواں
۲ قوتِ نسیاں نہادن شاں بداں
چوں بتذکیر و بہ نسیاں قادر اند
بر ہمہ دلہاے خلقاں قاہر اند

جیسا کہ کہتے ہیں سخن از زبان گفتہ و تیر از کمان جستہ باز نیاید پس فہمیدہ کلام باید کرد
[illegible]

چوں بہ نسیاں بست او راہِ نظر
کار نتواں کرد ور باشد ہنر

خذتموا سخریّاً اہل السمو
از نبی خوانید تا انسوکم

صاحبِ دہ پادشاہِ جسمہاست
صاحبِ دل شاہِ دلہائے شماست

فرعِ دید آمد عمل بے ہیچ شک
پس نباشد مردم الا مردمک

مردمش چوں مردمک دیدند خرد
در بزرگی مردمک کس نے برد

من تمام ایں را نیارم گفت زاں
منع مے آید ز صاحب مرکزاں

چوں فراموشیِ خلق و یادِ شاں
با وے است و او رسد فریادِ شاں

صد ہزاراں نیک و بد را آں بہی
میکند ہر شب ز دلہا شاں تہی

روز دلہا را ازاں پُر مے کند
آں صدفہا را پُر از دُر مے کند

آں ہمہ اندیشۂ پیشانیہا
مے شناسد از ہدایت جانہا

پیشہ و فرہنگِ تو آید بتو
تا درِ اسباب بکشاید بتو

پیشۂ زرگر بآہنگر نشد
خوئے ایں خوشخو بداں منکر نشد

پیشہ ہا و خلقہا ہمچوں جہیز
سوئے خصم آیند روزِ رستخیز ۱

صورتے کاں بر نہادت غالب است
ہم براں تصویر حشرت واجب است ۳

پیشہ ہا و خلقہا از بعدِ خواب
واپس آید ہم بخصمِ خود شتاب ۲

پیشہا و اندیشہا در وقتِ صبح
ہم بداں جا شد کہ بود آں حسن و قبح

چوں کبوترہائے پیک از شہرہا
سوئے شہرِ خویش آرد بہرہا

ہر چہ بینی سوئے اصلِ خود رود
جزو سوئے کلِ خود راجع شود

مطلب بیت ایں ست کہ [illegible] آیت مازغ فاتخذتموہم سخریا حتی انسوکم ذکری خوانید و کلاہ اہل السمو یعنی اہل مراتب بلند [illegible] [illegible] در آخرت [illegible] فارسی ست [illegible] حاکم ظاہری بر اجسام [illegible] دارد و حاکم باطنی [illegible] مراد انسان ولی اللہ ست [illegible] متصرف ست [illegible] سعادت رساند یا از ایں دولت سلب کند [illegible] عمل فرع علم ست یعنی ہمہ تصرفات [illegible] آں بیشتر [illegible] نتائج کشف [illegible] پس او تا در کشف [illegible] آں [illegible] تصرفات [illegible] و اثر [illegible] علم یعنی کشف [illegible] بفضیلت علم [illegible] [illegible] [illegible] چشم ست [illegible] ہمچناں ولی اللہ [illegible] [illegible] اعضائے جسم [illegible] یعنی [illegible] و کمالات ایں [illegible] [illegible] مقام ارشاد [illegible] [illegible] مصلحت ست [illegible] چوں فراموشی و یادداری مردم بآں ولی کامل وابستہ ست [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ارشاد [illegible] [illegible] اصلاح قلوب [illegible] [illegible] جماعت [illegible] [illegible] [illegible] حضرت خضر علیہ السلام [illegible] [illegible] [illegible] قرآن ماخوذ ست کہ کما تعیشون تموتون و کما تموتون تبعثون

[illegible]

شنیدن آں طوطی حرکت آں طوطی را و مردن و نوحہ خواجہ برو

چوں شنید آں مرغ کاں طوطی چہ کرد ۔ ہم بلرزید و فتاد و گشت سرد

خواجہ چوں دیدش فتادہ ہمچنیں ۔ بر جہید و زد کلہ را بر زمیں

چوں بدیں رنگ و بدیں حالش بدید ۔ خواجہ بر جست و گریباں را درید

گفت اے طوطیِ خوبِ خوش حنیں ۔ ہیں چہ بودت ایں چرا گشتی چنیں

اے دریغا مرغ خوش آوازِ من ۔ اے دریغا ہمدم و ہمرازِ من

اے دریغا مرغ خوش الحانِ من ۔ راحِ روح و روضۂ ریحانِ من

گر سلیماں را چنیں مرغے بدے ۔ کے بدیگر مشغولِ آں مرغاں شدے

اے دریغا مرغ ارزاں یافتم ۔ زود روا از روے او بر تافتم

اے زباں تو بس زیانی مر مرا ۔ چوں توئی گویا چہ گویم مر ترا

اے زباں ہم آتش و ہم خرمنی ۔ چند ایں آتش دریں خرمن زنی

در نہاں جاں از تو افغاں میکند ۔ گرچہ ہر چہ گوئیش آں میکند

اے زباں ہم گنج بے پایاں توئی ۔ اے زباں ہم رنج بے درماں توئی

ہم صفیر و خدعۂ مرغاں توئی[1] ۔ ہم بلیس و ظلمت کفراں توئی

ہم خفیر و رہبر مرغاں توئی ۔ ہم انیس وحشت ہجراں توئی

چند امانم میدہی اے بے اماں ۔ اے تو زہ کردہ بکینِ من کماں

نک بپرانیدہ مرغِ مرا ۔ در چراگاہِ ستم کم کن چرا

یا جواب من بگو یا داد دہ ۔ یا مرا از اسباب شادی[2] یاد دہ

سلہ ۱ ایں بیت مع بیت تالی در نسخۂ کانپوری بایں ہیچ واقع شدہ ہم صفیر و خدعہ مرغاں توئی ہم انیس وحشت ہجراں توئی ہم خفیر و رہبر ایراں توئی ہم بلیس ظلمت کفراں توئی سلہ ۲ مراد از اسباب شادی ذکر خدا است تا غیر حق فراموش گردد و ازیں درد و غم نجات حاصل شود

اے دریغا نورِ ظلمت سوزِ من — اے دریغا صبحِ روز افروزِ من

اے دریغا مرغِ خوش پروازِ من — ز انتہا پرّیدہ تا آغازِ من

عاشقِ رنج ست ناداں تا ابد — خیز و لا اُقسم بخواں تا فی کبد

از کبد فارغ شدم با روے تو — وز زبد صافی بدم در جوے تو

ایں دریغاہا خیالِ دیدنیست — وز وجودِ نقدِ خود ببریدنیست

غیرتِ حق بود و با حق چارہ نیست — کو دلے کز حکمِ حق صد پارہ نیست

غیرت آں باشد کہ آں غیرِ ہمہ ست — آنکہ افزوں از بیان و دمدمہ ست

اے دریغا اشکِ من دریا بُدے — تا نثارِ دلبرِ زیبا شُدے

طوطیِ من مرغِ زیرک سارِ من — ترجمانِ فکرت و اسرارِ من

ہر چہ روزی داد و ناداد آیدم — او ز روزِ اوّل گفت تا یاد آیدم

طوطیئے کاید ز وحی آوازِ او — پیش ز آغازِ وجود آغازِ او

اندرونِ تست آں طوطی نہاں — عکسِ او را دیدہ تو بر ایں واں

می برد شادیت را تو شاد ازو — مے پذیری ظلم را چوں داد ازو

اے کہ جاں از بہرِ تن می سوختی — سوختی جاں را و تن افروختی

سوختم من سوختہ خواہد کسے — تا ز من آتش زند اندر خسے

سوختہ چوں قابلِ آتش بود — سوختہ بستاں کہ آتش کش بود

اے دریغا اے دریغا اے دریغ — کانچناں ماہے نہاں شد زیرِ میغ

۵۵ انتقال ست از نالہ تا جہ بہ بیان آنکہ مرکب انسان بنا شدہ حوال مبتلاے مصائب و محن سے ماند و اشارہ بسبت بآیۂ آیہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ یعنی آفریدیم انسان را در رنج و مشقت ۵۶ ازیں جا انتقال ست بہ بیان سعادات کہ روح را قبل از آمدن بدنیا در عالم ملکوت حاصل بود ...

و آنرا اینجا مے آورد ۵۹ اگرچہ بیت طوطی من مرغ زیرک سار من الخ مراد از طوطی روح ست پس ایں بیت از متعلقات آں بیان ست و اگر مراد طوطی تاجر ست پس ازیں بیت انتقال ست بذکر احوال روح ۶۰ وجود روح از عدد اکات ظاہری بیرون ست ...

چون زنم دم کآتش دل تیز شد — شیر ہجر آشفتہ و خونریز شد

آنکہ او ہشیار خود تندست و مست — چون بود چون او قدح گیرد بدست

شیر مستے کز صفت بیرون بود — از بسیط مرغزار افزون بود

قافیہ اندیشم و دلدار من — گویدم مندیش جز دیدار من

خوش نشیں اے قافیہ اندیش من — قافیہ دولت توئی در پیش من

حرف چہ بود تا تو اندیشی ازاں — صوت چہ بود خار دیوار رزاں

حرف و صوت و گفت را برہم زنم — تا کہ بے ایں ہر سہ با تو دم زنم

آں دمے کز آدمش کردم نہاں — با تو گویم اے تو اسرار جہاں

آں دمے را کہ نگفتم با خلیل — واں دمے را کہ نداند جبرئیل

آں دمے کز وے مسیحا دم نزد — حق ز غیرت نیز بے ما ہم نزد

ما چہ باشد در لغت اثبات و نفی — من نہ اثباتم منم بے ذات و نفی

من کسی در ناکسی دریافتم — پس کسی در ناکسی در بافتم

جملہ شاہاں پست پست خویش را — ۲ جملہ مستاں مست مست خویش را

جملہ شاہاں بردہ بردہ خود اند — ۱ جملہ خلقاں مردہ مردہ خود اند

می شود صیاد مرغاں را شکار — ۴ تا کند ناگاہ ایشاں را شکار

دلبراں بر بیدلاں فتنہ بجاں — ۳ جملہ معشوقاں شکار عاشقاں

ہر کہ عاشق دیدیش معشوق داں — کو بہ نسبت ہست ہم ایں و ہم آں

تشنگاں گر آب جویند از جہاں — آب ہم جوید بعالم تشنگاں

[illegible]

برابستہ نفی مولانا [illegible] فرمایند کہ آنچہ سابق گفتیم [illegible]
[illegible]

چونکه عاشق اوست تو خاموش باش
او چو گوشت میکشد تو گوش باش

بند کن چون سیل سیلانی کند
ورنه رسوائی و ویرانی کند

من چه غم دارم که ویرانی بود
زیر ویران گنج سلطانی بود

غرق حق خواهد که باشد غرق تر
همچو موج بحر جاں زیر و زبر

زیر دریا خوشتر آید یا زبر
تیر او دلکش تر آید یا سپر

پس زبون وسوسه باشی دلا
گر طرب را باز دانی از بلا

گر مراد ترا مذاق شکرست
بے مرادی نے مراد دلبرست

هر ستاره اش خونبهاے صد هلال
خون عالم ریختن او را حلال

ما بها و خونبها را یافتیم
جانب جاں باختن بشتافتیم

اے حیات عاشقاں در مردگی
دل نیابی جز که در دل بردگی

من دلش جسته بصد ناز و دلال
او بهانه کرده با من از ملال

منش جسته با نیاز و بے ملال
او بهانه کرده از ناز و دلال

گفتم آخر غرق تست این عقل و جاں
گفت رو رو بر من این افسوں مخواں

من ندانم آنچه اندیشیده
اے دو دیده دوست را چوں دیده

اے گراں جاں خوار دیدستی مرا
زانکه بس ارزاں خریدستی مرا

هر که او ارزاں خرد ارزاں دهد
گوهرے طفلے بقرص ناں دهد

غرق عشقے ام که غرقست اندریں
عشقهاے اولین و آخریں

مجملش گفتم نکردم زاں بیاں
ورنه هم افهام سوزد هم زباں

[حاشیه:] سابقاً ذکر تیزی آتش عشق فرمودند و از ابیات مابعد [illegible] اشتیاق دیدار [illegible] پس [illegible] ... [illegible]

من چو لب گویم لب دریا بود | من چو لا گویم مراد الّا بود
من ز شیرینی نشستم رو ترش | من ز بسیاری گفتارم خمش
تا که شیرینیِ ما از دو جهان | در حجاب رو ترش باشد نهان
تا که در هر گوش ناید این سخن | یک همی گویم ز صد سرّ لدن

تفسیر قول حکیم سنائی روّح الله روحه

بهر چه از راه وا مانی چه کفر آن حرف چه ایمان
بهر چه از دوست دور افتی چه زشت آن نقش و چه زیبا

وفی معنی قول النبی علیه السلام انّ سعدًا لغیورٌ و انا اغیر منه والله تعالی اغیر منّی ومن غیرته حرّم الفواحش ما ظهر منها وما بطن

جملهٔ عالم زان غیور آمد که حق | برد در غیرت برین عالم سبق
او چو جان است و جهان چون کالبد | کالبد از جان پذیرد نیک و بد

مکالمہ محبوب را با خفا سپرده خامه نموده و علاوه خفا در کنایات را بکار برده دم در از تشبیہ با اشتباہ عادت اوا نموده دربیت سابق تشریح نموده من قولا اخفاشه را از شکستم الکنوں که گویند که فعلاً ہم با خفا آن سے گویم چنانچه بود ہم دانی خود را چناں سے نمایم که گویا ہیچ نه دانم بشیرینی و ترشی استعاره ست از علم و عدم علم اخفای حال خود برائے آں سے نمایم که ذوق اسرار من از جہت انس مستور و محجوب باشد اخفاسه را از من بجہت که از صد سر لدنی یک سر با شد بیان سے کنم تا ہر کس نا شنیدن مرحب گمراہی تو گردد خواه حرف کفر باشد یا کلمه ایمان در دیں برابر است و ہر چه ترا از معبود حقیقی دور دارد خواه نقش خوش نما باشد یا بد در شرح بیان است در احادیث صحیحه آمده هم گاه در سوره نور علم حد قذف نازل شد آیت این است وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ... [illegible]

[illegible] ... المؤمنون من غيرة سعد فالله الا انا اغير منه والله اغير مني ومن اجل غيرة الله حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ... [illegible]

ہر کہ محراب نمازش گشت عین — سوی ایماں رفتنش میداں تو شین

ہر کہ شد مر شاہ را او جامہ دار — ہست خسراں بہر شاہش اتّجار (تجارت)

ہر کہ با سلطاں شود او ہمنشیں — بر درش شستن (نشستن) بود حیف و غبیں (ظلم، زیاں کار)

دست بوسش چوں رسید از پادشاہ — گر گزیند بوس پا باشد گناہ

چوں بیابی دست گرد پا مگرد — ہست سربازی نشانِ مردِ مرد

گرچہ سر بر پا نہادن خدمت ست — پیشِ آں خدمت خطا و زلّت ست

شاہ را غیرت بود بر ہر کہ او — بو گزیند بعد ازاں کہ دید رُو

غیرتِ حق بر مثل گندم بود — کاہِ خرمن غیرتِ مردم بود

اصل غیرتہا بدانید از اِلٰہ — وانِ خلقاں فرعِ حق بے اشتباہ

شرح ایں بگذارم و گیرم گلہ — از جفائے آں نگارِ دہ دلہ

نالم ایرا نالہا خوش آیدش — از دو عالم (غیب، شہادت) نالہ و غم بایدش

چوں ننالم تلخ از دستانِ او — چوں نیم در حلقۂ مستانِ او

چوں نباشم ہمچو شب (سیہ بخت) بے روزِ او — بے وصالِ روئے روز افروزِ او

ناخوشِ او (جفا) خوش بود در جانِ من — جاں فدائے یارِ دل رنجانِ من

عاشقم بر رنجِ خویش و دردِ خویش — بہرِ خوشنودیِ شاہِ فردِ خویش

خاکِ غم را سرمہ سازم بہرِ چشم — تا ز گوہر پر شود دو بحرِ چشم

اشک کاں از بہرِ او بارند خلق — گوہرست و اشک پندارند خلق

من ز جانِ جاں شکایت میکنم — من نیم شاکی روایت میکنم

دل ہمے گوید کزو رنجیدہ ام — وز نفاقِ سست میخندیدہ ام

---

۵۱ ہر کس کہ تسبیہ توجہات او ذات حق باشد پس اگر او بجانب ایمان استدلالی و تقلیدی میل کند سخت معیوب باشد ۵۲ مثال دیگر برائے غیرت یعنے ہر کہ در بارگاہ سلطان چناں تقرب دارد کہ لباس خسروانہ مہیا ساختہ میکند پس اگر بعوض ایں لباس بہائے تاجرانہ خواہد چنیں باشد ۵۳ ... ۵۴ پادشاہ بر آنکس غیرت میکند کہ بعد ازاں کہ شاہ را بہ شگفتہ لقا دیدہ باشد کرولیس بوسے او مفتون شود ۵۵ غیرت حق کل ست و غیرت مردم جزوے ست ازاں کل ۵۶ من تفصیل غیرت را گذاشتہ باز اشتیاق رویت و شکوائے ہجر آغاز میکنم و محبوب حقیقی را دہ دلہ یعنی تجلیات مختلفہ و شیون کثیرہ داد گفتہ ۵۷ چنانکہ فرمودہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم لیس شیئ احب الی اللہ تعالے من قطرتین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم تہراق فی سبیل اللہ یعنے خدا را ہیچ چیز محبوب تر نیست بیک قطرہ اشکے کہ از خوف خدا باشد دیگر قطرہ خون کہ در راہ خدا ریختہ شود ۵۸ کما قال العارف الجامی ع خوشم با محنت و درد تو آرے بود رنج محبت راحت آمیز ۵۹ آنکہ اگر در رویت شکایت محبوب میکنم فی الواقع شکایت نیست بلکہ حکایت خوشی ست زیرا کہ شکایت از رنجگی باشد و نعوذ باللہ رنجگی در من باشد ۶۰ دل مے گوید کہ چوں محبوب ... سبب آں ... ام حالانکہ من ... دل در باطن ازو ... وز خندہ زبان نفاق ... تکلف ... روایت داردو

راستی کن ای تو فخر راستان ای تو صدر و من درت را آستان

آستان و صدر در معنی کجاست ما و من کو آن طرف کان یار ماست

ای رهیده جان تو از ما و من ای لطیفهٔ روح اندر مرد و زن

مرد و زن چون یک شود آن یک توی چونکه یکها محو شد آن یک توی

این من و ما بهر آن برساختی تا تو با خود نرد خدمت باختی

تا تو با ما و تو یک جوهر شوی عاقبت محض چنان دلبر شوی

تا من و تو ها همه یکجان شوند عاقبت مستغرق جانان شوند

این همه هست و بیا ای امر کن ای منزه از بیان و از سخن

چشم جسمانه تواند دیدنت در خیال آرد غم و خندیدنت

دل که او بستهٔ غم و خندیدن است تو مگو کو لایق آن دیدن است

آنکه او بستهٔ غم و خنده بود او بدین دو عاریت زنده بود

باغ سبز عشق کو بی منتهاست جز غم و شادی درو بس میوه هاست

عاشقی زین هر دو حالت برترست بی بهار و بی خزان سبز و ترست

ده زکوة روی خوب ای خوبرو شرح جان شرحه شرحه باز گو

کز کرشمه غمزهٔ غمازه بر دلم بنهاد داغی تازه

من حلالش کردم او خونم بریخت من همی گفتم حلال او می گریخت

چون گریزانی ز نالهٔ خاکیان | غم چه ریزی بر دلِ غمناکیان
آنکه هر صبحے که از مشرق بتافت | همچو چشمهٔ مشرقت در جوش یافت
چه بهانه میدهی شیدات را | ای بهانه شکّرِ لبهات را
ای جهانِ کهنه را تو جانِ نو | از تنِ بیجان و دل افغان شنو
شرحِ گل بگذار از بهرِ خدا | شرحِ بلبل گو که شد از گل جدا
از غم و شادی نباشد جوشِ ما | با خیال و وهم نبود هوشِ ما
حالتِ دیگر بود کان نادرست | تو مشو منکر که حق بس قادرست
تو قیاس از حالتِ انسان مکن | منزل اندر جور و در احسان مکن
جور و احسان رنج و شادی حادثست | حادثان میرند و حق شان وارثست
صبح شد ای صبح را پشت و پناه | عذرِ مخدومی حسام الدین بخواه
عذرخواه عقلِ کل و جان توئی | جانِ جان و تابشِ مرجان توئی
تافت نورِ صبح ما از نورِ تو | در صبوحے با مئے منصورِ تو
داوهٔ حق چون چنین دارد مرا | باده که بود تا طرب آرد مرا
باده در جوشش گدائے جوشِ ماست | چرخ در گردش گدائے هوشِ ماست
باده از ما مست شد نے ما ازو | قالب از ما هست شد نے ما ازو
تا چو زنبوریم و قالبها چو موم | خانه خانه کرده قالب را چو موم
بس درازست این حدیثِ خواجه گو | تا چه شد احوالِ آن مردِ نکو

رجوع بحکایت خواجهٔ تاجر

[illegible]

خواجه اندر آتش و درد و حنین　　صد پراگنده همی گفت این چنین
گه تناقض گاه ناز و گه نیاز　　گاه سودای حقیقت گه مجاز
مرد غرقه گشته جانی می‌کند　　دست را در هر گیاهی می‌زند
تا کدامین دست گیرد در خطر　　دست و پایی می‌زند از بیم سر
دوست دارد دوست این آشفتگی　　کوشش بیهوده به از خفتگی
آنکه او شاه است او بیکار نیست　　ناله از وی طرفه کو بیمار نیست
بهر این فرمود رحمان ای پسر　　كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ای پسر
اندرین ره می‌تراش و می‌خراش　　تا دم آخر دمی فارغ مباش
تا دم آخر دمی آخر بود　　که عنایت با تو صاحب سر بود
هر که میکوشد اگر مرد و زن است　　گوش و چشم شاه جان بر روزن است
این سخن پایان ندارد ای عمو　　قصهٔ طوطی و خواجه باز گو

بیرون انداختن مرد تاجر طوطی را از قفس و پریدن آن

بعد از آنش از قفس بیرون فگند　　طوطیک پرید تا شاخ بلند
طوطی مرده چنان پرواز کرد　　کافتاب از شرق ترکی تاز کرد
خواجه حیران گشت اندر کار مرغ　　بی‌خبر ناگه بدید اسرار مرغ
روی بالا کرد و گفت ای عندلیب　　از بیان حال خودمان ده نصیب
او چه کرد آنجا که تو آموختی　　چشم ما از مکر خود بر دوختی
ساختی مکری و ما را سوختی　　سوختی ما را و خود افروختی

[illegible]

گفت طوطی کو بفعلم پند داد — که رہا کن نطق و آواز و گشاد

زانکه آوازت ترا در بند کرد — خویش را مرده پے این پند کرد

یعنی اے مطرب شده با عام و خاص — مرده شو چون من که تا یابی خلاص

دانه باشی مرغکانت بر چنند — غنچه باشی کودکانت بر کنند

دانه پنهان کن بکلی دام شو — غنچه پنهان کن گیاهِ بام شو

هر که داد او حسنِ خود را در مزاد — صد قضاے بد سوے او رو نهاد

چشمها و خشمها و رشکها — بر سرش بارد چو آب از مشکها

دشمنان او را ز غیرت مے درند — دوستان هم روزگارش می برند

آنکه غافل بود از کشت بهار — او چه داند قیمتِ این روزگار

در پناهِ لطفِ حق باید گریخت — کو هزاران لطف بر ارواح ریخت

تا پناهے یابی آنگه چه پناه — آب و آتش مر ترا گردد سپاه

نوح و موسیٰ را نه دریا یار شد؟ — نے بر اعداشان بکین قهار شد؟

آتش ابراهیم را نے قلعه بود؟ — تا بر آورد از دلِ نمرود دود

کوه یحییٰ را نه سوے خویش خواند؟ — قاصدانش را بزخمِ سنگ راند

گفت اے یحییٰ بیا در من گریز — تا پناهت باشم از شمشیر تیز

وداع کردن طوطی خواجه را و پریدن

یک دو پندش داد طوطی بے نفاق — بعد از آن گفتش سلام الفراق

الوداع اے خواجه کردی مرحمت — کردی آزادم ز قید و مظلمت

الوداع ای خواجه رفتم تا وطن — هم شوی آزاد روزی همچو من

خواجه گفتش فی امان الله برو — مر مرا اکنون نمودی راه نو

سوی هندستان اصلی رو نهاد — بعد شدت از فرج دل گشته شاد

خواجه با خود گفته این پند من ست — راه او گیرم که این ره روشن ست

جان من کمتر ز طوطی کے بود — جان چنین باید که نیکو پی بود

مضرت تعظیم خلق و انگشت نما شدن

تن قفس شکل ست زان شد خار جان — در فریب داخلان و خارجان

اینش گوید من شوم همراز تو — وانش گوید نی منم انباز تو

اینش گوید نیست چون تو در وجود — در کمال و فضل و در احسان و جود

آنش گوید هر دو عالم آن تست — جمله جانهامان طفیل جان تست

آنش گوید گاه عیش و خرمی — اینش گوید گاه نوش و همدمی

او چو بیند خلق را سرمست خویش — از تکبر میرود از دست خویش

او نداند که هزاران را چو او — دیو افکندست اندر آب جو

لطف و سالوس جهان خوش لقمه ایست — کمترش خور کان پر آتش لقمه ایست

آتشش پنهان و ذوقش آشکار — دود او ظاهر شود پایان کار

تو مگو آن مدح را من کے خورم — از طمع میگوید او پی میبرم

مادحت گر هجو گوید بر ملا — روزها سوزد دلت زان سوزها

گرچه دانی کو ز حرمان گفت آن — کان طمع که داشت از تو شد زیان

آں اثر مے ماندت در اندروں | در پئے ایں حالتے ہست آزموں
آں اثر ہم روزہا باقی بود | مایۂ کبر و خداع جاں شود
نیک بنماید چو شیریں ست شرح | بد نماید زانکہ تلخ افتاد قدح
ہمچو مطبوخ ست حب کاں را خوری | تا بدیرے شورش و رنج اندری
ور خوری حلوا بود ذوقش دمے | ایں اثر چوں آں نمے پاید ہمے
چوں نمے پاید ہمے ماند نہاں | ہر ضدے را تو بضد آں بداں
چوں شکر ماند نہاں تاثیر او | بعد چندے دمل آرد نیش جو
ور حب و مطبوخ خوردی اے ظریف | اندروں شد پاک زاخلاط کثیف
نفس از بس مدحہا فرعون شد | کن ذلیل النفس هونا لا تسد
تا توانی بندہ شو سلطاں مباش | زخم کش چوں گوئے شو چوگاں مباش
ورنہ چوں لطفت نماند ویں جمال | از تو آید آں حریفاں را ملال
آں جماعت کت ہمیداوند ریو | چوں بہ بینندت بگویندت کہ دیو
جملہ گویندت چو بینندت بدر | مردۂ از گور خود برکردہ سر
ہمچو امرد کہ خدا نامش کنند | تا بدیں سالوس در دامش کنند
چوں بہ بدنامی برآید ریش او | دیو را ننگ آید از تفتیش او
دیو سوے آدمی شد بہر شر | سوے تو نامد کہ از دیوی بتر
تا تو بودی آدمی دیو از پئیت | مے دوید و مے چشانید از مئیت
چوں شدی در خوے دیوی استوار | مے گریزد از تو دیو اے نابکار
آنکہ اندر دامنت آویخت او | چوں چنیں گشتی ز تو بگریخت او

ف ولکن باید دانست آں ... [illegible] ... آں ماند
ف اما اثر حلوا ... [illegible]
ف یعنی چوں ... [illegible]
ف ہمچنیں خوشامد اہل غرض ... [illegible]
ف بخلاف آں ... [illegible]
ف از ... [illegible]
ف شیطان ... [illegible]
کما قال اللہ تعالیٰ کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریٔ منک انی اخاف اللہ رب العالمین.
یعنی مثال ایں منافقان مثل شیطان ست کہ انسان را بر کفر برانگیزد ... [illegible]
ف یعنی ... [illegible]

تفسیر ما شاء الله کان و ما لم یشأ لم یکن

این همه گفتیم لیک اندر بسیج / بی عنایات خدا هیچیم هیچ

بی عنایات حق و خاصان حق / گر ملک باشد سیاهستش ورق

ای خدا ای قادر بی چند و چون / واقفی بر حال بیرون و درون

ای خدا ای فضل تو حاجت روا / با تو یاد هیچکس نبود روا

اینقدر ارشاد تو بخشیده / تا بدین بس عیب ما پوشیده

قطرهٔ دانش که بخشیدی ز پیش / متصل گردان بدریاهای خویش

قطرهٔ علمست اندر جان من / وارهانش از هوا وز خاک تن

پیش از آن کاین خاکها خسفش کند / پیش از آن کین بادها نشفش کند

گر چه چون نشفش کند تو قادری / کش ازیشان وا ستانی واخری

قطره کو در هوا شد یا که ریخت / از خزینهٔ قدرت تو کی گریخت

گر در آید در عدم یا صد عدم / چون بخوانیش او کند از سر قدم

صد هزاران ضد ضد را میکشد / بازشان فضل تو بیرون میکشد

از عدمها سوی هستی هر زمان / هست یا رب کاروان در کاروان

خاصه هر شب جمله افکار و عقول / نیست گردد غرق در بحر نغول

باز وقت صبح چون اللهیان / بر زنند از بحر سر چون ماهیان

در خزان بین صد هزاران شاخ و برگ / از هزیمت رفته در دریای مرگ

زاغ پوشیده سیه چون نوحه گر / در گلستان نوحه کرده بر خضر

سئلہ ۵۹ اعتقاد اہل سنت آنست که اراده و مشیت حق تعالی از مراد او متخلف نمیشود زیرا که [illegible]

[illegible]

باز فرمان آید از سالار ده — مر عدم را کانچه خوردی باز ده

آنچه خوردی واده ای مرگ سیاه — از نبات و دارو و از برگ و گیاه

ای برادر یکدم از خود دور شو — ٢ با خود آ و غرق بحر نور شو

ای برادر عقل یکدم با خود آر — ١ دمبدم در تو خزانست و بهار

باغ دل را سبز و تر و تازه بین — پر ز غنچه و ورد و سرو و یاسمین

ز انبهی برگ پنهان کرده شاخ — ز انبهی گل نهان صحرا و کاخ

این سخنهایی که از عقل کلست — بوی آن گلزار و سرو و سنبلست

بوی گل دیدی که آنجا گل نبود — جوش مل دیدی که آنجا مل نبود

بو قلاوزست و رهبر مر ترا — می برد تا خلد و کوثر مر ترا

بو دوای چشم باشد نورساز — شد ز بوی دیده یعقوب باز

بوی بد مر دیده را تاری کند — بوی یوسف دیده را یاری کند

تو که یوسف نیستی یعقوب باش — همچو او با گریه و آشوب باش

تو چو شیرین نیستی فرهاد باش — چون نه لیلی چو مجنون گرد فاش

بشنو این پند از حکیم غزنوی — تا بیابی در تن کهنه نوی

این رباعی را شنو از جان و دل — تا که بیرون شوی از آب و گل

پند او را از دل و جان گوش کن — هوش را جان ساز و جان را هوش کن

آن حکیم غزنوی شیخ کبیر — گفته است این پند نیکو یادگیر

[illegible]

تفسیر قول حکیم سنائی قدس سره

نازرا روئے بباید ہمچو ورد	چون نداری گرد بدخوئی مگرد
عیب باشد چشم نابینا و باز	زشت باشد روئ نازیبا و ناز
پیش یوسف نازش و خوبی مکن	جز نیاز و آہ یعقوبی مکن
معنیٔ مردن ز طوطی بُد نیاز	در نیاز و فقر خود را مردہ ساز
تا دمِ عیسے ترا زندہ کند	ہمچو خویشت خوب و فرخندہ کند
در بہاران کے شود سرسبز سنگ	خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
سالہا تو سنگ بودی دل خراش	آزموں را یک زمانے خاک باش
در بیانِ این شنو یک داستان	تا بدانی اعتقادِ راستان

داستان پیر چنگی کہ در عہد عمر از بہر خداوند تعالےٰ در گورستان در روز بینوائی چنگ میزد

آن شنیدستی کہ در عہدِ عمرؓ	بود چنگی مطربے با کر و فر
بلبل از آوازِ او بیخود شدے	یک طرب ز آوازِ خوبش صد شدے
مجلس و مجمع دمش آراستے	وز نوائے او قیامت خاستے
ہمچو اسرافیل کآوازش بفن	مردگاں را جاں در آرد در بدن
یا رسائل بود اسرافیل را	کز سماعش پر برستے فیل را
یا چو داؤد از خوشی نغمہ ہا	جانہا را [illegible]
سازد اسرافیل روزے نالہ را	جان دہد پوسیدۂ صد سالہ را

۱؎ در نسخۂ کانپوری این بیت بایں نہج آمدہ ست زشت باشد روئے نازیبا و ناز سخت باشد چشم نابینا و [illegible] [illegible] [illegible] ۲؎ پیش [illegible] [illegible] [illegible] ۳؎ [illegible] ۴؎ [illegible]

اولیا را در درون هم نغمه‌هاست — طالبان را زان حیاتِ بی‌بهاست

نشنود آن نغمه‌ها را گوشِ حس — کز ستمها گوشِ حس باشد نجس

نشنود نغمهٔ پری را آدمی — کو بود ز اسرارِ پریان اعجمی

گرچه هم نغمهٔ پری زین عالم ست — نغمهٔ دل برتر از هر دو دم ست

که پری و آدمی زندانی اند — هر دو در زندانِ این نادانی اند

معشرَ الجن سورهٔ رحمن بخوان ۲ — تستطیعوا تنفذوا را باز دان

سورهٔ الرحمن بخوان ای مبتدی ۱ — تا شوی بر سرّ پریان مهتدی

نغمه‌هائے اندرون اولیا — اولاً گوید که ای اجزائے لا

هین ز لائے نفی سرها برزنید — وین خیال و وهم یکسو فگنید

کارِ ایشان ست زان سوئے پری — گردد وقت روشن چو گرد راه پری

ای همه پوسیده در کون و فساد — جانِ باقیتان نروئید و نزاد

گر بگویم شمه‌ٔ زان نغمه‌ها — جانها سر برزنند از دخمه‌ها

گوش را نزدیک کن کان دور نیست — لیک نقلِ آن بتو دستور نیست

هین که اسرافیلِ وقت اند اولیا — مرده را زیشان حیات ست و نما

جانهائے مرده اندر گورِ تن — بر جهد ز آوازِ شان اندر کفن

گوید این آواز ز آواها جداست — زنده کردن کارِ آوازِ خداست

چون ز صوتِ اولیا آگه شوند — از طرب گویند چون بارہ شوند

ما بمردیم و بکلی کاستیم — بانگِ حق آمد همه برخاستیم

بانگِ حق اندر حجاب و بے حجیب — آن دهد کو داد مریم را ز جیب

[illegible] یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا [illegible]

اے فناتاں نیست کردہ زیر پوست ... باز گردید از عدم زآوازِ دوست

مطلق آں آواز خود از شہ بود ... گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

گفت او را من زبان وچشم تو ... من حواس ومن رضا وخشم تو

رَو کہ بِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یُبْصِرُ توئی ... سرتوئی چہ جائے صاحب سرتوئی

تفسیر مَنْ کَانَ لِلّٰہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ وبیان آں

چوں شدی مَنْ کَانَ لِلّٰہ از وَلہ ... من ترا باشم کہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

گہ توئی گویم ترا گاہے منم ... ہرچہ گویم آفتابے روشنم

ہرکجا تابم زمشکات دمے ... حل شد آنجا مشکلات عالمے

۲ ہرکجا تاریکی آمد ناسزا ... از فروغ ما شود شمس الضحیٰ

۱ ظلمتے را کآفتابش بر نداشت ... از دم ما گردد آں ظلمت چو چاشت

آدمے را او بخویش اسما نمود ... دیگراں را ز آدم اسماء کشود

۳ آب خواہ از جُو بجو خواہ از سبو ... کایں سبو را ہم مدد باشد ز جو

۴ نور خواہ از مہ طلب خواہی ز خور ... نورِ مہ ہم ز آفتاب ست اے پسر

۵ مقتبس شو زود چوں یابی نجوم ... سنت پیغمبر کہ اَصْحَابِیْ نُجُوْم

۱ خواہ ز آدم گیر نورش خواہ از و ... خواہ از خم گیر مے خواہ از کدو

۲ کیں کدو با خم پیوستست سخت ... نے چو تو شاد آں کدوئے نیکبخت

گفت طُوْبٰی مَنْ رَاٰنِیْ مصطفیٰ ... وَالَّذِیْ یُبْصِرُ لِمَنْ وَجْہِیْ رَاٰی

چوں چراغے نورِ شمعے را کشید ... ہر کہ دید آنرا یقیں آں شمع دید

رافی او رای من رانی یعنی خوشا کسیکہ مرا دید یا بیننده مرا دید بعضر نا بدید بلو روایت بالمعنے ایراد یافتہ یعنی و آنکس کہ دیدہ است و آنکہ برے من نظر کرد ۱۲

سلہ اشارہ بحدیث قدسی لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا تمام این حدیث در مشکوٰۃ المصابیح باب ذکر اللہ عزّوجل فصل اول آمدہ

[illegible]

همچنین تا صد چراغ ار نقل شد　　　دیدن آخر لقای اصل بد

خواه از نور پسین بستان تو آن　　　هیچ فرقی نیست خواه از شمع دان

خواه نور از اولین بستان بجان　　　خواه از نور پسین فرقی مدان

خواه بین نور از چراغ آخرین　　　خواه بین نورش ز شمع غابرین

در معنی حدیث ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات الا فتعرضوا لها

گفت پیغمبر که نفحتهای حق　　　اندرین ایام می آرد سبق

گوش هش دارید این اوقات را　　　در ربایید اینچنین نفحات را

نفحه آمد مر شما را دید و رفت　　　هر کرا میخواست جان بخشید و رفت

نفحهٔ دیگر رسید آگاه باش　　　تا ازین هم وا نمانی خواجه تاش

جان آتش یافت زان آتش کشی　　　جان مرده یافت از وی جنبشی

جان ناری یافت از وی انطفا　　　مرده پوشید از بقای او قبا

تازگی و جنبش طوبیست این　　　همچو جنبشهای خلقان نیست این

گر در افتد در زمین و آسمان　　　زهرهاشان آب گردد در زمان

خود ز بیم این دم بی منتهی　　　باز خوان فابین ان یحملنها

ورنه خود اشفقن منها چون بدی　　　گرنه از بیمش دل کُه خون شدی

دوش دیگر گونه این میداد دست　　　لقمهٔ چندی درآمد ره ببست

بهر لقمه گشته لقمانی گرو　　　وقت لقمانست ای لقمه برو

---

۱ منقول از نسخهٔ کانپوری ۱۲ ۲ این حدیث طبرانی در کبیر از محمد بن مسلمه مرفوعاً چنین روایت کرده ان لربکم فی ایام دهرکم نفحات فتعرضوا له لعله ان یصیبکم نفحة منها فلا تشقون بعدها ابداً یعنی البته پروردگار شما را در ایام زمانه شما بوهای خوشگوار است پس شما پیش آیید آنرا شاید برسد شما را بو از آن پس محروم نشوید بعد از آن ابداً (تمییز الطیب) ۳ چنانکه در حدیث آمده که حق تعالی در بعض شب متوجه میشود که کسی هست که رزق بطلبد یا مغفرت خواهد پس هر که خواهد بیابد ۱۲ ۴ هر کسی از فجار و ابرار از آن نفحه حسب استعداد خود اثر پذیر شد چنانچه حق تعالی فرماید یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا یعنی گمراه کند بآن بسیار کسان را و هدایت دهد بسیار کسان را ۱۲ ۵ یعنی آسمان و زمین تاب تحمل آن نفحها ندارند چنانچه لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرأیته خاشعا متصدعا من خشیة الله یعنی اگر این قرآن را بر کوه نازل کردیم شما کوه را دیدید که از خوف خدا پاره پاره شد ۶ بسبب خوف عدم تحمل کوه و زمین و فلک این آیت را بخوان انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها و اشفقن منها الخ ترجمه سابق گذشت ۷ مراد از دوش زمانه [illegible] ۱۲ ۱۲ ۱۲

از هوای لقمهٔ این خارخوار | از کف لقمان برون آرید خار
در کف او خار و سایانش نیز نیست | لیکتان از حرص آن تمییز نیست
خار دان آن را که خرما دیده‌ای | زانکه بس نان کور و بس نادیده‌ای
جان لقمان که گلستان خداست | پای جانش خستهٔ خاری چراست
اشتر آمد این وجود خارخوار | مصطفی‌زادی برین اشتر سوار
اشترا تنگ گلی بر پشت تست | کز نسیمش در تو صد گلزار رست
میل تو سوی مغیلانست و ریگ | تا چه گل چینی ز خار مرده ریگ
ای بگشته زین طلب از کو بکو | چند گویی کین گلستان کو و کو
پیش از آن کین خار پا بیرون کنی | چشم تاریکست جولان چون کنی
آدمی کو می‌نگنجد در جهان | در سر خاری همی گردد نهان
مصطفی آمد که سازد همدمی | کلمینی یا حمیرا کلمی
ای حمیرا آتش اندر نه تو نعل | تا ز نعل تو شود این کوه لعل
این حمیرا لفظ تانیثست و جان | نام تانیثش نهند این تازیان
لیک از تانیث جان را باک نیست | روح را با مرد و زن اشراک نیست
از مونث وز مذکر برترست | این نه آن جانست کز خشک و ترست
این نه آن جانست کافزاید ز نان | یا گهی باشد چنین گاهی چنان
خوش کننده است و خوش و عین خوشی | بی خوشی نبود خوشی ای مرتشی
مرتشی را هست از رشوت خوشی | صد خوشی یابی چو دست ناکشی
چون تو شیرین از شکر باشی بود | کان شکر گاهی ز تو غایب شود

(حاشیه) اشتر عبارت از بدن عنصری ست و از مصطفیٰ زاده روح ... [illegible]

چون شکر گردی ز تاثیر وفا / پس شکر کے از شکر گردد جدا

زهر محض ست آنکه باشد بیوفا / هب لنا یا ربنا نعم الوفا

عاشق از حق چون غذا یابد رحیق / عقل آنجا گم شود گم اے رفیق

عقل جزوی عشق را منکر بود / گرچه بنماید که صاحب سر بود

زیرک و داناست اما نیست نیست / تا فرشته لا نشد آهرمنی ست

او بقول و فعل یار ما بود / چون بحکم حال آئی لا بود

لا بود چون او نشد از هست نیست / چونکه طوعاً لا نشد کرها بسی ست

جان کمال است و ندائے او کمال / مصطفی گویان ارحنا یا بلال

اے بلال افراز بانگ سلسلت / زاں دمے کاندر دمیدم در دلت

اے بلال ایں گلبنت را جاں سپار / خیز و بلبل وار جاں مے کن نثار

زاں دمے کآدم ازو بیهوش شد / هوش اهل آسمان بیهوش شد

مصطفی بیخویش شد زان خوب صوت / شد نمازش از شب تعریس فوت

سر ازاں خواب مبارک بر نداشت / تا نماز صبحدم آمد بچاشت

در شب تعریس پیش آں عروس / یافت جان پاک ایشاں دستبوس

عشق و جاں هر دو نهاں اند و ستیر / گر عروسش خوانده ام عیبے مگیر

از ملال یار خامش کردمے / گر همو مهلت بدادے یکدمے

لیک میگوید بگو هین عیب نیست / جز تقاضائے قضائے غیب نیست

عیب باشد کو نبیند جز که عیب / عیب کے بیند روان پاک غیب

عیب شد نسبت بمخلوق جهول / نے بہ نسبت با خداوند قبول

کفر ہم نسبت بخالق حکمت ست
چوں بما نسبت کنی کفر آفت ست

ور یکے عیبے بود با صد صفات
بر مثال چوب باشد در نبات

در ترازو ہر دو را یکساں کشند
زانکہ آں ہر دو چو جسم و جاں خوش اند

پس بزرگاں ایں نگفتند از گزاف
جسم پاکاں عین جاں افتاد صاف

گفتشاں و نفسشاں و نقششاں
جملہ جان مطلق آمد بے نشان

جان دشمن دارشاں جسمے ست صرف
چوں زیاد از نرد او اسمے ست صرف

آں بخاک اندر شد و کل خاک شد
ایں نمک اندر شد و کل پاک شد

آں نمک کز وے محمد املح است
زاں حدیث با نمک او افصح ست

ایں نمک باقی ست از میراث او
با تو اند آں وارثان او بجو

پیش تو شستہ ترا خود پیش کو
پیش ہست جان پیش اندیش او

گر تو خود را پیش و پس کردی گمان
بستۂ جسمی و محرومی ز جان

زیر و بالا پیش و پس وصف تن ست
بے جہتہا ذات جان روشن ست

برکشا از نور پاک شہ نظر
تا نہ پنداری تو چوں کوتہ نظر

کہ ہمینی در غم و شادی و بس
اے عدم کو مر عدم را پیش و پس

از وجود و از عدم گر بگذری
از حیات جاودانی برخوری

روز باراں ست مے رو تا بشب
نے ازیں باراں ازاں باران رب

ہست باراں ہا جز ایں باراں بداں
کہ نمے بیند ورا جز چشم جاں

تا ازاں باراں عیاں بینی خضر

یعنی کفر، تخلیق حق ... [illegible]

سوال کردن عائشه از پیغمبر علیه السلام که باران شد و جامهٔ مبارک تو تر نگشت و جواب آن

مصطفی روزے بگورستان برفت　　با جنازهٔ مردے از یاران برفت

خاک را در گور او آگنده کرد　　زیر خاک آن دانه اش را زنده کرد

این درختان اند همچون خاکیان　　دستها بر کرده اند از خاکدان

سوے خلقان صد اشارت میکنند　　وانکه گوش استش عبارت میکنند

تیز گوشان را ز ایشان بشنوند　　غافلان آواز ایشان نشنوند

با زبان سبز و با دست دراز　　از ضمیر خاک میگویند راز

همچو بطان سر فرو برده بآب　　گشته طاؤسان و بوده چون غراب

در زمستان شان اگر محبوس کرد　　آن غرابان را خدا طاؤس کرد

در زمستان شان اگرچه داد مرگ　　زنده شان کرد از بهار و داد برگ

منکران گویند خود هست این قدیم　　این چرا بندیم بر رب کریم

جمله پندارند این خود دائم ست　　ور قدیم این جمله عالم قائم ست

کوری ایشان درون دوستان　　حق برویانید باغ و بوستان

هر گلے کاندر درون بویا بود　　آن گل از اسرار کل گویا بود

بوے ایشان رغم انف منکران　　گرد عالم میرود پرده دران

منکران همچون جعل زان بوی گل　　یا چو نازک مغز از بانگ دهل

خویشتن مشغول میسازند و غرق　　چشم میدزدند از لمعان برق

---

۱ اشاره است بآنکه ترقی ملاح بعض سالکان بوقت مرگ و دفن مے باشد ۱۲ ۲ مثال است برائے روحانے که زیر خاک بدست آید ۱۲ ۳ حاصل اشارات ایشان آن است که اے مردمان شما هم مثل ما تو اضع پیش گیرید و خاک نشین مثل ما شوید تا از برکت ما سعادت متمتع شوید ۱۲ ۴ موسم خزان همچو زاغ بد صورت بودند اکنون مثل طاؤس خوشرنگ گشتند ۵ آنکه بعض گمراهان مثل دهریه گویند که عالم قدیم است هیچ فاعل مختار نیست که این عالم را ایجاد ساخته ۶ در آن اشجار و انبیا ۷ بے بصری منکران فاعل حقیقی عیان ست دلائل دوستان ازلیت بفتن مثل گلزار سبز و شاداب ست ۸ دلائل حقه بر ثبوت باری تعالے بخلاف مراد منکران در اقصائے عالم رسیده است ۱۲ ۱۲ ۱۲

چشم سید و زنادوا آنجا چشم نے ... چشم آں باشد کہ بیند ما ہنے

چوں ز گورستان پیمبر باز گشت ... سوئے صدیقہ شد و ہمراز گشت

چشم صدیقہ چو بر رویش فتاد ... پیش آمد دست بر وے مے نہاد

بر عمامہ و رُوئے او و مُوئے او ... بر گریبان و بر و بازوئے او

گفت پیغمبر چہ میجوئی شتاب ... گفت باراں آمد امروز از سحاب

جامہایت مے بجویم در طلب ... تر نمے بینم ز باراں اے عجب

گفت چہ بر سر فگندی از ازار ... گفت کردم آں ردائے تو خمار

گفت بہر آں[1] نمود اے پاک جیب ... چشم پاکت را خدا باران غیب

نیست آں باراں ازیں ابر شما ... ہست ابر دیگر و دیگر سما

انچنیں باراں ز ابر دیگر ست ... رحمت حق در نزولش مضمر ست

بشنو از قولِ سنائی در رموز ... معنئے تا واقف آئی بر کنوز

گر تو بکشائی ز باطن دیدۂ
زود یابی سرمۂ بگزیدۂ

شعر بیت حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ

آسمانہاست در ولایت جان
کار فرمائے آسمانِ جہان

[1] آنچہ سابقاً مذکور شد کہ روزِ باراں ست ... تا بشب یعنی باران رحمت الٰہی ... این باران ... و ثبات آں باران آوردند صدیقہ باران غیب را مشاہدہ نمود و را باران ظاہری پنداشت و سبب انکشاف آں باران غیب برکت ردائے آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم بود کہ صدیقہ بر سر خود فگندہ بود ۱۲ [2] مخفی نماند کہ جملہ عالم کائنات مجموعہ مظاہر اسمائے الٰہیہ ست و در اصطلاح آں را ... صورت ... و اسماء حقیقت آں مظاہر ... [illegible] ... حاصل ایں حدیث سنائی ... آں باران ظاہری ... حقیقت ... روح انسانی ست ... ولایت جان ... [illegible] ... باران ... مثنوی ۱۲

در رهِ روح پست و بالاهاست
کوه‌هائے بلند و صحراهاست

پیر دانا اندرین رمزی که گفت
در حقیقت زین صدف دُرّی بسفت

غیب را ابری و آبی دیگرست
آسمان و آفتابی دیگرست

ناید آن الا که بر خاصان پدید
باقیان فی لبس من خلق جدید

هست باران از پی پروردگی
هست باران از پی پژمردگی

نفع بارانِ بهاری بوالعجب
باغ را بارانِ پاییزی چو تب

باغ را بارانِ بهاری طرب
باز بارانِ خزانی همچو تب

آن بهاری ناز پروردش کند
وین خزانی ناخوش و زردش کند

همچنین سرما و باد و آفتاب
بر تفاوت دان و سررشته بیاب

همچنین در غیب انواع ست این
در زیان و سود و در ربح و غبین

این دم ابدال باشد زان بهار
در دل و جان روید از وی سبزه‌زار

فعلِ بارانِ بهاری با درخت
آید از انفاسشان در نیک‌بخت

گر درختی خشک باشد در مکان
عیب آن از باد جان‌افزا مدان

باد کارِ خویش کرد و بر وزید
آنکه جانی داشت بر جانش گزید

وانکه جامد بود خود واقف نشد
وای آن جانی که او عارف نشد

قولِ حکیم سنائی در بیان این
دور کن از خویشتن انکار و ظن

له اقتباس از آیهٔ واقعه در سورهٔ ق أفعيينا بالخلق الاول بل هم في لبس من خلق جديد [illegible]

در حدیث اِغتَنِمُوا بَردَ الرَّبیعِ فَاِنَّهُ یَعمَلُ بِاَبدَانِکُم کَمَا یَعمَلُ بِاَشجَارِکُم وَاجتَنِبُوا بَردَ الخَرِیفِ فَاِنَّهُ یَعمَلُ بِاَبدَانِکُم کَمَا یَعمَلُ بِاَشجَارِکُم

گفت پیغمبر ز سرمای بهار ۔۔۔ تن مپوشانید یاران زینهار
زانکه با جانِ شما آن میکند ۔۔۔ کان بهاران با درختان میکند
پس غنیمت باشد آن سرمای او ۔۔۔ در جهان بر عارفان وقت جو
در بهاران جامه از تن برکنید ۔۔۔ تن برهنه جانبِ گلشن روید
لیک بگریزید از بادِ خزان ۔۔۔ کان کند کان کرد با باغ و رزان
راویان این را بظاهر برده اند ۔۔۔ هم بران صورت قناعت کرده اند
بیخبر بودند از سرّ آن گروه ۔۔۔ کوه را دیده ندیده کان بکوه
آن خزان نزدِ خدا نفس و هواست ۔۔۔ عقل و جان عینِ بهارست و بقاست
گر ترا عقلیست جزوی در نهان ۔۔۔ کاملُ العقلی بجو اندر جهان
جزوِ تو از کلِ او کلی شود ۔۔۔ عقلِ کل بر نفس چون غلی شود
پس بتاویل این بود کانفاسِ پاک ۔۔۔ چون بهارست و حیات و برگ و تاک
از حدیثِ اولیا نرم و درشت ۔۔۔ تن مپوشان زانکه دینت راست پشت
گرم گوید سرد گوید خوش بگیر ۔۔۔ تا ز گرم و سرد بجهی وز سعیر

---

۱ یعنی غنیمت شمارید برودت موسم ربیع را که برید نهالهای شما آنچنان اثر وارد کرد با درختان شما کند و بپرهیزید خزان را بپرهیز که برید نهالهای شما آنچنان اثر کند که درختان شما میکند و باید دانست که این حدیث در کتب معتبره حدیث ربیع نیست لیکن حدیث بودن این قول مشکوک است شاید که مولانا روم برد که حدیث بودن این قول دریافته ۱۲

۲ این بیت مع بیت ثانی از متن شرح العلوم منقول ست ۱۲

۳ یعنی اهل روایت مفهوم این حدیث را بر ظاهر حمل کرده اند حالانکه مراد از سرمای بهار و خزان کیفیات روح و نفس ست

۴ تشریح و بیان این حدیث میکند

۵ تا عقل تو نفس ترا کامل کرد ۱۲

گرم و سردش نو بہارِ زندگی ست　　مایۂ صدق و یقین و بندگی ست

زانکہ زاں بستانِ جاں ہا زندہ ست　　زاں جواہر بحرِ دل آگندہ است

بر دلِ عاقل ہزاراں غم بود　　گر ز باغِ دل خلالے کم شود

پرسیدن عائشہ رضی اللہ عنہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باراں امروزینہ چہ بود؟

پس سوالش کرد صدیقہ ز صدق　　با خشوع و با ادب از جوشِ عشق

کاے خلاصہ ہستی و زبدہ وجود　　حکمتِ بارانِ امروزی چہ بود؟

این ز بارانہائے رحمتہاست یا　　بہرِ تہدید ست و عدلِ کبریا

این ازاں لطف و بہاریات بود　　یا ز پائیزیِ پُر آفات بود

گفت این از بہرِ تسکینِ غم ست　　کز مصیبت بر نژادِ آدم ست

گر بر آں آتش بماندے آدمی　　بس خرابی او فتادے و کمی

این جہاں ویراں شدے اندر زماں　　حرصہا بیروں شدے از مردماں

اُستُنِ این عالم اے جاں غفلت ست　　ہوشیاری این جہاں را آفت ست

ہوشیاری زاں جہانست و چو آں　　غالب آید پست گردد این جہاں

ہوشیاری آفتاب و حرص یخ　　ہوشیاری آب و این عالم وسخ

زاں جہاں اندک ترشح میرسد　　تا نغرّد در جہاں حرص و حسد

گر ترشح بیشتر گردد ز غیب　　نے ہنر ماند درین عالم نہ عیب

این ندارد حد سوئے آغاز رو　　سوئے قصہ مردِ چنگی باز رو

محمد عاصم بقلم خود

لہ یعنی اگر در کیفیات باطن ادنیٰ [illegible] نقصے رو نماید بر عارف گراں گذرد یعنی این باغِ باطن را تر و تازہ باید داشت ۱۲

سلہ حاصل جواب آنست کہ این باران ہشیاری بود کہ [illegible] کمالات باطنہ و [illegible] کہ سبب [illegible] است [illegible] تسکین غمہائے دنیا بود کہ [illegible] بنی آدم مستولی گردد مگر [illegible] تواتر رشکا دنیا ست ۔ چہ عالم ویران شدے ہیں حق تعالیٰ این باران غیبی [illegible] بر وفق مطالب و رحمت [illegible] تحمل [illegible] کشند و بر فرو سوختی [illegible] اعانت میفرماید ۱۲

سلہ بیان [illegible] تا ظہور ہوشیاری [illegible] چوں انسان از احساس غم و الم خستہ شود حرص دنیا و شوق آں بر دل او چیرہ گردد ۱۲

سلہ بیان [illegible] یعنی [illegible] از تسکین روحانی بر دل انسان [illegible] دنیا از شدت حرص دنیا خالی نماند و نیز آں حرص غلبہ نگیرد اگر این ترشح تسکین از حد اعتدال بیشتر گردد ہمہ امور [illegible] را دریابد کہ خلاف حکمت ربانی ست

۱۷　۱۳　۱۳　۱۴

بقیہ قصہ پیر چنگی در زمان عمر رضی اللہ عنہ و تخلص آں

مطربے کز وے جہاں شد پر طرب — رستہ ز آوازش خیالات عجب
از نوایش مرغ دل پرّاں شدے — وز صدایش ہوش جاں حیراں شدے
چوں بر آمد روزگار و پیر شد — باز جانش از عجز پشّہ گیر شد
باز چہ گر پیل باشد بیگماں — پشّہ ایش ساز ضعیف و ناتواں
پشت او خم گشت ہمچوں پشت خم — ابرواں بر چشم ہمچوں پاردم
گشت آوازِ لطیفِ جانفزاش — ناخوش و مکروہ و زشت و دلخراش
آں نوا کہ رشکِ زہرہ آمدہ — ہمچو آوازِ خرِ پیرے شدہ
خود کدامیں خوش کہ آں ناخوش نشد — یا کدامیں سقف کاں مفرش نشد
غیرِ آوازِ عزیزاں در صدور — کہ بود از عکسِ دمشاں نفخِ صور
آں درونے کاندرونہا مست ازوست — نیستے کایں ہستہامان ہست ازوست
کہرباۓ فکر و ہر آوازِ او — لذّتِ الہام و وحی و رازِ او
چونکہ مطرب پیرتر گشت و ضعیف — شد ز بے کسبی رہینِ یک رغیف
گفت عمر و مہلتم دادی بسے — لطفہا کردی خدایا با خسے
معصیت ورزیدہ ام ہفتاد سال — باز نگرفتی ز من روزے نوال
نیست کسب امروز مہمانِ توام — چنگ بہرِ تو زنم کانِ توام
چنگ را برداشت شد اللہ جو — سوۓ گورستانِ یثرب آہ گو
گفت خواہم از حق ابریشم بہا — کو بنیکوئی پذیرد قلبہا

۱
یعنی مگر آواز کاملین [illegible] ضعف پیری ضعیف نہیں کرتے بلکہ نفخ صور ہم عکس صوت ایشانست [illegible] ایشاں خیالات و شیدا از دل سامعین [illegible]

۲
چوں [illegible] عشق [illegible] چنگ [illegible] تار [illegible] ابریشم [illegible] پس [illegible] قیمت تار [illegible] [illegible] حق [illegible]

چنگ زد بسیار و گریان سر نهاد / چنگ بالین کرد و بر گوری فتاد

خواب بردش مرغ جانش از حبس رست / چنگ و چنگی را رها کرد و بجست

گشت آزاد از تن و رنج جهان / در جهان ساده و صحرای جان

جان او آنجا سرایان ماجرا / کاندر اینجا گر بماندندی مرا

خوش بدی جانم ازین باغ و بهار / مست این صحرای غیبی لاله زار

بی پر و بی پا سفر می کردمی / بی لب و دندان شکر می خوردمی

ذکر و فکری فارغ از رنج دماغ / کردمی با ساکنان چرخ لاغ

چشم بسته عالمی می دیدمی / ورد و ریحان بی کفی می چیدمی

مرغ آبی غرق دریای عسل / عین ایوبی شراب مغتسل

که بدو ایوب را پا تا بفرق / پاک شد از رنجها چون نور شرق

گر بود این چرخ و چندین که هست / نیست نزد آن جهان جز تنگ و پست

مثنوی در حجم اگر بودی چو چرخ / در نگنجیدی درین زان نیم برخ

کان زمین و آسمان بس فراخ / کرد از تنگی دلم را شاخ شاخ

وین جهانی کاندرین خوابم نمود / از گشایش پر و بالم را گشود

این جهان و راهش ار پیدا بدی / کم کسی یک لحظه در اینجا بدی

امر می آمد که نی طامع مشو / چون ز پایت خار بیرون شد برو

مول مولی می زد آنجا جان او / در فضای رحمت و احسان او

در خواب گفتن هاتف با عمر که چندین زر از

له چنگی چون بخواب رفت جان او در عالم ملکوت رفت این قصه می‌سراید که کاش مرا اینجا گذاشتند تا باز در دنیا نه رسم ۱۲ ؎ درین عالم بذکر و فکر می‌ماندم که تعب دماغ لازم نیست ۱۲ ؎ این هم مقوله مطرب است با مقوله مولانا باشد یعنی حالت مطرب در آن عالم چنان بود که مرغ آبی در دریای شیر مثل شهد غرق باشد [illegible] سیدنا حضرت ایوب علیه السلام [illegible] ۱۲ ؎ [illegible] واقعه در سوره ص که در آن حضرت حق خطاب کرده فرموده ارکض برجلک هذا مغتسل بارد وشراب یعنی پا خود را بزمین بزن و ببین این چشمه برای غسل هست و برای آب نوشیدن است پس چون ایوب علیه السلام امر [illegible] چشمه غسل کرد و آب نوشید شفا یافت ۱۲ ؎ یعنی صفت آن عالم درین کتاب گنجائش ندارد ؎ مقوله مطرب یعنی بمقابله این عالم فراخ که عالم ارواح است آن عالم ناسوت که در آسمان و زمین است بس ناگوار بود ؎ یعنی اگر راه عالم ارواح ظاهر بودی و هر کس رفتن با نجا توانستی هیچکس در دنیا نماندی و خویش را بدو در آن عالم رسانیدی ۱۲ ؎ چون جان مطرب در عالم ارواح دوام قیام می‌خواست از جانب حق امر در رسید که طمع قیام مکن اکنون جان مطرب از آنجا آو و در آن بیابان می‌گرد ...

بیت المال با آن مرده که در گورستان خفته است

آن زمان حق بر عمر خوابی گماشت　　تا که خویش از خواب نتوانست داشت
در عجب افتاد کاین معهود نیست　　این ز غیب افتاد بے مقصود نیست
سر نهاد و خواب بردش خواب دید　　کامدش از حق ندا جانش شنید
این ندا کاصل هر بانگ و نواست　　خود ندا آنست و این باقی صداست
ترک و کرد و پارسی گو و عرب　　فهم کرده آن ندا بے گوش و لب
خود چه جاے ترک و تاجیکست و زنگ　　فهم کرده ست این ندا را چوب و سنگ
هر دمے از وے همے آید الست　　جوهر و اعراض میگردند هست
گر نمے آید بلے زیشان ولے　　آمدن شان از عدم باشد بلے
آنچه من گفتم ز فهم چوب و سنگ　　در بیانش قصه بشنو بے درنگ
آنچه گفتم زانشانی سنگ و چوب　　در بیانش قصه هش دار خوب

له صفت ندا حق می‌فرماید ۱۲
له اشاره به شنیدن حق الست بربکم که در یوم میثاق کرده بود اما این مطلق آواز حق مراد است ذکر الست بطور اطلاق المقید علی المطلق فتامل ۱۲
له یعنی اگرچه [illegible] اجابت این [illegible] [illegible] بمنزلهٔ اجابت است ۱۲
[illegible]

نالیدن ستون حنانه از فراق پیغمبر علیه السلام که جماعت انبوه شد گفتند ما روے مبارک ترا چون نشسته نمی بینیم منبر ساختند شنیدن رسول خدا ناله ستون را بصریح و مکالمات آشکارا با آن

استن حنانه از هجر رسول ناله می زد همچو ارباب عقول
در میان مجلس وعظ آنچنان کز وی آگه گشت هم پیر و جوان
در تحیر مانده اصحاب رسول کز چه می نالد ستون با عرض و طول
گفت پیغمبر چه خواهی ای ستون گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوخت جان چون ننالم بی تو ای جان جهان
مسندت من بودم از من تاختی بر سر منبر تو مسند ساختی
پس رسولش گفت کای نیکو درخت ای شده با سر تو همراز بخت
گر تو خواهی سازمت پر بار نخل تا برد شرقی و غربی از تو حمل
گر همی خواهی ترا نخلی کنند شرقی و غربی ز تو میوه چنند
یا در آن عالم حقت سروی کند تا تر و تازه بمانی تا ابد
گفت آن خواهم که دائم شد بقاش بشنو ای غافل کم از چوبی مباش
آن ستون را دفن کرد اندر زمین تا چو مردم حشر گردد یوم دین
تا بدانی هر کرا یزدان بخواند از همه کار جهان بیکار ماند
هر کرا باشد ز یزدان کار و بار یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار
آنکه او را نبود از اسرار داد کی کند تصدیق او ناله جماد
گو بیا آری نه از دل بهر وفاق تا نگویندش که هست اهل نفاق
گر نبندی واقفان امر کن در جهان رد گشته بودی این سخن
صد هزاران ز اهل تقلید و نشان افگندشان نیم وهمی در گمان
که بظن تقلید و استدلالشان قائم ست و جمله پر و بالشان

---

۱ منقول از نسخهٔ کانپوری ۱۲ ۲ چون چوب خشک که جماد محض و از دل مخلوقات است باقی را بر فانی ترجیح داد و سرسبزی عقبیٰ را بر شادابی دنیا مقدم دانست پس انسان را شرم باید کرد که فریفتهٔ دنیا ست ۱۲ ۳ یعنی بدفن کردن ستون اشاره با آنست که هر که مائل بحق گردد از کار دنیا در ماند همین سبب ستون را بخاک سپردند که باز بکار دنیا نیاید ۱۲ ۴ هر چند که این قصه اثبات احساس جمادات میکند لیکن برای تصدیق آن علم باطن باید که موجب انکشاف اینچنین مطالب غیب ست ۵ یعنی کسی از منکران تصدیق کند قابل اعتبار نیست زیرا که او بخوف بدنامی اقرار و تصدیق میکند که مردم او را منسوب بنفاق نکنند و دل او از یقین چنین سوال خالی ست ۱۲ ۶ اگر در جهان اهل ایمان کامل نبودندی که بر امر کن یقین تمام دارند تا حق بهر چیز امر میفرماید بوجود می آید عقیدهٔ احساس جمادات ناقابل تسلیم شدی ۱۲ ۷ از اینجا مصنف علوم و دلائل منکرین بیان میفرماید یعنی بسیار کسان که تقلید فلسفه و تتبع آثار شعار خود دارند و وقوع هیچ امر بلا علت ظاهر ممکن نمی پندارند از سوء فهم خود مبتلای شکوک هستند ۱۲

شبهه انگیزد آن شیطان دون / در فکند این جمله کوران سرنگون
پای استدلالیان چوبین بود / پای چوبین سخت بی تمکین بود
غیر آن قطب زمان دیده ور / کز ثباتش کوه گردد خیره سر
پای نابینا عصا باشد عصا / تا نیفتد سرنگون او بر حصا
آن سواری کو سپه را شد ظفر / اهل دین را کیست سلطان بصر
با عصا کوران اگر ره دیده اند / در پناه خلق روشن دیده اند
گر نه بینایان بدندی و شهان / جمله کوران خود بمردندی عیان
نی ز کوران کشت آید نی درود / نی عمارت نی تجارتها و سود
گر نکردی رحمت و افضالتان / در شکستی چوب استدلالتان
این عصا چه بود قیاسات و دلیل / آن عصا که دادشان بینا جلیل
او عصاتان داد تا پیش آمدید / آن عصا از خشم هم بر وی زدید
چون عصا شد آلت جنگ و نفیر / آن عصا را خرد بشکن ای ضریر
حلقهٔ کوران به چه کار اندرید / دیدبان را در میانه آورید
دامن او گیر کو دادت عصا / در نگر کادم چه ها دید از عصا
چون عصا شد مار و استن با خبر / معجزهٔ موسی و احمد را نگر
از عصا ماری و از استن حنین / پنج نوبت میزنند از بهر دین
گر نه نامعقول بودی این مزه / کی بدی حاجت به چندین معجزه
هر چه معقول است عقلش میخورد / بی بیان معجزه بی جزر و مد
این طریق بکر نامعقول بین / در دل هر مقبلی مقبول بین

آنچنان کز بیم آدم دیو و دد ۔۔۔ در جزائر در رمیدند از حسد

هم ز بیم معجزات انبیا ۔۔۔ سر کشیده منکران زیر گیا[۳]

تا[۲] بناموس مسلمانی زیند ۔۔۔ در تلبس (زیب) تا ندانی که کیند

همچو قلابان بران نقد تباه ۔۔۔ نقره می مالند و نام پادشاه

ظاهر الفاظشان توحید و شرع ۔۔۔ باطن آن همچو در نان تخم صرع

فلسفی (حکیم) را زهره نی تا دم زند ۔۔۔ دم زند (در انکار معجزات) دین حقش برهم زند

دست[۴] و پای او جماد و جان او ۔۔۔ هر چه گوید آن دو در فرمان او

با زبان گرچه که تهمت می نهند ۔۔۔ دست و پاهاشان گواهی میدهند

اظهار معجزهٔ پیغمبر علیه السلام بسخن آمدن سنگریزه در دست ابوجهل و گواهی دادن بر رسالت آنحضرت

سنگها اندر کف بوجهل بود ۔۔۔ گفت ای احمد بگو این چیست زود

گر رسولی چیست در مشتم نهان ۔۔۔ چون خبر داری ز راز آسمان

گفت[۶] چون خواهی بگویم کان چهاست ۔۔۔ یا بگوید آنکه ما حقیم و راست

گفت بوجهل این دوم نادرتر است ۔۔۔ گفت آری حق ازان قادرتر است

گفت شش پاره حجر در دست تست ۔۔۔ بشنو از هر یک تو تسبیح درست

از میان مشت او هر پاره سنگ ۔۔۔ در شهادت گفتن آمد بی درنگ

لا اله گفت و الا الله گفت ۔۔۔ گوهر احمد رسول الله سفت

---

[۱] مضمون این بیت بمضمون بیت ثانی مربوط است یعنی چنانکه دیو و دد از حسد و بیم انسان در صحرا و جزائر رمیدند همچنان منکران معجزات از خوف انکار معجزات در پوشیده شوند در لفظ انکار بر زبان نیارند اگرچه در دل منکر اند زیراکه زنهار وقت مقال عقوبت است ۱۲

[۲] تا که خود را مسلمان صحیح العقیده وانموده بعزت مسلمانی زندگی بسر کنند ۱۲

[۳] گیاه سست زهردار ۱۲

[۴] بیان دلیل الزامی است یعنی فلسفی چگونه انکار احساس جمادات میکند با آنکه دست و پای خویش جماد است و تابع امرش میباشند پس دست و پای او بکلام نفسی گواه هست ۱۲

[۵] از قصه ستون حنانه اثبات شعور و تکلم نباتات مقصود بود و مراد ازین قصه اثبات شعور و تکلم جمادات است ۱۲

[۶] یعنی اگر تو خواهی من ترا آگاه کنم که آن چیست یا آن چیز خود بتکلم آید و تصدیق نبوت ما کند ۱۲

چوں شنید از سنگہا بوجہل ایں ... زد ز خشم آں سنگہا را بر زمیں
گفت نبود مثلِ تو ساحر دگر ... ساحراں را سر توئی و تاج سر
چوں بدید آں معجزہ بوجہل تفت ۲ گشت در خشم و بسوئے خانہ رفت
رہ گرفت و رفت از پیشِ رسول ۳ او فتاد اندر چہ آں زشت فضول
معجزہ را دید و شد بدبخت رفت ۴ سوئے کفر و زندقہ سر تیز رفت
خاک بر فرقش کہ بُد کور و لعین ۱ چشمِ او ابلیس آمد خاک بین
ایں سخن را نیست پایاں اے عمو ... قصۂ آں پیرِ چنگی باز گو
باز گرد و حالِ مطرب گوش دار ... زانکہ عاجز گشت مطرب ز انتظار

بقیہ قصۂ پیرِ چنگی و پیغام رسانیدن عمرؓ باو

بانگ آمد مر عمر را کاے عمر ... بندۂ ما را ز حاجت باز خر
بندۂ داریم خاص و محترم ... سوئے گورستاں تو رنجہ کن قدم
اے عمر برجہ ز بیت المالِ عام ... ہفتصد دینار در کف نہ تمام
پیشِ او بر کاے تو مارا اختیار ... اینقدر بستاں کنوں معذور دار
اینقدر از بہر ابریشم بہا ... خرج کن چوں خرج شد اینجا بیا
پس عمرؓ زاں ہیبتِ آواز جست ... تا میاں را بہرِ ایں خدمت ببست
سوئے گورستاں عمر بنہاد رو ... در بغل ہمیاں دواں در جستجو
گرد گورستاں دواں شد او بسے ... غیر آں پیر او ندید آنجا کسے
گفت ایں نبود دگر بارہ دوید ... ماندہ گشت و غیرِ آں پیر او ندید

سلہ ابوجہل [illegible] کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible]

گفت حق فرمود ما را بنده ایست / صافی و شایسته و فرخنده ایست
پیر چنگی کے بود خاص خدا / حبذا اے سرِ پنہاں حبذا
بار دیگر گرد گورستان بگشت / ہمچو آں شیرِ شکاری گرد دشت
چوں یقیں گشتش کہ غیر پیر نیست / گفت در ظلمت دلِ روشن بسیست
آمد و با صد ادب آنجا نشست / بر عمر عطسہ فتاد و پیر جست
مر عمر را دید و ماند اندر شگفت / عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت
گفت در باطن خدایا از تو داد / محتسب بر پیرکے چنگی فتاد
چوں نظر اندر رخِ آں پیر کرد / دید او را شرمسار و روے زرد
پس عمر گفتش مترس از من مرم / کت بشارتہا ز حق آوردہ ام
چند یزداں مدحت خوے تو کرد / تا عمر را عاشق روے تو کرد
پیشِ من بنشیں و مہجوری مساز / تا بگوشت گویم از اقبال راز
حق سلامت میکند مے پرسدت / چونی از رنج و غمانِ بیحدت
نک قراضہ چند ابریشم بہا / خرج کن ایں را و باز اینجا بیا
پیر لرزاں گشت چوں ایں را شنید / دست مے خائید و بر خود مے طپید
بانگ مے زد کاے خداے بے نظیر / بس کہ از شرم آب شد بیچارہ پیر
چوں بسے بگریست و ز حد رفت درد / چنگ را زد بر زمین و خرد کرد
گفت اے بودہ حجابم از الٰہ / اے مرا تو راہزن از شاہراہ
اے بخوردہ خونِ من ہفتاد سال / اے ز تو رویم سیہ پیشِ کمال
اے خداے با عطاے با وفا / رحم کن بر عمرِ رفتہ در جفا

[illegible]

پیر ایں بشنید و بر خود مے طپید / دست مے خائید و جامہ مے درید

۱۸۰

داد حق عمرے کہ ہر روزے ازاں　　کس نداند قیمت آں در جہاں
خرج کردم عمر خود را دمبدم　　در دمیدم جملہ را در زیر و بم
آہ کز یاد رہ و پردہ عراق　　رفت از یادم دم تلخ فراق
وائے کز تری زیر افگند خرد　　خشک شد کشت دل من دل بمرد
وائے کز آواز ایں بست و چہار　　کارواں بگذشت و بیگہ شد نہار
اے خدا فریاد زیں فریاد خواہ　　داد خواہم نے زکس زیں داد خواہ
داد خود چوں من ندادم در جہاں　　عمر شد ہفتاد سال از من جہاں
داد خود از کس نخواہم جز مگر　　زانکہ ہست از من بمن نزدیکتر
کایں منی از وے رسد دم دم مرا　　پس ورا بینم چو ایں شد کم مرا
ہمچو آں کو با تو باشد زر شمر　　سوئے او داری نہ سوئے خود نظر
ہمچنیں در گریہ او در نالہ او　　مے شمرد جرم چندیں سالہ او

گردانیدن عمر نظر او را از مقام گریہ کہ ہستی ست بمقام استغراق

پس عمر گفتش کہ ایں زاری تو　　۱　　ہست ہم آثار ہشیاری تو
بعد ازاں او را ازاں حالت براند　　۲　　زاعتذارش سوئے استغراق خواند
ہست ہشیاری زیاد ما مضے　　۳　　ماضی و مستقبلت پردہ خدا
آتش اندر زن بہر دو تا بکے　　۴　　پر گرہ باشی ازیں ہر دو چو نے
تا گرہ با نے بود ہمراز نیست　　۵　　ہمنشین آں لب و آواز نیست
چوں بطوف خود بطوفی مرتدی　　۶　　چوں بخانہ آمدی ہم با خودی

[illegible]

ای خبرهات از خبرده بی‌خبر ۸ توبهٔ تو از گناه تو بتر

راه فانی گشته راه دیگرست ۲ زانکه هشیاری گناه دیگرست

ای تو از حال گذشته توبه جو کی کنی توبه ازین توبه بگو

گاه بانگ زیر را قبله کنی گاه گریه زار را قبله زنی

چونکه فاروق آینهٔ اسرار شد جان پیر از اندرون بیدار شد

همچو جان بی گریه و بی خنده شد جانش رفت و جان دیگر زنده شد

حیرتی آمد درونش آن زمان که برون شد از زمین و آسمان

جستجویی از ورای جستجو من نمیدانم تو میدانی بگو

حال و قالی از ورای حال و قال غرق گشته در جمال ذوالجلال

غرقه‌ای نه که خلاصی باشدش یا بجز دریا کسی بشناسدش

عقل جزو از کل گویا نیستی گر تقاضا بر تقاضا نیستی

چون تقاضا بر تقاضا میرسد موج آن دریا بدینجا میرسد

چونکه قصهٔ حال پیر اینجا رسید پیر و حالش روی در پرده کشید

پیر دامن را ز گفت و گو فشاند نیم گفته در دهان ما بماند

از پی این عیش و عشرت ساختن صد هزاران جان بشاید باختن

در شکار بیشهٔ جان باز باش همچو خورشید جهان جانباز باش

جانفشان افتاد خورشید بلند هر دمی تی میشود پر میکنند

جانفشان ای آفتاب معنوی مر جهان کهنه را بنما نوی

در وجود آدمی جان و روان ۱ میرسد از غیب چون آب روان

ل ای آنکه خبرهای ماضیه و مستقبل تو از حق تعالی بی خبرست یعنی آن خبرها در اشتغال بحق بتفصیل میرساند پس توبهٔ تو از گناه تو بدتر است چرا که در گناه اگرچه غفلت تو چه بخودی داشتی محل تعجب نبود [illegible]

هر زمان از غیب نو نو میرسد ۲ وز جهان تن برون شو میرسد

تفسیر دعای آن دو فرشته که هر روز بر سر بازار منادی کنند که اللهم اعط کل منفق خلفا اللهم اعط کل ممسک تلفا و بیان آنکه منفق مجاهد راه حق ست نه مسرف راه هوا

گفت پیغمبر که دائم بهر پند / دو فرشته خوش منادی میکنند

کای خدایا منفقان را سیر دار / هر درمشان را عوض ده صد هزار

ای خدایا ممسکان را در جهان / تو مده الا زیان اندر زیان

ای خدایا منفقان را ده خلف / ای خدایا ممسکان را ده تلف

منفق و ممسک محل هیچ بود / چون محل باشد مؤثر می شود

ای بسا امساک کز انفاق به / مال حق را جز بامر حق مده

تا عوض یابی تو مال بیکران / تا نباشی از عداد کافران

کاشتران قربان همی کردند تا / چیره گردد تیغشان بر مصطفی

امر حق را باز جو از واصلی / امر حق را در نیابد هر دلی

چون غلامی یاغیی کو عدل کرد / مال شاه بر یاغیان او بذل کرد

طرفه ترکان را همی پنداشت عادل / ۲ کز سخاوت کرده ام ایثار و بذل

بنده پندارد که او خود عدل کرد / ۳ مال شاه را بر مساکین بذل کرد

عدل این یاغی و دادش پیش شاه / ۴ چه فزاید دوری و روی سیاه

در نُبی انذار اهل غفلت ست / ۱ کان همه انفاقهاشان حسرت ست

سله این حدیث در صحیحین مروی [illegible] ... مثال انفاق فی غیر محله [illegible] ... فسینفقونها ثم تکون علیهم حسرة ثم یغلبون [illegible]

قربانی کردن سروران عرب با امید قبول افتادن

سروران مکه در حرب رسول　　بودشان قربان بامید قبول

بهر این مؤمن همی گوید ز بیم　　در نماز اهدنا الصراط المستقیم

آن درم دادن سخی را لایق ست　　جان سپردن خود سخای عاشق ست

نان دهی از بهر حق نانت دهند　　جان دهی از بهر حق جانت دهند

گر بریزد برگهای این چنار　　برگ بی برگیش بخشد کردگار

گر نماند از جود در دست تو مال　　کی کند فضل الهت پایمال

هر که کارد گردد انبارش تهی　　لیکش اندر مزرعه باشد بهی

وانکه در انبار ماند و صرفه کرد　　اسپش و موش و حوادثهاش خورد

این جهان نفی ست در اثبات جو　　صورتت صفرست در معنات جو

جان شور تلخ پیش تیغ بر　　جان چون دریای شیرین را بخر

ور نمی‌تانی شدن زین آستان　　گوش کن باری تو رمز این داستان

قصهٔ خلیفه که در کرم از حاتم طائی گذشته بود

یک خلیفه بود در ایام پیش　　کرده حاتم را گدای جود خویش

رایت اکرام و جود افراشته　　فقر و حاجت از جهان برداشته

بحر و کان از بخششش صاف آمده　　داد او از قاف تا قاف آمده

در جهان خاک ابر و آب بود　　مظهر بخشایش وهاب بود

ک۱ چونکہ بعض اعمال صورۃً محمود [illegible]

ک۲ [illegible]

ک۳ [illegible]

ک۴ [illegible]

ک۵ [illegible]

از عطایش چرخ و کان در زلزله ‌ ‌ سوی جودش قافله در قافله

قبلهٔ حاجت در و دروازه‌اش ‌ ‌ رفته در عالم بجود آوازه‌اش

هم عجم هم روم و هم ترک و عرب ‌ ‌ مانده از جود و سخایش در عجب

آب حیوان بود و دریای کرم ‌ ‌ زنده گشته هم عرب زو هم عجم

اندر ایام چنین سلطان داد ‌ ‌ بشنو اکنون داستانی بالنشاد

قصهٔ اعرابی درویش و ماجرا کردن زن با او از فقر و درویشی

یک شب اعرابی زنی مر شوی را ‌ ‌ گفت و از حد برد گفت و گوی را

کین همه فقر و جفا ما می‌کشیم ‌ ‌ جمله عالم در خوشی ما ناخوشیم

نان‌مان نی نان خورش‌مان درد و رشک ‌ ‌ کوزه‌مان نی آب‌مان از دیده اشک

جامهٔ ما روز تاب آفتاب ‌ ‌ شب نهالین و لحاف از ماهتاب

قرص مه را قرص نان پنداشته ‌ ‌ دست سوی آسمان برداشته

ننگ درویشان ز درویشی ما ‌ ‌ روز و شب از روزی اندیشی ما

خویش و بیگانه شده از ما رمان ‌ ‌ بر مثال سامری از مردمان

گر بخواهم از کسی یک مشت نسک ‌ ‌ مر مرا گوید خمش کن مرگ و جسک

مر عرب را فخر غزو است و عطا ‌ ‌ در عرب تو همچو خطی اندر خطا

چه غزا ما بی غذا خود کشته‌ایم ‌ ‌ ما بشمشیر عدم سر گشته‌ایم

شب نخفتم روز باشد هیچ نی ‌ ‌ [illegible]

چه خطا ما بی خطا در آتشیم ‌ ‌ [illegible]

سامری شخصے [illegible]

چه عطا ما بر گدائی مے تنیم | مر مگس در هوا رگ مے زنیم

گر کسے مہماں رسد گر من منم | شب بخسپد دلقش از تن بر کنم

زیں نمط زیں ماجرا او گفتگو | بُرد از حد عبارت پیش شو

کز عنا و فقر ما گشتیم خوار | سوختیم از اضطراب و اضطرار

تا یکے ما اینچنیں خواری کشیم | غرقه اندر بحر ژرف آتشیم

تا گه از روزے درآید میہماں | شرمساریہا بریم از وے بجاں

ایک مہماں گر درآید بے ثبوت | دانکه کفش میہماں سازیم قوت

مغرور شدن مریدان محتاج و تشبیه مدعیان مزور و ایشانرا شیخ واصل پنداشتن و نقد را از نقل نادانستن و نیافتن

بہر ایں گفتند دانایاں بفن | میہمان محسناں باید شدن

تو مرید و میہمان آں کسی | کو ستاند حاصلت را از خسی

نیست چیره چوں ترا چیره کند | نور ندہد مر ترا تیره کند

چوں ورا نورے نبُد اندر قِران | نور کے یابند از وے دیگران

ہمچو اعمش کو کند دارو ے چشم | چه کشد در چشمہا الا که پشم

حال ما اینست در فقر و عنا | ہیچ مہمانے مبا مغرور ما

قحط ده سال ار ندیدی در صُوَر | چشمہا بگشا و اندر ما نگر

ظاہر ما چوں درون مدعی | در دلش ظلمت زبانش شعشعی

سلہ اگر مہمان بے تحقیق آنکه ما طاقت جز بانی ندار یم بار مہمانی پر ما نهند سزایش آں باشد که بے تحقیق او را تردیده بکاه خویش بریم ۵۴ استفادہ است از حال مفلس ظاہری بہ بیان حال مفلس باطنی یعنی شیخ مزور ۵۵ خفته خفته کے کند بیدار

از خدا نے بوئے او را نے اثر
دعویش افزون ز شیث و بوالبشر

دیو ننموده ورا هم نقش خویش
او همے گوید ز ابدالیم بیش

حرف درویشان بدزدیده بسے
تا گمان آید که هست او خود کسے

حرف درویشان بدزدد مرد دون
تا بخواند بر سلیمان زان فسون

خرده گیرد در سخن بر بایزید
ننگ دارد از درون او یزید

هر که داند مر ورا چون بایزید
روز محشر حشر گردد با یزید

بینوا از نان و خوان آسمان
پیش او ننداخت حق یک استخوان

او ندا کرده که خوان بنهاده ام
نائب حقم خلیفه زاده ام

الصلا ساده دلان پیچ پیچ
تا خورید از خوان جودم هیچ هیچ

سالها بر وعدهٔ فردا کسان
گرد آن در گشته فردا نارسان

دیر باید تا که سر آدمی
آشکارا گردد از بیش و کمی

زیر دیوار بدن گنجست یا
خانهٔ مورست و مار و اژدها

چونکه پیدا گشت کان چیزے نبود
عمر طالب رفته آگاهی چه سود

در بیان آنکه نادر افتد که مریدے در مدعی مزور اعتقاد کند بصدق بمقامے رسد که شیخش بخواب ندیده باشد و آب و آتش او را گزند نرساند و شیخش را گزند رساند و لے نادر است

لیک نادر طالب آید کز فروغ
در حق او نافع آید آن دروغ

۱ منقول از نسخهٔ کانپوری
۲ مردم را بسبب خود دعوت کند
۳ یعنی مردم را ندا کند و بنا سے ندا پیش ایشان باشد که [illegible] مردم را [illegible] یا ارادت گرایند [illegible] دنیا داران [illegible] داخل مقصود است یعنی اگر [illegible] چون بعضے از مریدان دیده ایم که بصحبت پیر ناقص [illegible] بدرجهٔ کمال رسیده و چون کمال برخی ارادت است پس [illegible] پیر [illegible] مولانا [illegible] حاصل جواب آنکه حکم بر واقعات اکثریه کرده [illegible] حصول کمال نادر باشد

او بقصدِ نیک خود جائے رسد — گرچہ جاں پنداشت آں آمد جسد
مر ورا رُوے نماید حالہا — کہ ندید آں ہیچ بخشش سالہا
چوں تحرّی در دلِ شب قبلہ را — قبلہ نے واں نماز او را روا
مدّعی را قحطِ جاں اندر سرست — لیک ما را قحطِ ناں بر ظاہرست
ما چرا چوں مدّعی پنہاں کنیم — بہرِ ناموسِ مزوّر جاں کنیم

صبر فرمودن اعرابی زن خود را

شوے گفتش چند جوئی دخل و کشت — خود چہ ماند از عمر افزوں تر گذشت
عاقل اندر بیش و نقصاں ننگرد — زانکہ ہر دو ہمچو سیلے بگذرد
خواہ صاف و خواہ سیلِ تیرہ رو — چوں نمے پاید دمے از وے مگو
اندریں عالم ہزاراں جانور — میزید خوش عیش بے زیر و زبر
شکر مے گوید خدا را فاختہ — بر درخت و برگِ شب ناساختہ
حمد میگوید خدا را عندلیب — کاعتمادِ رزق بر تست اے مجیب
بازِ دستِ شاہ را کردہ نوید — از ہمہ مردار ببریدہ امید
ہمچنیں از پشہ گیری تا بفیل — شد عیال اللہ حق نعم المعیل
ایں ہمہ غمہا کہ اندر سینہ ہاست — از بخار و گردِ باد و بودِ ماست
ایں غمانِ بیخ کن چوں داسِ ماست — ایں چنیں شد و آنچناں وسواسِ ماست
دانکہ ہر رنجے ز مردن پارہ ایست — جزوِ مرگ از خود براں گر چارہ ایست
چوں ز جزوِ مرگ نتوانی گریخت — دانکہ کلّش بر سرت خواہند ریخت

سطہ منقول از متن شرح بحر العلوم
سطہ عود بمقولۂ زن یعنے زن میگوید
کہ مدعی طریقت را در باطن فلس است
و ما را بر ظاہر [illegible] تحری چرا کنیم
[illegible]
[illegible] اشارہ بحدیث الخلق
عیال اللہ فاحب الخلق الی
اللہ من احسن الی عیالہ یعنی
مخلوق عیال خدا است پس [illegible]
[illegible] خلق نزد خدا آنکس است
کہ با عیال او احسان کند
در ایں ابیات مولانا علت غم
دنیا و فکر [illegible] و علاج آن بیان
میفرمایند [illegible] این طریق علاج
غم است یعنی ہر رنج و غم از موت
[illegible]

جزو مرگ ار گشت شیرین مر ترا — دانکه شیرین میکند کل را خدا
دردها از مرگ مے آید رسول — از رسولش رو مگردان اے فضول
هر که شیرین مے زید او تلخ مرد — هر که او تن را پرستد جان نبرد
گوسفندان را ز صحرا مے کشند — وانکه فربه‌تر مر او را مے کشند
شب گذشت و صبح آمد اے قمر — چند این افسانه را گیری ز سر
تو جوان بودی و قانع‌تر بدی — زر طلب گشتی خود اوّل زر بدی
رز بدی پر میوه چون کاسد شدی — وقت میوه پختنت فاسد شدی
میوه‌ات باید که شیرین‌تر شود — چون رسن تابان نه واپس‌تر رود
جفت مائی جفت باید هم صفت — تا برآید کارها با مصلحت
جفت باید بر مثال همدگر — در دو جفت کفش و موزه درنگر
گر یکے کفش از دو تنگ آید بپا — هر دو جفتش کار ناید مر ترا
جفت در یک خرد و آن دیگر بزرگ — جفت شیر بیشه دیدی هیچ گرگ
راست ناید بر شتر جفت جوال — آن یکے خالی و آن یک مال مال
من روم سوے قناعت دل قوی — تو چرا سوے شناعت میروی
مرد قانع از سر اخلاص و سوز — زین نسق میگفت با زن تا بروز

نصیحت کردن زن مر شوی را که سخن افزون از قدم و مقام خود مگو که لم تقولون ما لا تفعلون کاین سخنها اگرچه راست است

سلہ ۵ اگر [illegible] یعنی غم [illegible] [illegible] یعنی [illegible] بیان [illegible] سلہ [illegible] [illegible]

اما این مقام ترا نیست و سخن فوق مقام زبان آرد

زن برو زد بانگ کای ناموس کیش | من فسون تو نخواهم خورد بیش
ترهات از دعوی و دعوت مگو | رو سخن از کبر و ز نخوت مگو
چند حرف طمطراق و کار و بار | کار و حال خود ببین و شرم دار
نخوت و دعوی و کبر و ترهات | دور کن از دل که تا یابی نجات
کبر زشتست و از گدایان زشت‌تر | روز سرد و برف وانگه جامه تر
چند آخر دعوی و باد و بروت | ای ترا خانه چو بیت العنکبوت[۱]
از قناعت کی تو جان افروختی | از قناعتها تو نام آموختی
گفت پیغمبر قناعت چیست گنج | گنج را تو وا نمیدانی ز رنج
این قناعت نیست جز گنج روان | تو مزن لاف ای غم و رنج روان
تو مخوانم جفت و کمتر زن بغل[۲] | جفت انصافم نیم جفت دغل
چون قدم[۳] با شاه و با بگ میزنی | چون مگس را در هوا رگ میزنی
با سگان در استخوان در چالشی | چون نی اشکم تهی در نالشی
سوی من منگر بخواری سست سست | تا نگویم آنچه در رگهای تست
عقل خود را از من افزون دیده | تو من کم عقل را چون دیده
همچو گرگ زشت اندر ما مجه | ای ننگ عقل تو بی عقل به
چونکه عقل تو عقیله مردم است | آن نه عقل است آن که مار و کزدم است
خصم ظلم و مکر تو الله باد | دست عقل تو زما کوتاه باد

[۱] بیت العنکبوت در ضعف و ناپایداری ضرب المثل ہست و دلائل رکیکہ و سخنان بے نتیجہ را بآں تشبیہ میدہند در کلام حق آمدہ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ یعنی بیشک خانہ عنکبوت از ہمہ خانہا ضعیف تر است [۲] بغل زدن کنایہ از اظہار مفتی چنانکہ کبوتران جفت با ہمدگر شاد شوند و بغل بہ بغل در پرواز آیند [۳] چگونہ بہ بلندی ہمت و وسعت بینت با سردار راں سر ہمسری برافرازی بحالیکہ از شدت افلاس سر خود را بگس نکیدن غنیمت شماری ۱۲

هم تو ماری هم فسونگر اے عجب
مارگیر و ماری اے ننگِ عرب

زاغ اگر زشتی خود بشناختے
همچو برف از رنج و غم بگداختے

مرد افسون گر بخواند چون عدو
او فسون بر مار و مار افسون برو

گر نبودے دامِ او افسونِ مار
کے فسونِ مار را گشتے شکار

مردِ افسونگر ز حرص کسبِ کار
در نیابد آن زمان افسونِ مار

مار گوید اے فسونگر هین و هین
آنِ خود دیدی فسونِ ما ببین

تو بنامِ حق فریبی مر مرا
تا کنی رسوائے شور و شر مرا

نامِ حقم بست نے آن رائے تو
نامِ حق را دام کردی وائے تو

نامِ حق بستاند از تو دادِ من
من بنامِ حق سپردم جان و تن

یا بزخمِ من رگِ جانت برد
یا تراچون من بزندانے برد

زن ازین گونه خشن گفتارها
خواند بر شوے خود او طومارها

نصیحت مرد زن را که در فقیران بخواری منگر و در کار حق بگمان کمال نگر و طعنه مزن در فقر فقیران و تشکر کن در فقر

مرد چون این طعنه‌ها از زن شنید ... [illegible]

گفت اے زن تو زنی یا بوالحزن
فقر فخر آمد مرا طعنه مزن

مال و زر سر را بود همچون کلاه
کل بود آن کز کله سازد پناه

آنکه زلف و جعدِ رعنا باشدش
چون کلاهش رفت خوشتر آیدش

مردِ حق باشد بمانندِ بصر
پس برهنه به که پوشیده نظر

۵۱ مار بمعانی زہر طعن گفت و مارگیر با علیا ... آنکه ہر دم ... و لقوت خود ... ۵۲ ازینجا مولانا بتقریب ذکر مارگیر افاده مضمون دیگر میکنند که مقصد گفت ست حاصلش آنکه ہر کسے را بمکر و حیله بفریبد خود ہم مبتلائے مکر و فریب دیگران گردد ۵۳ افسون مار ازان طلب ہست که او را شاید گرفتن مار ... ہیچ ... در مار که آنکس با شائق مارگیری ساخت ... افسون باشد ۵۴ اشاره بحدیث معروف الفقر فخری لیکن این روایت بکتب متداول نیامده ۵۵ کل آنکس که سرش بے موی شده باشد حاصل بیت آنکه طلب مال آنکس کند که پر عیب باشد ... مال پوشنده عیب وی است ۵۶ اہل فقر کل ہر چند که تہیدست و فقیر باشند فضل و کرامت شان بیشتر ظاہر گردد ۱۲

وقت عرضه کردن آن برده فروش ‌ ‌ برکند از بنده جامهٔ عیب پوش

ور بود عیبی برهنه اش کے کند ‌ ‌ بل بجامه خدعهٔ با وے کند

گوید این شرمنده است از نیک و بد ‌ ‌ از برهنه کردن او از تو رمد

خواجه در عیب است غرقه تا بگوش ‌ ‌ خواجه را مال است و مالش عیب پوش

کز طمع عیبش نه بیند طامعے ‌ ‌ گشت دلها را طمعها جامعے

ور گدا گوید سخن چون زر کان ‌ ‌ ره نیابد کالهٔ او در دکان

کار درویشی ورائے فهم تست ‌ ‌ سوئے درویشان تو منگر سست سست

زانکه درویشی ورائے کارهاست ‌ ‌ دمبدم از حق مر ایشان را عطاست

بلکه درویشان ورائے ملک و مال ‌ ‌ روزیے دارند ژرف از ذوالجلال

حق تعالی عادلست و عادلان ‌ ‌ کے کنند استمگری با بیدلان

آن یکے را نعمت و کالا دهند ‌ ‌ وین دگر را بر سر آتش نهند

آتشش سوزد که دارد این گمان ‌ ‌ بر خدائے خالق هر دو جهان

فقر فخری نز گزاف است و مجاز ‌ ‌ صد هزاران عز پنهانست و ناز

از غضب بر من لقبها رانده ‌ ‌ مار خوے و مارگیرم خوانده

گر بگیرم مار دندانش کنم ‌ ‌ تا کشش از سر کوفتن ایمن کنم

زانکه آن دندان عدو جان اوست ‌ ‌ من عدو را میکنم زین علم دوست

از طمع هرگز نخوانم من فسون ‌ ‌ این طمع را کرده ام من سرنگون

حاش لله طمع من از خلق نیست ‌ ‌ از قناعت در دل من عالمیست

از سر امرود بن بینی چنان ‌ ‌ زان فرود آ تا نماند این گمان

زیرا که اهل غرض عیب آنکس نه بینند که باو غرض متعلق باشند و اگر ببینند بر زبان نیارند ۵۲ مایه سخن حکمت او در دکان گوش سامع راه نیابد یعنی کسے نشنود ۵۳ در ابیات بالا فضائل فقر بزبان اعرابی بیان فرمود اینجا حاصل آن ذکر مے کنند یعنی فضائل فقر تو انی دریافت ۵۴ یعنی چون حق تعالی عادل است این چگونه تواند شد که اهل دنیا در عیش و نعمت دارد و فقرا در در آتش فقر بسوزند حقیقت امر اینست که فقر آتش نیست بل نعمت عظمے است و حقیقت سزاوار عذاب آتش آنکسے است که در حق او تعالی چنین گمانے روا دارد ۵۵ من حقیقت مارگیر نیستم لیکن اگر بطور سبیل الفرض من مارگیر باشم این هم در حق مار رحمت است که او از دشمنان مامون گردد ۵۶ اشاره باین قصه مشهور است که زنے فاجره خواست تا بحضور شوهر خود با آشنائے خویش زنا کند بشوهر را گفت من بر درخت امرود بالا میروم میوه میچینم تو آنرا جمع کن زن بر درخت برآمد از بالائے آن شوهر خود را تهدید کردن گرفت که اے بد افعال این چه کار است که هر که بالائے برآمده با تو لواطت مے کند شوهر حیران شده گفت اینجا هیچکدام مرد دیگر نیست پس زن فرود آمد و مرد را گفت تو بالا برو من میوه خواهم چید چون شوهر بالائے درخت برآمد آشنائے زن باشاره او از کمینگاه برآمد و مشغول مباشرت شد شوهر بانگ برداشت که اے زانیه این چه فعل است مگر شرم از من نداری زن گفت خاموش باش آنچه تو مے بینی اصلے ندارد زیرا که این درخت چنین است که هر که بالائے آن برآید در زیر آن چنان و چنین مے بیند الهام مولانا اینجا از امرود بن بدگمانی است یعنی اعرابی گوید تو مرا بدگمانی چنان مے بینی ۱۲

چونکه برگردی و سرگشته شوی	خانه را گردنده بینی آن توی

در بیان آنکه جنبیدن هر کس از آنجاست که وی است هر کس را از چنبرهٔ وجود خود بیند تابهٔ کبود آفتاب را کبود نماید و تابهٔ سرخ سرخ و چون تابه از رنگها بیرون آید سپید شود از همهٔ تابه‌های دیگر او راستگوتر باشد

دید احمد را ابوجهل و بگفت	زشت نقشی کز بنی هاشم شکفت
گفت احمد مر ورا که راستی	راست گفتی گرچه کار افزاستی
دید صدیقش بگفت ای آفتاب	نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب
گفت احمد راست گفتی ای عزیز	ای رهیده تو ز دنیای نه چیز
حاضران گفتند کای صدر الوری	راست گو گفتی دو ضد گو را چرا
گفت من آیینه‌ام مصقول دست	ترک و هندو در من آن بیند که هست
هر کرا آیینه باشد پیش رو	زشت و خوب خویش را بیند در او
ای زن از طماع می‌بینی مرا	زین تحری زنانه برتر آ
آن طمع را ماند و رحمت بود	کو طمع آنجا که آن نعمت بود
امتحان کن فقر را روزی دو تو	تا به فقر اندر غنا بینی دو تو
صبر کن با فقر و بگذار این ملال	زانکه در فقر است عز ذوالجلال
سرکه مفروش و هزاران جان ببین	از قناعت غرق بحر انگبین

له مثال دوم برای خطا بینی و بدگمانی [illegible] ... تا این مضمون بالاست یعنی هر که [illegible] گمان نیک یا بد در آید در حقیقت آن گمان عکس ... ذات [illegible] ... ۱۲

صد ہزاراں جانِ تلخی کش نگر ہمچو گل آغشتہ اندر گلِ شکر
اے دریغا مر ترا گنجا بدے تا ز جانم شرحِ دل پیدا شدے
ایں سخن شیرست در پستانِ جان بے کشندہ خوش نمیگردد روان
مستمع چوں تشنہ و جویندہ شد واعظ ار مُردہ بود گویندہ شد
مستمع چوں تازہ آید بے ملال صد زباں گردد بگفتن گنگ و لال
چونکہ نامحرم درآید از درم پردہ در پنہاں شوند اہلِ حرم
ور درآید محرمے دور از گزند برکشایند آں ستیراں رُوے بند
ہر چہ را خوب و خوش و زیبا کنند از برائے دیدۂ بینا کنند
کے بود آوازِ چنگ از زیر و بم از برائے گوشِ بے حسِ اصم
۲ مشک را حق بیہدہ خوشدم نکرد بہرِ شم کرد و پے اخشم نکرد
۱ نافہ را حق بیہدہ خوش دم بکرد بہرِ انس آمد پے ابکم نکرد
حق زمین و آسماں بر ساختہ ست درمیاں بس نار و نور افراختہ ست
ایں زمین را از برائے خاکیان آسماں را مسکنِ افلاکیان
مردِ سفلی دشمنِ بالا بود مشتریِ ہر مکاں پیدا بود
اے ستیرہ ہیچ تو برخاستی خویشتن را بہرِ کور آراستی
گر جہاں را پُر درِ مکنوں کنم روزیِ تو چوں نباشد چوں کنم
گر بیاباں پُر شود زر و نقود بے رضائے حق جوے نتواں ربود
ترکِ جنگ و رہزنی اے زن بگو ور نمے گوئی بترکِ من بگو
مر مرا چہ جائے جنگِ نیک و بد کایں دلم از صلحہا ہم مے رمد

سلہ کاش کہ ظرف تو گنجائش آں داشتے کہ شرحِ اسرارِ دل بر تو بیان کردہ شود خوبی قناعت بر تو ہویدا شدے۔ سلہ یعنی لذتِ سخن گفتن آنگاہ باشد کہ شنوندہ شائق بود زیرا کہ بے شوق صحیح طبع بتقریر مائل نشود۔ سلہ چنانکہ زناں مستورات از آمدن نامحرم در پردہ روند ہمچناں پیشِ نااہلاں جرعۂ این اسرار پوشیدہ گردد۔ سلہ دور از گزند کلمہ دعائیہ ست برائے محرم یعنی سلمہ اللہ و اوحش اللہ۔ سلہ منقول از نسخۂ کانپوری۔

بر سر ایں ریشہا نیشم مزن　　زخمہا بر جان بیخویشم مزن

گر خمش گردی وگرنہ آن کنم　　کہ ہمیں دم ترکِ خان و مان کنم

پا تہی گشتن بہ است از کفش تنگ　　رنجِ غربت بہ کہ اندر خانہ جنگ

مراعات کردن زن شوے را و استغفار نمودن از گفتۂ خود

زن چو دید او را کہ تند و توسن ست　　گشت گریاں گریہ خود دام زن ست

گفت از تو کے چنیں پنداشتم　　از تو من امیدِ دیگر داشتم

زن در آمد از طریقِ نیستی　　گفت من خاکِ شمایم نے ستی

جسم و جان و ہر چہ ہستم آنِ تست　　حکم و فرماں جملگی فرمانِ تست

گر ز درویشی دلم از صبر جست　　بہرِ خویشم نیست ایں بہرِ تو است

تو مرا در دردہا بودی دوا　　من نمی خواہم کہ باشی بینوا

جانِ تو کز بہرِ خویشم نیست ایں　　از برائے تست ایں بانگ و حنیں

خویش من واللہ کہ بہرِ خویشِ تو　　ہر نفس خواہد کہ میرد پیشِ تو

کاش جانت کش روانِ من فدے　　از ضمیرِ جانِ من واقف شدے

چوں تو با من ایں چنیں بودی بظن　　ہم ز جاں بیزار گشتم ہم ز تن

خاک را بر سیم و زر کردیم چوں　　تو چنینی با من اے جاں را سکوں

تو کہ در جان و دلم جا می کنی　　زیں قدر از من تبرا می کنی

تو تبرا کن کہ ہستت دستگاہ　　اے تبرائے ترا جاں عذر خواہ

یاد می کن آں زمانے را کہ من　　چوں صنم بودم تو بودی چوں شمن

بندہ بر وفقِ تو دل افروختست　　ہر چہ گوئی پختہ گوئی سوختست

من سپاناخ توام ہر چم پزی	یا بہ ترشی یا بہ شیریں مے پزی
کفر گفتم نک بایماں آمدم	پیشِ حکمت از سرِ جاں آمدم
خوے شاہانہ ترا نشناختم	پیشِ تو گستاخ خود در تاختم
چوں ز عفوِ تو چراغے ساختم	توبہ کردم اعتراض انداختم
مے نہم پیشِ تو شمشیر و کفن	مے کشم پیشِ تو گردن را بزن
از فراقِ تلخ مے گوئی سخن	ہر چہ خواہی کن و لیکن ایں مکن
در تو از من عذر خواہی ہست سر	با توبے من او شفیعِ مستمر
عذر خواہم در درونت خلقِ تست	ز اعتمادِ او دلِ من جرم جست
رحم کن پنہاں ز خود اے خشمگین	ایکہ خلقت بہ ز صد من انگبین
زیں نسق میگفت با لطف گشاد	درمیانِ گریہ بروے فتاد
گریہ چوں از حد گذشت و ہاے ہاے	از حنینش مرد در اول شد ز جاے
چوں قرارش ماند و صبرش بجاے	زانکہ بے گریہ بُد او خود دلربائے
شد ازاں باراں یکے برقے پدید	زو شرارے بر دلِ مردے جہید
آنکہ بندہ روے خوبش بود مرد	چوں بود چوں بندگی آغاز کرد؟
آنکہ از کبرش دلت لرزاں بود	چوں شوی چوں پیشِ تو گریاں بود؟
آنکہ از نازش دل و جاں خوں بود	چونکہ آید در نیاز او چوں بود؟
آنکہ در جور و جفایش دامِ ماست	عذر او چہ بود چو او در عذر خاست؟
آنکہ جز خونریز بیشش کار نبود	چوں نہد گردن نہے سودا و سود؟
آنکہ جز گردن کشی ناید ازو	خوش درآید با تو چوں باشد بگو؟

[1] عذر خواہے و شفیعے براے من در باطن تو موجود نیست و پیوستہ با تو موجود مے ماند اگرچہ من حاضر نباشم و آن عذر خلق تست [2] حاصل این چند ابیات آنست کہ عاشق بسبب جور و جفاے لب خود ہم مفتون او باشد اما چوں جور بلذت تنطرق لطف و کرم بل عجز و زاری در آید چگونہ بر دل غالب نیاید ۱۲

زین للناس حق آراسته است / زانچه حق آراست چون تانند رست

چون پی یسکن الیهاش آفرید / کی تواند آدم از حوا برید

رستم زال ار بود وز حمزه بیش / هست در فرمان اسیر زال خویش

آنکه عالم مست گفتش آمدی / کلمینی یا حمیرا میزدی

آب غالب شد بر آتش از نهیب / ز آتش او جوشد چو باشد در حجیب

چونکه دیگی حائل آید هر دو را / نیست کرد آن آب را کردش هوا

ظاهرا بر زن چو آب ار غالبی / باطنا مغلوب و زن را طالبی

این چنین خاصیتی در آدمی ست / مهر حیوان را کمست آن از کمی ست

در بیان حدیث انهن یغلبن العاقل و یغلبهن الجاهل

گفت پیغمبر که زن بر عاقلان / غالب آید سخت بر صاحبدلان

باز بر زن جاهلان غالب شوند / زانکه ایشان تند و بس خیره روند

کم بودشان رقت و لطف و وداد / زانکه حیوانیست غالب بر نهاد

مهر و رقت وصف انسانی بود / خشم و شهوت وصف حیوانی بود

پرتو حق است آن معشوق نیست / خالق است آن گوییا مخلوق نیست

تسلیم کردن مرد خود را بامر زن و اعتراض او را اشاره حق دانستن

بنزد عقل هر داننده هست / که با گردنده گرداننده هست

ـه اشاره بآیه سوره آل عمران زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین الایة محبت زنان و فرزندان برای مردم مزین کرده شد ـه اشاره بآیه سوره اعراف هو الذی خلقکم من نفس واحدة و جعل منها زوجها لیسکن الیها یعنی آن خداست که آفرید شما را از تن واحد که آدم است و آفرید از پهلوی او جفت او را که حواست تا الفت گیرد با وی ـه ذکرش در آغاز قصه پیرچنگی گذشت مقصد اینجا آنست که آن سرور صلی الله علیه وسلم بغلبهٔ الفت و محبت عائشه صدیقه رضی الله تعالی عنها ... [illegible]

از آن چرخه که گرداند زن پیر
قیاس چرخ گردان را همی گیر

مرد از آن گفتن پشیمان شد چنان / کز عوانی ساعت مردن عوان

گفت خصم جان جان چون آمدم / بر سر جان من لگدها چون زدم

چون قضا آید نماند فهم و رای[1] / کس نمی داند قضا را جز خدا

چون قضا آید فرو پوشد بصر / تا نداند عقل ما پا را ز سر

زان امام المتقین داد این خبر / گفت اذا جاء القضا عمی البصر

چون قضا بگذشت خود را میخورد / پرده بدریده گریبان میدرد

مرد گفت ای زن پشیمان میشوم / گر بدم کافر مسلمان میشوم

من گنهگار توام رحمی بکن / بر مکن یکبارگی از بیخ و بن

کافر پیر ار پشیمان میشود / چونکه عذر آرد مسلمان میشود

من گنهگار توام رحمی بکن / عذر من بپذیر و بشنو این سخن

حضرت پر رحمت است و پر کرم[2] / عاشق او هم وجود و هم عدم

کفر و ایمان عاشق آن کبریا / مس و نقره بنده آن کیمیا

در بیان آنکه موسی و فرعون هر دو مسخر مشیت اند چنانکه
زهر و پادزهر و ظلمت و نور و خلوت فرعون با حق تعالی

موسی و فرعون معنی را رهی / ظاهر آن ره دارد و این بی رهی

روز موسی پیش حق نالان شده / نیم شب فرعون هم گریان شده

---

[1] یعنی چوں قضا آید چشم نابینا گردد منقول از متن شرح بحر العلوم [2] این مقولہ مولانا ست کہ بفرماید کہ درگاہ حق پر از رحمت است وجود و عدم ہر دو بروے عاشق اند و مراد از عشق بمعنی اضطرار است و ظاہر است کہ چوں حق خواہد کہ معدوم را موجود یا موجود را معدوم کند ہیچ کدام از این ہر دو از حکم او سر تافتن نتوانند [3] و ... تابع حق بودن ... و اتباع باطل نمودن فرعون را اختیاری بود پس این جا اشکال جبریت ... در مواضع کثیرہ رد فرمودہ اند البتہ بعض اوقات بغلبہ شہوت یا غضب یا حسد وغیرہ ... اسباب ... باقی نماند ... و ہمیں مراد است از قہر خدا ... و از ہمیں جا اشتباہ جبریت ... چنانکہ از بعض اقوال فرعون کہ در بیان مذکور شود ... حالانکہ جبر ... اختیار را نامند [illegible]

کاین چه غلّ ست ای خدا بر گردنم ورنه غل باشد که گوید من منم

زانکه موسیٰ را منوّر کرده‌ای مر مرا زان هم مکدّر کرده‌ای

زانکه موسیٰ را تو مه‌رو کرده‌ای ماهِ جانم را سیه‌رو کرده‌ای

بهتر از ماهی نبود استاره‌ام چون خسوف آمد چه باشد چاره‌ام

نوبتم گر ربّ و سلطان می‌زنند مه گرفت و خلق پنگان می‌زنند

می‌زنند آن طاس و غوغا می‌کنند ماه را زان زخمه رسوا می‌کنند

من که فرعونم ز خلق ای وای من زخم طاس آن ربی الاعلای من

خواجه‌تاشانیم امّا تیشه‌ات می‌شکافد شاخ را در بیشه‌ات

باز شاخی را موصّل می‌کنی شاخ دیگر را معطّل می‌کنی

شاخ را بر تیشه دستی هست نی هیچ شاخ از دست تیشه رست نی

حقِ آن قدرت که آن تیشه تراست از کرم کن این کژیها را تو راست

باز با خود گفته فرعون ای عجب من نه در یا ربّنا ام جمله شب

در نهان خاکی و موزون می‌شوم چون به موسیٰ می‌رسم چون می‌شوم

رنگِ زرِّ قلبِ دَه تو می‌شود پیشِ آتش چون سیه‌رو می‌شود

نی که قلب و قالبم در حکم اوست لحظه‌ای مغزم کند یک لحظه پوست

لحظه‌ای ماهم کند یکدم سیاه خود چه باشد غیر این کار اله

سبز گردم چونکه گوید کشت باش زرد گردم چونکه گوید زشت باش

پیش چوگانهای حکم کن فکان می‌دویم اندر مکان و لامکان

چونکه بیرنگی اسیر رنگ شد موسیی با موسیی در جنگ شد

[illegible]

چوں بہ بیرنگی رسی کاں داشتی | موسیٰ و فرعون کردند آشتی

گر ترا آید بریں نکتہ سوال | رنگ کے خالی بود از قیل و قال

اے عجب کایں رنگ از بیرنگ خاست | رنگ با بیرنگ چوں در جنگ خاست؟

اصل روغن ز آب افزوں میشود | عاقبت با آب ضد چوں میشود؟

چونکہ روغن را ز آب اسرشتہ اند | آب با روغن چرا ضد گشتہ اند

چوں گل از خارست و خار از گل چرا | ہر دو در جنگ اند و اندر ماجرا

یا نہ جنگ ست ایں برائے حکمت ست | ہمچو جنگ خرفروشاں صنعت ست

یا نہ اینست و نہ آں حیرانی ست | گنج باید گنج در ویرانی ست

آنچہ تو گنجش توہم مے کنی | زاں توہم گنج را گم مے کنی

چوں عمارت داں تو وہم و رایہا | گنج نبود در عمارت جایہا

در عمارت ہستی و جنگے بود | نیست را از ہستہا ننگے بود

نے کہ ہست از نیستی فریاد کرد | بلکہ نیست آں ہست را واداد کرد

تو مگو کہ من گریزانم ز نیست | بلکہ او از تو گریزانست ایست

ظاہرا میخواندت او سوئے خود | وز دروں میراندت با چوب رد

قومے اندر آتش سوزاں چو ورد | قومے اندر گلستاں با رنج و درد

نعلہاے باژگونہ است اے سلیم | نفرت فرعون را داں از کلیم

سبب حرمان اشقیا از دو جہاں کہ خسر الدنیا والآخرة

چوں حکیمک اعتقادے کردہ است | کاسماں بیضہ زمیں چوں زردہ است

---

۱ یعنی چوں از وجودات متمایزہ قطع نظر نمودہ تا درجۂ اطلاق برسید کہ شمارا در مرتبۂ ما بہ الاشتراک حاصل بود آنجا ہمہ دوئی زائل را متحد بیابید ۲ ایں سوال است کہ بریں تقریر وحدۃ الوجود کردند حاصل سوال آنست کہ اگر موجودات مختلفہ مقید ایں وجود مطلق مع قید اند نیست پس در احکام ایں ہر دو یعنی وجود مطلق و مقید چرا اختلاف رو نمود ۳ ایں جواب سوال مذکور است حاصلش آنکہ ہر چند کہ وجود مقید بلا لحاظ قید عین وجود مطلق ست و بلحاظ قید از درجۂ اطلاق منحاز شدہ بمرتبۂ مقید در آمد و اختلاف ایں ہر دو بر علیت مترتب نیست بلکہ باعتبار آں قید منحصر است کہ مطلق را مقید ساختہ زیرا کہ میتوانند کہ آں قید وصفے کہ مطلق را مقید ساخت خاصہ ذاتیہ باشد کہ در وجود مطلق نشانش نباشد و در وجود مقید ظہور یابد نظیرش روغن ہست کہ از بعض نباتات برآید و چوں نباتات از آب تربیت یابد پس اصل ایں روغن آب ست و لاکن از آب متغایر ست ۴ یعنی بتوانند کہ ایں اختلاف موجودات نہ از سببے تضاد ذاتی باشد نہ مبنی بر حکمتے خاص بلکہ بلائے ایں بود کہ عاقل بعد غور و تفکر چوں بجائے نرسد از غلبۂ حیرت سر تسلیم خم سازند۔ ۵ مراد از ویرانی حیرانی ست کہ جملہ عبادت بغیر اللہ را برہم زند۔ [illegible] ۶ سالکان کہ بحصول گنج ترغیب نمودند بعض قوم از آں گنج لذات دنیا را دگیرند پس ایشاں بریں سوء فہم متنبہ مے کنند ۷ چوں عمارت دنیا کہ عبارت از طول امل و خواہشات نفسانیہ است موجب تلاش دیگار ہم باشد پس اہل اللہ اگر دنیا کیلئے ہیچیں بنا احوال ایں مے نہند اقتضائے ۸ آنکہ نفرت اہل دنیا از اہل اللہ مثل مے کلیم در اصل اہل اللہ خود از ایشاں نفور میباشند پس ایشاں را رفع میکنند

گفت سائل چون بماند این خاکدان　　درمیان این محیطِ آسمان
همچو قندیلے معلق در هوا　　نے بر اسفل میرود نے بر علا
آن حکیمش گفت کز جذبِ سما　　از جهاتِ شش بماند اندر هوا
چون ز مقناطیسِ قبهٔ ریخته　　درمیان ماند آہنے آویخته
آن دگر گفت آسمان با صفا　　کے کشد در خود زمینِ تیره را
بلکه دفعش میکند از شش جهات　　تا بماند درمیانِ عاصفات
پس ز دفعِ خاطرِ اہلِ کمال　　جانِ فرعونان بماند اندر ضلال
پس ز دفعِ این جهان و آن جهان　　مانده‌اند این بیرهان بے این و آن
سرکشی از بندگانِ ذوالجلال　　زانکه دارند از وجودِ تو ملال
کهربا دارند چون پیدا کنند　　کاهِ هستی ترا شیدا کنند
کهربائے خویش چون پنهان کنند　　زود تسلیمِ ترا طغیان کنند
آنچنان که مرتبِ حیوانی ست　　کو اسیر و سغبهٔ انسانی ست
مرتبهٔ انسان بدستِ اولیا　　سغبه چون حیوان شناسش اے کیا
بندهٔ خود خواند احمد در رشاد　　جمله عالم را بخوان قل یا عباد
عقلِ تو همچون شتربان تو شتر　　مے کشاند هر طرف در حکمِ مر
عقلِ عقل اند اولیا و عقلها　　بر مثالِ اشتران تا انتها
اندر ایشان بنگر آخر ز اعتبار　　یک قلاوزست جانِ صد هزار
چه قلاوز و چه اشتربان بیاب　　دیده‌ئے کان دیده بیند آفتاب
یک جهان در شب بمانده میخ دوز　　منتظر موقوفِ خورشید ست و روز

[illegible]

اینت خورشیدے نہاں در ذرۂ — شیرِ نر در پوستینِ برۂ

اینت دریائے نہاں در زیرِ کاہ — پا برین کہ ہیں منہ با اشتباہ

اشتباہے و گمانے در دروں — رحمتِ حق ست بہرِ رہنموں

ہر پیمبر فرد آمد در جہاں — فرد بود و صد جہانش در نہاں

عالمِ کبرٰے بقدرت سحرہ کرد — کرد خود را در کہیں نقشے نورد

ابلہانش فرد دیدند و ضعیف — کے ضعیف ست آنکہ با شہ شد حریف

ابلہاں گفتند مردے بیش نیست — وائے آں کو عاقبت اندیش نیست

عاقبت دیدن بود از کاملی — دور بودن ہر نفس از جاہلی

بشنو اکنوں قصۂ صالح رواں — بگذر از صورت طلب معنیِ آں

زانکہ صورت بیں نہ بیند عاقبت — عاقبت بینی بیابی عافیت

حقیر دیدن خصمانِ صالح ناقہ را چون حق تعالیٰ خواہد لشکرے را ہلاک گرداند در نظر ایشان خصمان را حقیر نماید وَ یُقَلِّلُکُمْ فِیْ اَعْیُنِہِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا

ناقۂ صالح بصورت بُد شتر — پے بریدندش ز جہل آں قومِ مُر

از برائے آب چوں خصمش شدند — آب کور و نان کور ایشاں بُدند

ناقۃ اللہ آب خورد از جوے و میغ — آبِ حق را داشتند از حق دریغ

ناقۂ صالح چو جسمِ صالحاں — شد کمینے در ہلاکِ طالحاں

۱ از صورتِ ظاہری اولیا فریب خوردہ بر ایشاں دلیر شوند کہ ہلاک خواہی شد ۲ چنانکہ در کلام اللہ المجید آمدہ کہ کفار پیغمبر علیہ السلام را گفتند اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُہٗ یعنی آیا آدمی را اتباع بکنیم کہ از ما ست ۳ وحق تعالیٰ شما را بحالت جنگ نظر کفار کم تر مے نمود تا کہ بوقوع آید امرے را کہ بوقوع آوردن مقصود ست یعنی کفار را تباہ کند ۴ ناقۂ صالح برائے ہلاک کفار مثل جسم اہل اللہ بود یعنی چنانکہ کفار و منکرین اہل اللہ را حقیر و ذلیل شمردہ ہدف ایذائے سازند پس بدوامش ایں ظلم ہلاک شوند ہمچنیں کفار ثمود ناقہ صالح را جانورے بیش نہ دانستند و در ہلاک آں دلیری بکار بردہ سامانِ ہلاک خود کردند

تا بر ایشان گشت زان حکم مرگ و درد / ناقة الله و سقیاها چه کرد
شحنهٔ قهر خدا ز ایشان بجست / خونبهای اشتری شهری درست
روح صالح بر مثال اشتر است / نفس گمره مر ورا چون پی برست
روح همچون صالح و تن ناقه است / روح اندر وصل و تن در فاقه است
روح صالح قابل آفات نیست / زخم بر ناقه بود بر ذات نیست
روح صالح قابل آزار نیست / نور یزدان سغبهٔ کفار نیست
حق از آن پیوست با جسمی نهان / تاش آزارند و بینند امتحان
جسم خاکی را بدو پیوست جان / تا بیازارند و بینند امتحان
بیخبر کآزار این آزار اوست / آب این خم متصل با آب جوست
زان تعلق کرد با جسمی اله / تا که گردد جمله عالم را پناه
کس نیابد بر دل ایشان ظفر / بر صدف آید ضرر نی بر گهر
ناقهٔ جسم ولی را بنده باش / تا شوی با روح صالح خواجه تاش
گفت صالح چونکه کردید این حسد / بعد سه روز از خدا نقمت رسد
بعد سه روز دگر از جان ستان / آفتی آید که دارد سه نشان
رنگ روی جمله‌تان گردد دگر / رنگ رنگ مختلف اندر نظر
روز اول رویتان چون زعفران / در دوم رو سرخ همچون ارغوان
در سوم گردد همه روها سیاه / بعد از آن اندر رسد قهر اله
گر نشان خواهید از من زین وعید / کرهٔ ناقه بسوی کُه دوید
[illegible] / [illegible]

سه اشاره بآیهٔ ناقه در سورهٔ شمس است فقال لهم رسول الله ناقة الله وسقیاها فکذبوه فعقروها فدمدم علیهم ربهم بذنبهم فسویها یعنی گفت قوم را صالح که بپرهیزید و وا گذارید شتر خدا را و آبخوردن او را پس تکذیب کردند [illegible]

گر توانیدش گرفتن چاره هست
ورنه خود مرغ امید از دام جست

چون شنیدند این ازو جمله تنگ
در پی اشتر دویدندے چو سگ

کس نتانست اندران کره رسید
رفت در کهسارها شد ناپدید

همچو روح پاک کو از ننگ تن
مے گریزد جانب ربّ المنن

گفت دیدید این قضا مبرم شدست
صورت امید را گردن زدست

کرهٔ ناقه چه باشد خاطرش
که بجا آید ز احسان و برش

گر بجا آید دلش رستید ازان
ورنه نومیدید و ساعدها گزان

چون شنیدند آن وعید منکدر
چشم بنهادند آن را منتظر

روز اول روی خود دیدند زرد
میزدند از ناامیدی آه سرد

سرخ شد روی همه روز دوم
نوبت امید و توبه گشت گم

شد سیه روز سوم روی همه
حکم صالح راست شد بے ملحمه

چون همه در ناامیدی سر زدند
همچو اشتر در دو زانو آمدند

در نبی آورد جبریل امین
شرح این زانو زدن را جاثمین

زانو آندم زن که تعلیمت کنند
وز چنین زانو زدن بیمت کنند

منتظر گشتند زخم قهر را
قهر آمد نیست کرد آن شهر را

صالح از خلوت بسوی شهر رفت
شهر دید اندر میان دود و تفت

ناله از اجزای ایشان مے شنید
نوحه پیدا نوحه گویان ناپدید

۲ گریه چون از حد گذشت و هایهای
گریه های جانفزای دلربای

۱ ز استخوانهاشان شنید او ناله ها
اشک خون از جانشان چون ژاله ها

ل چنانکه روح مومن صالح بوقت موت بسرعت بدان را ترک کند و در ننگ تنگنائے ابدان از غایت شوق و اشتیاق دنیا بپرید مست شد ۲ مولانا میفرمایند که آیا میدانید که کرهٔ ناقه تمثیل چیست پس خود جواب مے بخشند و مراد از کرهٔ ناقه خاطر شریف کاملانست که حق او و سعی به بید داشت ۳ اشاره باین واقعه در سوره هود است. فاصبحوا فی دارهم جاثمین یعنی آن کافران در خانه خود بر سینه افتادند مخفی نماند که جثوم بر سینه افتادنست نه بر دو زانو آمدن البته لفظ جثو بمعنی بر دو زانو افتادنست آمده اگر جثو را از لوازم جثوم شمرده این تعبیر کرده شود درست باشد ۴ یعنی زانو زدن در موقع دار دیگر پیش استاد برای استفاده و آن مبارکست دیگر بعذاب الهی و از وے پناه باید خواست ۵ آن ناله شان در عالم برزخ بود و سرچشمه که آن عذاب بر روح باشد تا بعض اوقات بر اجزا جسمیه نیز اثر او نمودار گردد

صالح آں بشنید و گریہ ساز کرد — نوحہ بر نوحہ گراں آغاز کرد
گفت اے قوم بباطل زیستہ — وز شما من پیش حق بگریستہ
حق بگفتہ صبر کن بر جورشاں — پندشاں دہ بس نماید از دورشاں
من بگفتہ پند شد بند از جفا — شیر پند از مہر جوشد وز صفا
بسکہ کردید از جفا بر جاے من — شیر پند افسردہ در رگہاے من
حق مرا گفتہ ترا لطفے دہم — بر سر آں زخمہا مرہم نہم
صاف کردہ حق دلم را چوں سما — روفتہ از خاطرم جور شما
در نصیحت[1] من شدہ بار دگر — گفتہ امثال و سخنہا چوں شکر
شیر تازہ از شکر انگیختہ — شیر و شہدے با سخن آمیختہ
در شما چوں زہر گشتہ آں سخن — زانکہ زہرستاں بدید از بیخ و بن
۲ چوں شوم غمگین کہ غم شد سرنگوں — غم شما بودید اے قوم حروں
۱ ہیچکس بر مرگ غم نوحہ کند؟ — ریش سر چوں شد کسے مو بر کند
رو بخود کرد و بگفت اے نوحہ گر — نوحہ ات را مے نیرزند آں نفر
کژ مخواں اے راست خوانندہ مبیں — کَیفَ آسیٰ خَلفَ قَومٍ کافِرِین
باز اندر چشم دل او گریہ یافت — رحمتے بے علتے بروے بتافت
قطرہ مے بارید و حیراں گشتہ بود — قطرۂ بے علت از دریاے جود
عقل میگفتش کہ ایں گریہ ز چیست؟ — بر چناں افسوسیاں شاید گریست؟
بر چہ مے گریی؟ بگو بر فعل شاں؟ — بر سپاہ کینہ بد نعل شاں؟
بر دل تاریک پر زنگار شاں؟ — بر زبان زہر چوں مار شاں؟

[1] یعنے من بار دیگر بوعظ و نصیحت مشغول شدم و امثال و سخنہا ئے شیریں بکار بردم۔ [2] یعنی ہلاک شدن ایں قوم موجب زوال غم و رنج من است لیں مرا شادماں بودن باید چونکہ غم از من دور شد۔ [3] آیت قرآن است کیف آسی علی قوم کافرین یعنے من چگونہ بر مردمان ظالم افسوس کنم [illegible]

بر دم و دندان سگساران نشان ؟　　بر دهان و چشم کژدم خانه شان ؟

بر ستیز و تسخر و افسوس شان　　شکر کن چون کرد حق محبوس شان

دست شان کژ پای شان کژ چشم کژ　　مهر شان کژ صلح شان کژ خشم کژ

از پی تقلید و از آیات نقل　　پا نهاده بر سر این پیر عقل

پیر خر نی جمله گشته پیر خر　　از زبان و چشم و گوش همدگر

تفسیر آیهٔ کریمه مرج البحرین یلتقیان بینهما برزخ لا یبغیان

از بهشت آورد یزدان بردگان　　تا نماید شان سقر پروردگان

اهل نار و خلد را بین همدکان　　درمیان شان برزخ لا یبغیان

اهل نار و اهل نور آمیخته　　درمیان شان کوه قاف انگیخته

اهل نار و نور باهم درمیان　　درمیان شان بحر ژرف بیکران

همچو در کان خاک و زر کرد اختلاط　　درمیان شان بیابان و رباط

همچنانکه عقد در در و شبه　　مختلط چون میهمان یکشبه

صالح و طالح بصورت مشتبه　　دیده بگشا تو که گردی منتبه

بحر را نیمش شیرین چون شکر　　طعم شیرین رنگ روشن چون قمر

نیم دیگر تلخ همچون زهر مار　　طعم تلخ و رنگ مظلم قیروار

هر دو بر هم می‌زنند از تحت و اوج　　بر مثال آب دریا موج موج

صورت بر هم زدن از جسم تنگ　　اختلاط جانها در صلح و جنگ

موجهای صلح بر هم می‌زنند　　کینه‌ها از سینه‌ها بر می‌کنند

ف یعنے کف زہر و دُمِ بابتاع آبا و گمراہان خویش بانبیاء ظالم و بہتان که ایشان منقول شد پیر عاقل یعنی حضرت صالح علیہ السلام را پایمال جفا نمودند ف این آیت از سورۂ رحمٰن ست معنیش آنکه رها داد دو دریا را که بهم متصل اند درمیان هر دو حجابے ست که هر دو باہم یکجا مختلط نشوند مقصود از ایراد این آیت و تفسیرش آنست که چنانکه حق تعالے دو دریا تلخ و شور را باهم متصل آفریده همچنان اہل جنت و اہل دوزخ از یک جنس و یک نوع و یک صنعت و یک قسم باشند مع ذالک درمیان مراتب ایشان فرق بسیار باشد و این شان انبیاء مثل صالح علیہ السلام صادق آید که مقبولان حق باشند و اقوام ایشان از قہر الٰہی عرضۂ ہلاک گردند ف سابقاً برائے التقیا و الاشقیا دو حکم کردند یکے آنکه این ہر دو باہم متفاوت اند دوم آنکه این تفاوت درمیان ایشان لازم ست چنانکه درمیان ایشان برزخ و کوه قاف و بحر ژرف و صد بیابان و رباط اثبات فرموده درینجا این حکم ثالث میکنند که این تفاوت لیس حقیقی و پنہان ست و از مصرع ثانی تحقیق تمیز را ازل منفرع مے سازند ف تا اینجا بیان ماسبق للاشیر الی تفاوت مے کنند میان التقیا و الاشقیا حاصلش آنکه این تفاوت تا حدیکه لازم ست که هر دو بر یکدیگر غلبه مے آرند و ہر یک میخواهد که دیگرے را ہم رنگ خود سازد اما صالح صالح بماند و طالح طالح یعنی سعیدازلی و شقی ازلی از اصل خود برنگردد ف یعنے اگرچه جسم تنگ و تن ایشان برابر یکدیگر ازان جہت ست که ارواح ایشان درمیان جنگ اختلاط می‌خوهند یعنی ارواح التقیا و صلحا صلح مے خواهند و جانہا اشقیا جنگ. علم عند الله

موجهای جنگ بر شکل دگر — مهرها را می‌کند زیر و زبر
مهر تلخان را بشیرین می‌کشد — زانکه اصل مهرها باشد رشد
قهر شیرین را بتلخی می‌برد — تلخ با شیرین کجا اندر خورد
تلخ و شیرین زین نظر ناید پدید — از دریچه عاقبت تا نند دید
چشم آخربین تواند دید راست — چشم اول بین غرورست و خطاست
ای بسا شیرین که چون شکر بود — لیک زهر اندر شکر مضمر بود
آنکه زیرک تر بود بشناسدش — چونکه دید از دورش اندر کشمکش
وان دگر در پیش رو پی برد — وان دگر چون دست بنهد کرد
وان دگر بشناسدش با بو کند — وان دگر چون بر لب و دندان زند
پس لبش ردش کند پیش از گلو — گرچه نعره میزند شیطان کلوا
وان دگر را در گلو پیدا کند — وان دگر را در بدن رسوا کند
وان دگر را در حدث سوزش دهد — ذوق آن از وصل آموزش دهد
وان دگر را بعد ایام و شهور — وان دگر را بعد مرگ از قعر گور
ور دهندش مهلت اندر قعر گور — لابد آن پیدا شود یوم النشور
هر نبات و شکری را در جهان — مهلتی پیداست از دور زمان
سالها باید که تا از آفتاب — لعل یابد رنگ رخشانی و تاب
پنج سال و هفت باید تا درخت — بار از میوه دهد [illegible]
باز تره در دو ماه اندر رسد — باز تا سالی [illegible] رسد
بهر این فرمود حق [illegible] — [illegible] الانعام [illegible]

موجهای جنگ آه در تلخ [illegible] [illegible]

این شنیدی مو بمویت گوش باد — آب حیوانست خوردی نوش باد
آب حیوان خوان مخوان این را سخن — جان نو بین در تن حرف کهن
نکتهٔ دیگر تو بشنو ای رفیق — همچو جان او سخت پیدا و دقیق
در مقامی هست این هم زهر مار — از تصاریف خدائی خوشگوار
در مقامی زهر و در جایی دوا — در مقامی کفر و در جایی روا
در مقامی خار و در جایی چو گل — در مقامی سرکه در جایی چو مُل
در مقامی خوف و در جایی رجا — در مقامی بخل و در جایی سخا
در مقامی فقر و در جایی غنا — در مقامی قهر و در جایی رضا
در مقامی جور و در جایی وفا — در مقامی منع و در جایی عطا
در مقامی دُرد و در جایی صفا — در مقامی خاک و در جایی کیمیا
در مقامی عیب و در جایی هنر — در مقامی سنگ و در جایی گهر
در مقامی حنظل و جایی شکر — در مقامی خشکی و جایی مطر
در مقامی ظلم و جایی محض عدل — در مقامی جهل و جایی عین عقل
گرچه اینجا او گزند جان بود — چون بدانجا در رسد درمان بود
آب در غوره ترش باشد ولیک — چون بانگوری شود شیرین و نیک
باز در خُم او شود تلخ و حرام — در مقام سرکگی نعم الادام
این چنین باشد تفاوت در امور — مرد کامل دین شناسد در ظهور

در بیان آنکه آنچه ولی کامل کند مریدان را نشاید گستاخی

له اشاره این تحقیق مذکور است که الفنا والبقاء بالفنا مرتبه ولیلظر بصیرت متمیز است ۲ یعنی چنانکه جان باکمال پیدائی خود چنان مخفی تر است که بسیارے از مردم مثل اہل طبعیات انکار آن میکنند همچنان این نکته عجیبه نزد اہل خرد ظاهر ست و نزد جهلا پنهان ست و آن نکته این ست که تحقیق مذکور باوجود یکه مثل آب حیوان ست بعض یعنی کاملان کار زهر مار میکند و شان مقامی فی الباطن همین باشد که یعنی کاملان بانکشاف آن نور قلب کسب کنند و یعنی دیگران را نتیجه از دیار وشکوک ظلمت ظلمت افزاید زیراکه چون بنده کرحق و باطل آنچنین مشتبه ست پس او درین شک بیفتد که طلب حق فضول ولا حاصل است ۳ در مشکوة مروی ست که که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود نعمة الادام الخل یعنی خوب نانخورش ست سرکه ۴ این مضمون متفرع ست بر بحث سابق یعنی چون ثابت شد که یک چیزے در مواضع مختلفه آثار متفاوت دارد پس اگر کاملے با هیچ که ام لذت مباحه از کسب مال وحصول جاه وغیره مشغول باشد ناقصان را تقلید او نشاید کرد زیراکه میتواند که آن لذت در حق آن کامل مضر نباشد بلکه از برائے عکسے مفید باشد و برائے ناقص مضر آنش باید دانست که از حکم آنچه اشاره بامر مباح ست نه که حرام زیراکه کاملان را ارتکاب امر حرام بالاتفاق روا نیست نباشد ودر اضطرار کلام نیست (کلید مسند)

کردن شیخ ... که حلوا طبیب را زبان ندارد و مریض را زبان دارد و سرما و برف انگور رسیده را زبان ندارد اما غوره را زبان دارد که در راه است و نارسیده لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وما تأخر

گر ولی زهری خورد نوشی شود / ور خورد طالب سیه هوشی شود

رب هب لی از سلیمان آمدست / که مده غیر مرا این ملک و دست

تو مکن با غیر من این لطف و جود / این حسد را ماند اما آن نبود

نکتهٔ لا ینبغی می‌خوان بجان / سر من بعدی ز بخل او مدان

بلکه اندر ملک دید او صد خطر / مو بمو ملک جهان بد بیم سر

بیم سر با بیم سر با بیم دین / امتحانی نیست ما را مثل این

پس سلیمان همتی باید که او / بگذرد زین صد هزاران رنگ و بو

با چنان قوت که او را بود هم / موج آن ملکش فرو می‌بست دم

چون برو بنشست زین اندوه گرد / بر همه شاهان عالم رحم کرد

شد شفیع و گفت این ملک و لوا / با کمالی ده که دادی مر مرا

هر که را بخشی و بسپاری تو این / او سلیمانست و آن کس هم منم

او نباشد بعدی او باشد معی / خود معی چه بود منم بی‌مدعی

... هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ... [illegible]

... ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیه جسدا ثم اناب ... [illegible]

شرح این فرض ست گفتن لیک من / باز میگردم بقصهٔ مرد و زن

مخلص ماجرای عرب و جفت او در فقر و شکایت

ماجرای مرد و زن را مخلصی / باز می‌جوید درون مخلصی

ماجرای مرد و زن افتاد نقل / این مثال نفس خود می‌دان و عقل

این زن و مردی که نفس ست و خرد / نیک بایسته‌ست بهر نیک و بد

وین دو بایسته درین خاکی سرا / روز و شب در جنگ و اندر ماجرا

زن همی جوید حوایج خانقاه / یعنی آبروی و نان و خوان و جاه

نفس همچون زن پی چاره‌گری / گاه خاکی گاه جوید سروری

عقل خود زین فکرها آگاه نیست / در دماغش جز غم الله نیست

گرچه سر قصه این دانه است و دام / صورت قصه شنو اکنون تمام

گر بیان معنوی کافی شدی / خلق عالم عاطل و باطل شدی

گر محبت فکرت و معنیستی / صورت صوم و نمازت نیستی

هدیه‌های دوستان با یکدگر / نیست اندر دوستی الا صور

تا گواهی داده باشد هدیه‌ها / بر محبت‌های مضمر در خفا

زانکه احسانهای ظاهر شاهدند / بر محبت‌های سر ای ارجمند

شاهدت گه راست باشد گه دروغ / مست گاهی از می و گاهی ز دوغ

دوغ خورده مستیی پیدا کند / های و هویی و سرگرانیها کند

آن مرائی در صلوة و در صیام / می‌نماید جد و جهدی بس تمام

---

۱ انتقال ست بسوی بیان مضمون اصل کلام قصهٔ اعرابی و زن او و تمثیل آن آورد یعنی عقل مرد است و نفس زن [illegible]

۲ اگرچه راز قصه بیان است [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

۵ این مثال حکمت اعمال ظاهریه است [illegible]

۶ [illegible]

۷ یعنی بعضی وقت [illegible]

تا گماں آید کہ او مست ولاست | چوں حقیقت بنگری غرق ریاست
حاصل افعال برونی رہبرست | تا نشاں باشد برانچہ مضمرست
راہبر گہ حق بود گاہے غلط | گہ گزیدہ باشد و گاہے سقط
یارب آں تمییز دِہ ما را بخواست | تا شناسیم آں نشانِ کژ ز راست
حس را تمییز دانی چوں شود | آنکہ حس ینظر بنور اللہ بود
ور اثر نبود سبب ہم مظہرست | ہمچو خویشی کز محبت مخبرست
نبود آنکہ نور حقش شد امام | مر اثرہا را سببہا را غلام
چونکہ نور اللہ در آید در مشام | مر اثر را ہیچکس نبود غلام
تا محبت در دروں شعلہ زند | زفت گردد وز اثر فارغ کند
تا نقش نبود پے اسلام مہر | چوں محبت نور خود زد بر سپہر
ہست تفصیلات تا گردد تمام | ایں سخن لیکن بجو تو والسلام
گرچہ شد معنی دریں صورت پدید | صورتاً از معنی قریب ست و بعید
در دلالت ہمچو آب اند و درخت | چوں بماہیت روی دور اند سخت
دانہ ہیں کز آب و خاک و آفتاب | چوں درخت گشت عالی دستیاب
در مباہیت بگردانی نظر | دور دور اند ایں ہمہ از یکدگر
ترک ماہیات و خاصیات گو | شرح کن احوال آں دو ورذق جو
باز گو از ماجرائے مرد و زن | زانکہ انجاست ندارد ایں سخن

دل نہادن عرب بر التماس دلبر خویش و سبب لغت

۱؎ اشارہ بحدیث ست کہ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ
[illegible]

نمودن کہ مرد این تسلیم حیلہ و امتحانی نیست

مرد گفت اکنوں گنہ گشتم از خلاف — علم داری تیغ برکش از غلاف

ہرچہ گوئی مر ترا فرماں برم — در بد و نیک آید آنرا ننگرم

در وجود تو شوم من منعدم — چوں محبم حب یعمی و یصم

گفت زن آہنگ برم میکنی — یا بحیلت کشف سرم میکنی

گفت واللہ عالم السر الخفی — کافرید از خاک آدم را صفی

در سہ گز قالب کہ دادش وانمود — آنچہ در ارواح و در الواح بود

یا ددادش لوح محفوظ وجود — تا بدانست آنچہ در الواح بود

تا ابد ہرچہ کہ از پس بود و پیش — درس کرد از علم الاسمای خویش

تا ملک بیخود شد از تدریس او — قدس دیگر یافت از تقدیس او

آں کشادیشاں کز آدم رو نمود — در کشاد آسمانہاشاں نبود

در فراخی عرصۂ آں پاک جان — تنگ آمد عرصۂ ہفت آسمان

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است — من نگنجم ہیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز — من نگنجم این یقین داں اے عزیز

در دل مومن بگنجم اے عجب — گر مرا جوئی درآں دلہا طلب

گفت فادخل فی عبادی تلتقی — جنۃ من رؤیتی یا متقی

عرش باآں نور و با پہنای خویش — چوں بدید او را برفت از جای خویش

خود بزرگی عرش باشد بس پدید — لیک صورت کیست چوں معنی رسید

---

۱ اشارہ بحدیثی ست کہ ابوداؤد مرفوعاً روایت کردہ یعنی حبک الشیء یعمی و یصم یعنی دوستی تو چیزی را کور و کر میسازد ترا از اتباع آن ۱۲

۲ سہ گز یعنی سہ ذراع مراد سہ و نیم ذراع کہ مقدار قد عام مردم باشد و این مقدار قد آدم علیہ السلام نیز بذرع خود شان مراد ست کہ دست و پا و قد ایشان از عام مردم بمراتب دراز بود کما جاء فی الاخبار

۳ اشارہ بآیہ و علم آدم الاسماء کلہا ست کہ در سورت بقرہ واقع است ۱۲

۴ اشارہ بحدیث قدسی است کہ فرمودہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یعنی نمی گنجد مرا نہ زمین من و نہ آسمان من بلکہ می گنجد مرا دل بندہ مومن و لیکن این حدیث در کتب مشہورہ و مستند اولیا یافتہ نشدہ

۵ فادخل الخ یعنی داخل شو در بندگان من تا ملاقات کنی بہشت از دیدار من ای پرہیزگار اشارہ بآیہ واقع در سورہ فجر است فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

پس ملک می‌گفت ما را پیش ازین
الفتی می‌بود با روی زمین

تخم خدمت بر زمین می‌کاشتیم
زان تعلق ما عجب می‌داشتیم

کاین تعلق چیست با این خاکمان
چون سرشت ما بدست از آسمان

الف این انوار با ظلمات چیست
چون تواند نور با ظلمات زیست

آدما آن الف از بوی تو بود
زانکه جسمت را زمین بد تار و پود

جسم خاکت را ازینجا بافتند
نور پاکت را درینجا یافتند

اینکه جان ما ز روحت یافتست
پیش پیش از خاک آن بر تافتست

در زمین بودیم و غافل از زمین
غافل از گنجی که بد در وی دفین

چون سفر فرمود ما را زان مقام
تلخ شد ما را ازان تحویل کام

تا که حجتها همی گفتیم ما
که بجای ما که آید ای خدا

نور این تسبیح و این تهلیل را
می‌فروشی بهر قال و قیل را

حلم حق گسترد بهر ما بساط
که بگویید از طریق انبساط

هرچه آید بر زبانتان بی حذر
همچو طفلان یگانه با پدر

ما همی‌دانیم خود رای شما
لیک می‌خواهیم آواز شما

زانکه این دمها چه گر نالایق است
رحمت من بر غضب هم سابق است

از پی اظهار این سبق ای ملک
در تو بنهم داعیهٔ اشکال و شک

تا بگویی و نگیرم بر تو من
منکر حلمم نیارد دم زدن

صد پدر صد مادر اندر حلم ما
هر نفس زاید در افتد در فنا

حلم ایشان کف بحر حلم ماست
کف رود و آید ولی دریا بجاست

سله تتمهٔ بیان کمالات آدم علیه السلام یعنی هر ملک می‌گفت که پیش از خلقت آدم ما بزمین الفت بودیم و از زمین با [illegible] الفت حیران بودیم اکنون معلوم شد که [illegible] وجود آدم [illegible] سله [illegible] که این وجود پاک آدم [illegible] همچون گنج نهان است سله چون ما را حکم شد [illegible] از زمین بآسمان [illegible] فراق [illegible] اشتیاق بود [illegible] ملائکه [illegible] آدم بر آسمان خواندند [illegible] خلیفة الله [illegible] آفریده شد [illegible] ملائکه که برای انجام امور [illegible] کار ایشان دیگر است چنانکه قبل از آدم بر زمین مامور بودند [illegible] سله [illegible] غرض [illegible] قیام ما بر زمین باقی ماند سله اشاره بمضمون قول ملائکه [illegible] کلام الله قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفک الدماء و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک سله اشاره بحدیث قدسی [illegible] یعنی رحمت من [illegible] غضب من [illegible] این حدیث [illegible] سله یعنی خداوند فرمود ای ملائکه ما در دل شما [illegible] و شبهه [illegible] پیدا کرده [illegible] سوال کنید [illegible] معاف [illegible] سبقت رحمت [illegible] سله پدر و مادر در حلم [illegible] اولاد [illegible] حلم ایشان [illegible] حلم [illegible]

خود چه گویم پیش آن دُر این صدف ۱ | نیست الّا کفِّ کفِّ کفِّ کف
حق آن کف حقِ آن دریای صاف ۲ | کامتحانی نیست این گفت و نه لاف
از سرِ مهر و صفا است و خضوع | حقِ آنکس که بدو آرم رجوع
گر به پیشت امتحانست این هوس | امتحان را امتحان کن یک نفس
سر مپوشان تا پدید آید سرم | امر کن تو هر چه بر وی قادرم
دل مپوشان تا پدید آید دلم | تا قبول آرم هر آنچه قابلم
چه کنم در دستِ من چه چاره است | در نگر تا جانِ من چه کاره است

تعیین کردن زن طریق طلب روزی شوی خود را و قبول او

گفت زن یک آفتابی تافت است | عالمی زو روشنائی یافت است
نایبِ رحمٰن خلیفه کردگار | شهرِ بغداد است از وی چون بهار
گر بپیوندی بدان شه شه شوی | سوی هر ادبار تا کی میروی
دوستی مقبلان چون کیمیاست | چون نظرشان کیمیایی خود کجاست
چشمِ احمد بر ابوبکر رض زده | او ز یک تصدیق صدّیق آمده
گفت من شه را پذیرا چون شوم ۳ | بی بهانه سوی او من چون روم ۴
نسبتی باید مرا یا حیلتی | هیچ پیشه راست شد بی آلتی
همچو مجنونی که بشنید از یکی | که مرض آمد به لیلی اندکی
گفت آوه بی بهانه چون روم | ور بمانم از عیادت چون شوم
لیتنی کنتُ طبیباً حاذقاً ۵ | کنتُ امشی نحو لیلی سابقاً

۱ علم والدین که پیش علم حق به منزله صدفه پیشی در باشد مثالش چنان باید فهمید که اگر علم حق دریا باشد و کف آن دریا را کفے دیگر باشد پس آن کف نیز کفے دیگر دارد بعد از آں بدرجه چهارم این کف را نیز کف باشد پس آں کف چارمین علم والدین است ۲ تتمه قول اعرابی است و این قسم معناً معطوف است بر قسم سابق که در بیت سه گفت والله عالم سر خفی الخ خورده بود یعنی من سوگند میخورم که من راست میگویم امتحان نمیکنم ۳ هر چه گویم از سر اخلاص و محبت میگویم ۴ یعنی کاش طبیب دانا و حاذق تا میرفتم باکمال شوق بسوی لیلی اشاره بشعر مجنون است ۵ یقول یا لیلی فی العراق مریضة فیا لیتنی کنت طبیبا مداویا

قُل تَعالَوا گفت حق ما را بدان | تا بود شرم اشکنی ما را نشان
شب پران را گر نظر و آلت بُدے | روزشان جولان و خوشحالت بُدے
گفت چون شاهِ کرم میداں رود | عینِ ہر بے آلتی آلت شود
زانکه آلت دعوی ست و ہستی ست | کار در بے آلتی و پستی ست
گفت کے بے آلتی سودا کنم | تا نه من بے آلتی پیدا کنم
پس گواہے بایدم بر مفلسی | تا شهم رحمے کند در مفلسی
تو گواہی غیرِ گفت و گو و رنگ | وانما تا رحم آرد شاهِ شنگ
کایں گواہی کز گفت و رنگ بُد | نزدِ آں قاضیِ القضاة آں جرح شد
پس گواہی زاندروں مے بایدم | نے گواہی بروں مے بایدم
صدق مے باید گواهِ حالِ او | تا بتابد نورِ او بے قالِ او

ہدیہ بردن آں اعرابی سبوے آبِ باراں از میان بادیہ سوے بغداد بنزدِ خلیفہ و پنداشت کہ آنجا قحطِ آب ست

گفت زن صدق آں بود کز بودِ خویش | پاک برخیزی تو از مجهودِ خویش
آبِ باران ست ما را در سبو | ملکت و سرمایه و اسبابِ تو
ایں سبوے آب را بردار و رو | ہدیه ساز و پیش شاهنشاه شو
گو کہ ما را غیرِ ایں اسباب نیست | در مفازه ہیچ بہ زیں آب نیست
گر خزانه اش پر زر و گوہر ست | ایں چنیں آبش نباشد نادر ست
چیست آں کوزہ تنِ محصورِ ما | اندراں آبِ حواسِ شورِ ما

۱ قل تعالوا اشارہ بآیہ واقعہ در سورت انعام ست قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احسانا یعنی بگو بیائید بخوانم بر شما آنچہ حرام کردہ خداوند بر شما و آں اینست کہ شریک نسازید چیزے را با خدا و بوالدین احسان کنید و مخفی نماند کہ درینجا اشارہ بایں کلمہ قرآنی محض کلمہ است ورنہ ایں مدلول قرآنی پنداشتن خالی از بعد نیست ۲ یعنی چوں دربار نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام مقام ادب بود ما را زہرہ آں نبود کہ لا تقدموا بین یدی اللہ پس حق تعالیٰ بزبان نبی خویش ما را خواندہ گفت تعالوا یعنی درین دربار بیائید تا حجابے کہ ما را مانع بود برخاست و ما بحکم الامر فوق الادب حاضر دربار شدیم ۳ چنانکہ پرندگان شب مثل بوم و شپرک سامان پرواز در روز ندارند پس از حاضری دربار روز محروم اند ہمچنان مرا نیز سامان حاضری دربار خلیفہ میسر نیست ۵ مولانا روم انتقال مے فرمایند از ذکر تدبیر تقرب بخلیفہ بجانب بیان وجہ تقرب بحق یعنی اے سالک! تو ہم شاہدے سوائے قول و فعل ظاہری بر صفائے نیت و حسن طویت خویش بنما ۶ مقولہ مولانا رح بطور انتقال یعنی مثال سبو و آب آن بدن و قوائے ظاہری و باطنی ما صادق مے آید و چنانچہ آن سبوے حقیر و آب ناچیز را خلیفہ اعظم قبول کرد ہمچناں اگر ما ایں ہستی حقیر خود را در راہ خدا قربان بکنیم او قبول بکند۔

ای خداوند این خم و کوزه مرا — در پذیر از فضل الله اشتری

کوزهٔ با پنج لوله پنج حس — پاک دار این آب را از هر نجس

تا شود زین کوزه منفذ سوی بحر — تا بگیرد کوزهٔ ما خوی بحر

تا چو هدیه پیش سلطانش بری — پاک بیند باشدش شه مشتری

بی نهایت گردد آبش بعد از آن — پر شود از کوزهٔ ما صد جهان

لوله‌ها بر بند و پر دارش ز خم — گفت غضوا عن هوا ابصارکم

ریش او پر باد کاین هدیه کراست — لایق چون او شهی اینست راست

زن نمی‌دانست کانجا بر گذر — هست جاری دجلهٔ همچون شکر

در میان شهر چون دریا روان — پر ز کشتیها و شست ماهیان

رو بر سلطان و کار و بار بین — حس تجری تحتها الانهار بین

آنچنان حسها و ادراکات ما — قطرهٔ باشد دران بحر صفا

باز جسته و باز بین و باز یاب — الکه از من عنده ام الکتاب

در نمد دوختن سبوی آب را و هدیه بردن از اعتقاد

ور گفت آن سبو را سر ببند — پس که این هدیه است ما را سودمند

در نمد در دوز تو این کوزه را — تا گشاید شه بهدیه روزه را

کاین چنین اندر همه آفاق نیست — جز رحیق و مایهٔ اذواق نیست

زانکه ایشان ز آبهای تلخ و شور — دائما پر علت اند و نیم کور

مرغ کآب شور باشد مسکنش — او چه داند جای آب روشنش

ایکه اندر چشمهٔ شور ست جات　　تو چه دانی شط جیحون و فرات
ای تو نارسته ازین فانی رباط　　تو چه دانی صحو و سکر و انبساط
ور بدانی نقلت از اب و جدست　　پیش تو این نامها چون ابجدست
ابجد و هوز چه فاش ست و پدید　　بر همه طفلان و معنی بس بعید
پس سبو برداشت آن مرد عرب　　در سفر شد مے کشیدش روز و شب
بر سبو لرزان بد از آفات دهر　　هم کشیدش از بیابان تا بشهر
زن مصلی باز کرده از نیاز　　رب سلم ورد کرده در نماز
که نگهدار آب ما را از خسان　　یا رب این گوهر بدان دریا رسان
گرچه شویم آگه است و پرفن ست　　لیک گوهر را هزاران دشمن ست
خود چه باشد گوهر آب کوثر است　　قطرهٔ زان آب کاصل گوهرست
از دعاهای زن و زاری او　　وز غم مرد و گرانباری او
سالم از دزدان و از آسیب سنگ　　برد تا دار الخلافه بیدرنگ
دید درگاهی پر از انعامها　　اهل حاجت گستریده دامها
دمبدم هر سوی صاحب حاجتی　　یافته زان در عطا یا خلعتی
بهر گبر و مومن و زیبا و زشت　　همچو خورشید و مطر بل چون بهشت
دید قومی در نظر آراسته　　قوم دیگر منتظر برخاسته
خاص و عامه از سلیمان تا بمور　　زنده گشته چون جهان از نفخ صور
اهل صورت زان جواهر یافته　　اهل معنی بحر نادر یافته
آنکه بی همت چه با همت شده　　وانکه با همت چه با نعمت شده

سله انتقال است برائے ارشاد یعنی شما که گرفتار علوم حسیه و عقلیه هستید از علوم حق کجا خبر دارید سکه شما هنوز از مشاغل دنیویه رستگار نشدید پس محو و سکر و بسط وغیره احوال باطنه را چه دانید سله اگر این اصطلاحات تصوف را میدانید پس از بزرگان شنیده یاد گرفته اید و ذوق اینها ندارید سکه نزد شما این اصطلاحات صوفیه همچنان ست که نزد اطفال ابجد و هوز وغیره حروف تهجی باشد که آن حروف طوطی وار یاد گیرند و از غرض و غایت آن بهره ندارند سطه اے پروردگار من بسلامت دار آب را

بانگ می آید که ای طالب بیا / جود محتاج گدایان چون گدا
جود محتاج است و خواهد طالبی / همچنانکه توبه خواهد تائبی

در بیان آنکه چنانکه گدا عاشق کریم است که هم عاشق گداست اگر گدا را صبر بیش بود کریم بر در او آید و اگر کریم را صبر بود گدا بر در او آید اما صبر گدا کمال گدا است و صبر کریم نقصان او

جود میجوید گدایان و ضعاف / همچو خوبان کآینه جویند صاف
روی خوبان ز آینه زیبا شود / روی احسان از گدا پیدا شود
چون گدا آیینهٔ جود است هان / ۲ دم بود بر روی آیینه زیان
پس ازین فرمود حق در والضحیٰ / ۱ بانگ کم زن ای محمد بر گدا
آن یکی جودش گدا آرد پدید / وان دگر بخشد گدایان را مزید
پس گدایان آیت جود حق اند / وانکه با حق اند جود مطلق اند
وانکه جز این دوست او خود مرده است / او برین در نیست نقش پرده است
لیک درویشی که او تشنهٔ خداست / ۲ هست دائم از خدایش کار راست
لیک درویشی که تشنهٔ غیر شد / ۱ او حقیر و ابله و بی خیر شد

فرق میان آنکه درویش است بخدا و تشنهٔ خداست و آنکه درویش است از خدا و تشنهٔ غیر است

نقش درویش است او نی اهل نان / نقش سگ را تو مینداز استخوان

له مقولہ مولانا روم است یعنی صفت جود مخلوقات در ظهور وجود محتاج سائل است اگر سائل نباشد جود و سخا ظهور نیابد سکه چون صفا گدائی موجب ظهور جود است پس او را شفیع پیش فرود عکس را از جود توقع کرده آزرده نباید کرد که آئینه از دم زدن تیره شود سکه اشاره با آیه واقعه در سوره والضحیٰ است اما السائل فلا تنهر یعنی سائل و خواهنده را زجر مکن سکه اینجا اقسام اهل جود بیان میفرماید یعنی یکی از اهل جود آنست که جود و گدا را پیدا میکند یعنی او خود درین گدا شود بلکه گدا جبیبت معنی آنکس شنیده بر در ش می آید و دیگری آنست که بر گدایان بعطا بخشش خود طلب و تجسس ایشان مزید کند یعنی خود طلب ایشان دارد و طلب او بر عطا مزید باشد و این کس افضل است از اول و آن ناقص است زیرا که در دلش ذوق طلب سائل نیست و از ینجا در عنوان فرموده که صبر کریم نقصان کریم است سکه درین ابیات بیان اقسام گدایان است یعنی اول آنانکه آئینه جود حق اند که لا یشعرون النّاس الحافا در شان ایشان آمده و حق تعالیٰ بعوض صبر و قناعت ایشان را از خزینه غیب رزق میرساند دوم آنانکه سبب کیمیای دارند و تعریفات ناصحی تعرف ایشان داگر گدائی بطریق مجاز باشد بلکه خود بهمه را جود مطلق اند که حدیث الفقر فخری الحدیث در ایشان صادق آید سوم آن گدایان که ازین هر دو گروه جدا اند یعنی نه صابر اند و نه کامل اند بلکه طامع و گرسنه چشم و طالب دنیا اند این چنین گدایان مرده اند که بهره از آثار حیات حقیقیه ندارند و لیاقت آن این بر در قبول حق ندارند سکه استدراک است از قسم ثالث و بیان قسم اول

فقر لقمه دارد او نی فقر حق — پیش نقش مرده‌ای کم نه طبق

ماهی خاکی بود درویش نان — شکل ماهی لیک از دریا رمان

نقش ماهی کی بود درویش آب — آن نبی آبی نمیگیرد و ضرب

مرغ خانه است او نه سیمرغ هوا — لوت نوشد او ننوشد از خدا

عاشق حق است او بهر نوال — نیست جانش عاشق حسن و جمال

گر توهم میکند او عشق ذات — ذات نبود وهم اسما و صفات

وهم مخلوق است و مولود آمدست — حق نزاییده است لم یولد است

عاشق تصویر و وهم خویشتن — کی بود از عاشقان ذوالمنن

عاشق آن وهم گر صادق بود — آن مجازش تا حقیقت میشود

شرح میخواهد بیان این سخن — لیک میترسم ز افهام کهن

فهمهای کهنهٔ کوته‌نظر — صد خیال بد درآرد در فکر

بر سماع راست هر کس چیر نیست — لقمهٔ هر مرغکی انجیر نیست

خاصه مرغی مرده‌ای پوسیده‌ای — پرخیالی اعمیی بی‌دیده‌ای

نقش ماهی را چه دریا و چه خاک — رنگ هندو را چه صابون و چه زاک

نقش اگر غمگین نگاری بر ورق — او ندارد از غم و شادی سبق

صورتش غمگین و او فارغ از آن — صورتش خندان و او زان بی‌نشان

وین غم و شادی که اندر دل خطیست — پیش آن شادی و غم جز نقش نیست

صورت خندان نقش از بهر تست — تا از آن صورت شود معنی درست

نقشهایی کاندرین گرمابه‌هاست — از برون جامه کن چون جامه‌هاست

له یعنی او را چیزی داده که اگر مال و ثروت اکتساب دارد و صدقه دادن او را حرام است [illegible]

[illegible]

نقشہائے کاندریں حمامہاست ۔۔۔ از بروں جامہ کن چوں جامہاست

تا بروں جامہا بینی و بس ۔۔۔ جامہ بیروں کن درا اے ہمنفس

زانکہ با جامہ دروں آں سو راہ نیست ۔۔۔ تن ز جاں جامہ ز تن آگاہ نیست

باز مے گردم سوئے قصہ عرب ۔۔۔ از بیان سرّ و رازِ بوالعجب

پیش آمدن نقیبان و دربانان خلیفہ از بہر اکرام اعرابی و پذیرفتن ہدیۂ او را

آں عرابی از بیابانِ بعید ۔۔۔ بر درِ دار الخلافت چوں رسید

پس نقیباں پیش اعرابی شدند ۔۔۔ بس گلاب لطف بر جیبش زدند

حاجت او فہم شاں شد بے مقال ۔۔۔ کار ایشاں بد عطا پیش از سوال

پس بدو گفتند یا وجہ العرب ۔۔۔ از کجائی چونی از راہ تعب

گفت وجہم گر مرا وجہے دہید ۔۔۔ بے وجوہم چوں پس پشتم نہید

ایکہ در روتاں نشانِ مہتری ست ۔۔۔ فرِّتاں خوشتر ز زرِ جعفری ست

ایکہ یک دیدارتاں دیدارہا ۔۔۔ اے نثارِ دیدتاں دینارہا

اے ہمہ ینظر بنور اللہ شدہ ۔۔۔ از برِ حق بہرِ بخشش آمدہ

تا زنید آں کیمیا ہائے نظر ۔۔۔ بر سرِ مسہائے اشخاص بشر

من غریبم از بیاباں آمدم ۔۔۔ بر امید لطف سلطاں آمدم

بوئے لطف او بیاباں ہا گرفت ۔۔۔ ذرہ ہائے ریگ ہم جانہا گرفت

تا بدینجا بہر دینار آمدم ۔۔۔ چوں رسیدم مستِ دیدار آمدم

سلہ جامہا جمع جامہ نہ حمام وحمام در بیت اوّل غیر آں حمام است کہ در بیت دوم ظرف مقصد درا ہست حمام اول دنیا کہ عالم ظاہر ست محض بمناسبت نقش آوردند و حمام ثانی عالم باطن ست کہ در بیت دوم مشغول دراں بحمام تشبیہ دادند۔ جامہ کن درجہ حمام کہ در آں رسیدہ جامہ از تن دور کنند۔ و اضافت بیروں باو بہا پیدا است واو را باعتبار حمام بیروں گفتند

سلہ ایضاً ذکر فرمودہ کہ غطا براد و باطن مقصود است اکنوں بطریق تفصیل باطن بیان میکنند کہ عالم ظاہری یعنی اجسام و صفات جسمانیہ مثل لباس تن است و عالم باطن یعنی ارواح و صفات روحانیہ مثل حمام زانکہ با صفات جسمانیہ و شہوات نفسانیہ تجرد نورزند بعالم باطن راہ نخواہد

سلہ از اینجا تا چند ابیات حاصل بیان آنست کہ من برائے حصول مال و زر آمدم و اینجا بدولت دیدار شما فائز شدم کہ از مال و زر بمراتب بیشتر و افضل ست و بعد ازیں نظائر چند دریں باب مے آرند کہ شخصے برائے مقصدے میرود و بدیگر برتر از آں مقصد کامیاب مے گردد۔

بهر نان شخصے سوے نانوا دوید / داد جان چون حسن نانوا را بدید

بهر فرجه شد یکے تا گلستان / فرجهٔ او شد جمال باغبان

همچو اعرابی که آب از چه کشید / آب حیوان از رخ یوسف چشید

رفت موسیٰ کآتشے آرد بدست / آتشے دید او که از آتش برست

جست عیسیٰ تا رهد از دشمنان / بردش آن جستن بچارم آسمان

دام آدم دانهٔ گندم شده / تا وجودش خوشهٔ مردم شده

باز آمد سوے دام از بهر خور / ساعد شه یافت او با صد خطر

طفل شد مکتب پے کسب هنر / بر امید مرغ با لطف پدر

پس ز مکتب آن یکے صدرے شده / ماهیانه داده و بدرے شده

آمده عباس حرب از بهر کین / بهر قمع احمد و استیز دین

گشت دین را تا قیامت پشت و رو / در خلافت او و فرزندان او

آمده عمر بحرب مصطفےٰ / تیغ در کف بسته بس بیشا قها

گشت اندر شرع امیر المومنین / پیشوا و مقتداے اهل دین

آن علف کش سوے ویرانها شده / بےخبر بر گنج ناگه پر زده

تشنه آمد سوے جوے آب در / دید اندر جوے خود شمس و قمر

من بدین در طالب چیز آمدم / صدر گشتم چون بدهلیز آمدم

آب آوردم بتحفه بهر نان / بوے نانم برد تا صدر جهان

نان برون راند آدمے را از بهشت / نان مرا اندر بهشتے در سرشت

رستم از آب و ز نان همچون ملک / بےغرض گردم درین دور فلک

له ذکر چرخ چهارم برائے عیسیٰ علیه السلام بنا بر علی المشهور فرموده ورنه در احادیث رفتن آن حضرت بچرخ دوم مصرح است سله یعنی نسل ایشان افزوده در اولاد ایشان کلو کها انبیاء و صدیقین و شهدا و صالحین پیدا شدند که از اعمال صالحه ایشان حضرت آدم بهره مے یابند سله چنانکه پدر و مادر طفل را بتحریص مرغ مصنوعی که بازیچهٔ اطفال باشد بمکتب میفرستند سله عباس نام عم حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم ست که در غزوهٔ بدر بحرب آمده و آخر بشرف اسلام مشرف شد سه چنانکه ملائکه از حاجت آب و نان پاک اند من هم بدیدار شما چنان مست شده ام که حاجت آب و نان نماند

بہر غرض نبود بگردش در جہاں / غیر جسم و غیر جان عاشقاں

در بیان آنکہ عاشق دنیا بر مثال عاشق دیواریست کہ برو آفتاب تافتہ و جہد نکرد تا فہم کند کہ این تاب از دیوار نیست از قرص آفتابست کہ در آسمان چہارم است لاجرم کلی دل برو نہاد چون پرتو آفتاب بآفتاب پیوست او محروم ماند و حیل بینہم و بین ما یشتہون

عاشقان کل نی این عشاق جزو / ماند از کل آنکہ شد مشتاق جزو

چونکہ جزوی عاشق جزوی شود / زود معشوقش بکل خود رود

ریش گاو بندہ غیری آمد او / غرق شد کف در ضعیفی در زد او

نیست حاکم تا کند تیمار او / کار خواجہ خود کند یا کار او

فاذن بالحرۃ پی این شد مثل / فاشرق الذمہ بہ این شد منتقل

پس سوی خواجہ شد او ماند زار / آن بکل شد سوی کل او ماند خار

ہمچو آن ابلہ کہ تاب آفتاب / دید بر دیوار و حیران شد شتاب

عاشق دیوار شد کاین با ضیاست / بیخبر کاین عکس خورشید سماست

چون باصل خویش پیوست آن ضیا / دید دیوار سیہ اندر عیا

او بماند دور از مطلوب خویش / سعی ضائع رنج باطل پای ریش

ہمچو صیادی کہ گیرد سایہ / سایہ کی گردد ورا سرمایہ

سایہ مرغی گرفتہ مرد سخت / مرغ حیران گشتہ بر شاخ درخت

لہ زیرا کہ اعمال عاشقان بجذب محبت وقوع می یابد وایشان را بجز قصد رضاء محبوب التفات نیا شد تا اینکہ ایشان از غرض مستغنی باشند کہ در مخلوق این امر محال است

سکہ یعنی من اینجا عاشقان محبوب حقیقی مراد دارم نہ کہ عاشقان مجازی کہ ایشان از حقیقت دور مے مانند۔

سکہ چون معشوق مجازی در معرض ہلاکت فنا است پس چون آن معشوق بند و فنا شود پس عاشقش گرفتار ہجران ماند

لکہ اشارہ بمثل العرق ینشبہ بکل خویش است یعنی جز ویا بجز ضعیف خویش نیز نوشتہ اند

شہ آن معشوق مجازی حاکم مطلق نیست کہ بخاطر عاشق تکہبان و پرواے پاس او بجز دیگر تیمار تقدیر ست چنانکہ گرم ضبط نمود بہ اتباع الفات خود باشد و نتواند کہ اتباع غرض عاشق یا بنا طروازی شود بپروا ندہ

لکہ و این مثل عرب است کہ گفتند التفریق فاشرق الذمہ و ابن تون فاذن بالحرب یعنی اگر دزدی کنی و این تنگ بگیرد یعنی آزادہ وسے کا بدل زرد بر تنخ سیاہ را ...

(بقیہ حاشیہ) ... مثال عاشق مجازی کہ آفتاب حقیقت را گذاشتہ عاشق نور آں می شود کہ عبارت از معشوق مجازی ست و چون آن نور نماند یعنی معشوق بمیرد کف حسرت میماند

شکہ مثال دیگر برائے عاشق مجازی

کاش میغ بر که خندد عجب | اینت باطل اینت پوشیده سبب
ور تو گویی جزو پیوسته کل است | خار میخور خار مقرون گل است
جز به یک رو نیست پیوسته به کل | ورنه خود باطل بدی بعث رسل
چون رسولان از پی پیوستن اند | پس چه پیوندندشان چون یک تن اند
این سخن پایان ندارد ای غلام | زانکه جزو بی‌نهایت ارد این کلام
شرح کن حال عربی با نظام | روز بیگه شد حکایت کن تمام

سپردن عرب سبو را بغلامان خلیفه و شرح آن

با نقیبان عالی در آن عرب | چون بگفت او دید هنگام طلب
آن سبوی آب را در پیش داشت | تخم خدمت را در آن حضرت بکاشت
گفت این هدیه بدان سلطان برید | سائل شه را ز حاجت واخرید
آب شیرین و سبوی سبز و نو | ز آب بارانی که جمع آید بگو
خنده می‌آمد نقیبان را از آن | لیک پذرفتند آنرا همچو جان
زانکه لطف شاه خوب با خبر | کرده بود اندر همه ارکان اثر
خوی شاهان در رعیت جا کند | چرخ اخضر خاک را خضرا کند
شه چو حوضی دان حشم چون لوله‌ها | آب از لوله رود در گولها
چونکه آب جمله از حوضی است پاک | هر یکی آبی دهد خوش ذوقناک
ور در آن حوض آب شور است و پلید | هر یکی لوله همان آرد پدید
زانکه پیوسته است هر لوله به حوض | خوض کن در معنی این حرف خوض

سله این تقریب تعریض ست یعنی مرغ حیران ست که این مرد بر حماقت دیگران چه خنده میکند خود که گرفتار حمق و جهل ست

سله زمضمون این سوال ناشی میشود که چون جزو را بکل اتصال حاصل ست نزد صوفیه پس تعبیر کرده میشود که این عشق جزویست که [illegible] حاصل ست عشق بازی که عشق جزو ست منع کرده مولانا بمصرعه ثانیه جواب او میدهد که کل و جزو باهم اتصال دارند پس شما را باید که بجای گل خار میخورید

سله این جواب تحقیقی ست بر سوال مذکور یعنی مخلوق که با خالق اتصال دارد این اتصال من کل الوجوه نیست که عشق [illegible] لازم عشق دیگر هست باشد ورنه چون مردم با این جهت نزد تعلق بالله را استفاده داشتند [illegible] اختیار نیست بودی

سله این تقریر باطل بودن بعثت انبیا ست بدین طریق که مردم را خود تعلق بالله [illegible] باشد [illegible] مراد [illegible] [illegible] والناس علی دین ملوکهم رعایا که پادشاه و امیران او خوی و عادت او اختیار میکنند مثال این که اخلاق ملوک [illegible] اخلاق سلطان باشد.

* * * * *

لطفِ شاهنشاهِ جانِ بی‌وطن | چون اثر کرده‌ست اندر کلِ تن
لطفِ عقلِ خوش‌نهادِ خوش‌نسب | چون همه تن را درآرد در ادب
عشقِ شنگِ بی‌قرارِ بی‌سکون | چون درآرد کلِ تن را در جنون
لطفِ آبِ بحر کو چون کوثرست | سنگ‌ریزش جمله دُر و گوهرست
هر هنر کاستا بدان معروف شد | جانِ شاگردش بدان موصوف شد
پیشِ استادِ اصولی هم اصول | خواند آن شاگردِ چُست با وصول
پیشِ استادِ فقیه آن فقه‌خوان | فقه خواند نی اصول نی بیان
پیشِ استادی که او نحوی بود | جانِ شاگردش ازان نحوی شود
باز استادی که او محوِ ره است | جانِ شاگردش ازو محوِ شه است
زین همه انواعِ دانش روزِ مرگ | دانشِ فقرست سازِ راه و برگ

ماجرای مردِ نحوی در کشتی با کشتیبان و جواب دادنِ او

آن یکی نحوی به کشتی در نشست | رو به کشتیبان نهاد آن خودپرست
گفت هیچ از نحو خواندی گفت لا | گفت نیمِ عمرِ تو شد بر فنا
دل‌شکسته گشت کشتیبان ز تاب | لیک آن دم گشت خاموش از جواب
باد کشتی را به گردابی فکند | گفت کشتیبان بدان نحوی بلند
هیچ دانی آشنا کردن بگو | گفت نی ای خوش‌جوابِ خوب‌رو
گفت کلِ عمرت ای نحوی فناست | زانکه کشتی غرقِ این گردابهاست
محو می‌باید نه نحو اینجا بدان | گر تو محوی بی‌خطر در آب ران

سلہ توضیح و تائید مضمون سابق یعنے چنانکہ روح انسانی جملہ اعضاء و جوارح را شائستہ و با آداب مے سازد ہمچنان سلطان کہ بمنزلہ روح ست جسم ملک را شائستہ اہل ملک را تابع قانون عدل مے سازد و ہمچنیں چند نظائر برائے تائید این مضمون در ابیات آئندہ ذکر مے کنند سلہ ہمچنیں لطافت آب بحر در جواہر سرایت مے کند کہ از ان در بر آید سلہ چنانکہ اخلاق سلطان در رعایا اثر مے شود ہمچنان شاگرد مظہر علم استاد باشد اما شاگرد دیگر استادش محو طریقت باشد او باتباع استاد خود محو محبوب حقیقی شود سلہ بطور انتقال مے فرماید کہ اینہمہ علوم کہ ذکرش رفتند ہیچ مرتبہ موجب کمال یا نہ اما بروز مرگ سوائے علم فقر و درویشی ہیچ علمے بکار نیاید کہ توشہ سفر عقبیٰ ہمیں باشد و بس سلہ این قصہ برائے اینکہ بروز مرگ ہیچ علم بکار نیاید بجز علم معرفت حق سلہ این تقریر ہست برائے تطبیق تمثیل بر مضمون مقصود یعنے چنانکہ در اینجا بوقت غرق کشتی علم آشناوری مے باید نہ علم نحو ہمچنان در آن وقت کہ کشتی عمر بگرداب فنا غرق باشد علم محو بکار آید نہ دیگر علوم رسمی

آب دریا مرده را بر سر نهد ور بود زنده ز دریا کے رہد
چوں بمردی تو ز اوصاف بشر بحر اسرارت نہد بر فرق سر
ایکه خلقاں را تو خر مے خوانده ایں زماں چوں خر بریں یخ مانده
گر تو علامه زمانی در جہان نک فنائے ایں جہاں بیں ویں زمان
مرد نحوی را ازاں در دوختیم تا شما را نحو محو آموختیم
فقه فقه و نحو نحو و صرف صرف در کم آمد یابی اے یار شگرف
آں سبوئے آب دانشہائے ماست واں خلیفه دجلهٔ علم خداست
ما سبوہا پر بدجله مے رویم گر نه خر دانیم ما خود را خریم
آں عرب بارے بداں معذور بود کو ز دجله غافل و بس دور بود
گر ز دجله با خبر بودے چو ما او نبردے آں سبو را جا بجا
بلکه از دجله اگر واقف بدے آں سبو را بر سر سنگے زدے
آں سبوئے تنگ پر ناموس و ننگ شد حجاب بحر زن او را بسنگ

قبول کردن خلیفه ہدیه را و عطا فرمودن باکمال بے نیازے ازاں ہدیه

چوں خلیفه دید و احوالش شنید آں سبو را پر ز زر کرد و مزید
داد بخششہا و خلعتہائے خاص آں عرب را کرد از فاقه خلاص
پس نقیبے را بفرمود آں قباد آں جہاں بخشش و آں بحر داد
کایں سبو پر زر بدست او دہید چونکه واگردد سوئے دجلش برید

ل اشاره بمضمون حدیث مَن مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ یعنی ہر که بمرد برائے او قیامت آمد یعنی در نظر او جمله عالم تباه شد

ل یعنی مقصود جمله علوم در محویت بدست آید

ل مثال اعرابی را که به سادگی آب باران را تحفه شمرده پیش خلیفه برد بر خود صادق مے کند یعنی ہستی ما مثل سبو علوم و عقول ما بمشابه آب خلیفه حق تعالے دجله علوم بے پایاں اوست

ل ما ہم مثل آں اعرابی نادان ایں تحفه مختصر علوم خود را لائق دربار عالی حق تعالے مے انگاریم و از علوم بے پایان او شرم نداریم پس اگر اکنوں خود را احمق ندانیم لاریب احمق ہستیم بلکه حالت ما از حالت آن اعرابی قابل شرم تر ست که او معذور بود و ما معذور نیستیم +

از رهِ خشک آمد است و آن سفر ‌‌ ‌‌ ‌‌ از رهِ دجلش بود نزدیکتر
چون بکشتی در نشیند رنج راه ‌‌ ‌‌ ‌‌ خود فراموشش شود آن جایگاه
همچنان کردند و دادندش سبو ‌‌ ‌‌ ‌‌ پر ز زر و بردند تا دجله دو تو
چون بکشتی در نشست و دجله دید ‌‌ ‌‌ ‌‌ سجده می‌کرد از حیا و می‌خمید
کای عجب لطف آن شهِ وهاب را ‌‌ ‌‌ ‌‌ وین عجب‌تر کو ستد آن آب را
چون پذیرفت از من آن دریای جود ‌‌ ‌‌ ‌‌ آنچنان جنس دغل را زود زود
کلِ عالم را سبو دان ای پسر ‌‌ ‌‌ ‌‌ کان بود از لطف و خوبی تا بسر
قطرهٔ از دجلهٔ خوبیِ اوست ‌‌ ‌‌ ‌‌ کان نمی‌گنجد ز پُری زیر پوست
گنجِ مخفی بُد ز پُری چاک کرد ‌‌ ‌‌ ‌‌ خاک را تابان‌تر از افلاک کرد
گنجِ مخفی بُد ز پُری جوش کرد ‌‌ ‌‌ ‌‌ خاک را سلطانِ اطلس پوش کرد
ور بدیدے قطره از دجله خدا ‌‌ ‌‌ ‌‌ آن سبو را او فنا کردے فنا
وانکه دیدندش همیشه بیخودند ‌‌ ‌‌ ‌‌ بیخودانه بر سبو سنگے زدند
اے ز غیرت بر سبو سنگے زده ‌‌ ‌‌ ‌‌ وان سبو ز اشکست کاملتر شده
خم شکسته آب ازاں نا ریخته ‌‌ ‌‌ ‌‌ صد درستی زیں شکست انگیخته
جزو جزو خم برقص ست و بحال ‌‌ ‌‌ ‌‌ عقلِ جزوی را نموده ایں محال
نے سبو پیدا درین حالت نه آب ‌‌ ‌‌ ‌‌ خوش ببیں واللّٰه اعلم بالصواب
چون درِ معنی زنی بازت کنند ‌‌ ‌‌ ‌‌ پرِّ فکرت زن که شهبازت کنند
پرِّ فکرت شد گل آلود و گراں ‌‌ ‌‌ ‌‌ زانکه گِل خواری ترا گل شد چو ناں
ناں گل ست و گوشت کمتر خور ازیں ‌‌ ‌‌ ‌‌ تا نمانی همچو گل اندر زمیں

[1] این اعاده تشبیه مذکور سابق است که هستی و کمالات ما مثل سبو و آب ست و کمالات الٰهیه مثل دجله باشد [2] یعنے خوبی حق از جهت وسعت و بے پایانی چنان است که چیزے از فراوانی در پوست خود نگنجد و در بیت تالی این مثال را به نظیر گنج تو ضیح فرمودند [3] اشاره است بقولے که بنام حدیث قدسی شهرت دارد و محققین در صحت آن کلام کرده اند یعنی کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا فَاَحبَبتُ اَن اُعرَفَ فَخَلَقتُ الخَلقَ یعنی من خزانه مخفی بودم پس خواستم که شناسیده شوم پس مخلوق را آفریدم [4] غیرت آنکه پیش واجب الوجود ممکن را یارائے آن نیا شد که خود را نماید [5] یعنے از فنائے هستی صفات کامل زوال نپذیرد [6] زیرا که در هر رگ و پے آنکس نور معرفت سرایت کرده کما جاء فی الحدیث اللهم اجعل فی قلبی نورا و فی سمعی نورا و فی بصری و لحمی و عظمی الخ [7] عقل جزوی یعنے اهل فلسفه این مرتبه را محال پندارد ۞

خاک مے خوردیم عمرے در غذا | خاک مارا خورد آخر در جزا
چوں گرسنہ میشوی سگ میشوی | تند و بدپیوند و بدرگ میشوی
چوں شدی تو سیر مردارے شوی | بیخود و بیحس چو دیوارے شوی
پس دمے مردار و دیگر دم سگی | چوں کنی در راہ شیراں خوش تگی
آلت اشکار خود جز سگ مداں | کمترک انداز سگ را استخواں
زانکہ سگ چوں سیر شد سرکش شود | کے سوے صید و شکارے خوش رود
آں عرب را بینوائی مے کشید | تا بداں درگاہ و آں دولت رسید
در حکایت گفتہ ایم احسان شاہ | در حق آں بینواے بے پناہ
ہر چہ گوید مرد عاشق بوے عشق | از دہانش میجہد در کوے عشق
گر بگوید فقہ فقر آید ہمہ | بوے فقر آید ازاں خوش دمدمہ
ور بگوید کفر آید بوے دین | آید از گفت شکش بوے یقین
ور بگوید کژ نماید راستی | اے کژی کہ راست را آراستی
کف کژ کز بحر صافی خاستست | اصل صاف آں فرع را آراستست
آں کژش را صافی و محقوق داں | ہمچو دشنام لب معشوق داں
گفتہ اش را دشنام نامطلوب او | خوش ز بہر عارض محبوب او
از شکر گر شکل نانے مے پزی | طعم قند آید نہ ناں چوں مے مزی
گر بت زریں بیابد مومنے | کے ہلد او را پے سجدہ کنے
چوں بیابد مومنے زریں وثن | کے ہلد آں را براے سجدہ کن
بلکہ گیرد اندر آتش افگند | صورت عاریتش را بشکند

(۱) منقول از نسخہ کانپوری (۲) یعنی بمرتبہ سالکین فائز نتوانید شد فی الجملہ تا آنکہ بریاضت و مجاہدہ تہذیب نفس نکردہ آید۔ گرسنگی و سیری ہر دو مضرست (۳) یعنی قواے نفسانیہ و جسمانیہ شما کہ از آن شکار مراد است زیر حکومت عقل باید داشت و تغذیہ و تقویت آن نہ از قدر حاجت نباید کرد (۴) اشارہ بتطبیق قصۂ ظاہری با احوال باطنی و مقصود آنست کہ در کلام محققین پیوستہ نظر بر معانی و مقاصد باید داشت و اقتصار نگاہ بر ظاہر نباید کرد زیرا کہ اہل تحقیق ہر چہ گویند برائے افادہ معانی مے گویند و مراد ایشان تعلیم و تقویت باشد (۵) کلام اہل فقر اگر بظاہر کج نماید عجیب نیست زیرا کہ مثال ایشاں چوں کف دریاست کہ از آب صافی مے خیزد لہذا باید کہ ناشایستہ خیال کلمات اہل فقر چوں از قلوب صافیہ ایشاں سر بر زدہ پس بلحاظ منشا و اصل نیکو و طیب باشد (۶) منقول از نسخہ کانپوری (۷) پس مطلوب ملحوظ باطن باشد نہ کہ ظاہر اگر ظاہر ملحوظ بودے مسلمان آنرا بدست نیاوردے و بت پرست آنرا بآتش نیفگندے

تا نماند بر ذهب نقش وثن — چونکه صورت مانع ست و راهزن

ذات زرش داد ربانیت ست — نقش بت بر نقد زر عاریت ست

بهر کیکی تو گلیمی را مسوز — در صداع هر مگس مگذار روز

بت پرستی گر بمانی در صور — صورتش بگذار و در معنی نگر

مرد حجی همرهی حاجی طلب — خواه هندو خواه ترک و یا عرب

منگر اندر نقش و اندر رنگ او — بنگر اندر عزم و در آهنگ او

گر سیاه است و هم آهنگ تو است — تو سفیدش خوان که همرنگ تو است

ور سپید ست و ور آهنگ نیست — زو ببر کز دل مر او را رنگ نیست

این حکایت گفته شد زیر و زبر — همچو فکر عاشقان بی پا و سر

سر ندارد کز ازل بودست پیش — پا ندارد با ابد بودست خویش

بلکه چون آبست و هر قطره از آن — هم سرست و پا و هم بی هر دو آن

حاش لله این حکایت نیست بین — نقد حال ما و تست این خوش ببین

پیش هر صوفی که او با فر بود — هرچه آن ماضی ست لایذکر بود

چون بود فکرش همه مشغول حال — ناید اندر ذهن او فکر مآل

هم عرب ما هم سبو ما هم ملک — جمله ما یؤفک عنه من افک

عقل را شو دان و زن این نفس و طبع — این ظلمانی و منکر عقل شمع

بشنو اکنون اصل انکار از چه خاست — زانکه کل را گونه گونه جزوهاست

جزو کل نی جزوها نسبت بکل — نی چو بوی گل که باشد جزو گل

ـــــــــ

۱ یعنی چنانکه بوجه ایذای کیک وسببش جامه خود را نتوان سوخت و بجهت پناه گرفتن از هجوم مگس در کنج تاریک فرو نتوان خفت همچنان بوجه تنفر از صورت معنی را نتوان گذاشت ۲ زیرا که بخیال لطفت از صورت ترک معنی کردن گویا در صورت ماندن ست و ترک صورت آنست که نه بدو رغبت باشد و نه از وی نفرت ۳ منقول از نسخه کانپوری ۴ چون در امثال و حکایات مقصود اصلی معنی باشد بنابرین حکایت اعرابی و زنش نیز بیترتیب گفته شد چنانکه فکر عاشق بی سر و پا باشد ۵ یعنی فکر عاشقان حق سر و پا ندارد یعنی ازلی و ابدی است که او را ابتدا و انتها نیست زیرا که محبوب او ازلی و ابدی است هو الاول والآخر ۶ بلکه فکر عاشقان مثل آب است که هر قطره از آن برای مجموع آب طرف ابتدا هم می تواند شد و نیز میتواند که طرف انتها باشد و نفی هر دو نیز ممکن است ۷ چون نزد هر صوفی که بشان تصوف موصوف بود قصص ماضیه قابل ذکر نیست پس اگر ایراد اینچنین قصص کند لا محاله مراد او تمثیل حالات موجوده باشد و در بحث و تحقیق حال چنان مشغول گردد که خیال مستقبل هم در دل او نگردد چه جای آنکه خیال ماضی ۸ درین بیت مجاز بالحذف بکار برده اند و تقدیر کلام آن است که قصه عرب معامله ماست و قصه سبو معامله ماست و قصه ملک معامله ماست و در مصرعه ثانیه اقتباس از آیت سوره الذاریات ست یعنی این کلمات آنکه رو گردانیده شد از وی آنکس که رو گردانیده شد ۹ این تشبیه جز دیگر است یعنی ذکر شوهر و زن که درین قصه رفته مراد در آن از شوهر عقل است که در مناظره نفس و تسلیم...

عرفان حق از و بوضوح پیوست و زن نفس و طبع ست که طالب لذات عیش و فواید دنیویه ست ۱۰ چون در بیت سابق نفس و طبع را منکر کمالات باطن گفته درین سوال پیدا می شود که چون امور باطن ثابت و متحقق ست پس موجب انکار چیست بجواب این میفرماید که حق تعالی در دم را مختلف الاستعداد آفریده لهذا در قبول و انکار اینچنین امور مختلف شده اند ۱۱ یعنی آنچه کلمات جزو و کل در باره مخلوق و خالق گفتیم از آن جزو و کل بالمعنی

حقیقی مراد نیست که او تعالی بری از این چنین صفات منزه است بلکه آنچنان نسبت مراد ست که جزو را بالکل از روی بعیت باشد و نیز باید دانست که این نسبت نیز همچنان نیست که بوی گل با گل دارد که بو صفت باشد و گل موصوف زیرا که حق تعالی از آن پاک و منزه است که محل و موصوف حوادث باشد ۰

لطف سبزه جزو و لطف گل بود / بانگ قمری جزو و آن بلبل بود
گر شوم مشغول اشکال و جواب / تشنگان را کی توانم داد آب
ور تو اشکالی بکلی و حرج / صبر کن کالصبر مفتاح الفرج
۲ احتما کن احتما ز اندیشها / زانکه شیر اند در این بیشها
۳ احتماها بر دواها سرورست / زانکه خاریدن فزونی گرست
۴ احتماها مر دواها را سرست / هضم دار و علت نو دیگرست
۱ احتما اصل دوا آمد یقین / احتما کن قوت جانت ببین
قابل این گفتها شو گوش وار / تا که از زر سازمت من گوشوار
گوشواره چه که کان زر شوی / تا بماه و تا ثریا بر شوی
اول اشنو که خلق مختلف / مختلف جانند از یا تا الف
در حروف مختلف شور و شکیست / گرچه از یک رو ز سر تا پا یکیست
از یکی رو ضد و دیگر متحد / از یکی رو هزل و از یک روی جد
پس قیامت روز عرض اکبرست / عرض او خواهد که با زیب و فرست
هر که چون هندوی بد سودائیست / روز عرضش نوبت رسوائیست
چون ندارد روی همچون آفتاب / او نخواهد جز شبی همچون نقاب
برگ یک گل چون ندارد خار او / شد بهاران دشمن اسرار او
وانکه سر تا پا گلست و سوسنست / پس بهار او را دو چشم روشنست
خار بی معنی خزان خواهد خزان / تا زند پهلوی خود با گلستان
تا بپوشد حسن آن و ننگ این / تا نه بینی ننگ آن و رنگ این

۱ بلکه آنچنان نسبت مراد ست که میان لطف سبزه و لطف گل یا میان بانگ قمری و بانگ بلبل باشد که در این با نسبت بتبعیت باشد نه که جزو بیت و کلیت ۲ درین باب مزید تحقیق پسندیده دارد ۳ اگر در دل کسی شکوک و شبهات مزید خیزد پس علاجش آنست که شیوه ضبط نفس ورد و وساوس اختیار کند و در مصرعه ثانیه ایراد حدیث نموده اند معنیش آنکه صبر کلید کشائیش ست ۴ از خیالات باطله و وساوس واهیه پرهیز باید کرد که در تاثیر تخیل خوف فساد غذا ها است ۵ اشاره است بکلامی که یکی از بزرگان فرموده که الحمیة رأس کل دواء والمعدة بیت کل داء یعنی پرهیز سر جمله دواهاست و معده خانه هر مرض ست ۶ منقول از نسخه کانپوری ۷ ازین بیت رجوع است بمضمون سابق سه بشنو اکنون اصل انکار از چه خاست الخ ۸ پس معطوف است بر اولاً و درین بیت افاده مضمون ما شد علی الجواب فرمایند حاصلش آنکه اگرچه در دنیا همه مردم از روی ماده واحد هیئت متحد بنظر می آیند اما در روز قیامت ثابت خواهد شد که بروی عقاید و اعمال باهم چه قدر اختلاف می داشتند و همین سبب مردم بد اعمال از آمدن روز قیامت بیم دارند و نیکوکاران منتظر آن روز هستند ۹ تا عیب او پوشیده ماند و در پیش برگ و بار گلستان مقابله کردن نتواند

پس خزان او را بهارست و حیات | یک نماید سنگ و یاقوت زکات
باغبان هم داند آنرا در خزان | لیک دید یک به از دید جهان
خود جهان آن یک کس ست آگهست | هر ستاره بر فلک جزو مه ست
خود جهان آن یک کس ست و باقیان | جمله اتباع و طفیل اند ای فلان
او جهان کامل ست و مفرد ست | نسخهٔ کل وجود او را بدست
پس همیگوید هر نقش و نگار | مژده مژده نک همی آید بهار
تا بود تابان شکوفه چون زره | کی کنند آن میوه‌ها پیدا گره
چون شکوفه ریخت میوه سر کند | چونکه تن بشکست جان سر بر کند
میوه معنی و شکوفه صورتش | آن شکوفه مژده میوه نعمتش
چون شکوفه ریخت میوه شد پدید | چونکه آن کم شد شد این اندر مزید
تا که نان نشکست قوت کی دهد | نا شکسته خوشه کی می دهد
تا هلیله نشکند با ادویه | کی شود خود صحت افزا ادویه

در صفت پیر و مطاوعت کردن با او

ای ضیاء الحق حسام الدین بگیر | یک دو کاغذ بر فزا در وصف پیر
گرچه جسمت نازک ست و بس نزار | بر نمی آید جهان را بی تو کار
گرچه جسم نازکت را زور نیست | لیک بی خورشید ما را نور نیست

۵ یعنی دنیا مرد دنیا دار و بدکار را خزاں ست زیراکه در دنیا اعمال بد اعمال برابر نمایند ۶ سالقاً فرمودند که بروز قیامت کی روز عرض اکبر ست عیوب باطنه هر یکی ظاهر خواهد شد پس واجب ست که در دنیا باصلاح آں عیوب بپردازند و اینجا طریق اصلاح عیوب بیان میفرمایند یعنی اولاً اطلاع بر عیوب خود ضروری ست و آں بالنفس خود مشکل ست بلکه کسے دیگر باید که ما را بر عیوب مطلع گرداند و آں کس شیخ کامل ست که در دنیا قبل از آمدن روز عرض اکبر عیوب مردم را بے نشانہ ظاهر آں عیوب مخفی و امد که شیخ کامل ست بهتر ست که در دنیا اصلاح آنها کند تا نوبت بآں نرسد که عامة الناس در روز محشر تماشاے آں عیوب بکنند که موجب خجالت بسیار باشد ۷ شیخ کامل تنها بمنزلهٔ جهان ست زیراکه بقا و قیام این عالم ببرکت انفاس متبرکهٔ اهل الله ست ورنه زمانے نگذرد که جمله جهان بباد داش بدعمالی مردم نیست و نابود گردد و نیز جمله فضائل و کمالات که در انها وجود این عالم یافته میشود در ذات واحد اهل الله مضمر ست و جمله اهل عالم اتباع ایشان اند و طفیل و طفیلی مقلد و تابع و متوسل را گویند۔ آورده اند که طفیل نام شخصے بود که هر جا که مردم را بدعوتے که بضیافت میبرد بلا اتباع و توسل ایشاں ناخوانده بمهمانی میرفت ازیں جا ایں کلمه را یعنی توسل و اتباع اطلاق کردن گرفتند ۸ یعنی طالب صادق را برای اصلاح نفس خود رجوع باید کرد ... شیخ کامل در معالجهٔ نفس مهارت تامه دارد ۹ سابقاً ذکر روز عرض اکبر یعنی قیامت فرمودند در اینجا قریب آں تفتیش بیان میکنند تا طالب نجات و مشتاق قرب حق مستعد با ساخته گردد یعنی هر موجود از موجودات ایں عالم خبر آمدن قیامت میدهد ... دلالت میکند

[illegible] ست و بمعنی تالی بر همیں معنی ... انتقال ست از فنا به اضطراری بر بیان فنائے اختیاری که مقام آں ترغیب مجاہده و ریاضت ست که مقصود اصلی از ذکر قیامت ہمیں بود ... هر چند که مقامات ... کمالات ... ذکر ضرورت ریاضت و مجاہده ... ریاضت و رعایت اوقات و ترتیب آں بے ارشاد مرشد ... مرشد ... حضرت ضیاء الحق حسام الدین ... کتابت مثنوی

حسام الدین ... مثنوی ... [illegible]

گرچہ مصباح و زجاجہ گشتۂ　　لیک سرخیلِ دل و سررشتۂ
چوں سرِ رشتہ بدست و کام تست　　دُرّ ہائے عقدِ دل ز انعام تست
بر نویس احوالِ پیرِ راہ دان　　پیر را بگزین و عینِ راہ دان
پیرِ تابستان و خلقاں تیر ماہ　　خلق مانندِ شب اند و پیر ماہ
کردہ ام بختِ جواں را نام پیر　　کو ز حق پیرست نز ایام پیر
او چناں پیرست کش آغاز نیست　　با چناں دُرِّ یتیم انباز نیست
خود قوی تر مے بود خمرِ کہن　　خاصہ آں خمرے کہ باشد من لدن
خود قوی تر مے شود خمرِ قدیم　　آں کہن تر بہتر اے شیخِ علیم
پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر　　ہست بس پر آفت و خوف و خطر
آں رہے کہ بارہا تو رفتۂ　　بے قلاوز اندراں آشفتۂ
پس رہے را کہ نرفتستی تو ہیچ　　ہیں مرو تنہا ز رہبر سر مپیچ
ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد　　او ز غولاں گمرہ و در چاہ شد
گر نباشد سایۂ پیر اے فضول　　پس ترا سرگشتہ دارد بانگِ غول
غولت از رہ افگند اندر گزند　　از تو داہی تر دریں رہ بس بدند
از نبی بشنو ضلالِ رہروان　　کہ چساں کرد آں بلیسِ بدروان
صد ہزاراں سالہ از راہِ دور　　بردشاں و کردشاں ادبار و عور
استخوانہاشان ببین و موئے شاں　　عبرتے گیر و مراں خر سوئے شاں
گردنِ خر گیر و سوئے راہ کش　　سوئے رہبانان و رہدانان خوش
ہیں مہل خر را و دست از وے مدار　　زانکہ عشقِ اوست سوئے سبزہ زار

ل اگرچہ تو در نورانیت مثل مصباح و در لطافت مثل زجاجہ ہستی و دریں احوال توجہ الی الخلق موجب تکدر ست لکن چوں تو پیشوائے مردم را اندسہال خلق سر نباید پیچید ۲ کہ ز پیچ و اعوجاج روحانیہ مردم را براستی و استقامت مبدّل مے سازد ۳ کہ سعادت و علو مرتبت او نزد حق معلوم بعلم ازلی ست ۴ منقول از نسخۂ کانپوری ۵ راہ طریقت بے رہنمائی مرشد برائے جاہلے پرخطر ازانست کہ او بوقت ظہور کیفیتے بوجہ فقدان علم شریعت خود را با کمال مے پندارد و اگر نوعے از کشف و دید اساس اعتماد براں نہادہ از احکام شرع رو میگرداند ۶ خیالات نادان خلوت نشیں بہم برکند عاقبت کفر و دین۔ و اگر آں بے مرشد از اہل علم باشد شیطان او را با تخیلات عباداتے مائل کند کہ اسخاف بعضے کند یا بر الفقہ ریاضتے آمادہ سازد کہ از تفرد و اختلال جسم موجب کسالت و از فرائض گردد و گاہے در عقائد شبہات انگیزد و وقتے دلائل جواز بعض معاصی و بدعات تمہید کند و نعم ما قال الحافظ

سہ بکوئے عشق منہ بے دلیل راہ قدم　　کہ گم شد آنکہ دریں راہ برہبرے نرسید

۷ اقوام قدما مثل عاد و ثمود و اصحاب ایکہ و قوم لوط و غیرہم کہ اتباع مرسلین نکردند و ببادیۂ ضلالت ہلاک شدند و ذکرشاں در قرآن مجید آمدہ ہمہ باغوائے شیطان از راہ ہدایت افتادند ۸ خر سوئے کسے راندن کنایہ از مائل شدن بسوئے او یعنی طریقۂ آں گمراہاں اختیار مکن بلکہ از ایشاں عبرت گیر ۹ رہبان بضم را جمع راہب کلمۂ عربی ست و بفتح را در ترکیب آں زرہ و بان حرف نسبت کلمۂ فارسی ست چنانکہ فیلبان و ساربان و دریں بیت ایں کلمہ از قسم ثانی ست یعنی کسے کہ براہ راست برود یعنی خود را اطاع اہل طریق بسازد۔

گر یکے دم تو بغفلت واہلیش — او رود فرسنگہا سوئے حشیش

دشمن راہ است خر مست علف — اے بسا خربندہ را کردہ تلف

گر ندانی رہ ہر آنچہ خر بخواست — عکس آں کن کہ ہست آں راہ راست

شَاوِرُوْھُنَّ پس انگہ خَالِفُوْ — اِنَّ مَنْ لَّمْ یَعْصِہِنَّ تَالِفْ

با ہوا و آرزو کم باش دوست — چوں یُضِلُّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللہِ اوست

ایں ہوا را نشکند اندر جہاں — ہیچ چیزے ہمچو سایہ ہمرہاں

وصیت کردن رسول خدا امیر علی را کہ چوں ہر کسے بنوع طاعتے تقرب بحق جوید تو تقرب جوے بصحبت عاقل و بندۂ خاص تا از ایشاں ہمہ پیش قدم باشی

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا تَقَرَّبَ النَّاسُ اِلٰی خَالِقِہِمْ بِاَنْوَاعِ الْبِرِّ فَتَقَرَّبْ اِلَی اللہِ بِالْعَقْلِ وَالسِّرِّ تَسْبِقُہُمْ بِالدَّرَجَاتِ وَالزُّلْفٰی عِنْدَ النَّاسِ وَعِنْدَ اللہِ

گفت پیغمبر علی را کاے علی — شیر حقی پہلوانی پر دلی

لیک بر شیری مکن ہم اعتمید — اندر آ در سایۂ نخل امید

ہر کسے گر طاعتے پیش آورند — بہر قرب حضرت بیچون و چند

تو تقرب جو بعقل و سرّ خویش — نے چو ایشاں بر کمال و برّ خویش

اندر آ در سایۂ آں عاقلے — کش نتاند برد از رہ ناقلے

---

۱ یعنی اگر تو از خود راہ راست نتوانی شناخت پس طریقہ شناختن آں ہست کہ ہر جانب کہ نفس تو میل کند تو بجانب خلاف آں اختیار کن کہ ہماں راہ راست باشد ۲ نتیجہ مخالفت نفس ما عین صراط مستقیم فرمودہ درتایید آں قول شَاوِرُوْھُنَّ وَخَالِفُوْھُنَّ کہ بنام حدیث اشتہار دارد آوردہ اما نزد محدثین ایں حدیث بایں الفاظ ثابت نیست وجہ تایید آنکہ زنان لطبع مزید و حرص شدید و نقصان عقل و دین و سو تدبیر و عدم تامل اندیشی سراپائے نفس اند پس خلاف رائے زنان کردن دفع حق باشد ہمچناں خلاف راہ نفس رفتن اقرب بمقصود باشد و معنے بیت آنکہ با زنان مشورہ کنید پس مخالفت مشورہ ایشاں کنید زیرا کہ ہر کہ مخالفت رائے ایشاں نکند ہلاک گردد ۳ اشارہ بآیۂ قرآنیہ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللہِ پس حکم کن میان مردم بحق و پیروی خواہش نفس خود مباش کہ ترا از راہ خدا باز دارد (ھ ع) ایں حکم بحق داؤد علیہ السلام در رد یافتہ کہ خلیفۃ اللہ فی الارض بود ندو بعلیہ یاد حق چند روز بکنج تنہائی نشستند و از اہتمام مہام حکومت باز ماندند حق تعالے فرمود کہ مشغول امور سلطنت باش از اختیار خلوت خلاف مصلحت عام مکن کہ خلاصت و آنکہ بعض مفسرین در تفسیر ایں آیت از قصص یہود آوردہ اند کہ حضرت داؤد بر زنے عاشق شدند و آمادہ نکاح با وشدند باطل ست ۴ یعنے مردم طاعات و عبادات وغیرہ اعمال حسنہ را وسیلہ تقرب مے سازند شما بحصول علوم و معارف رو آورید کہ حصول مرتبہ بعقت رہنما بعد از آں سبحا آوردی طاعات و عبادات علی وجہ البصیرت میسر گردد و در ایں جا اشارہ است بآنکہ علم از عمل افضل ست دمخفی مباد اکہ ایں روایت در کتب متداولہ حدیث نیامدہ ۱۲

[illegible]

پس تقرب جو بدو سوی اله / سر مپیچ از طاعت او هیچ گاه

زانکه او هر خار را گلشن کند / دیدهٔ هر کور را روشن کند

ظلّ او اندر زمین چون کوه قاف / روح او سیمرغ بس عالی طواف

دستگیر بندهٔ خاص اله / طالبان را میبرد تا پیشگاه

گر بگویم تا قیامت نعت او / هیچ آنرا غایت و مقطع مجو

آفتاب روح نی آن فلک / که ز نورش زنده اند انس و ملک

در بشر روپوش گشتست آفتاب / فهم کن والله اعلم بالصواب

یا علی از جملهٔ طاعات راه / برگزین تو سایهٔ خاص اله

هر کسی در طاعتی بگریختند / خویشتن را مخلصی انگیختند

تو برو در سایهٔ عاقل گریز / تا رهی زان دشمن پنهان ستیز

از همه طاعات اینت لایق ست / سبق یابی بر هر آن کو سابق ست

چون گرفتی پیر هین تسلیم شو / همچو موسی زیر حکم خضر رو

صبر کن بر کار خضری بی نفاق / تا نگوید خضر رو هذا فراق

گر چه کشتی بشکند تو دم مزن / گر چه طفلی را کشد تو مو مکن

دست او را حق چو دست خویش خواند / تا یدالله فوق ایدیهم براند

دست حق میراندش زنده اش کند / زنده چه بود جان پاینده اش کند

یار باید راه را تنها مرو / از سر خود اندرین صحرا مرو

---

۱ مراد از ظل جسم عارف کامل است یعنی چنانکه ظل تابع ذی ظل میباشد همچنان جسم ایشان تابع روح میباشد و چنانکه در عوام کوه قاف محیط عالم است وجود ایشان بحقیقت پناه و حصار اهل عالم است ۲ چون معارف و احوال انسان کامل پیوسته در ترقی و تزاید میباشد پس فرمودند که آنرا مقطع مجوی ۳ یعنی انسان کامل آفتاب روحانی است نه آن آفتاب که منسوب به فلک ست ۴ مراد از آفتاب نور حق است و از روپوش بودن نور حق در بشر مقصود آنست که آن بشر بواسطه روح مظهر حق ست زیرا که روح بمقابله دیگر موجودات مظهر اتم است ۵ رجوع ست بمضمون شعر سابق ... تو در آ در سایه آن عاقل الخ ۶ حضرت موسی علیه السلام بحضرت خضر علیه السلام التماس نمودند که اگر بفرمایید همراه شما باشم تا مرا از علم الله تعالی که شما را داده اند بهره بخشید حضرت خضر فرمودند شما با من صبر نتوانید کرد حضرت موسی عهد کردند که ... یعنی من در هیچ امر خلاف حکم شما نکنم مولانا میفرمایند که مرید را باید که همچنان پیش هر حکم پیر تسلیم دارد ۷ چون حضرت خضر در صحبت حضرت موسی عهد قبول داشتند اما حضرت موسی برافعال غریبه ایشان مثل قتل طفل و شکستن کشتی و تعمیر دیوار خاموش نتوانستند ماند پس حضرت خضر گفتند که هذا فراق بینی و بینک یعنی اینک جدائی ست میان من و تو ۸ مولانا میفرمایند که همچنان مرید را باید که بر افعال و اقوال پیر حرف گیری نکند تا باعث محرومی از فیوض او نگردد ...

از ین عبارت آنست که اعتراض و حرف گیری او سبب فراق میگردد ... بی صبری مرید ... حضرت موسی ... خضر ... ایشان ... فراق ... پیر ... [illegible] ... حال ... آنحضرت صلی الله علیه وسلم ... حضرت عثمان ... آنحضرت صلی الله علیه وسلم ... بر جهاد بیعت گرفتند حق تعالی در باره ایشان فرمود ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم یعنی آنانکه بیعت ... ایشان بیعت ...

هر کہ تنها نادرا این ره را برید — هم بعون همت مردان رسید
دست پیر از غائبان کوتاه نیست — دست او جز قبضهٔ الله نیست
غائبان را چون چنین خلعت دهند — حاضران از غائبان لاشک بهند
غائبان را چون نواله میدهند — پیش مهمان تا چه نعمتها نهند
کو کسی که پیش شه بندد کمر — تا کسی که هست بیرون سوی در
فرق بسیارست ناید در حساب — آن ز اهل کشف و این ز اهل حجاب
جهد میکن تا رسی یابی درون — ورنه مانی حلقه وار از در برون
چون گزیدی پیر نازک دل مباش — سست و ریزنده چو آب و گل مباش
نرم گوید سخت گوید خوش بگیر — تا کند بر جمله میرانت امیر
ور بهر زخمی تو پر کینه شوی — پس کجا بی صیقل آئینه شوی

کبودی زدن قزوینی بر شانه گاه و پشیمان شدن بسبب زخم

این حکایت بشنو از صاحب بیان — در طریق و عادت قزوینیان
بر تن و دست و کتفها بی درنگ — میزنند از صورت شیر و پلنگ
بر چنان صورت بپایی بیگزند — از سر سوزن کبودیها زنند
سوی دلاکی بشد قزوینیی — که کبودم زن بکن شیرینیی
گفت چه صورت زنم ای پهلوان — گفت بر زن صورت شیر ژیان
طالعم شیرست نقش شیر زن — جهد کن رنگ کبودی سیر زن
گفت بر چه موضعت صورت زنم — گفت بر شانه گهم زن آن رقم

۱ یعنی میتواند فیض مرشد یعنی از مریدان اهل صلاحیت اند و در می رسد و حاجت نمی شوی نشسته پیش آنکه چون دست ولی دست خداست و دست خدا بر غائب و حاضر یکسان تصرف میدارد پس دست ولی چرا بر غائبان موثر نباشد ۲ یعنی آنکس که پیش شه بستهٔ خدمت ایستاده است و آنکس که بیرون باشد فرقی عظیم است ۳ منقول از نسخهٔ متن شرح بحر العلوم ۴ منقول از نسخهٔ کانپوری ۵ قزوینی منسوب به قزوین بفتح قاف و کسرهٔ واو نام شهرے ست از عراق عجم

تا شود پشتم قوی در رزم و بزم — با چنیں شیرِ ژیاں در عزم و جزم

چونکہ او سوزن فرو بردن گرفت — دردِ آں در شانہ گہ مسکن گرفت

پہلواں در نالہ آمد کاے سنی — مر مرا کشتی چہ صورت میزنی

گفت آخر شیر فرمودی مرا — گفت از چہ عضو کردی ابتدا؟

گفت از دمگاہ آغازیدہ ام — گفت دم بگذار اے دو دیدہ ام

از دم و دمگاہ شیرم دم گرفت — دمگہِ او دمگہم محکم گرفت

شیر بے دم باش گو اے شیر ساز — کہ دلم سستی گرفت از زخم گاز

جانبِ دیگر گرفت آں شخص زخم — بے محابا بے مواسا بے ز رحم

بانگ زد او کایں چہ اندام است ازو؟ — گفت اوگوش است ایں اے نیکخو

گفت تا گوشش نباشد اے ہمام — گوش را بگذار و کوتہ کن کلام

جانبِ دیگر خلش آغاز کرد — باز قزوینی فغانے ساز کرد

کایں سوم جانب چہ اندام است نیز؟ — گفت اینست اشکمِ شیر اے عزیز

گفت گو اشکم نباشد شیر را — خود چہ اشکم باید ایں ادبیر را

درد افزوں گشت کم زن زخمہا — اشکمے چہ شیر را بہرِ خدا

خیرہ شد دلاک بس حیراں بماند — تا بدیر انگشت در دنداں بماند

بر زمیں زد سوزن آں دم اوستاد — گفت در عالم کسے را ایں فتاد؟

شیر بے دم و سر و اشکم کہ دید؟ — اینچنیں شیرے خدا ہم نافرید

چوں نداری طاقتِ سوزن زدن — از چنیں شیرِ ژیاں پس دم مزن

اے برادر صبر کن بر دردِ نیش — تا رہی از نیشِ نفسِ گبرِ خویش

له جزم بمعنی یقین و تدبیر نسخہ دیگر جزم بجائے حظی یعنی پیچوری ست لله یعنی از درد ایں چنانکہ دم و دمگاہ شیر بیازی تنگ آمدم سه گاز بکاف فارسی آلہ ایست کہ آہن تافتہ باں بہ اندازہ ایں جا سوزن مراد است لله ادبیر ادبار است وایں کلمہ یعنی مدبر یعنی بدبخت استعمال یافتہ ه مقولہ مولانا است کہ بعد ازیں اصل حکایت میفرماید یعنی اگر خواہید کہ از دست نفس خبیث رہائی یابید واجب ست کہ بیجاہد است نفس خود و تکلیف شدید صبر کنید ؛

کاں گروہے کہ رہیدند از وجود — چرخ و مہر و ماہ شاں آرد سجود

ہر کہ مرد اندر تنِ او نفس گبر — مرورا فرماں برد خورشید و ابر

چوں دلش آموخت شمع افروختن — آفتاب او را نیارد سوختن

گفت حق در آفتابِ منتجم — ذکرِ تزاور کذا عن کہفہم

خفتگانے کہ خدا بُد یارِ شاں — میل کردے آفتاب از غارِ شاں

خار جملہ لطف چوں گل مے شود — پیشِ جزوے کو سوئے کل مے شود

چیست تعظیمِ خدا افراشتن — خویشتن را خاک و خارے داشتن

چیست توحیدِ خدا آموختن — خویشتن را پیشِ واحد سوختن

گر ہمیخواہی کہ بفروزی چو روز — ہستیِ ہمچوں شبِ خود را بسوز

ہستیت در ہستِ آں ہستی نواز — ہمچو مس در کیمیا اندر گداز

در من و ما سخت کردستی تو دست — ہست ایں جملہ خرابی از دو ہست

رفتن گرگ و روباہ بخدمت شیر بشکار

شیر و گرگ و روبہے بہرِ شکار — رفتہ بودند از طلب در کوہسار

کاں سہ با ہم اندراں صحرائے ژرف — صیدہا گیرند و بسیار و شگرف

تا بہ پشتیِ ہمدگر بر صیدہا — سخت بر بندند بار و قیدہا

گرچہ زیشاں شیرِ نر را ننگ بود — لیک کرد اکرام و ہمراہی نمود

ایں چنیں شہ را ز لشکر زحمت ست — لیک ہمرہ شد جماعت رحمت ست

ا کسانیکہ بریاضات و مجاہدات ہستی خود را فنا میسازند جملہ کائنات ۲ کہ اجرام علویہ را مسخر میسازند بہ بسبب کشید سر کش سبیال ہستی تسخیر کرد مملکت بیے نداں را ۳ حاصل ایں ابیات مطابق مضمون ایں آیت ست کہ قد سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض یعنے تسخیر کرد برائے شما ہمہ کائنات آسمان و زمین ۴ اشارہ بآیہ واقعہ در سورہ کہف ست وترى الشمس اذا طلعت تزاور عن کہفہم ذات الیمین واذا غربت تقرضہم ذات الشمال یعنی و بینی آفتاب را کہ چوں طلوع کند میل کند از غار ایشاں بسوئے راست و چوں غروب شود بگذرد از ایشاں بسوئے چپ ایں آیت در قصہ اصحاب کہف آمدہ کہ جماعتے از اہل اللہ در عہد دقیانوس بادشاہ کافر بودند بخوف بادشاہ گریختہ در غارے پناہ گرفتند کہ از حدت تابش آفتاب محفوظ بود و چنیں غارے پناہ گرفتن از انعامات الہیہ بود کہ بر بندگان خود ارزانی میدارد ۵ ہر کہ رجوع بحق کند جملہ مصائب او عین راحت گردد ۶ تعظیم خدا ہمیں قدر نیست کہ کلمات تکبیر بزبان ادا کند و بس بلکہ حق تعظیم آنست کہ عظمت و جلال حق را آنچناں بر خود مستولی یابد کہ خود را ہیچ نہ پندارد ۷ کہ قال البغدادی سہ ہست تو بیک ہست من نیست کہ ایں ہست ترا ست و رست من نیست ایں خود کیم و مرا چہ خواہند جز ایں تو مرا چہ دانند ۸ ایں بیت مع بیت ثانی منقول از نسخہ کانپوری ست ۹ ایں داستان مربوط ست بمصرعہ بالاکہ ہست ایں جملہ خرابی از دو ہست

چنانچہ از احوال گرگ کہ دعوئ ہستی پیش شیر خود را فنا نکرد و خود بینی نمود معلوم خواہد گردید ۱۰ شگرف بفتحتین معجمہ مکسور بزرگ نیکو و قوی و دلیر و زیبا و با شکوہ درین جا بہر یکے ازین معانی درست می آید ۱۱ یعنے بپشتی ہمدگر بار بر صیدہا بر بندند و قید کنند ۱۲ اگرچہ شیر را از ہمراہی گرگ و روباہ ننگ و عار بود لیکن بسبب اکرام و انعام ہمراہی آنہا گوارا نمود ۱۳ اشارہ بارشاد نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کہ ابن ماجہ روایت کردہ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار یعنے اتباع جماعت کثیرہ کنید کہ ہر کہ تنہا ماند تنہا بدوزخ رود (مشکوۃ)

اینچنین مر را ز اختر ننگهاست — او میان اختران بهر سخاست

امر شاورهم پیمبر را رسید — گرچه رائے نیست رایش را ندید

در ترازو جو رفیق زر شدست — نے از آنکه جو چو زر جوهر شدست

روح قالب را کنون همره شدست — مدتے سگ حارس درگه شدست

چوں که رفتند آں جماعت سوئے کوه — در رکاب شیر با فرّ و شکوه

گاو و کوهی و بز و خرگوش زفت — یافتند و کار ایشاں پیش رفت

هر که باشد در پے شیر حراب — کم نیاید روز و شب او را کباب

چوں ز کُه در بیشه آوردندشان — کشته و مجروح و اندر خون کشان

گرگ و روبه را طمع بود اندر آں — که رود قسمت بعدل خسروان

عکس طمع هر دوشاں بر شیر زد — شیر دانست آں طمعها را سند

هر که باشد شیر اسرار و امیر — او بداند هر چه اندیشد ضمیر

هیں نگهدار اے دل اندیشه خو — دل ز اندیشه بدی در پیش او

داند و خر را همے راند خموش — در رخت خندد برائے روپوش

شیر چوں دانست آں وسواسشان — وانگفت و داشت آندم پاسشان

لیک با خود گفت بنمایم سزا — مر شما را اے خسیسان گدا

مر شما را بس نیامد رائے من — ظنتاں این است در اعطائے من

اے وجود رائے تاں از رائے من — از عطاهائے جهاں آرائے من

نقش با نقاش چه اسگالد دگر؟ — چوں سگالش اوش بخشید و نظر

اینچنین ظن خسیسانه بمن — مر شما را بود ننگان زمن!

سله اشاره باین واقعه در سورهٔ آل عمران است وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ یعنی اے پیغمبر مشوره با ایشان کن پس چوں عازم شدی اعتماد و توکل کن بر خدا سله انتقال باین معنے که اهل حق بصفائے باطن مافی الضمیر مردم را مے دریابند لهٰذا در حضور ایشان دل خود را از وساوس و سوء ظن پاک باید داشت ۱۲ سله شیر شاکی بست که گرگ و روباه از [illegible] ریا بے اخوان کرم حق بوده بامن سوء ظن دارند مولانا بمناسبت مقام باین معنے انتقال کنند که چوں بنده بر رحم و کرم حق اعتماد و توکل ندارد پس این معنے مقتضی آنست که معاذ الله با حق حسن ظن ندارد لهذا این کسا نیز از جانب حق تعالیٰ ندائے آید که شما بر عطائے ما چه رائے میسر نیاید که خود رائے شما از عطیات ماست سله یعنے مخلوق در باره خالق چه سگالد [illegible] زیرا لیکن خود قوت سگالش نیز بخشیده اوست ۱۲

ظانّین بالله ظنّ السّوءِ را
گر نبرّم سر بود عینِ خطا

وا رهانم چرخ را از ننگ تان
تا بماند در جهان این داستان

شیر با این فکر میزد خنده فاش
از تبسّمهای شیر ایمن مباش

مالِ دنیا شد تبسّمهای حق
کرده ما را مست و مغرور و دق

فقر و رنجوری بهستت ای سند
کان تبسّم دام خود را بر کند

امتحان کردن شیر گرگ را و گفتن که این صیدها را قسمت کن

گفت شیر ای گرگ این را بخش کن
معدلت را نو کن ای گرگ کهن

نایب من باش در قسمت گری
تا پدید آید که تو چه گوهری

گفت ای شه گاو وحشی بخش تست
آن بزرگ و تو بزرگ و زفت چست

بز مرا که بز میانه است و وسط
روبها خرگوش بستان بی غلط

شیر گفت ای گرگ چون گفتی بگو
چونکه من باشم تو گویی ما و تو

گرگ خود چه سگ بود کو خویش دید
پیشِ من چون شیرِ بی مثل و ندید

گفت پیش آ ای خری کو خود خرید
پیشش آمد پنجه زد او را درید

چون ندیدش مغز و تدبیر رشید
در سیاست پوستش از سر کشید

گفت چون دید منت از خود نبرد
اینچنین جان را بباید زار مرد

چون نبودی فانی اندر پیش من
فرض آمد مر ترا گردن زدن

گرچه غالب رحم اندر بذل فضل
گاه گاهی هم کنم از عدل فضل

کلّ شیءٍ هالکٌ جز وجه او
چون نه در وجه او هستی مجو

ے اقتباس از آیت سورۂ فتح رکوع اول سیپارہ منافقان و مشرکان الظّانّین باللہ ظنّ السّوء یعنی بدگمانی کنندگان در حق خدا۔ ے کہ از تلون طبع پادشاہاں پر حذر باید بود چنانکہ شیر از سود گفتن ہم دور فیقان خود را ناراض شدہ فکر ہلاکِ ایشاں میکرد و خندہ میکرد کہ ہم رضا بود ہمچنان حق تعالیٰ چوں کفار را ساماں عیش و تنعم میدہد این دلیل رضاے او نیست بل استدراج ست چنانکہ در حدیث در مشکوٰۃ از عقبہ بن عامر آمدہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ چوں ببینی حق تعالیٰ بندہ را بر معاصی او ہم مرادات دنیا دہد پس آں استدراج است و این آیت بخواند کہ فلمّا نسوا ما ذکّروا بہ فتحنا علیہم ابواب کلّ شیءٍ حتّی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃً فاذا ہم مبلسون یعنی چوں فراموش کردند ایشان ہدایت حق را کشادیم بر ایشاں دروازہ ہائے ہر چیز را تا اینکہ چوں خوشنود شدند بانچہ دادہ شدند ایشاں را گرفتیم ایشاں را ناگہاں پس ایشاں ناامید شدند۔ ے دق ذقی ایا ہچہ ہائے قیمتی ست و شیر اعتراض بر سخنان گرگ کردن ے یعنی شیر گرگ را مخاطب ساختہ ندا کرد اے گرگ چرا در حضور ما حرف تو بر زبان آوردی مگر از حضور ما شرم نداری کہ خود را در شمار آوری ے یعنی اگرچہ من بتقاضائے رحم و کرم بسیارے از جرم را خطا میبخشم اما بعض اوقات مصلحت متقاضی آنہم میباشد کہ طریقہ عدل و انصاف بکار بردہ مجرم را سزا دہم پس جوشش مجسّم کلمہ فضل در مصراع اول بمعنی کرم و در ثانیہ بمعنی فضیلت و ترجیح آمدہ ے اقتباس از آیۃ اقصر در سورہ قصص کلّ شیءٍ ھالکٌ الّا وجھہ یعنی ہر شے فانی و زائل شدنی است مگر ذات حق تعالیٰ مولانا مراد ازین بیت

هر که اندر وجه ما باشد فنا | کل شیء هالک نبود جزا
زانکه در الاست او از لا گذشت | هر که در الاست او فانی نگشت
هر که بر در او من و ما می زند | رد باب است او و بر لا می تند

قصه آنکس که در یاری بکوفت گفت کیست گفت منم گفت چون توئی در نمی گشایم که کسی از یاران را نشناسم که من باشد

آن یکی آمد در یاری بزد | گفت یارش کیست کین در می زند
گفت من گفتش برو هنگام نیست | بر چنین خوانی مقام خام نیست
خام را جز آتش هجر و فراق | کی پزد که وا رهاند از نفاق
چون توئی تو هنوز از تو نرفت | سوختن باید ترا در نار تفت
رفت آن مسکین و سالی در سفر | در فراق دوست سوزید از شرر
پخته گشت آن سوخته پس بازگشت | باز گرد خانهٔ انباز گشت
حلقه زد بر در بصد ترس و ادب | تا نه بجهد بی ادب لفظی ز لب
بانگ زد یارش که بر در کیست آن | گفت بر در هم توئی ای دلستان
گفت اکنون چون منی ای من درآ | نیست گنجائی دو من در یک سرا
چون یکی باشد همه نبود دوئی | هم منی برخیزد آنجا هم توئی
نیست سوزن را سر رشته دوتا | چونکه یکتائی درین سوزن درآ
رشته را با سوزن آمد ارتباط | نیست در خور با جمل سم الخیاط
کی شود باریک هستی جمل | جز بمقراض ریاضات و عمل

ه۷ هر کس در ذات حق فنا شد و مرتبه بقا بالله حاصل کند از کلیهٔ کل شیء هالک شد جرا که اکنون هالک نماند بلکه باقی بالله گشت ۵۸ این دلیل بقای فانی فی الله ست یعنی آنکس که در وجه حق تعالی مستهلک شد بسر الا وجهه از هلاک مستثنی شد و از لا که عبارت از هلاکت است بسلامت گذشت و مخفی مباد که اینجا از کلمهٔ لا و الا آن نفی و اثبات مراد نیست که در کلمهٔ طیبه مقصود باشد و حاصلش آن بود که از ملاحظه نفی اشیاء گذشته بمشاهده حق مشغول گردد بلکه اینجا از لا هستی موهوم و از الا هستی حقیقی مراد باشد پس معنی آن باشد که از هستی موهوم گذشته بهستی حقیقی فائز گردد ۵۹ هر که بر در حق دعوی من و ما میکند از در قبول رد کرده می باشد و هنوز بر لا یعنی هلاکت قائم ست ۶۰ یعنی چون آن عاشق از زیارت جواب داد که من ستم یارش از اندرون خانه گفت واپس برو که تو لایق زیارت نیستی یعنی هر که خود را بکلمات من و ما نمایان کند هنوز خام ست بپختگی وحدت نرسیده و در بزم وحدت بار یافتن حق او نیست ۶۱ چنانکه آتش طعام خام را بپختگی میرساند همچنان آتش هجر برای پختن این چنین کسی که در عشق خام باشد زیباست ۶۲ یعنی اکنون که ترا در به اتحاد تمام میسر شد لیاقت صحبت من پیدا کردی و درین حالت که ترا میخواهم بمنزله خوا[illegible] خودست ۶۳ منقول از نسخهٔ مثنوی شرح بحر العلوم ۶۴ سم الخیاط سوراخ سوزن است و جمل شتر و این امر مثل است گویند فلان امر نشود تا شتر را از چشمهٔ سوزن نگذرانی هم

[illegible]

۶۵ تا رگ هستی باریک نگردد که از سوراخ سوزن بگذرد پس این امر جز با اختیار ریاضات و مجاهدات میسر نگردد مخفی مباد که مراد مولانا در این جا تفسیر آیت نیست بلکه محض تمثیل مقصود ست یعنی مقامات باطن در دشوار گذاری مثابه سوراخ سوزن است و تو بغرور هستی خود اشتر بزرگ ساختی پس با این دعوی از ان محیر ضیق گذشتن نتوانی لهذا شتر هستی خود را بمقراض ریاضت تراشیده خرد بساز تا مثل رشته از ان سوراخ سوزن بگذرد

دست حق باید مر آنرا ای فلان / کاو بود بر هر محالی کن فکان

هر محال از دست او ممکن شود / هر حرون از بیم او ساکن شود

اکمه و ابرص چه باشد مرده نیز / زنده گردد از فسون آن عزیز

وان عدم کز مرده مرده تر بود / در کف ایجاد او مضطر بود

کل یوم هو فی شان بخوان / مر ورا بی کار و بی فعلی مدان

کمترین کارش بهر روز آن بود / کو سه لشکر را روانه می کند

لشکری ز اصلاب سوی امهات / بهر آن تا در رحم روید نبات

لشکری ز ارحام سوی خاکدان / تا ز نر و ماده پر گردد جهان

لشکری از خاکدان سوی اجل / تا ببیند هر کسی حسن عمل

زین بیشک پیش از آنها میرسد / آنچه از حق سوی جانها میرسد

وانچه از جانها بدلها می رسد / وانچه از دلها بگلها می رسد

اینت لشکرهای حق بی حد و مر / از پی این گفت ذکری للبشر

این سخن پایان ندارد هین بتاز / سوی آن دو یار پاک پاکباز

خواندن آن یار یار خود را پس از تربیت یافتن

گفت یارش کاندر آ ای جملہ من / نی مخالف چون گل و خار چمن

رشته یکتا شد غلط کم شد کنون / گرد و تا بینی حروف کاف و نون

کاف و نون همچون کمند آمد جذوب / تا کشاند مر عدم را در خطوب

پس دوتا باید کمند اندر صور / گرچه یکتا باشد آن دو در اثر

ریاضت و مجاہدہ اتباع ہدایت شیخ واجب ست زیراکہ مشترا مثل رشتہ باریک مختن از کارہائے قدرت خداوندی ست دوست شیخ طریقت بمقولہ ید اللہ فوق ایدیہم باعتبار دست حق باشد مراد از روز ہمہ آن و اوست یعنی وقتے از اوقات از افعال او تعالی خالی نیست این جا از افعال او کہ ہر لحظہ وقوع مییابد بسلسلہ توالد و تناسل انسان و دیگر حیوانات بالطریق تمثیل ذکر میفرماید حاصل این بیان آنست کہ درین عالم ہر لحظہ بقدرت حق یکجا نطفہا از اصلاب پدران برحمہا مادران دمیدہ تا اولاد پیدا گردد و جمع بچگان از رحمہا بسوئے زمین بیایند تا دنیا آباد گردد و جمعے از مخلوق عمر خود بسر بردہ بپردہ عدم بردد و این سلسلہ اطوار ہر آن جاری ست پیش از ہر سہ جماعات مذکورہ چیزے دیگر پیدا میشود کہ از قدرت حق بروح حیوانی میاید یعنی ریاح کہ مادہ شہوت ست و این ریاح کہ از غذا بروح حیوانی پیدا میشود بذریعہ تبخیر در قلب پدید آمدہ از قلب بہ تمام جسم منتشر میشود پس داعی جماع شدہ موجب توالد و تناسل میگردد و تقدمش بر ہر سہ جماعات ہلاکو ظاہر ست مرجعش بجانب کہ اسم عدد ست و بمعنی شمار بے عدد و غیر متناہی و ماحصل بیت آنکہ در عالم قدرت حق چنین لشکرہائے بیکران و افواج بے پایان ست اما ذہن انسانی توت تخیل آن ندارد از ہمین ست کہ حق تعالی در سورہ مدثر فرمودہ وما یعلم جنود ربک الا ہو وما ہی الا ذکری للبشر یعنی لشکرہائے پروردگار ترا سوائے او کسے نمیداند و این برائے انسان جز نصیحت نیست نظیر

گر دو پا گر چار پاره را برد
همچو مقراض دوتا یکتا شود

آن دو انبازان گازر را ببین
هست در ظاهر خلاف آن و این

آن یکی کرباس در جو می زند
وان دگر انباز خشکش میکند

باز او آن خشک را تر میکند
گوییا ز استیزه ضد بر می‌تند

لیک آن دو ضد استیزه نما
یک دل و یک کار باشد در رضا

هر نبی و هر ولی را مسلکیست
لیک تا حق میبرد جمله یکیست

روی در کشیدن سخن از ملالت مستمعان

چونکه جمع مستمع را خواب برد
سنگهای آسیا را آب برد

رفتن این آب فوق آسیاست
رفتنش در آسیا بهر شماست

چون شما را حاجت طاحون نماند
آب را در جوی اصلی باز راند

ناطقه سوی دهان تعلیم راست
ورنه خود آن آب را جوی جداست

میرود بی بانگ و بی تکرارها
تحتها الانهار تا گلزارها

ای خدا جان را تو بنما آن مقام
کاندرو بی حرف میروید کلام

تا که سازد جان پاک از سر قدم
سوی عرصه دور پهنای عدم

لـه از حضرت آدم علیه السلام تا جناب خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم یک لک و بیست و سه هزار و نهصد و نود انبیا (۱۲۳۹۹۹) گذشته و شریعت هر نبی جداگانه است اما دین همه واحد ست و مقصد جمله شان یکیست همچنین مشرب اولیا رالله و طریقه تعلیم ایشان مختلف ست بعضے ترک اخلاق اختیار کنند و بعضے بعشق و محبت میفرمایند اما منزل مقصود همه شان واحد ست سه موج را مرتبه میگردد بدریا منتهی ـ راهها مختلف آخر بیک جا میروند لـه سنگهای آسیا استعاره است از لبهای متکلم و آب از اسرار معانی هرگاه که مولانا در سلسله کلام را تا اینجا رسانیدند شاید که ملالت و کسالت مستمعان دریافته پس در طبع ایشان انقباض رو داده که مانع ایراد نکات و اشارات ابیات گردید پس فرمودند که اسرار و معارف که از غیب بر دل ما القا می شد و موجب تکلم دیگر کس بود ... سامعین ... حقیقت ... اسرار ... آسیا ... در رفتن آن در آسیا ... افاده مردم است لـه یعنی چون مردم متوجه نگردند این آسیا و مشتاق تکلم باشد ... حق تعالی آب اسرار را در جوی قلب محفوظ داشت و بر زبان باز راند لـه نطق اسرار که از لب و زبان بفعل می آید بغرض تعلیم شماست ورنه مقام این اسرار دیگر ست لـه اگر قلب را مبرا ... لیک چنین

گیریم پس احوال باطنیه و کیفیات وجدانیه گویا باغ این زمین باشد و باغ را از نهر چاره نیست و نهرش اسرار غیب ست که بر قلب القا می شود و معارف هر صحبت بر زبان نهاده و قفل سکوت بر لب زده در سیر این باغ مشغول می باشند لـه سابقا فرمودند که قلب مهبط اسرار و محل الهامات ست و در ان حاجت بحروف و اصوات نیست پس اینجا برای حصول الهامات از حق تعالی دعا کنند ـ یعنی ای خدا مرتبه مکالمه غیب عطا بفرما که در ان بحرف و لفظ کار نیفتد و این خواهش ترقی مراتب ست ـ ورنه مولانا پیشتر فائز باین مرتبه بودند لـه مقام تلقی الهامات عطا بکن تا که روح ما که از قیود تلفظ پاک ست بجانب این میدان که در بی پایان بودن وسیع ترست و با عنایت الغدام قید و عدم بسر برود حضرت بحر العلوم رح میفرمایند که از عدم اعیان ثابته مرادست زیرا که اعیان معدومات ثبوت میدارد و در بیت آینده وسعت فضای این عدم باین اعتبار بیان نمودند که آنرا انتهای نیست ۱۲

عرصهٔ بس گشاد و با فضا | وین خیال و هست زو یابد نوا
تنگ‌تر آمد خیالات از عدم | زان سبب باشد خیال اسباب غم
باز هستی تنگ‌تر بود از خیال | زان شود در وی قمر همچون هلال
باز هستی جهان حس و رنگ | تنگ‌تر آمد که زندانیست تنگ
علت تنگیست ترکیب و عدد | جانب ترکیب حسها می‌کشد
زان سوی حس عالم توحید دان | گر یکی خواهی بدان جانب بران
امر کن یک فعل بود و نون و کاف | در سخن افتاد و معنی بود صاف
این سخن پایان ندارد باز گرد | تا چه شد احوال گرگ اندر نبرد

له عالم غیب از بس وسیع و پر فضا ست و عالم خیال یعنی عالم مثال و عالم شهادت هر دو از ان عالم سامان وجود می‌یابند و مخفی نماند که وجود اولاً از جمیع ممکنات بارواح مجرده تعلق یافته که آن را عالم غیب نامند و آن عالم غیر مقداری و غیر مادی ست پس برای ظهور این عالم او را بعالم شهادت ارتباط دادن مطلوب بود که مادی و مقداری ست تا بعضی خواص هر دو فقدان مناسبت ما بین اینها ارتباط صورت نمی‌بست پس حق تعالی میان این هر دو عالمی دیگر پیدا فرمود که عالم مثال نام دارد و آن مقداری و غیر مادی ست و هر دو عالمهای مذکوره مناسبت دارد چنانچه در غیر مادی بودن بعالم غیب و مقداری بودن بعالم شهادت مشابهت ست و چون مقصود از ایجاد عالم شهادت و عالم مثال اظهار عالم غیب بود لهذا مولانا میفرماید که خیال و هست یعنی عالم مثال و شهادت هر دو از عالم غیب سامان وجود یافته و ابعد ازین وسعت عالم غیب ذکر کرده آمد سله عالم مثال بمقابله عالم غیب تنگ‌تر ست و دلیلش آنست که هر غم وا نده که انسان را عارض میشود از تنگی این عالم ناشی میشود مولانا احمد حسن کانپوری از شیخ ولی محمد [illegible] نقل میفرماید که عالم خیال که عالم مثال ست اگرچه باعتبار آنکه هر چیز ممکن یا واجب یا محال در ان عالم موجود ست وسعت کمال دارد یعنی که در وقت حکم بانکه شریک باری معدوم ست تصور شریک باری میکنیم و همچنین عدم مطلق و غیر ذالک من المحالات اما باعتبار متعین بودن صور و عدم احاطه معانی مجرده را از مرتبه ذات تنگ‌تر ست زیرا که مجردات بی تلبس بلباس صورت در خیال نمی‌آیند پس ازین جهت تنگ افتاده و از سبب این تنگی موجب غم گردیده زیرا که اگر کسی خواهد که در عالم مثال معانی و مجردات را من حیث المجردات ادراک کند نتوانند کرد مگر در لباس صورت - مثلاً اگر خواهی که علم را درین عالم به بینی جز در صورت شیر یا عسل یا آب نخواهی دید پس موجب غم باشد و نیز بایں سبب غم بایں معنی ست که موجب قبض و انده جز خیال نیست پس شخص تا در مشاهده خیالی ست گرفتار قبض و بسط و هجر و وصل ست و چون بوجه فنا رسد در مشاهده ذات که ورای حجاب صورت ست متهلک شده از قبض و هجر خلاص یابد سله چنانکه عالم مثال از عالم غیب تنگ‌تر ست همچنان عالم شهادت از عالم مثال در وسعت کمتر ست زیرا که آن مادی ست و قیود ماده موجب تضایق اوست و از علم آثار تنگی آن تغیرات و انقلابات ست حتی که [illegible] ماه [illegible] درین عالم از انده و غم چون هلال زار و نحیف میگردد - اگر در عالم مثال ماندی حالش تا اینجا نکشیدی اما چون بعالم مادی بیامد از ماده بعض تغلب احوال بر و طاری شد سله عالم شهادت دو گونه ست یکی ازین هر دو ناسوت یعنی دنیا ست دیگر ملکوت یعنی آخرت [illegible] [illegible] زیرا که عالم شهادت عالم ماده را گویند و مادیت ملائکه و مساکن ایشان یعنی سماوات و جنت و اهل جنت منصوص شرعی ست - پس قسمی که ازین هر دو محسوس بالفعل و قابل زوال ست تغیرات [illegible] ست تنگ‌تر این ست [illegible] که مشابهت بقید خانه دارد کما جاء في الحديث الدنيا سجن المؤمن و جنة الكافر یعنی دنیا قیدخانه مومن ست [illegible] جمله اشیاء در عالم ناسوت مرکب و معدود ست لیکن در عالم مثال همان چیز محض و مجرد ست مرکب نیست زیرا که ترکیب از خواص ماده ست پس از قید ترکیب در عالم شهادت تنگی بیفزود و از زنده حسها در مصرعهٔ ثانیه حواس ظاهره مراد ست و این مصرعه دلیل مضمون مصرع اول ست و وجه استدلال اینکه جمله اشیاء در عالم شهادت مخصوص بحواس ظاهری میشود و چون برای ادراک آن حواس اقتران مدرکات با ماده شرط ست که از خواص ترکیب ست پس ثابت شد که جمله اشیای مذکوره مرکب ست سلّه یعنی ورای این حواس ظاهره و باطنه عالمی ست که بعالم غیب موسوم ست از توجه بجانب آن توحید کامل منکشف میگردد سله آنچه سابقاً فرموده که برای حصول توحید کامل روح را آلات کثافت توحید باید ساختن دران جا این هدایت مضمر بود که محض روح را مقصود نداشتند [illegible] آن [illegible] بایدشد زیرا که المقاه [illegible] بما سوی الله حجاب انست خواه آن ما سوی الله ظلمانی یعنی عالم [illegible] یا نورانی یعنی عالم غیب باشد بهرحال مانع انکشاف تمام میشود و این جا این نکته را بمثالی واضح میکنند یعنی امر کن [illegible] فعل [illegible] بود از حروف و اصوات منزه [illegible] بصورت کلام لفظی افتاد حرف و صوت حجاب حقیقتش [illegible] [illegible] کلام لفظی [illegible] توحید باز دارد +

ادب کردن شیر گرگ را بجهت بے ادبی او

گرگ را بر کند سر آں سرفراز　　تا نماند دو سری و امتیاز
فانتقمنا منهم است اے گرگ پیر　　چوں نبودی مرده در پیش امیر
بعد ازاں رو شیر با روباه کرد　　گفت ایں را بخش کن از بهرِ خورد
سجده کرد و گفت کایں گاوِ سمین　　چاشت خوردت باشد اے شاهِ گزین
وایں بز از بهرِ میانه روز را　　یخنئے باشد شهِ فیروز را
واں دگر خرگوش بهرِ شام هم　　شب چره اے شاهِ با لطف و کرم
گفت اے روبه تو عدل افروختی　　ایں چنیں قسمت ز که آموختی
از کجا آموختی ایں اے بزرگ　　گفت اے شاهِ جهاں از حالِ گرگ
گفت چوں در عشقِ ما گشتی گرو　　هر سه را برگیر و بستان و برو
روبها چوں جملگی ما را شدی　　چونت آزاریم چوں تو ما شدی
ما ترا و جمله اشکاراں ترا　　پاے بر گردونِ هفتم نه برآ
چوں گرفتی عبرت از گرگِ دنی　　پس تو روبه نیستی شیرِ منی
عاقل آں باشد که عبرت گیرد از　　مرگِ یاران و بلاے محترز
روبه آں دم بر زباں صد شکر راند　　که مرا شیر از پئ آں گرگ خواند
گفت روبه صد سپاس آں شیر را　　کز پسِ آں گرگ خواند او مرا
گر مرا اول بفرمودے که تو　　بخش کن ایں را که بردے جاں از او
پس سپاس او را که ما را در جهاں　　کرد پیدا از پسِ پیشینیاں

ف ۱ اشاره بآیه که در سورهٔ اعراف در باره فرعون و قوم او نزول یافته فانتقمنا منهم فاغرقناهم فی الیم بانهم کذبوا بآیاتنا وکانوا عنها غافلین یعنے پس انتقام کشیدیم از ایشاں غرق کردیم ایشاں را در دریا از جهت آنکه ایشاں تکذیب کردند آیات قدرت ما را و بودند ازیں آیات غافل ف ۲ هر چند که اختیار کردن روباه ایں طریق تقسیم را مبنی بر خوف جان بود اما شیر فعل او بلحاظ ظاهر حسن نیت محمول ساخته مدح او میکند و ازیں جا ظاهر است که صورت افعال خاصه آنگاه که موافق بقانون شریعت افتد خالی از نفع نباشد ف ۳ چوں اتحاد محب و محبوب مصداق تو من شدی من تو شدم گردد لیکن ایذاے یکدیگر بحقیقت ایذاے خود باشد و ایذاے خود کسے نمی پسندد ف ۴ روباه را از حیوانات خسیس می شمارند و شیر را سلطان الوحوش میدانند خوبی تدبیر و حسن ارادت که ازیں روباه بظهور پیوست اقتضاے آں دارد که او را از مرتبه روباهی افراشته بآں درجه بلند رسانند که بلقب شیر ملقب گردد ف ۵ منقول از نسخه کانپوری

تا شنیدیم این سیاستهای حق / بر قرون ماضیه اندر سبق

تا که ما از حال آن گرگان پیش / همچو روبه پاس خود داریم بیش

امت مرحومه زین رو خواندمان / آن رسول حق و صادق در بیان

استخوان و پشم آن گرگان عیان / بنگرید و پند گیرید ای مهان

عاقل از سر بنهد این هستی و باد / چون شنید انجام فرعونان و عاد

ورنه بنهد دیگران از حال او / عبرتی گیرند از اضلال او

تهدید کردن نوح علیه السلام مر قوم را که بامن مپیچید که من روپوشم خدا را پس با خدا می‌پیچید نه با من

گفت نوح ای سرکشان من من نیم / من ز جان مردم بجانان میزیم

چون ز جان مردم بجانان زنده ام / نیست مرگم تا ابد پاینده ام

چون بمردم از حواسات بشر / حق مرا شد سمع و ادراک و بصر

چونکه من من نیستم این دم ز هوست / پیش این دم هر که دم زد کافر اوست

هست اندر نقش این روباه شیر / سوی این روبه نشاید شد دلیر

گر ز روی صورتش می نگروی / غرش شیران ازاں می نشنوی

گر نبودے نوح را از حق یدے / پس جهانے را چساں برهم زدے

صد هزاراں شیر بود اندر تنے / هر دو عالم را همے دیدار زنے

او برون رفته بُد از ما و منے / او چو آتش بود و عالم خرمنے

۱ اشاره بحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم که از حضرت انس مرویست امتی امة مرحومة مغفور لها متاب علیها یعنے حق تعالیٰ برامت من رحم کرد و گناه او بخشید و توبه او قبول کند (جامع صغیر سیوطی) ۲ کما قال الله تعالیٰ فکاین من قریة اهلکناها وهی ظالمة فهی خاویة علی عروشها وبئر معطلة وقصر مشید یعنے بسا از آبادیها بود که ہلاک کردیم آنرا و اہل آن ظلم میکردند پس سقف خود افتاده است و چاه بیکار مانده و محل بلند (الحج ع ۶) ۳ فرعون لقب شاہان مصر قدیم است چون فرعونے که در وقت موسیٰ علیه السلام بود در استکبار و سرکشی اشتهار یافت پس این کلمه بمعنے مغرور و متکبر رواج یافت ۴ عاد نام قومے که بطرف آن حضرت ہود علیه السلام مبعوث شده و آخر آن قوم بباد سخت ہلاک شده ۵ چنانکه حضرت شیخ سعدی فرموده مرد باید که پند گیرد از مصائب دگران تا نگیرند دیگران ز تو پند ۶ [illegible] یعنے چون انبیاء علیهم السلام فانی فی الله میباشند پس مخالف ایشان مخالف حق تعالیٰ باشد ۷ در نسخ کانپوری بجائے این بیت دو بیت بائین [illegible] درج ست گفت نوح اندر نصیحت قوم را [illegible] خدا [illegible] بنگرید ای سرکشان من من نیم من ز جان مردم بجانان میزیم ۸ چون پیغمبر بذات حق فانی باشد لهذا هرچه میگوید بایماے حق بگوید نه باقتضاے نفس چنانکه حق تعالیٰ میفرماید و ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی یعنے رسول الله از خواهش نفس خود کلام نکند مگر آن [illegible]

۱۰ الا ان اولیاء الله بظاہر احوال خود مسکین و متفرع مے نمایند اما قیاس باید کرد که آن عزم بلند و ثبات و استقامت شان از کجا آمد که در امر بالمعروف و نهی عن المنکر پروائے ملوک و سلاطین هم نمیکنند تا معلوم شود که از غیب پشت پناه ایشانست ۰

چونکه خرمن پاسِ عشرِ او نداشت | او چنان شعله بر آن خرمن گماشت
هر که او در پیشِ این شیرِ نهان | بی ادب چون گرگ بگشاید دهان
همچو گرگ آن شیر بر درّاندش | فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ بر خواندش
زخم یابد همچو گرگ از دستِ شیر | پیشِ شیر ابله بود کو شد دلیر
کاشکی آن زخم بر جسم آمدی | تا بُدی ایمان و دل سالم بُدی
قوّتم بگسست چون اینجا رسید | چون توانم کرد این سر را پدید
لیک هم رمزی بگویم با شما | بو که دریابید و گردید آشنا
همچو آن روباه کم اِشکم کنید | پیشِ او روباه بازی کم کنید
جمله ما و من به پیشِ او نهید | ملک ملکِ اوست ملک او را دهید
چون فقیر آیید اندر راهِ راست | شیر و صیدِ شیر خود آنِ شماست
زانکه او پاکست و سبحان وصفِ اوست | بی نیازست او ز مغز و نغز و پوست
هر شکار و هر کراماتی که هست | از برای بندگانِ آن شه است
گفت اَلَیْسَ اللهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ | تا نگردد بنده هر سو حیله جو
هر که او بر حق توکل میکند | او بجای خود تفضّل میکند
نیست شه را طمع بهرِ خلق ساخت | این همه دولت خنک آنکو شناخت
آنکه دولت آفرید و دو سرا | ملک و دولتها چه کار آید ورا
پیشِ سبحان پس نگه دارید دل | تا نگردید از گمانِ بد خجل

۱ اگر مخلوق را بمنزلهٔ خرمن حق گفتیم پس ادای عشر ازین خرمن واجب ست و عشرش آنست که احکام حق تعالیٰ که بقول رسول برسد قبول کنند چون قوم نوح در ادای این عشر غفلت ورزیدند حال شان به بربادی انجامید چنانکه مال بی زکوة برباد رود ۲ هر که بضعف ظاهر اهل الله دلیر شده مزاحم ایشان شود دست غیب و مار از نهاد او بر آرد ۳ در حرب و ضرب ظاهری زخم بر جسم آید اما زخمی که بر اعدای اهل الله از غیب برسد بر ایمان آید یعنی ایشان بعداوت اهل الله مسلوب الایمان و شقی ابدی می شوند چنانکه در حدیث قدسی آمده من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنته بالحرب یعنی حق تعالیٰ فرماید هر که بولی من عداوت ورزد من او را بجنگ می خوانم ۴ چون تباهی دشمن اولیاء الله بجهت آنست که ایشان مظهر حق اند و مسئلهٔ مظهریت بس باریک و نازک ترو مزل اقدام لهذا در اظهار آن عذر می کنند و در ابیات آینده اشاره بآن خواهند کرد ۵ فهمیدن مسئلهٔ مظهریت چه معنی که طریق حصول این مقام بر شما ظاهر می کنیم و آن عمل بر ریاضات و مجاهدات ست ابتداء الیش آنکه ترک طمع لذائذ و حرص غالب باید گفت ۶ دیگر آنکه برای خود بمشیت حق فنا سازید و لباس انانیت را بآتش محویت در اندازید ۷ چنانکه شیر از الگندگی روباه خوشنود شده جمله شکارها باو ارزانی داشت همچنان حق تعالیٰ بنده متواضع و مخلص خود را جمله نعمای دارین می بخشد ۸ او خود از انتفاع این نعمتها بی نیاز ست

۹ آنکه حق میفرماید من ذا الذی یقرض الله قرضاً حسناً این چنین استدعا های او نه برای ذات خود ست بل برای بندگان خود ست که خودش از این چنین احتیاجات منزه است ۱۰ اشاره بآیهٔ سوره زمر الیس الله بکافٍ عبده الخ یعنی آیا نیست خداوند کفایت کننده مر بنده خود را ۱۱ منقول از نسخهٔ کانپوری ۱۱ درین مضمون اشاره بسرّ مظهریت کرده اند یعنی مجملاً بیان فرموده که اتقیا و وفا موجب عطا های حق ست اما تعیین این عطا نفرموده و اینقدر سخن مورد شبه و شک نمی شود اما مراد شان از عطای حق بقا بقائه و اتصاف و مظهریت بصفات حق ست که از ان سرّ مظهریت اهل الله تمام میشود لیکن بمقتضای مصلحت در اظهار آن توانی ورزیده اند ۱۲ مراد از سبحان انسان کامل ست که متصف بصفات الله باشد بطور تفریع بر مضمون سابق میفرمایند که اتباع و اطاعت اهل الله آنقدر باید که خیال مخالفت ایشان هم بدل خطور نکند چه جائیکه عملاً مخالفت ایشان بظهور رسد تا که انجامش ندامت و خجلت نکشد ؎

کو ببیند سرّ و فکر و جست و جو | همچو اندر شیرِ خالص تارِ مو
آنکه او بی نقش و ساده سینه شد | نقشهای غیب را آئینه شد
سرّ ما را بیگمان موقن شود | زانکه مومن آئینهٔ مومن شود
مومنی او مومنی تو بیگمان | در میانِ هر دو فرقِ بیکران
چون زند او نقدِ ما را بر محک | پس یقین را باز داند او ز شک
چون شود جانش محکِ نقدها | پس ببیند نقد را و قلب را

نشاندن پادشاهان صوفیان را پیش روی خود تا چشمشان روشن شود

پادشاهان را چنین عادت بود | این شنیده باشی ار یادت بود
دست چپشان پهلوانان ایستند | زانکه دل پهلوی چپ باشد به بند
مشرف و اهل قلم بر دست راست | زانکه علم ثبت و خط آن دست راست
صوفیان را پیش رو موضع دهند | کاینهٔ جانند و ز آئینه بهند
حاجبان این صوفیانند ای پسر | ساده و آزاده و افگنده سر
سینه ها صیقل زده از ذکر و فکر | تا پذیرد آئینهٔ دل نقشِ بکر
هر که او از صلبِ فطرت خوب زاد | آئینه در پیش او باید نهاد
عاشقِ آئینه باشد روی خوب | صیقلِ جان آمد و تقوی القلوب

۱ پیش اهل الله مخلص حسن اعتقاد باید شدن ورنه قلب ایشان فساد نیت شما احساس خواهد کرد ۲ چون قلب اهل الله آئینهٔ عالم غیب می باشد لهذا در آن فقرا احوال دنیا و مافیها که در دنیا موجود است پس بعید نیست که بعد ثبات نقش شما دران منعکس گردد بی نقش و ساده بودن عبارت از محو و فناست ۳ ابوداود از ابوهریره مرفوعاً روایت میکند که المومن مرآة المومن یعنی مومن آئینهٔ مومن است و تفصیل این حدیث بچند وجوه میتوان کرد امامولانا رح وجه خاص اختیار فرموده یعنی از مومن اول اهل الله و از مومن ثانی عامهٔ شما مراد گرفته ۴ یعنی اگر شما بر احوال باطن اهل الله اطلاع نیابید این گمان نبرید که ایشان هم بر احوال شما اطلاع نیابند زیرا که اگرچه هر مومن آئینهٔ مومن دیگر باشد اما در شعاع و انعکاس آئینه ها فرقی عظیم باشد ۵ در یافتن ما فی الضمیر یقینیه و دیگر قرائن هم صورت میبندد و اینکه ذرائع تخمینی هستند افاده ظن و گمان میتوان کرد اما کشف اهل الله شل چشم دید یقینی باشد ۶ چنانکه بروایت ترمذی رسول الله صلی الله علیه وسلم میفرماید اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله یعنی بترسید از فراست مومن برای که او بنور خدا میبیند ۷ این بیان مضمون این بیت مربوط است به نقشهای غیب را آئینه شد یعنی چون اولیای کرام و صوفیای عظام هم آئینه اند و آئینه پیش روی نهند پس پادشاهان ایشان را پیش خود می نشانند ۸ پیش نشاندن پادشاهان صوفیان را محمل لطیف

بلکه ایشان آئینهٔ باطن و مرآة حق نما هستند نفس ادعای شعری است و در نه مرآة اسرار و آئینهٔ غیب بودن ایشان حقیقةً مستلزم آن نیست که ایشان را چون آئینهٔ ظاهری در پیش نظر داشته کما لا یخفی بلکه پیش نشاندن شاهان ایشان را یعنی بهر تقدس ذوات این اصحاب و تبرک بدیدار ایشان است ۹ چنانکه حاجب سلطان در حضوری روز و شب بیان زندگی بسر میبرد که گویا فانی از مراد خویش و باقی بمراد سلطان است و در این فنا و بقا از سائر ارکان سلطنت اقرب بسلطان واقع بقلب اوست ساده بحجان اولیاء الله و آنکه فانی فی الله و باقی بالله اند بدرگاه او منزلت عظمی دارند و عنایت حق پیوسته متوجه بحال ایشانست ۱۰ چنانکه آئینه مخصوص بحال آرائی حسینان است همچنین کریمهٔ المنازل از دیگر صحبت و نسبت اهل الله آنکسان متمتع شوند که صالح الاستعداد و پاک فطرت باشند حافظ گوهر پاک ببایدکه شود قابل فیض ورنه هر سنگ و گلی لولو و مرجان نشود ۱۱ یعنی مصرع اولی آنکه سوای اهل صلاح و استعداد بصحبت کاملین راغب نشود و آنکه دیده فطرتش از نور صلاحیت کور افتاده

القلوب یعنی برای تعظیم شعائر الله کند پس این از تقوی دلهاست +

ہر کہ دارد روے خوب با نظام — طالب آئینہ باشد والسلام

بشنو اکنوں یک مثال معنوی — تا تو دیگر قول صورت نشنوی

آمدن آشنائے از سفر بدیدن حضرت یوسف علیہ السلام

آمد از آفاق یارے مہربان — یوسف صدّیق را شد میہمان

کآشنا بودند وقتِ کودکی — بر وسادہ آشنائی متّکی

یاد دادش جورِ اخوان و حسد — گفت آں زنجیر بود و ما اسد

عار نبود شیر را از سلسلہ — ما ندار یم از قضاے حق گلہ

شیر را بر گردن ار زنجیر بود — بر ہمہ زنجیر سازاں میر بود

گفت چوں بودی تو در زندان و چاہ — گفت ہمچوں در محاق و کاستِ ماہ

در محاق ار ماہِ نو گردد دوتا — نے در آخر بدر گردد بر سما

گرچہ دُر دانہ بہاون کوفتند — نورِ چشم و دل شد و دفع گزند

گندمے را زیرِ خاک انداختند — پس ز خاکش خوشہ ہا بر ساختند

بارِ دیگر کوفتندش ز آسیا — قیمتش افزود و ناں شد جاں فزا

باز ناں را زیرِ دنداں کوفتند — گشت عقل و جان و فہم سود مند

باز آں جاں چونکہ محوِ عشق گشت — یُعجب الزّرّاع آمد بعدِ کشت

باز آں جاں چوں سحق او محو شد — باز ماند از سکر و سوے صحو شد

عالمے را زاں صلاح آمد ثمر — قوم دیگر را فلاحِ منتظر

ایں سخن پایاں ندارد باز گرد — تا کہ با یوسف چہ گفت آں نیکمرد

---

۱ یعنی مصرع ثانیہ اینکہ مقصود شما از قصص باید کہ عبرت چیزے دیگر نباشد واز ہمین قصہ یوسف علیہ السلام بیان میفرمایند کہ دوستے آئینہ بطور ارمغان پیش شان برد زیرا کہ برائے حسینان بہترین ارمغان ہمین باشد واین قصہ را بہ معنے از انجمت گفتند کہ در آخر قصہ از بیت سہ آئینہ ہستی چہ باشد نیستی انتقال یعنی مقصود بالا کہ دران ذوات اولیا را آئینہ را دارند خواہند نمود چون بعد این انتقال طالب معنے را قصہ مقصود بالذات نماند لہذا فرمودند تا تو دیگر قول صورت نشنوی ۲ بمضمونِ حدیث مروی ترمذی اشدّ الناس بلاء الانبیاء ثمّ الامثل فالامثل یوسف صدیق میفرمایند کہ اکابر را از ابتلا بمصائب چارہ نباشد و بمعنے حدیث مذکور آنکہ ابتلا انبیا بمصائب از ہمہ مردم افزون تر باشد و بعد ایشان مردمانیکہ بایشان مشابہ باشند و بعد آنہا کہ بیشتر مشابہ بآن مردم باشند ۳ زنجیرساز برائے مبالغہ یعنی صاحب زنجیر زیرا کہ ساز یعنی صاحب آید چنانکہ در تفرسا و از این مراد آنہا ند جانوران اند کہ مقید زنجیر باشند و در بعض نسخ زنجیر سازان برائے مجمہ و در بعضے دیگر زنجیر داران آمدہ و در این سو اشارہ باخوان یوسف باشد یعنے یوسف بحالت قید ہم از جملہ مقیدان عالم یا قید کنندگان خود فضیل بودند ۴ از تشبیہ چند نظائر از این قبیل مے آرند کہ شکستگی اہل شرف موجب ترفع ذات ایشان یا انتفاع خلق مے گردد ۵ چون آن روح مستغرق بعشق حق گشت باعث افتی را اناثل و اقران گردید ۶ اقتباس از آیت آخری سورۂ فتح معنیش آنست کہ خوش مے گذشت کنندگان را یعنے گندم مذکور کہ از ان اطوار کثیرہ گذشتہ موجب ترقی روح گردید کاشتن او سرمایۂ فخاکار کشتکار شد ۷ آن روح بعد فنا و استغراق کہ مرتبۂ اہل سنت بصحو و بقا بیا آمد و این مرتبہ ارفع و تکمیل است

طلب کردن یوسف علیه السلام ارمغان از آن مرد بعد ملاقات

بعد قصه گفتنش گفت ای فلان / هین چه آوردی تو ما را ارمغان

دیدن یاران تهیدست ای کیا[1] / هست بی گندم شدن در آسیا

بر در یاران تهیدست آمدن / هست بی گندم سوی طاحون شدن

حق تعالی خلق را گوید بحشر / ارمغان کو از برای روز نشر

جئتمونا[2] و فرادی بی نوا / هم بدان سان که خلقناکم کذا

هین چه آورید دست آویز را / ارمغان روز رستاخیز را

یا امید بازگشتن تان نبود / وعدهٔ امروز باطل تان نمود

منکری مهمانیش[3] را از خری / پس ز مطبخ خاک و خاکستر خوری

ورنه منکر چنین دست تهی / بر در آن دوست چون پا می نهی

اندکی صرفه بکن از خواب و خور / ارمغان بهر ملاقاتش ببر

شو قلیل النوم[5] مما یهجعون / باش در اسحار از یستغفرون

اندکی جنبش[6] بکن همچون جنین / تا ببخشندت حواس نور بین

چون ببالی آن حواس دور بین / پا نهی بالای چرخ هفتمین

وز جهان چون رحم بیرون روی / از زمین در عرصهٔ واسع شوی

آنکه ارض الله واسع گفته اند / عرصه‌ای دان کانبیا در رفته اند

دل نگردد تنگ زان عرصهٔ فراخ / نخل تر آنجا نگردد شاخ شاخ

حاملی تو مر حواست را کنون / کند و مانده میشوی و سرنگون

[1] منقول از نسخهٔ کانپوری
[2] اقتباس از آیت سورهٔ انعام وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُم مَّا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ یعنی آمدید پیش ما تنها چنانکه آفریدیم شما را بار اول و در پس خود بگذاشتید آنچه داده بودیم از خدم و حشم الا مراد مولانا از فرادی خالی بودن از اعمال ست [3] اشاره بآیت أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ یعنی آیا گمان کردید که پیدا کردیم شما را فضول و اینکه شما بجانب ما باز نخواهید آمد [4] یعنی ارمغان اعمال که شایستهٔ درگاه حق تعالی باشد مهیا نکردن شما به انکار روز قیامت ست که نتیجهٔ جهالت و بطالت ست و موجب غیبت مهمان و تشبیه روز حشر بمحفل مهمانی ازین آیت ستنبط یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا یعنی روزیکه برهیزگاران را بحضور رحمن چون مهمانان جمع کنیم [5] اقتباس از آیت الذاریات که بحق اہل عبادت و طاعت آمده كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنی بودند اینها که قلیل وقتی از شب می خوابیدند و در هنگام سحر طلب آمرزش میکردند [6] مراد از حرکت و جنبش مجاهده و ریاضت ست که قلب نور علی نور مهیا شود قوت ادراک انوار غیب بخشد حافظ رح است دلا ز نور ریاضت گر آگهی یابی چو شمع خنده زنان ترک سر توانی کرد [7] منقول از نسخهٔ کانپوری [8] اشاره بآیه سوره نساء قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا یعنی فرشتگان گویند آیا زمین خدا وسیع نبود که شما بجانب آن هجرت کرده بیرون رید تا از تنگیها ایمن شوید و مراد از ارض در قرآن بمعنی حقیقی زمین ست اما مراد مولانا ...

چونکه محمولی نه حامل وقت خواب | ماندگی رفت و شدی بی پیچ و تاب
چاشنیئی دان تو حال خواب را | پیش محمولی حال اولیا
اولیا اصحاب کهف اند ای عنود | در قیام و در تقلب هم رقود
میکشد شان بی تکلف در فعال | بی خبر ذات الیمین ذات الشمال
چیست آن ذات الیمین فعل حسن | چیست آن ذات الشمال اشغال تن
گر تو بینی شان بدشواری درون | نیست شان خوفی ولا هم یحزنون
میرود این هر دو از مردم پدید | بی خبر زین هر دو ایشان در مزید
میرود این هر دو کار از انبیا | بی خبر زین هر دو ایشان چون صدا
گر صدایت بشنواند خیر و شر | ذات او باشد ز هر دو بیخبر

گفتن مهمان یوسف علیه السلام را که ارمغان بهر تو آینه آورده ام تا چون در آن نگری مرا یاد آوری !

گفت یوسف هین بیاور ارمغان | او ز شرم این تقاضا در فغان

له سابقا فرمودند که سیر عالم ارواح
عیش دائم و لطف لازوال ست و اینجا
دلیلش مے آرند که بیداری بعلت
استعمال جوارح و قوی موجب تعب
و ماندگی میگردد و خواب بوجه تعطیل
حواس و قوی باعث آرام و راحت
میباشد بحالت بیداری انسان
اعضا و جوارح و قوای خود را زیر
تصرف و تابع خود میدارد که یعنی
حمل بار اینهاست اما بحالت
خواب خود تابع قوت متخیله میباشد
که هر جا که او را میبرد بآرام میرود
و همین معنے محمولی اوست پس حین حالت
محمولی خواب این قدر موجب آرام و راحت
ست پس محمولی سیر عالم ارواح که
اهل الله را میسر ست و از حالت خواب
افضل و اکمل ترست چه قدر باعث
طمانیت کامله و سرور موفور باشد
له حالت خواب پیش حالت
بیخودی اولیا کمتر نمونه ایست
محمولی خواب عارضی و ناپایدار ست
اما محوی اولیا ایست که ایشان
اختیار و اراده خود را بالکلیه تابع
مرضی حق میسازند و رشته در گردنم
افگنده دوست ــ مے برد هر جا که
خاطر خواه اوست ــ و این حالت
برائے ایشان بمنزله امر طبعی میشود
که زائل نگردد ما فظ رحــــــــه
ز صفت آب که رنگش لصدائش نرود
آنچه با خرقه زاهد مے انگوری کرد
له کیفیت محمولی یعنی سکر و بیخودی

اولیا بیان سے فرمایند که حال ایشان مشابه بحال اصحاب کهف باشد که در تمام خود از عالم بے خبر مصروف بخدا میباشند بحال اولیا بحالت قیام و قعود در رقود مستغرق بحق اند
له در سوره کهف بذکر قصه اصحاب کهف حق تعالے میفرماید وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ یعنی
اے مخاطب تو گمان بری که ایشان بیدار اند حالانکه ایشان در خواب اند و ما پہلو [illegible] ایشان را بر گردانیده میباشیم مولانا رح احوال اولیا را بحال اصحاب کهف
تشبیه داده میفرمایند که چنانکه اصحاب کهف مصروف خواب و در تقلیب حق اند همچنان اولیا الله زمام اختیار خود را بدست اراده و مشیت حق داده اند له مراد از فعل حسن
طاعات و عبادات است و ذکر و فکر و مجاهدات و مراقبات اشغال است و از اشغال تن اکل و شرب و نوم و [illegible] و قعود و قیام و مشاکحت و معاشرت وغیره ضروریات زندگی
مراد است با جمله اولیا کرام درین جمله اقوال و اعمال تابع امر الٰهی میباشند له آنچه سابقا فرموده اند که اولیا بحالت محمولی خود پیوسته مسرور و شادمان میباشند مورد این اعتراض
مے بود که بر آنها مصائب و نوائب را که از [illegible] و تنگی رزق و جور اهل زمانه متوجه بحال ایشان مے [illegible] و این چنین احوال مخالف راحت و آرام میباشد چنانچه قول ترا ان
کریمه [illegible] میپذیرانند که [illegible] خواه از [illegible] مثل هموم و ملالت [illegible] مثل نقصان نفوس و اموال محض در ظاهر صورت محنت
و مشقت دارد و حقیقةً ایشان از نزول آنها نه [illegible] و نه مغموم مے شوند [illegible] یا برا اندیشه [illegible] مرگ ست شکر [illegible] افتاده را ــ حق تعالے میفرماید
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ یعنی آگاه باش که بر اولیاء الله خوف طاری مے شود و نه ایشان غمگین میشوند [illegible]
[illegible] اعمال [illegible] از عوام الناس [illegible] که ایشان از آن [illegible] چنانکه از عوام الناس بحالت خواب اعمال
[illegible] و اشغال تن بلا اختیار [illegible] اختیار افعال خود بدست قادر مطلق [illegible] و هیچ قصد و اراده از خود ندارند و شان اقوال ایشان [illegible]
[illegible] آنکس باشد که بانگ [illegible] صدا [illegible] اراده دارد و نه اختیار [illegible] داشته اند
[illegible] حق تعالے جل [illegible] متکلم و منادی ست
[illegible]

گفت من چندی ارمغان جستم ترا / ارمغانی در نظر نامد مرا

حبه را جانب کان چون برم؟ / قطره را سوی عمان چون برم؟

زیره را من سوی کرمان آورم / گر به پیش تو دل و جان آورم

نیست تخمی کاندرین انبار نیست / غیر حسن تو که او را یار نیست

لایق آن دیدم که من آئینه / پیش تو آرم چو نور سینه

تا ببینی روی خوب خود در آن / ای تو چون خورشید شمع آسمان

آئینه آوردمت ای روشنی / تا چو بینی روی خود یادم کنی

آئینه بیرون کشید او از بغل / خوب را آئینه باشد مشتغل

آئینهٔ هستی چه باشد؟ نیستی / نیستی برگزین گر ابله نیستی

هستی اندر نیستی بتوان نمود / مالداران بر فقیر آرند جود

آئینهٔ صافی نان خود گرسنه است / سوخته هم آئینهٔ آتش زنه است

نیستی و نقص هر جایی که خاست / آئینهٔ خوبی جمله هستهاست

بهر آن که نیستی پالودگیست / وانچه این هستی همه آلودگیست

چونکه جامه چست دوزیده بود / مظهر فرهنگ درزی کی شود

ناتراشیده همی باید جذوع / تا درودگر اصل سازد یا فروع

خواجهٔ اشکسته‌بند آنجا رود / که در آنجا پای اشکسته بود

کی شود چون نیست رنجور و نزار / آن جمال صنعت طب آشکار

یعنی تماشہ کہ مظہر جمال جہان آرا تو ... [illegible]

[illegible]

پاک باشد و آلائش دعوے ہستی مانع این است پس در نیستی شرط نزول فیوض موجود ست و مانع زائل ۹ این مثال چہارم است برائے اینکہ صورت تکمیل منحصر بر وجود نقص ست و نیز تکمیل کنندہ بغیر از وجود نقص اظہار کمال خود نتواں کرد۔ ہم چنیں در ابیات آئندہ امثال دیگر ہم آوردہ‌اند

خواری و دونی مسها بر ملا | گر نباشد کے نماید کیمیا

نقصها آئینهٔ وصف کمال | وان حقارت آینهٔ عزّ و جلال

زانکه ضد را ضد کند پیدا یقین | زانکه با سرکه پدید ست انگبین

هر که نقص خویش را دید و شناخت | اندر استکمال خود دو اسپه تاخت

زان نمی پرّد بسوے ذو الجلال | کو گمانے مے برد خود را کمال

علّتے بدتر ز پندار کمال | نیست اندر جان تو اے مغرور ضال

از دل و از دیدهٔ ات بس خون رود | تا ز تو این معجبی بیرون رود

علت ابلیس انا خیری بدست | وین مرض در نفس هر مخلوق هست

گرچه خود را بس شکسته بیند او | آب صافی دان و سرگین زیر جو

چون بشوراند مراو را امتحان | آب سرگین رنگ گردد در زمان

در تگ جو هست سرگین اے فتے | گرچه جو صافی نماید مر ترا

هست پیر راه دان پر فطن | باغهاے نفس کل را جوے کن

جوے خود را کے تواند پاک کرد | نافع از علم خدا شد علم مرد

آب جو سرگین نتاند پاک کرد | جهل نفسش را نزوید علم مرد

کے تراشد تیغ دستهٔ خویش را | رو بجراحے سپار این ریش را

بر سر هر ریش جمع آمد مگس | تا نه بیند قبح ریش خویش کس

وان مگس اندیشه ها و آمال تو | ریش تو آن ظلمت احوال تو

در نهد مرهم بران ریش تو پیر | آن زمان ساکن شود درد و نفیر

تا نه پنداری که صحت یافتست | پرتو مرهم در انجا تافتست

نہ تا گرہ پنداشد

سلہ در ابیات بالا هشت نفائر در رقبات این معنی ابراز فرموده که وجود نقص ذریعهٔ ظهور کمال هست و درینجا نتیجه این همه نظائر بیان می فرمایند که نقائص سبب حصول کمال می گردد یعنی از نیستی و فنا دوام و بقا حاصل میگردد ... [illegible]

الاشیاء تعرف باضدادها

[illegible]

علی الخصوص تذلیل نفس ... [illegible]

اشارہ بمقولہ ابلیس که بوقت ... [illegible]

انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

یعنی من از آدم بهترم که مرا از آتش و او را از خاک آفریدی ... [illegible]

[illegible]

هین ز پُر ہم سر مکش اے پشت ریش | وان ز پرتو دان مدان از اصل خویش
این سخن پایان ندارد اے جوان | بشنو اکنوں قصهٔ در ضمن آں

مرتد شدن کاتب وحی بسبب آنکه پرتو وحی برو زد آں آیه را پیش از پیغمبر خواند و گفت من محل وحیم

پیش از عثمان یکے نسّاخ بود | کو بنسخ وحی جدّے می نمود
چوں نبی از وحی فرمودے سبق | او ہماں را وانوشتے بر ورق
پرتو آں وحی بر وے تافتے | او درونِ خویش حکمت یافتے
عینِ آں حکمت بفرمودے رسول | زین قدر گمراه شد آں بو الفضول
کانچه مے گوید رسولِ مستنیر | مر مرا ہست آں حقیقت در ضمیر
پرتو اندیشه‌اش زد بر رسول | قهرِ حق آورد بر جانش نزول
پرتو آں ناگهش بر دل بتافت | در درونِ خویشتن حرفے نیافت
ہم ز نسّاخی بر آمد ہم ز دین | شد عدوے مصطفیٰ از روے کین
مصطفیٰ فرمود کاے گبرِ عنود | چوں سیه گشتی اگر نور از تو بود
گر تو ینبوعِ الٰہی بودۂ | این چنین آبِ سیه نگشودۂ
اندروں مے سوختش ہم زین سبب | توبه کردن مے نیارست اے عجب
تا که ناموسش به پیش این و آں | نشکند بربست از توبه دہاں
آه میکرد و نبودش آه سود | چوں در آمد تیغ و سر را در ربود
کرد حق ناموس را صد من حدید | اے بسا بسته به بندِ ناپدید

۱ اگر برکت صحبت پیر در نفس مرید چیزے ہویدا شود اورا کمال نفس خود پنداشته ازو از صحبت پیر نگرداند کہ آن عکس انوار پیر ست ۔ و ہنوز احتیاج باستفاضه انوار پیر باقی ست ۲ منقول از مثنوی کانپوری ۳ اسم آن نساخ یعنی کاتب وحی عبد اللہ ابن سعد بن ابی سرح بود کہ دقتے در امر وحی مبتلاے شک و ارتیاب شده مرتد گردید ۴ آنچه سابقا بیان فرمودند ملخص آنکه مثنوی را منبور کے کہ بر اش تتابد مغرور نباید شد کہ این از عکس انوار پیر باشد ورنه کارش بمحرومی کشد در ثبوت این دعوی قصه کاتب وحی آوردند کہ چون وحی بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزول کردے پرتو آن وحی بر دل کاتب ہم تافت چون کاتب نه دانست کہ این پرتو از عکس انوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ست بل آنرا از نفس خویش پنداشت پس گمان اینکه نزول وحی بر من ہم میتوان شد و اختصاص برسول ندارد مرتد گردید و از صحبت آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم برید تا کارش بحرمان ابد خذلان کشید ۵ صورت واقعه آن بود کہ ہرگاه آیات سورہ مؤمنون از ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین تا ثم انشانٰه خلقا آخر نازل شد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکتابت اینہا فرمودند و ہنوز آیت مابعد اینہا از زبان آنسرور ادا نشده بود کہ بقدرت حق بر زبان کاتب مذکور جاری شد و گفت فتبارک اللہ احسن الخالقین آنسرور فرمودند ہمچنان بنویس پس این امر موجب اشتباه کاتب گردید کہ چنانکه کلام من اہل وحی شد ہمچنان جمله قرآن از کلام رسول باشد یعنی من ہم مہبط وحی باشم یعنی دسائس در رسول منکشف شد کہ موجب ہم بر این طبع آنسرور شده ولیکن را بقهر حق تعبیر کرده اند کہ موجب آن کاتب شد ۶ پرتو غضب آنسرور بر دل کاتب افتاد تا ہمه انوار وحی و برکات ایمان ازو مسلوب شد ۷ تا اینجا مقصود قصه باتمام رسید یعنی اگر یکی از انوار

کبر و کفر آنسان ببست آن راه را — کو نیارد کرد ظاهر آه را

گفت اغلالا فهم به مقمحون — نیست آن اغلال ما را از برون

خلفهم سدا فاغشیناهم — می نبیند بند را پیش و پس او

رنگ صحرا دارد آن سدی که خاست — او نمیداند که آن سد قضاست

شاهد تو سد روی شاهد ست — مرشد تو سد گفت مرشد است

ای بسا کفار را سودای دین — بندشان ناموس و کبر آن و این

بند پنهان لیک از آهن بتر — بند آهن را کند پاره تبر

بند آهن را توان کردن جدا — بند غیبی را نداند کس دوا

مرد را زنبور اگر نیشی زند — طبع او آن لحظه بر دفعی تند

زخم نیش اما چو از هستی تست — غم قوی باشد نگردد درد سست

شرح این از سینه بیرون میجهد — لیک می ترسم که نومیدی دهد

نی مشو نومید خود را شاد کن — پیش آن فریادرس فریاد کن

کای محب عفو از ما عفو کن — ای طبیب رنج ناسور کهن

عکس حکمت آن شقی را یاوه کرد — خود مبین تا بر نیارد از تو گرد

ای برادر بر تو حکمت جاریه است — آن ز ابدال است بر تو عاریه است

گرچه در خود خانه نوری یافتست — آن ز همسایهٔ منور یافت ست

شکر کن غره مشو بینی مکن — گوش دار و هیچ خودبینی مکن

صد دریغ و درد کاین عاریتی — امتان را دور کرد از امتی

من غلام آنکه او در هر رباط — خویش را واصل نداند بر سماط

۱؎ درین دو بیت اشاره باین دو آیت سورهٔ یٰسین ست که انا جعلنا فی اعناقهم اغلالا فهی الی الاذقان فهم مقمحون و جعلنا من بین ایدیهم سدا و من خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون یعنی کردیم در گردنهای ایشان طوقها ابها تا زنخهای ایشان ست ایشان رو بالا کنندو ساختیم پیش ایشان دیوارے و در پس ایشان دیوارے و حجاب نداختیم بر ایشان پس ایشان نمی بینند ۲؎ یعنی ارادات ترا که مانع رجوع الی الله میشود ۳؎ بسیاے از کفار خیال حقانیت دین میدارند اما حجاب کبر و عادت مانع قبول آن میگردد ۴؎ حاصل این دو تمثیل آنست که عوارض خارجیه در خور تدبیر باشد اما عوارض باطنیه پس آن عسیر العلاج ست ۵؎ در ابیات بالا فرمودند که کبر و ناموس بند غیبی ست و علت آن بند قضا الٰہی ست و اینجا میگویند که غلبه توحید افعالی در سینه با دریا ئے مسئلہ قضا موجزن ست اما تفصیل این مسئله برائے مردم ضعیف الاعتقاد مضر است که خود را مجبور محض پنداشته از ترک رذائل و کسب فضائل باز مانند و انیں بابس و تعطیل کفر لازم آید ۶؎ چنانکه سعدی میفرمایند ؎ مینداز ازین در که هرگز نه بست که نومید گردد برآورده دست ۷؎ یعنے حکمتے که بر دل تو نزول میکند از برکت فیوض بزرگان دین ست و ترا عاریة بدست افتاده رجوع ست ۸؎ ولی زیر تو دال ست از اصل خویش ۹؎ بینی کردن یعنے انکار کردن مکن اول بلیغ کاف و دوم بمعنی آن آماده ؎

پس رباطی که بباید ترک کرد ‌‌ تا به مسکن در رسد یک روز مرد

گرچه آهن سرخ شد او سرخ نیست ‌‌ پرتو عاریت آتش زنیست

گر شود پر نور روزن یا سرا ‌‌ تو مدان روشن مگر خورشید را

ور در و دیوار گوید روشنم ‌‌ پرتو غیرے ندارم این منم

پس بگوید آفتاب اے نارشید ‌‌ چونکه من غائب شوم آید پدید

سبزها گویند ما سبز از خودیم ‌‌ شاد و خندانیم و بس زیبا خدیم

فصل تابستان بگوید اے امم ‌‌ خویش را بینید چوں من بگذرم

تن همے نازد بخوبی و جمال ‌‌ روح پنهاں کرده فرّ و پر و بال

گویدش اے مزبله تو کیستی ‌‌ یک دو روز از پرتو من زیستی

غنج و نازت مے نگنجد در جهان ‌‌ باش تا که من شوم از تو جهان

گرم دارانت ترا گورے کنند ‌‌ طعمهٔ موران و ماران کنند

بینی از گندِ تو گیرد آں کسے ‌‌ که به پیش تو همے مُردے بسے

پرتوِ روح ست نطق و چشم و گوش ‌‌ پرتوِ آتش بود در آب جوش

آنچناں که پرتوِ جاں بر تن ست ‌‌ پرتوِ ابدال بر جان من ست

جانِ جاں چوں واکشد پا را ز جاں ‌‌ جاں چناں گردد که بیجاں تن بداں

سر ازاں رو مے نهم من بر زمین ‌‌ تا گواهِ من بود در یومِ دین

یومِ دین که زُلزِلَت زِلزالَهَا ‌‌ این زمیں باشد گواهِ حالها

کو تُحَدِّثُ جَهرَةً اَخبارَهَا ‌‌ در سخن آید زمیں و خارها

سله پس بہر منزلے کہ از منازل سالک فانی گردد از و در گذشتہ قصد منزل دیگر کنند زیرا کہ بمنزلے رخت اقامت انداختن خود را محروم از کمال ساختن ست سه چو خواہی رخت بمنزل نہادن نباید بر سرائے ایستادن ۔ و درین دو بیت مراد از سرائے اقامت دار مسکن مرتبہ فنا و بقا سله این مثال دوم است برائے عاریت بودن نور کمال از اولیاء اللہ و مثال اول در بیت سه گرچہ در خود خانہ نور یافت ست سله اینہم مثالے ست برائے عاریت بودن نور کمال از اولیاء اللہ یعنی نشو و نما و خوبی و جمال تن از فیضان روح ست چون روح از تن جدا شود تن لقمہ مور و مار گردد سله مزبلہ جائے سرگین انداختن و انبار نجاست و خاشاک شه یعنی جسم از دوری روح گندہ و متعفن و لقمہ مور و مار گردد ہمچنان روح از ہجران اہل اللہ ناقص و بے کمال ماند سله چون ترک کبر و غرور از لوازم حصول کمال ست پس در بیت مشورہ نماز یعنی حکمت سرگوید ست کہ سجدہ و سر نیاز خم کردہ روئے بخاک بر این نہد و زمین گواہ او روز قیامت باشد سله این استشہاد از آیات سورہ زلزال کہ گواہی دادن زمین بروز قیامت اذا زلزلت الارض زلزالها و اخرجت الارض اثقالها و قال الانسان ما لها یومئذ تحدث اخبارها چون زمین جنبانیدہ شود جنبانیدنی سخت ۔ و زمین دفینہ ہائے خود را بیرون آرد و انسان بگوید کہ او را چہ شد ۔ و آنروز زمین ہمہ خبر ہائے خود را کہ باعمال انسان تعلق دارد بیان کند ۔

فلسفی گوید ز معقولاتِ دون ۔ عقل از دهلیز مے ناید برون

فلسفی منکر شود در فکر و ظن ۔ گو برو سر را بداں دیوار زن

نطقِ آب و نطقِ خاک و نطقِ گل ۔ هست محسوسِ حواسِ اهلِ دل

فلسفی کو منکرِ حنّانه است ۔ از حواسِ انبیا بیگانه است

گوید او که پرتوِ سودائے خلق ۔ بس خیالات آورد در رائے خلق

بلکه عکسِ آں فساد و کفرِ او ۔ ایں خیالِ منکری را زد برو

فلسفی مر دیو را منکر شود ۔ در همانِ دم سخرهٔ دیوے بود

گر ندیدی دیو را خود را ببین ۔ بے جنوں نبود کبودی بر جبین

هر کرا در دل شک و پیچانی ست ۔ در جهاں او فلسفی پنهانی ست

مے نماید اعتقاد او گاه گاه ۔ آں رگِ فلسف کند رویش سیاه

الحذر اے مومناں کو در شماست ۔ در شما بس عالمِ بے منتهاست

جمله هفتاد و دو ملت در تو است ۔ وه که آں روزے برآرد از تو دست

هر که او را برگِ ایں ایماں بود ۔ همچو برگ از بیمِ او لرزاں بود

بر بلیس و دیو زاں خندیدهٔ ۔ که تو خود را نیک مردم دیدهٔ

چوں کند جاں باز گونه پوستین ۔ چند واویلا برآید ز اهلِ دین

بر دکاں هر زرنما خنداں شدست ۔ زانکه سنگِ امتحاں پنهاں شدست

پرده اے ستّار از ما وا مگیر ۔ باش اندر امتحاں ما را مجیر

قلب پهلو میزند با زر به شب ۔ انتظارِ روز میدارد ذهب

با زبانِ حال زر گوید که باش ۔ اے مزوّر تا برآید روز فاش

ف۱ یعنی فلسفی که منکر کلام جمادات ست بدار تحقیق او بر عقلیات فقط ست و عقلش از دائرهٔ سفلیات بیرون نیامده ف۲ چنانکه شیخ سعدی گوید سه بذکرش هر چه بینی در خروش ست ۔ و لے داند درین معنے که گوش ست ف۳ یعنی فلسفی از حواس لطیفهٔ انبیا خبر ندارد که تکلم حال اشیا را مثل محسوسات ظاهره محسوس میکنند و بتاثیر و تصرف ایشان بر دیگر حاضرین مجلس نیز آن امر معنوی صورت امر حسیه میگیرد ف۴ فلسفی که مقید محسوسات ظاهره و غافل از امور باطنه ست چون پیش او ذکر مشاهدات و مکشوفات انبیا و اولیا میرود بگوید که این همه تخیلات باطلهٔ ایشان ست که از خلل دماغ پیدا میشود نعوذ بالله منهم ف۵ حقیقت آنست که این سوداے آن حضرات نیست بلکه فساد عقائد فلسفی خیالات منکرانه در دلش پیدا کرده ف۶ بعد مذمت فلاسفهٔ منکرین میفرمایند که فلاسفه جماعتے خاص نیست بلکه هر که کج فهم و غلط بین باشد درین زمره شامل ست اگرچه بظاهر در زمرهٔ ناجیه شامل باشد پس این چنین کس را مغرور بایمان خود نباید شد ف۷ پوستین باژگونه کردن کنایه از فاش شدن عیوب یعنی چون حقیقت انکس بروز قیامت فاش گردد معتقدانش که از راه اخلاص بحلقه ارادت او داخل شده بود نه پشت دست خود بخایند که چه قدر فریب خوردیم ف۸ شیوخ مزور و پیران ریاکار در دنیا ازاں رو کامرانی مے بازند که اینجا محاسبهٔ اعمال ایشان نشود ف۹ بعض شراح دلیل این مصرع بما سبق چنان واقع مینمایند که چون اعمال زرنما را بروز قیامت بر محک امتحان زنند پس او از اعجز و احمقین دعا بکند اما بعض دیگر شارحین فرموده که این دعا و مناجات از حضرت مولانا ست که بخوف حساب قیامت میکنند ف۱۰ شیخ مزور زرین عالم یا شیخ کامل

صد هزاران سال ابلیس لعین
بود ز ابدال و امیر مؤمنین

پنجه زد با آدم از نازی که داشت
گشت رسوا همچو سرگین وقت چاشت

پنجه با مردان مزن ای بوالهوس
برتر از سلطان چه میرانی فرس

دعا کردن بلعم باعور که موسی علیه السلام و قومش را ازین شهر که حصار داده اند بیمراد گردان و مستجاب شدن

بلعم باعور را خلق جهان
سغبه شد مانند عیسی زمان

سجده ناوردند کس را دون او
صحت رنجور بود افسون او

پنجه زد با موسی از کبر و کمال
آنچنان شد که شنیدستی تو حال

صد هزار ابلیس و بلعم در جهان
همچنین بودست پیدا و نهان

این دو را مشهور گردانید اله
تا که باشد این دو بر باقی گواه

رهزنان را در بیابان چون کشند
یکدو تن را سوی ده تا بیشان کشند

تا ببینند اهل ده گیرند پند
رو ببیت ایشان بودشان همچو بند

این دو دزد آویخت بر دار بلند
ورنه اندر قهر بس دزدان بدند

این دو را پرچم بسوی شهر برد
کشتگان قهر را نتوان شمرد

نازنینی تو ولی در حد خویش
الله الله پا منه از حد بیش

گر زنی بر نازنین‌تر از خودت
در تگ هفتم زمین زیر آردت

قصهٔ عاد و ثمود از بهر چیست
تا بدانی کانبیا را نازکیست

این نشان خسف و قذف و صاعقه
شد بیان عز نفس ناطقه

له بلعم بن باعور عابدی بود در عهد موسی علیه السلام و در باره او مشهور است که اسم اعظم میدانست پس بشومی نفس و اغوای شیطان بمخالفت موسی علیه السلام برخاست تا مورد قهر الهی گشت و کرامتش مسلوب شد حق تعالی در کلام مجید درین آیت ذکرش فرموده واتل علیهم نبأ الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین یعنی ای پیغمبر بیان کن برایشان احوال آن کس که دادیم او را آیات خود پس بیرون آمد از آن آیات پس پی او گرفت شیطان پس از گمراهان شد سله بعد بیان نتائج مذکوره بطریق نتیجه ارشاد میفرمایند که هرچند ترا کمال و قبول حق باشد اما بمقابله دیگر خاصان حق برخاستن و خود را از ایشان برتر و افضل تر شمردن از شیوه ادب بعید است ... که از خود برتر نی آید سله خسف بزمین فرو رفتن قذف سنگبار و صاعقه برق خاطف یعنی بباید که این همه عذاب مثل خسف بر قارون قذف بر قوم لوط و صدای برق بر قوم ثمود ازان نازل شد که ازیشان اذیتها بانبیا رسیده بود پس حق تعالی خواست که آبروی آن حضرات از دست تعدی این کافران محفوظ دارد تا ایشان را نابود ساخت

جملهٔ حیوان را پی انسان بکش | جملهٔ انسان را بکش از بهر هش
هش چه باشد عقل کل ای هوشمند | عقل جزوی هش بود اما نژند
جملهٔ حیوانات وحشی ز آدمی | باشد از حیوان انسی در کمی
خون آنها خلق را باشد سبیل | زانکه وحشی اند از عقل جلیل
خون ایشان خلق را باشد روا | زانکه انسان را نیند ایشان سزا
عزت وحشی بدان ساقط شدست | کام انسان را مخالف آمدست
پس چه عزت باشدت ای نادره | چون شدی تو حمر مستنفره
خر نشاید کشت از بهر صلاح | چون شود وحشی شود خونش مباح
گرچه خر را دانش زاجر نبود | هیچ معذورش نمیدارد ودود
پس چو وحشی شد از آن دم آدمی | کی بود معذور ای یار سمی
لاجرم کفار را خون شد مباح | همچو وحشی پیش نشاب و رماح
جفت و فرزندان شان جمله سبیل | زانکه بی عقل اند و مطرود و ذلیل
باز عقلی کو رمد از عقل عقل | گردد از عقلی بحیوانات نقل
بشنو اکنون در بیان این سخن | قصه از جان و نیکو گوش کن

منقول از نسخهٔ کانپوری

اعتماد کردن هاروت و ماروت بر عصمت خویش در فتن

همچو هاروت و چو ماروت شهیر | از بطر خوردند زهر آلوده تیر
اعتمادی بودشان بر قدس خویش | چیست بر شیر اعتماد گاومیش
گرچه او با شیر صد چاره کند | شاخ شاخش شیر نر پاره کند

ـــــ

له چنانکه سائر حیوانات بر اغراض و مقاصد انسان فدا کرده میشود همچنان سزد که سائر انسان بر عزت و حرمت انسان کامل یعنی نبی الله قربان گردد پس اگر جمله قوم بمقابله نبی عرضهٔ هلاک گردد جای تعجب نیست سله یعنی هر حیوان که از انسان وحشت کند ذلیل تر ست از جملهٔ حیوانات که بانسان مانوس و مالوف ست سله چون حیوان بعلت وحشت از انسان عرضهٔ ذلت و هلاکت گردید پس تو که پیوسته از انسان کامل اجتناب و گریز میکنی کجا مستحق عزت باشی سله اقتباس ست ازین آیت سوره مدثر کانهم حمر مستنفرة فرت من قسورة یعنی گویا ایشان خران گریزانی هستند که از شیر ترسیده گریز میکنند هه هر چند بغیر ذوی العقل بودن گور خر مقتضی نیست که او مواخذ باعمال نباشد اما بجرم وحشت چنان لاجرم افتاده که او را از مواخذه بسلامت نگذارد و بدین جهت پیوسته هدف تیر صیاد و قتیل کارد قصاب میگردد پس چون جانور وحشی بعلت وحشت دانشان از ذوی العقول و اهل العقل میشود شما را نباید که از اهل الله متنفر و مجتنب باشید و مخفی نماند که این خیال و قبیل نکات شعری ست چه ضرور نیست که گوشش و تنفر جانوران بعلت اصطیاد و اینها باشد سله هرگاه که گور خر با عدم عقل بجرم وحشت از مواخذه بری نباشد پس انسان که بعقل و دانش موصوف ست چگونه بری باشد شه پیشتر ذکر آنکسان میرفت که مطلقا از دین حق نفرت دارند و با انبیا طریق مخاصمت اختیار کنند اکنون احوال آنکسان بیان میفرماید که کلیتا مخالف دین نیستند اما اتباع تام با انبیا علیهم السلام بعمل نیارند و در احکام دین آرا فاسده و اغراض کاسده خود را دخل دارند چنانکه شیوه مبتدعین است ایشان هم موصوف بعقل کامل نیستند بلکه عقل ناقص دارند که در اتباع ع[illegible]

گر شود پر شاخ همچون خار پشت
شیر خواهد گاو را ناچار کشت

باد صرصر کو درختان میکند
با گیاه پست احسان میکند

بر ضعیفی گیاه این باد تند
رحم کرد ای دل تو از قوت ملند

تیشه را ز انبهی شاخ درخت
کی هراس آید ببرد لخت لخت

لیک بر برگی نکوبد خویش را
جز که بر نیشه نکوبد نیش را

شعله را ز انبهی هیزم چه غم
کی رمد قصاب از انبوهی غنم

پیش معنی چیست صورت بس زبون
چرخ را معنیش می دارد نگون

تو قیاس از چرخ دولابی بگیر
گردشش از کیست از عقل منیر

گردش این قالب همچون سپر
هست از روح مستر ای پسر

گردش این باد از معنی اوست
همچو چرخی کو اسیر آب جوست

جزر و مد و دخل و خرج این نفس
از که باشد جز ز جان ای پرهوس

گاه جیمش میکند گه حا و دال
گاه صلحش میکند گاهی جدال

گه یمینش میبرد گاهی یسار
گه گلستانش میکند گاهیش خار

همچنین این آب را یزدان پاک
کرد بر فرعون خون سهمناک

همچنین این باد را یزدان ما
کرده بد بر عاد همچون اژدها

باز هم این باد را بر مومنان
کرده بد صلح و مراعات و امان

گفت المعنی هو الله شیخ دین
بحر معنیهاست رب العالمین

جمله اطباق زمین و آسمان
همچو خاشاکی بر آن بحر روان

جمله ها در رقص خاشاک اندر آب
هم ز آب آمد بوقت اضطراب

ــــــــ

له مثال بنده و قضا ... چنانکه گاو و میش و شیر باشد بنده هر چند تدبیر و حیلت از قضا کند ... قضا قوت و توانائی ... الله اگر خدا خواهد ... و تضرع و ابتهال و دعا و مناجات ... قوت بندگان ... مثال اول ... مثال دوم ... [illegible]

چونکه ساکن خواهش کرد از مرا | سوی ساحل افگند خاشاک را

چون کشد از ساحلش در موجگاه | آن کند با او که آتش با گیاه

این حدیث آخر ندارد باز ران | جانب هاروت و ماروت ای جوان

بقیهٔ قصهٔ هاروت و ماروت و نکال و عقوبت ایشان

چون گناه و فسق خلقان جهان | می‌شدی روشن بایشان آن زمان

دست خاییدن گرفتندی بخشم | لیک عیب خود ندیدندی بچشم

خویش در آیینه دید آن زشت مرد | رو بگردانید از آن و خشم کرد

خویش بین چون از کسی جرمی بدید | آتشی در وی ز دوزخ شد پدید

حمیت دین خواند او آن کبر را | ننگرد در خویش نفس گبر را

حمیت دین را نشانی دیگرست | که از آن آتش جهانی اخضرست

گفت حقشان گر شما روشنگرید | در سیه کاران مغفل منگرید

شکر گویید ای سپاه و چاکران | رسته‌اید از شهوت و از چاک ران

گر از آن معنی نهم من بر شما | مر شما را بیش نپذیرد سما

عصمتی که مر شما را در تن ست | آن ز عکس عصمت و حفظ من ست

آن ز من بینید نز خود هین و هین | تا نچربد بر شما دیو لعین

آنچنان کان کاتب وحی رسول | دید در خود حکمت و نور وصول

خویشتن را هم سخن مرغان خدا | می‌شمرد آن بد صفیری چون صدا

لحن مرغان را اگر واصف شوی | بر ضمیر مرغ کی واقف شوی

له چنانکه موج دریا علت حرکت خاشاک است همچنان علت حالات موجودات عالم تصرفات حق است که چراغ ابد که سلسلهٔ انقلابات ابدکلام موجود را منقطع سازد آخرا از بحر وجود برآورده بر ساحل عدم نهد ... مراد از آوردن در موجگاه بار دیگر یا قیامت باشد یا تجدد امثال ... از لفظ آتش با گیاه تشبیه بسوختن مقصود نیست بلکه مطلق قوت تاثیر مراد هست. زیرا که تاثیر آتش در گیاه از تاثیر آب قوی تر است که تاثیر آب محض در صفت حرکت باشد و تاثیر آتش در تقلب ماهیت ... معنی ... بزرگتر ... عیوب خود را هیچ ننمود و کتبین تقصیرات دیگران را تاب دیدن ... بیگانه پاک کن ... مردم زبان ... غضب فی الله ولله که از مقتضای ... اصلاح کسی ... باشد ... غضب برای ... کسی ... شاید ... آن غضب رحمت و رافت باشد ... غضب کند ... غضب ... طاعت و موجب اصلاح خلق و آفت ... باشد ... چاک ران ... از شرمگاه زن و مراد ... جماع است ... این ... است که تایید مضمون سابق ... آنکه ... نبوت ... باشد ... از خود ... پنداشت ورنه این چنین غرور ... سابقه ... بود ... از انوار ذات خود ... پنداشت لاجرم از دائرهٔ اهل ... خارج شد ... اگر کسی نقل آواز مرغان کند از این لازم نیاید که معانی ... مرغان را هم دانسته باشد ... آواز ترجمان ... است ... نقل اقوال ... اهل الله ... لازم ... نیست ... حاصل باشد ... اینها ...

گر بیاموزی صفیر بلبلے — تو چه دانی کو چه گوید با گلے
ور بدانی باشد آنهم از گمان — چوں ز لب جنباں گمانہائے گران

بعیادت رفتن کر بخانهٔ همسایهٔ بیمار و رنجیدن بیمار

آں کرے را گفت افزوں مایۂ — کہ ترا رنجور شد همسایۂ
گفت با خود کر کہ با گوش گران — من نہ دریابم ز گفت آں جوان
خاصہ رنجور و ضعیف آواز شد — لیک باید رفت آنجا نیست بد
چوں ببینم کاں لبش جنباں شود — من قیاسے گیرم آنرا از خرد
چوں بگویم چونی اے محنت کشم — او بخواہد گفت نیکم یا خوشم
من بگویم شکر! چه خوردی ابا؟ — او بگوید شربتے یا ماشبا
من بگویم صح نوشت کیست آن — از طبیباں پیش تو؟ گوید فلان
من بگویم بس مبارک پاست او — چونکہ او آمد شود کارت نکو
پائے او را آزمودستیم ما — ہر کجا شد میشود حاجت روا
ایں جوابات قیاسی راست کرد — عکس آں واقع شد اے آزاده مرد
گو بیار رنجور را خاطر ز کر — اندکے رنجیده بود اے پرہنر
کر درآمد پیش رنجور و نشست — بر سر او خوش ہمے مالید دست
گفت چونی؟ گفت مُردم۔ گفت شکر! — شد ازاں رنجور پر آزار و نکر
کایں چه شکرست ایں عدو ما بدست — کر قیاسے کرد واں کج آمدست
بعد ازاں گفتش چه خوردی؟ گفت زہر — گفت نوشت باد افزوں گشت قہر

ﻟﮧ واگر کسے نقل وحکایات آواز بلبل نہ فہمد ... بلبل ایں ہم اسرار قصہ باشد ... شد کہ باستدلال حرکات تخیل کرد ست چنانکہ آنکس کہ بیمار ... مبتلا باشد از حرکات لبہا ... طبیب گماں میکند ... باشد ... قابل اعتبار نیست ﻟﮧ یعنی کدام طبیب علاج تو میکند ﻟﮧ بعلاج ... مریض کہ میبود شفا میباید ﻟﮧ یعنی کر از قیاس خود ... سلسلہ کلام مرتب ساخت ... اما در انجا طرح مکالمت ... بر عکس افتاد ... سخن او با ... مریض مناسبتے نداشت ... لیعنی ... گردید ﻟﮧ طرح مکالمت ... قیاسی کہ از اں افتاد کہ مریض از ... خوش بود ... نہ وقت ... دل ... سے ... گفت ﻟﮧ یعنی قہر مریض ازیں سخن افزوں شده

بعد ازاں گفت از طبیباں کیست او ۔ کہ ہمی آید بچارہ پیش تو

گفت عزرائیل مے آید برو ۔ گفت پایش بس مبارک شاد شو

ایں زماں از نزد او آیم برت ۔ گفتم او را تا کہ گردد غمخورت

کر برون آمد از آنجا شادمان ۔ شکر کش کردم مراعات ایں زمان

خود گمانش از کری معکوس بود ۔ ایں زیانِ محض را پنداشت سود

رو برہ میگفت با خود از عما ۔ شکر کہ کردم عیادت جار را

گفت رنجور ایں عدوے جانِ ماست ۔ ما ندانستیم کو کانِ جفاست

خاطرِ رنجور جویاں صد سقط ۔ تا کہ پیغامش کند از ہر نمط

چوں کسے کہ خوردہ باشد آشِ بد ۔ مے بشوراند دلش تا قے کند

کظمِ غیظ[۲] اینست آنرا قے مکن ۔ تا بیابی در جزا شیریں سخن

چوں نبودش صبر مے پیچید او ۔ کایں سگ زن[۳] روسپی ناچیز کو

تا بریزم بر وے آنچہ گفتہ بود ۔ کاں زماں شیرِ ضمیرم خفتہ بود

چوں عیادت بہرِ دل آرامی ست ۔ ایں عیادت نیست دشمن کامی ست

تا ببیند دشمنِ خود را نزار ۔ تا بگیرد خاطرِ زشتش قرار

بس کساں[۴] کایشاں عبادتہا کنند ۔ دل برضوان و ثوابِ آں نہند

خود حقیقت معصیت باشد خفی ۔ بس کدر کانرا تو پنداری صفی

ہمچو آں کر کو ہمے پنداشت ست ۔ کہ نکوئی کرد و آں خود بد بدست

او نشستہ خوش کہ خدمت کردہ ام ۔ حقِ ہمسایہ بجا آوردہ ام

بہرِ خود او آتشے افروخت ست ۔ در دلِ[۵] رنجور خود را سوخت ست

۱؎ منقول از نسخۂ کانپوری ۲؎ اشارہ بفضیلت اطفائے آتش غضب کہ در کلام اللہ بلفظ کظم غیظ آمدہ حیث قال تعالےٰ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ و فرو خورندگان غضب را و معاف کنندگان مردم را مولانا میفرمایند کہ چون از سخن نالایم کسے در دل شما آتش انتقام درگیرد آنرا ضبط باید کرد تا آنکہ این آتش را بجز من این آنکس ببینید پس در جزائے این کظم غیظ الغو اسے واللہ یحب المحسنین کہ در آخر آیت مذکورہ آید بمحبت حق فائز شوید ۳؎ کہ روسپی زن بدکار روزن روسپی صفت آں مرد کہ زنش بدکار باشد اینجا بطریق دشنام آمدہ ۴؎ از اینجا مقولہ مولانا آغاز میشود کہ از بیوقوفی و غفلت انتقال میفرمایند یعنی چنانکہ کر ہمے پنداشت کہ من کار نیک کردم و حق ہمسایہ بجا آوردم حالانکہ بسو قیاس خود آتش فتنہ برافروخت ہمچنان بعض کسان طاعات و عبادات خود را موجب رضائے الٰہی و نجات آخرت مے پندارند حالانکہ آں عبادت عین معصیت باشد سہ آئینہ را زنگ گناہ ست ما غافلیم کردم پیدا ہمچون تیغی سجدہ گاہ ما ست ۵؎ کر چونکہ بسو قیاس و خطائے گمان خود در دل مریض آتش انتقام برافروخت کہ آمادہ سوختن است پس گویا دل مریض را مقتل خود ساخت ۔

فاتقوا النار التی او قدتم | انکم فی المعصیة ازددتم

گفت پیغمبر بیک صاحب ریا | صل انک لم تصل یا فتی

از برای چارهٔ این خوف | آمد اندر هر نمازی اهدنا

کین نمازم را میامیز ای خدا | با نماز ضالین و اهل ریا

از قیاسی که بکرد آن کرگزین | صحبت ده ساله باطل شد بدین

۲ خاصه ای خواجه قیاس حس دون | اندر آن وحیی که شد از حد برون

۱ خواجه پندارد که طاعت میکند | بیخبر از معصیت جان میکند

۲ این قیاس خویش را و ترک کن | کز قیاس تو شود درشت کهن

گوش حس تو بحرف ار در خورست | وان که گوش غیب گیر تو کرست

در بیان آنکه اول کسی که در مقابل نص صریح قیاس آورد ابلیس علیه اللعنة بود

اول آنکس کاین قیاسکها نمود | پیش انوار خدا ابلیس بود

گفت نار از خاک بیشک بهترست | من ز نار و او ز خاک اکدرست

پس قیاس فرع بر اصلش کنیم | او ز ظلمت ما ز نور روشنیم

گفت حق نی بلکه لا انساب شد | زهد و تقوی فضل را محراب شد

این نه میراث جهان فانی ست | که بانسابش بیابی جانی ست

بلکه این میراثهای انبیاست | وارث این جانهای اتقیاست

پور آن بوجهل شد مومن عیان | پور آن نوح نبی از گمرهان

لـه پس بپرهیزید از آن آتش که افروخته اید زیرا که شما در گناه زیادت کرده اید درین کلمات اشاره باین آیه سورهٔ بقره است فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکافرین یعنی پس بپرهیزید از آن آتش که آتش زنهٔ آن انسان و سنگ است که مهیا برای کفار است لـه اشاره بحدیثی که از ابو هریره مروی ست که مردی داخل مسجد نبوی شد و نماز کرد و حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم در گوشه نشسته بودند پس از فراغ بخدمت آنحضرت آمد و سلام گفت آنحضرت فرمودند و علیک السلام باز برو و نماز کن که نماز ت صحیح نیست پس برفت و نماز کرده باز رجوع بخدمت کرد و حضرت همچنان او را فرمودند تا آنکه عرض کرد یا رسول الله مرا نماز تعلیم کنید پس آنحضرت صلی الله علیه وسلم او را تعلیم آداب و شرائط نماز فرمودند این حدیث متفق علیه است و آنکس خلاد بن رافع بوده که مردی بی علم و ساده بود و ریا کار بودن او در جای ثابت نیست زیرا که ریا نمایش عمل با گوشه که مقصود از آن نفس عبادت نباشد بلکه شهرت بعبادت باشد و حال آنکس چنان نبود که او بدنیت عبادت نماز میکرد اما نادانستن آداب نماز که نمازش درست نبود چنانکه از تعلیم آنحضرت ظاهرست پس او را ها ... گفتن محل تامل ست مولانا بحر العلوم چنین توجیه میفرمایند که ترک تعدیل آنکس بقصور را خلاص بود زیرا که نماز کردن او مبنی بر آن بود که مرا بزمرهٔ مسلمین داخل شمارند پس هر چند که حال او از ریا بی متعارف جدا که نه بود اما بنوعی بران الحاق ریا معقول کرده شد لـه مرجع که قیاس عقلی هم در برابر وحی چندان وقعتی ندارد اما قیاس حسی را که باستقرار و تمثیل مرسوم ست هیچ وزنی

مراد ست از قیاس مجتهد بلکه قیاس ذاتی مراد ست که از فلسفه و طبعیات ناشی باشد و معارض نصوص افتد لـه اشاره بقول ابلیس که در قرآن مجید منقول ست خلقتنی من نار و خلقته من طین لـه اشاره باین واقعه در سورهٔ مومنون فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم ... یعنی چون دمیده شود در صور پس نباشد میان ایشان علایق نسب و نه ایشان از نسب باهم سوال کنند یعنی در آنروز بکار آمدن اصل و نسب چیزی نیست لـه مثال عدم اعتبار نسب چنانچه اگر مدار نجات بر نسب بودی فرزند ابو جهل ناجی و پسر نوح ناری نبودی

زادهٔ خاکی منور شد چو ماه — زادهٔ آتش توئی اے روسیاه

این قیاسات تحری روز ابر — یا بشب مر قبله را کردست حبر

لیک با خورشید و کعبه پیش رو — این قیاس و این تحری را مجو[1]

کعبه نادیده مکن رو زو متاب — از قیاس الله اعلم بالصواب

چون صفیرے بشنوی از مرغ حق[2] — ظاهرش را یاد گیری چون سبق

وانگهے از خود قیاساتے کنی — مر خیال محض را ذاتے کنی

اصطلاحاتیست مر ابدال را — که نباشد زان خبر عقال را

منطق الطیرے بصوت آموختی — صد قیاس و صد هوس افروختی

همچو آن رنجور دلها از تو خست — تو به پندار اصابت گشته مست

کاتب آن وحی زان آواز مرغ — برده ظنے که منم انباز مرغ

مرغ پرے زد مر او را کور کرد[3] — نک فرو بردش بقعر مرگ و درد

هین به عکسے یا بظنے هم شما — در میفتید از مقامات سما

گرچه هاروتید و ماروت و فزون[4] — از همه بر بام نحن الصافون

بر بدیهاے بدان رحمت کنید — بر منی و خویش بینی کم تنید

هین مبادا غیرت آید از کمین — سرنگون افتید در قعر زمین

هر دو گفتند اے خدا فرمان تراست — بے امان تو امانے خود کجاست

این همے گفتند دلشان مے طپید — بد کجا آید ز ما نعم العبید

خار خار دو فرشته هم نهشت — تا که تخم خویش بینی را نکشت

پس همے گفتند کاے ارکانیان — بیخبر از پاکی روحانیان

---

[1] ظن و تخمین برائے دریافت سمت قبله بوقت شب و بروز ابر بکار آید نه که در روبرو دیدن تخمین در امرے که حکم نص قطعی ناطق ست در بقیاس خود آوردن جهل ست

[2] سابقا سوء فعل آن کس بیان فرموده که بمقابل نص قیاس خود را بکار داده اکنون تقبیح آن کس میکنند که بکلمات اولیاء الله معارضه ورزد و سه شدر هر سخن بحث کردن روا ست. خطا بر بزرگان گرفتن خطا ست. و مراد از مرغ حق اهل الله از صفیر ملفوظات ایشان ست

[3] یعنے چون قلب مبارک آن سرور صلی الله علیه وسلم باشتباه و دعوی باطل کاتب وحی متاذی شد پس علم و ایمان کاتب سلب گردید همچنین کدورت خاطر اولیاء الله موجب هلاک آن کس گردد که باعث تکدر خاطر ایشان باشد و از این بیت ظاهرا چنان مفهوم میشود که کاتب وحی یعنے عبدالله بن سعد بن ابی سرح بحالت ارتداد بمرد اما حقیقت حال چنان نیست زیرا که او بعد فتح مکه ایمان آورده و بار دیگر داخل مؤمنین مخلصین گشته بر ایمان وفات یافت چنانکه بحر العلوم نقل کرده لهذا در بیت الموت مرگ معانی مراد باشد که بحالت ارتداد طاری شده

[4] یعنے اگرچه شما این قدر بلند پایه اید که از هاروت و ماروت هم بالاتر که برترین ملائکه صف بسته مقامات بمقام خود هستند چنانکه الله تعالی از قول ایشان حکایت کرد انا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون. همه رسیکه ما این گروه ملائکه صف بسته ایم و همه تسبیح کننده ایم و از این بیت رجوع ست بقصه هاروت و ماروت

باز این گردون سقفها مے تنیم — بر زمین آئیم و شادروان زنیم

هر دوشان گفتند ما را باک نیست — که سرشت ما ز آب و خاک نیست

عدل ورزیم و عبادت آوریم — باز هر شب سوئے گردون بر پریم

تا شویم اعجوبهٔ دور زمان — تا نهیم اندر زمین امن و امان

این قیاس حال گردون بر زمین — راست ناید فرق دارد در کمین

در بیان آنکه حال خود و مستی خود پنهان باید داشت

بشنو الفاظ حکیم پردهٔ — سر همانجا نه که باده خوردهٔ

چونکه از میخانه مستے ضال شد — تسخر و بازیچهٔ اطفال شد

مے فتد او سو بسو در هر رہے — در گل و مے خندش هر ابلهے

او چنین و کودکان اندر پیش — بیخبر از مستی و ذوق میش

خلق اطفال اند جز مست خدا — نیست بالغ جز رهیده از هوا

گفت دنیا لهو و لعب ست و شما — کودکید و راست فرماید خدا

از لعب بیرون نرفتی کودکی — بے زکات روح کے باشی زکی

چون جماع طفل دان این شهوتے — که همے رانند اینجا اے فتے

این جماع طفل چه بود بازیے — با جماع رستمے و غازیے

جنگ خلقان همچو جنگ کودکان — جمله بے معنی و بے مغز و مهان

جمله با شمشیر چوبین جنگشان — جمله در لا ینبغی آهنگشان

جملهشان گشته سواره بر نئے — کاین براق ماست یا دلدل پئے

ش مشتغل زنسخهٔ کانپوری سے ... تغلیط قول ہاروت و ماروت میکنند یعنی این ضرورت که حالت صلاح و تقوی که بالائے فلک حاصل باشد بر زمین تا کم نماند ... پرده یعنی پرده ... حکیم ... حضرت حکیم سنائی رحمة الله علیه ... گفته که پرده دار اسرار الہیه ... قول حضرت سنائی ... سابقاً این مضمون ... اهل الله ... صورت ... مضمون ... خواص ... عوام ... احوال ... خاطر خود و باعث ابتلائے عوام بمعصیت گردد ش زیرا که اطفال ... بعدم بلوغ ... ناقص ... کمال باطنی ... بالغ ... گفت ... اشاره بآیه سورهٔ عنکبوت وما هذه الحیوة الدنیا الا لهو ولعب یعنی نیست زندگانی دنیا مگر بازیچه و کار بیهوده ش چون عوام ... فطرت ... قدرت ... شهوت نفس ... مشغول ... طفل ... لذات اشیاء ... مصلحت ... استعمال این اشیاء ... استعمال قوت شهوی ... بلکه ...

حامل اند و خود ز جهل افراشته　　راکب و محمول ره پنداشته

باش تا روزے که محمولان حق　　اسپ تازان بگذرند از نه طبق

تعرج الروح الیه والملک　　من عروج الروح یهتز الفلک

همچو طفلان جمله تان دامن سوار　　گوشهٔ دامن گرفته اسپ وار

از حق ان الظن لا یغنی رسید　　مرکب ظن بر فلکها کے دوید

اغلب الظنین فی ترجیح ذا　　لا تماری الشمس فی توضیحها

آفتاب حق چو گردد مستوی　　در قیامت بر رشید و بر غوی

آنگهے بینید مرکبهاے خویش　　مرکبے سازیده اید از پاے خویش

وهم و حس و فکر و ادراکات ما　　همچو نے دان مرکب کودک هلا

علمهاے اهل دل حمالشان　　علمهاے اهل تن احمالشان

علم چون بر دل زند یارے شود　　علم چون بر تن زند بارے شود

گفت ایزد یحمل اسفاره　　بار باشد علم کان نبود ز هو

علم کان نبود ز هو بے واسطه　　آن نپاید همچو رنگ ماشطه

لیک چون این بار را نیکو کشی　　بار برگیرند و بخشندت خوشی

هین مکش بهر هوا این بار علم　　تا ببینی در درون انبار علم

تا که بر رهوار علم آئی سوار　　بعد ازان افتد ترا از دوش بار

از هواها کے رهی بے جام هو　　اے ز هو قانع شده با نام هو

از صفت وز نام چه زاید خیال　　وان خیالش هست دلال وصال

دیدهٔ دلال بے مدلول هیچ　　تا نباشد جاده نبود غول هیچ

---

١ یعنی ایشان حامل و بردارندهٔ این علوم هستند و از جهل و نادانی چنان پندارند که محمول و سوار این علوم هستند یعنی چنانکه خواهند این علوم را بکار دارند ٢ اشاره بآیه قرآنیه که در سوره سال سائل آمده تعرج الملئکة والروح الیه فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة یعنی بالا میروند فرشتگان و ارواح پاکان بسوے پروردگار در روزے که مقدار آن پنجاه هزار سال ست ٣ اشاره بآیه واقعه در سوره نجم ان الظن لا یغنی من الحق شیئا یعنی بدرستیکه گمان هیچ سود ندارد در حق و مخفی مباد که از ظن اینجا علوم ظنیه مراد ست که بنیاد آن بر دلیل صحیح قائم نباشد و در آیت همین گونه ظن مراد ست ٤ گمان غالب اند و گمانها افاده آن کنند که جهتے را ترجیح دهد نه آنکه افادهٔ طمانینت کنند پس بدعوے تحقیق علم ظن خود مقتدا بلکه آن آفتاب علم کامل که حصول بے یقین ست ٥ مقلدان علوم ظنیه در قیامت نقص و خامی علوم خود را دریابند و کف افسوس بمالند ٦ اشاره بآیه واقعه در سوره جمعه مثل الذین حملوا التوریة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی مثال آنها که مکلف بودند بر داشتن احکام توریت و آن را بعمل نیاوردند مثل خران ست که بار کتب دارند ٧ یعنی بذکر اسم و صفت او تعالی تصور وصال پیدا گردد و آن تصور رهبر وصال مے شود پیشتر فرموده که بنوشیدن جام محبت او تعالی انسان از هواے نفسانی بیزار گردد و معنی ذکر اسم مفید نفتد الکون صرفا باید که ازین مخفی نیست توهم بکنند که ذکر اسم حق بالکلیه غیر مفید باشد بلکه آن وسیله ترقی محبت ست پس آنجا مقصود نفی از قناعت بذکر بوده نه که از ذکر ٨ توضیح آن میکنند که خیال هم رهبر وصل میگردد یعنی چون دال موجود باشد وجود مدلول ضروری ست۔

هیچ نامے بے حقیقت دیدۂ ؟ | یا ز کاف و لام گل گل چیدۂ
اسم خواندی رو مسمّیٰ را بجو | مہ ببالا داں نہ اندر آب جو
گر ز نام و حرف خواہی بگذری | پاک کن خود را ز خود ہاں یکسری
ہیچو آہن ز آہنی بیرنگ شو | در ریاضت آئینۂ بے زنگ شو
خویش را صافی کن از اوصاف خود | تا بہ بینی ذات پاک صاف خود
بینی اندر دل علوم انبیا | بے کتاب و بے معید و اوستا
گفت پیغمبر کہ ہست از امتم | کہ بود ہم گوہر و ہم ہمتم
مر مرا زاں نور بینند جان شاں | کہ من ایشاں را ہمے بینم عیاں
بے صحیحین و احادیث و رواۃ | بلکہ اندر مشرب آب حیات
سرّ امسینا لکردیاً بداں | راز اصبحنا عرابیاً بخواں
سرّ امسینا و اصبحنا ترا | مے رساند جانب راہ خدا
ور مثالے خواہی از علم نہاں | قصہ گو از رومیان و چینیاں

قصہ مرے کردن رومیان با چینیاں در صنعت نقاشی

چینیاں گفتند ما نقاش تر | رومیاں گفتند ما را کرّ و فر
گفت سلطان امتحان خواہم درین | کز شما خود کیست در دعوی گزین
چینیاں گفتند خدمتہا کنیم | رومیاں گفتند بر حکمت تنیم
اہل چین و روم در بحث آمدند | رومیاں در علم واقف تر بدند
چینیاں گفتند یک خانہ بما | خاص بسپارید و یک آن شما

۱ مقصود ازین بیان توضیح مضمون سابق ست یعنی ہیچ اسم بلا مسمے نیاشد خواہ مسمے موجود خارجی باشد یا ذہنی وحاصل مصرعہ ثانیہ اینکہ محض ذکر کافی نباشد چنانکہ محض اسم گل فائدہ گل نمیدہد پس از ذکر ترقی باید کرد ۲ اگر کسے بر سد ترقی از اسم تا مسمے چگونہ میسر شود جوابش میفرمایند کہ طریق ترقی آنست کہ خود را از زنگ خودی پاک و صاف باید کرد و صفات ذمیمہ نابود گردد ۳ چنانکہ آہن از صیقل آئینہ میگردد ہمچناں از ریاضت و فنا در شما تجلی حقیقت بے زوال شود ۴ اگر آئینہ وجود خود را بصیقل ریاضت از زنگ خودی پاک سازید علوم عالیہ انبیا بر شما منعکس گردد و برائے حصول آں علوم حاجت کتاب و استاد و تکرار کنندہ نیفتد ۵ این مضمون روایت یا بعضے ست ازین حدیث کہ یکون من امتی رجال محدثون یعنی عنقریب در امت من جماعتے از ملہمان پیدا شود ۶ این نقل از سید ابو الوفا علیہ الرحمۃ منقول ست کہ از قوم کرد بود و در اوائل احوال از علم سواد ے نداشت۔ گوسفند ہا میچرانید ۔ تا وقتے کاغذ پارہ یافت از کسے پرسید برین کاغذ چہ نوشتہ اند۔ گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم ابو الوفا آنرا پاک کردہ در مکان عالی نہاد و تا صبح با دب برابرآں بایستاد حسن ادبش بدرگاہ الٰہی قبول افتاد و توفیق غیبی دستش گرفت و بمقام اسرار و معارف برسانید صباح بمنبر بر آمد و ناطق بلسان عربی شد و گفت الحمد للہ الذی امسیت کردیا و اصبحت بعونہ عربیا ۷ حاصل قصہ آنکہ چینیاں بصنعت نقاشی سرآمد روزگار بودند تا در حسن صنائع با رومیان طرح مقابلہ انداختند۔ اما رومیان جز صیقل چیزے دیگر بعمل نمے آوردند پس بوسیلہ این صنعت گوئے

بود دو خانه مقابل در بدر / آن یکی چینی ستد رومی دگر
چینیان صد رنگ از شه خواستند / پس خزینه باز کرد آن ارجمند
هر صباحی از خزینه رنگها / چینیان را راتبه بود و عطا
رومیان گفتند نی نقش و نه رنگ / در خور آید کار را جز دفع زنگ
در فرو بستند و صیقل میزدند / همچو گردون ساده و صافی شدند
از دو صد رنگی به بیرنگی رهیست / رنگ چون ابرست و بیرنگی مهیست
هر چه اندر ابر ضو بینی و تاب / آن ز اختر دان و ماه و آفتاب
چینیان چون از عمل فارغ شدند / از پی شادی دهلها میزدند
شه در آمد دید آنجا نقشها / میربود آن عقل را و فهم را
بعد از آن آمد بسوی رومیان / پرده را بالا کشیدند از میان
عکس آن تصویر و آن کردارها / زد برین صافی شده دیوارها
هر چه آنجا بود اینجا به نمود / دیده را از دیده خانه میربود
رومیان آن صوفیانند ای پسر / نی ز تکرار و کتاب و نی هنر
لیک صیقل کرده‌اند آن سینه‌ها / پاک ز آز و حرص و بخل و کینه‌ها
آن صفای آینه وصف دلست / صورت بی منتها را قابلست
صورت بی صورت بیحد غیب / ز آینهٔ دل تافت بر موسی ز جیب
گرچه این صورت نگنجد در فلک / نی بعرش و فرش و دریا و سمک
زانکه محدودست و معدودست آن / آینهٔ دل را نباشد حد بدان
عقل اینجا ساکت آید یا مضل / زانکه دل با اوست یا خود اوست دل

۱ انتقالست از رنگ به بیرنگی لقوم چینیان و رومیان بجانب رنگ و بیرنگی اصطلاحی که گذشت ۲ حاصل قصه آنکه چینیان اهل روم بر عادت خود نقش و نگار ننمودند بل محض بصیقل کردن پرداختند تا نقوش دیوار مقابل در آن منعکس شد همچنان حضرات صوفیه قلوب خود را از کدورت رذائل پاک میکنند تا علوم و معارف در آن منعکس میشود ۳ مراد از صورت علم حصولیست و سینه‌ها را ازانجهت گفتند که آن علم باعتبار واقع غیر متناهی بالفعل باشد و باعتبار حصول ذهنی یعنی لا تقف عند حد بود ۴ این بیت علت مضمون بیت بالاست ۵ چون هر جسم مرکبست و مقدار متناهی و محدود است علوم و معارف بیکران یعنی علوم را در هیچ جسمی گنجایش نیست آری در قلب گنجایش است زانکه آن جسم نیست بل از عالم امرست و از شائبه حد و ترکیب پاکست ۶ یعنی این چنین امور از حد عقل بیرونست. بلفظ دل با اوست اشاره بعین الیقین است. و بلفظ اوست دل مفهوم حق الیقین مضمرست و وجه ساکت بودن عقل آنست که در این چنین اعتبار یعنی آنکه دل با حضرت متصل است یا عین صورت است مثال حالت اولی علم حصولیست و مثال حالت ثانیه علم حضوری که عالم عین علم و معلوم است گردد

عکس هر نقشی نتابد تا ابد / جز ز دل هم با عدد هم بی عدد

تا ابد هر نو صوری کاید برو / می‌نماید بی حجابی اندرو

اهل صیقل رسته‌اند از بو و رنگ / هر دمی بینند خوبی بی درنگ

نقش و قشر علم را بگذاشتند / رایت عین الیقین افراشتند

رفت فکر و روشنائی یافتند / نحر و بحر آشنائی یافتند

مرگ کین جمله ازو در وحشتند / میکنند آن قوم بروی ریشخند

کس نیابد بر دل ایشان ظفر / بر صدف آید ضرر نی بر گهر

گرچه نحو و فقه را بگذاشتند / لیک محو و فقر را برداشتند

تا نقوش هشت جنت تافتست / لوح دلشان را پذیرا یافتست

برترند از عرش و کرسی و خلا / ساکنان مقعد صدق خدا

صد نشان دارند و محو مطلق‌اند / چه نشان بل عین دیدار حقند

پرسیدن پیغمبر صلی الله علیه وسلم مر زید را که امروز چونی و چگونه برخاستی از خواب و جواب او که اصبحت مؤمنا حقا

گفت پیغمبر صباحی زید را / کیف اصبحت ای رفیق با صفا

گفت عبدا مومنا باز اوش گفت / کو نشان از باغ ایمان گر شگفت

گفت تشنه بوده‌ام من روزها / شب نخفتستم ز عشق و سوزها

تا ز روز و شب جدا گشتم چنان / که ز اسپر بگذرد نوک سنان

که از آن سو جمله ملت یکی ست / صد هزاران سال و یک ساعت یکیست

ل ای عکس جمیع کائنات از عرش تا فرش نمی‌تابد مگر بر دل و هرگاه آئینه دل صور بی‌منتها را قابل ست باشیای دیگر چه رسد و مراد از با عدد و بی عدد غیب و شهادت ناسوت و ملکوت عرش و فرش ست و ازین جا گفته‌اند که خود دو عالم در محیط دل کم از یک شبنم ست ... چون قال الله ... اهل دل ... التفات بما سوی الله ... آئینه آن علوم ... برای آن گفته که ... نظریه ... مقصود ایشان ... واز ترک نقش و قشر ترک تقلید ... مراد ست و از افراشتن علم عین الیقین ... تشبیه روح بگوهر ... تشبیه در ... مقارن ... از نحو و فقه و غیره علوم ... بلکه مقصود آنست که ایشان ... بر قدر ضرورت ازین علوم ... عمل باحکام شریعت کافی باشد ... اشاره بمضمون این آیه سوره قمر است ان المتقین فی جنت و نهر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر یعنی پرهیزگاران در بهشتها و نهرها باشند در نشستگاه راستی نزد شهنشاه با اقتدار ... مراد از نشان ... مولانا ... از حواشی شیخ ولی محمد ... قال النبی صلی الله علیه وسلم ... الحدیث یعنی فرمود رسول الله

ای آیت ... صاحب کلید مثنوی ... الحقیقت ... ابن مالک ... این بیت تا نقوش هشت جنت تافتست لوح دل شان را پذیرا یافتست ... ابن مالک ... از مولانا منقول ست ... مراد ... تارک فی النفی ست

هست ازل را و ابد را اتحاد — عقل را ره نیست زان سو ز افتقاد

گفت ازین ره کو روایت می بیار — درخور فهم و عقول این دیار

گفت خلقان چون ببیند آسمان — من ببینم عرش را با عرشیان

هشت جنت هفت دوزخ پیش من — هست پیدا همچو بت پیش شمن

یک بیک وا میشناسم خلق را — همچو گندم من ز جو در آسیا

که بهشتی کیست و بیگانه کیست — پیش من پیدا چو مار و ماهی ست

این زمان پیدا شده بر این گروه — یَوْمَ تَبْیَضُّ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہ

پیش ازین هر چند جان پر عیب بود — در رحم بود و ز خلقان غیب بود

اَلشَّقِیُّ مَنْ شَقِیْ فِیْ بَطْنِ اُمّ — مِنْ سِمَاتِ الْجِسْمِ یُعْرَفْ حَالُہُمْ

تن چو مادر طفل جان را حامله — مرگ درد زادنست و زلزله

جمله جانهای گذشته منتظر — تا چگونه زاید این جان بطر

زنگیان گویند خود از ماست او — رومیان گویند بس زیباست او

چون بزاید در جهان جان وجود — پس نماند اختلاف بیض و سود

گر بود زنگی برندش زنگیان — روم را رومی برد هم از میان

تا نزاد او مشکلات عالم است — آنکه نازاده شناسد او کم است

او مگر یَنْظُرْ بِنُوْرِ اللّٰہ بود — کاندرون پوست او را راه بود

اصل آب نطفه اسپیدست و خوش — لیک عکس جان رومی و حبش

میدهد رنگ احسن التقویم را — تا باسفل میبرد این نیم را

یَوْمَ تَبْیَضُّ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہ — ترک و هند و شهره گردد زان گروه

این معنی اگرچه صراحةً در روایت مذکوره نیامده اما اشارةً ازین قول آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم مستفاد میشود که فرمودند که فما حقیقة ذالک یعنی حقیقت آن ازچنین اسلوب بیان کنید که مردم ادراک آن توانند کرد ۔ ازکلمه چون تعلق بالوقت مراد نیست بلکه مقابله قصور نظر مردم با صدت نگاه خود مقصود ست ۔ هشت جنت جنت خلد ۔ دار السلام ۔ دار القرار ۔ جنت عدن ۔ جنت الماوی ۔ جنت النعیم ۔ علیین ۔ فردوس و از هفت دوزخ هفت طبقات آن مراد باشد و آن اینست سقر ۔ سعیر ۔ لظی ۔ حطمه ۔ جحیم ۔ جهنم ۔ هاویه ۔ کلمه در حدیث چنین ست کانی انظر الی عرش ربی یعنی گویا که میبینم عرش پروردگار خود را و کلمه کان برائے تشبیه موضوع ست و از مطلب این قول چنین فهمیده آید که مرا باین امور غیبیه آن یقین حاصل شد که گویا بچشم خود میبینم و این را کشف را از کشف عیان ممیز فرموده اند پس این تقدیر کلمه کان مجاز از برائے تحقیق باشد نه برائے تشبیه ۔ اشاره بآیه کریمه که در سوره آل عمران ست یوم تبیض وجوه و تسود وجوه فاما الذین اسودت وجوههم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنی دران روز که سفید گردد رویها و سیاه گردد رویها پس آنانکه سیاه شود رویهای ایشان حق سبحانه از راه توبیخ بفرماید آیا کافر شدید بعد از ایمان خود پس چشیده باشید لذت عذاب بپاداش کفر خود ۔ ازین جا تا آخر سرخی مقوله مولانا ست ۔ مشار الیه این که از اهل کشف اند که زینها از جمله است یعنی آنان امروز مشاهده قیامت میکنند ۔ طبرانی در صغیر بروایت ابو هریره آورده که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده الشقی من شقی فی بطن امها والسعید من سعد فی بطن امها یعنی بدبخت کسیست (۳)

(۱) در رحم از نظر اکثر خلائق پنهان میباشد و بعد برآمدن از تن روشن میگردد مگر اهل الله که قیامت کبرئے را در یافته اند بر ایشان حال قیامت صغرئے هم عیان ست و سعادت و شقاوت هر کس را میدانند ترجمه مصرع ثانیه اینست که حال ایشان از نشانهائے جسم دانسته شود ۔ جانے را که از دنیا بعقبی انتقال کند با بچه تشبیه داده اند که از عدم بعالم (بقیه بر صفحه آینده)

فاش گردد کہ تو کاہی یا کہ کوہ ہندوئی یا ترک پیش ہر گروہ
در رحم پیدا نگردد ہند و ترک چونکہ زاید بیندش زار و سترگ
این سخن پایان ندارد بازران تا نمایم از قطار کاروان

جواب گفتن زید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم را کہ احوال خلق بر من پوشیدہ نیست و ہمہ را می شناسم

جملہ را چون روز رستاخیز من فاش می بینم عیان از مرد و زن
ہین بگویم یا فرو بندم نفس لب گزیدش مصطفی یعنی کہ بس
یا رسول اللہ بگویم سر حشر در جہان پیدا کنم امروز نشر
ہل مرا تا پردہ ہا را بر درم تا چو خورشیدے بتابد گوہرم
تا کسوف آید ز من خورشید را تا نمایم نخل را و بید را
وا نمایم روز رستاخیز را نقد را و نقد قلب آمیز را
دستہا ببریدہ اصحاب شمال وا نمایم رنگ زرد و رنگ آل
وا کشایم ہفت سوراخ نفاق در ضیائے ماہ بے خسف و محاق
وا نمایم من پلاس اشقیا بشنوانم طبل و کوس انبیا
دوزخ و جنات برزخ در میان پیش چشم کافران آرم عیان
وا نمایم حوض کوثر را بجوش کاب بر روشان زند بانگش بگوش
وانکسان کہ تشنہ گردش میدوند یک بیک را وا نمایم تا کیند
وانکسان کہ تشنہ بر گردش دوان گشتہ اند اینک ہم بنمایم من عیان

منقول از نسخہ سہارنپوری

(بقیہ حواشی صفحہ ۲۴۵)
وجود آید یعنی چنانکہ مردم قابلہ بوقت ولادت بچہ منتظر باشند کہ پسر زاید یا دختر ہمچنان ارواح آن عالم مترصد مے باشند کہ جانے کہ ازدنیا بعقبے مے آید چہ حال است سعید است یا شقی ... صفت مشابہت یعنی غافل مشتو ... شادی نمودن و فرحان شدن باشد از غفلت و این مضمون در احادیث بثبوت رسیدہ است سے جسم سوختہ سزاوار نار را بسوی دستی بدن زنگی بوصف سیاہی مشترک یافتہ ہمی را وجہ تشبیہ قرار دادند و بہ سیاہ روئی و سیہ باطنی اہل جہنم برائے ایشان قومے سیاہ فام یعنی زنگی را استعارہ کردند زیراکہ ... قوم زنگیان لازم باشد و ہمچنان برائے اہل جنت رومیان را استعارہ کردند لہ یعنی قبل از ولادت حال او برہمہ مردم مشتبہ بود لہ چنانکہ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم دربارہ مردے کہ در معرکہ جہاد داد مردی مے داد بسوء عاقبت خبر دادند و فرمودند ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر ضائع کردہ از شہرت و درد جراحات خودکشی را کشت لہ اقتباس آیتے ست کہ تمامش مع ترجمہ بیشتر گذشتہ۔

حواشی صفحہ ۲۴۶
لہ رنگ زرد کنایہ از اہل نار کہ مغموم باشند و رنگ آل یعنی سرخ کنایہ از اہل جنت کہ شادمان باشند چنانکہ حق تعالیٰ فرماید وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ و وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ترہقہا قترۃ لہ برزخ بفتح زا بمعنی چیزے کہ میان دو چیز مختلف حائل باشد خواہ بہ یکے ازین ہر دو بنا بستے دارد یا نے چنانکہ اعراف میان بہشت و دوزخ برزخ میان انسان و بہائم و نخل میان حیوانات و نباتات و لبد میان نباتات و جمادات و آن زمان را نیز برزخ گویند کہ از وقت

می بساید دوش شان بر دوش من / نعره هاشان میرسد در گوش من

اہل جنت پیش چشمم ز اختیار / درکشیده یک بیک را در کنار

دست یکدیگر زیارت میکنند / وز لبان ہم بوسہ غارت میکنند

کر شد این گوشم ز بانگ آه آه / از حنین و نعرهٔ وا حسرتاه

این اشارتهاست گویم از نغول / لیک میترسم ز آزار رسول

ہمچنین میگفت سرمست و خراب / داد پیغمبر گریبانش بتاب

گفت ہین درکش که اسپت گرم شد / عکس حق لا یستحی زد شرم شد

آینه تو جست بیرون از غلاف / آینه و میزان کجا گوید خلاف

آینه و میزان کجا بندد نفس / بهر آزار و حیای ہیچ کس

آینه و میزان محکهای سنی / گر دو صد سالش تو خدمتها کنی

کز برای من بپوشان راستی / بر فزون بنما و منما کاستی

اوت گوید ریش و سبلت بر مخند / آینه و میزان وانگه ریو و پند؟

چون خدا ما را برای آن فراخت / که بما بتوان حقیقت را شناخت

این نباشد ما چه ارزیم ای جوان / کی شویم آیین روی نیکوان

لیک درکش در بغل آئینه را / گر تجلی کرد سینا سینه را

گفت آخر ہیچ گنجد در بغل؟ / آفتاب حق و خورشید ازل

ہم بغل را ہم دغل را بر درد / نی جنون ماند به پیشش نی خرد

گفت یک اصبع چو بر چشمی نهی / بینی از خورشید عالم را تهی

یک سر انگشت پرده ماه شد / وین نشان ساتری الله شد

---

۱ چنانکه حق تعالی میفرماید که یتنازعون فیها کاسا لا لغو فیها ولا تاثیم و یلقون فیها تحیة وسلاما ۲ چنانکه حق تعالی در ذکر اہل دوزخ میفرماید و ہم یصطرخون فیها ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل ۳ آیتیست این آیه سوره احزاب ان الله لا یستحی من الحق یعنی الله تعالی از گفتن سخن حق پاس کسی ندارد ۴ یعنی چنانکه آئینه حال ہر چیز را که پیش او آید بی کم و کاست می نماید ہمچنان تو اسرار قابل اخفا را نیز بحرف بیان آورده گرفتی پس اینجا سکوت واجب ست ۵ نفس بستن اینجا یعنی ترک اظہار آمده نه بمعنی قطع صوت که در آئینه و میزان صوت و آواز متصور نیست ۶ و از لفظ بهر آزار بحوف آزار کسی مراد ست ۷ باشد که کسی سوال کند که این قصه رقیل و قال که درین قصه مذکور ست ہیچ جا مروی نیست مولانا از کجا نقل کردند جوابش آنکه این گفتگو قالی نیست بلکه حالی ست پس منقول نبودن آن در کتب حدیث مضر نیست ۸ یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمودند اگرچه اسرار و کیفیات را از ورود و تقلب باز داشتن از قدرت انسانی بیرون ست اما زبان را از اظہار آن باز داشتن داخل قدرت ست چنانکه آفتاب را از طلوع و ضوفشانی باز داشتن ممکن نیست اما چشم خود را بند نمودن ممکن ست تا احساس نور آفتاب نکند

تا بپوشاند جہاں از نقطهٔ / مہر گردد منخسف از سقطهٔ

لب ببند و غور دریائے نگر / بحر را حق کرد محکوم بشر

ہمچو چشمہ زنجبیل و سلسبیل / ہست در حکمِ بہشتی جلیل

چار جوے جنت اندر حکمِ ماست / ایں نہ زورِ ما ز فرمانِ خداست

ہر کجا خواہیم داریمش رواں / ہمچو سحر اندر مرادِ ساحراں

ہمچو ایں دو چشمۂ چشمِ رواں / ہست در حکمِ دل و فرمانِ جاں

گر بخواہد رفت سوے زہرِ مار / ور بخواہد رفت سوے اعتبار

گر بخواہد سوے محسوسات شد / ور بخواہد سوے ملبوسات شد

گر بخواہد سوے کلیات راند / ور بخواہد حبسِ جزئیات ماند

ہمچنیں ہر پنج حس چوں نایزہ / بر مرادِ امرِ دل شد جایزہ

ہر طرف کہ دل اشارت کردشاں / میرود ہر پنج حس دامن کشاں

دست و پا در امرِ دل شد مبتلا / ہمچو اندر دستِ موسیٰ آں عصا

دل بخواہد پا در آید زو برقص / یا گریزد سوے افزونی و نقص

دل بخواہد دست آید در حساب / با اصابع تا نویسد او کتاب

دست در دستِ نہانے ماندہ است / او درونِ تن را بروں بنشاندہ ست

گر بخواہد بر عدو مارے شود / ور بخواہد بر ولی یارے شود

گر بخواہد کفچہ در خوردنی / ور بخواہد ہمچو گرزِ دہ منی

دل چہ میگوید بدیشاں اے عجب / طرفہ وصلت طرفہ پنہانی سبب

دل مگر مہرِ سلیماں یافتہ است / کہ مہارِ پنج حس برتافتہ است

ملہ چوں بحر محیط با این پنہانی در تسخیر انسان ست چنانکہ حق تعالیٰ میفرماید الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہ ولتبتغوا من فضلہ پس سعی باید کرد کہ دریا قلب را نیز بحیط تسخیر آریم ۔ مثال مسخر بودن بحار و انہار برائے انسان ۔ چنانکہ حق تعالیٰ در سورہ دہر الابرار یفجرونہا تفجیرا ۔ اہل بہشت آن چشمہ را ہر جا کہ خواہند ببرند و این بیت ناظر بمضمون ہمین آیت ست ۔ پیشتر بیان فرمودند کہ قوت باصرہ تابع دل باشد درین جا ذکر اتباع سائر قواے حاسہ میفرمایند ۔ سابقا بعض اشلہ چند فرمودند کہ دل حاکم ست اعضا سے بدن و جملہ قوی محکوم او اکنون بر وسعت اختیار قلب کمال انقیاد اعضا برائے دل کہ در حکمت بالغہ حق تعالیٰ شانہ است تعجب میکنند ۔ یعنی حق تعالیٰ در دل چہ قوت ملکوتی نہادہ کہ در قوت تسخیر خاصیت خاتم سلیمانی دارد کہ موجب تسخیر جن و پری بود و حرت گر برسے شناسا نیست بلکہ افادہ زیادت تعجب مے کند ۔

پنج حسی از برون میسور او　پنج حسی از درون مأمور او
ده حس است و هفت اندام دگر　آنچه اندر گفت ناید می‌شمر
چون سلیمانی دلا در مهتری　بر پری و دیو زن انگشتری
گر درین ملکت بری باشی ز ریو　خاتم از دست تو نستاند سه دیو
بعد از آن عالم بگیرد اسم تو　دو جهان محکوم تو چون جسم تو
ور ز دستت دیو خاتم را ببرد　پادشاهی فوت شد بختت بمرد
بعد از آن یا حسرتا شد للعباد　بر شما محتوم تا یوم التناد
ور تو دیو خویشتن را منکری　چون روی آنجا تو روشن بنگری
مکر خود را گر تو انکار آوری　از ترازو و آینه کی جان بری
این سخن پایان ندارد و چون کنم　بعد ازین بر قصهٔ لقمان تنم

متهم کردن غلامان و خواجه تاشان لقمان را که میوه‌ها خورده

بود لقمان پیش خواجهٔ خویشتن　در میان بندگانش خوار تن
میفرستاد او غلامان را بباغ　تا که میوه آیدش بهر فراغ
بود لقمان در غلامان چون طفیل　پر معانی تیره صورت همچو لیل
آن غلامان میوه‌های جمع را　خوش بخوردند از نهیب طمع را
خواجه را گفتند لقمان خورد آن　خواجه بر لقمان ترش گشت و گران
چون تفحص کرد لقمان آن سبب　در عتاب خواجه‌اش بگشاد لب
گفت لقمان سیدا پیش خدا　بندهٔ خائن نباشد مرتضی

لہ پنج حس برون حواس خمسہ ظاہر ست یعنے باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ ذائقہ۔ لامسہ۔ ۲ پنج حس درون عبارت ازین پنج مشاعر باطن ست حس مشترک، خیال، وہم، حافظہ، متصرفہ۔ ۳ ہفت اندام ظاہری اینست سر۔ سینہ۔ پشت۔ ہر دو دست ہر دو پا و ہفت اندام باطن اینست دماغ۔ شش۔ دل۔ جگر۔ طحال۔ زہرہ۔ گردہ ۴ سہ دیو نام دیوے ست کہ نزد اہل قصص خاتم سلیمانی را دزدیدہ بر تخت متصرف شدہ بود یعنی اگر شما از فریب نفس برحذر باشید شیطان شما را مغلوب نتواند کرد کہ حق تعالی میفرماید اِنَّهُ لَیْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ یعنے شیطان را بر کسان کہ ایمان آوردند و بر پروردگار خود توکل میکنند غالب نتواند شد۔ ۵ تلمیح بقصۂ مشہورہ کہ دیوے خاتم سلیمان علیہ السلام را بدزدی برد و ببرکت آن بر تخت آنحضرت قابض شد و سلیمان ع از تخت و تاج محروم شدہ سہ یا نہ ماہی گیرے قیام ورزیدند قضارا آن انگشتری از دست دیو بدریا افتاد و ماہی آن را فرو برد تا ہمان ماہی بدام ماہی گیر افتاد و انگشتری از شکمش برآمدہ بدست سلیمان ع رسید تا ایشان بار دیگر بر سلطنت خود قابض شدند اما این قصہ از داستانہاے تراشیدہ یہود ست کہ اعتبار را نشاید ۶ اقتباس ازین آیت سورۂ یٰسین یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ یعنے افسوس ست بر مردم کہ نیامد نزد ایشان پیغمبرے مگر استہزا باو کردند مولانا میفرمایند کہ شما بمکر شیطان دولت ایمان را از دست دادید تا قیامت لعن افسوس خواہید محتوم یعنے تحریرے کہ مہر موقوف باشد یعنے بر شما صورت این آیت صادق و مصدق گردد ۷ اگر امروز قواے نفسانیہ خود را نہ شناسی و انکار آری بروز حشر خواہی دانست۔

امتحاں را کار فرما اے کیا — شربت آتش بدہ بہر خدا

امتحاں کن جملہ مارا اے کریم — سیرماں در دہ تو از آب حمیم

بعد ازاں مارا بصحرائے کلاں — تو سوارہ ما پیادہ بر دواں

انگہاں بنگر تو بدکردار را — صنعہائے کاشف اسرار را

گشت ساقی خواجہ از آب حمیم — مرغلاماں را و خوردند آں ز بیم

بعد ازاں میراندشاں در دشتہا — مے دویدندے میان کشتہا

قے درافتادند ایشاں از عنا — آب مے آورد زایشاں میوہ ہا

چونکہ لقماں را در آمد قے ز ناف — مے درآمد از درونش آب صاف

حکمت لقماں چو داند ایں نمود — پس چہ باشد حکمت رب الوجود

یوم تبلی السرائر کلہا — بان منکم کامن لا یشتہی

چوں سقوا ماء حمیما قطعت — جملۃ الاستار مما افظعت

نار ازاں آمد عذاب کافراں — کہ حجر را نار باشد امتحاں

ایں دل چوں سنگ را ما چند چند — پند گفتیم و نمے پذرفت پند

ریش بد را داروے بد یافت رگ — مر سر خر را سزد دندان سگ

الخبیثات الخبیثون حکمت ست — زشت را ہم زشت جفت و بابت ست

پس تو ہر جفتے کہ میخواہی بگیر — محو او باش و صفات او پذیر

پس تو ہر راہے کہ میخواہی برو — محو و ہمشکل صفات دوست شو

نور خواہی مستعد نور شو — دور خواہی خویش بین و دور شو

ور رہے خواہی ازیں سجن خرب — سرمکش از دوست و اسجد واقترب

سرکشان را بین سراسر در عذاب | سر بنه واللّٰه اعلم بالصواب
این سخن پایان ندارد خیز زید | بر براق ناطقه بر بند قید

بقیه حکایت زید با پیغمبر صلی اللّٰه علیه وسلم و جواب آں حضرت

ناطقه[1] چوں فاضح آمد عیب را | میدراند پرده های غیب را
غیر مطلوب حق آمد چند گاه | این دہل زن را بران بر بند راه
تنگ[2] کن بر وی عنان مستور به | هرکس از پندار خود مسرور به
حق[3] همی خواهد که نومیدانِ او | زین عبادت هم نگردانند رو
هم مشرف[4] در عبادتهای او | مشتغل گشته بطاعتهای او
هم بامیدی مشرف میشوند | چند روزی در رکابش میدوند
خواهد آں رحمت بتابد بر همه | بر بد و نیک از عموم مرحمه
حق[5] همیخواهد که هر میر و اسیر | با رجا و خوف باشند و حذیر
این رجا و خوف در پرده بود | تا پس این پرده پرورده بود
چوں[6] دریدی پرده کو خوف و رجا | غیب را شد کر و فری بر ملا

حکایت

بر لب جو بُرده ظنی یک فتی | که سلیمان ست ماهی گیر ما
گر وی است این از چه فرد ست و خفی | ورنه سیمای سلیمانش چیست
اندرین اندیشه می بود او دو دل | تا سلیمان گشت شاهِ مستقل

[1] ازینجا چیزے از حکمت اسے اخفائے اسرار بیان میکنند یعنی چون بعضے از اسرار نزد حکمت ربانی قابل اخفاست و افشا میکند ناطقه را آنها دلیری میکنند پس عنان زبان را کشیده دار [2] یعنی نطق خود را تنگ باز دار که اسرار مخفیه در پرده باشد و تقاضائے مصلحت همین ست که هرکس از نتائج احوال بے خبر مانده بمز عومات ماضیه و توقعات مستقبله مسرور باشد تا سلسله نظام عالم برپا بماند [3] بیان حکمت دیگر در اخفائے اسرار غیب یعنی حق همے خواهد که کسانیکه باعتبار کردن باطل مستحق قبول نیستند ایشان نیز بسبب بے خبری مشغول عبادتش باشند ورنه اگر از سوء انجام خود خبر یابند قدم براه عبادت ننهند [4] اگرکسے پرسد که هرکه اعمالش بے ثمر ست از بجا آوردن اینچنین عبادات و اعمال چه حاصل اینجا جوابش میدهند که شاید از دوام عبادت و التزام اطاعت مشرف به قبول حق شوند که چیزے کردن از هیچ نکردن اولی ست [5] حکمت سوم اینست که با تقاضائے احوال حالت بیم و رجا قائم بماند [6] بصورت انکشاف اسرار خوف و رجا باقی نماند و در ثبوت این امر این حکایت جوانے بر لب یاے آرند [7] یعنی اگر این کس سلیمان است پس بحالت تنهائی و ناشناسائی چراست اگر سلیمان نیست چرا آثار سلیمانی بر ناصیه او هویدا است

دیو رفت از ملک و تخت او گریخت | تیغ بختش خون آں شیطان بریخت
کرد در انگشت خود انگشتری | جمع آمد لشکر دیو و پری
آمدند از بہر نظارہ رجال | درمیان شان آنکہ بد صاحب خیال
چوں در انگشتش بدید انگشتری | رفت اندیشہ و گمانش یکسری
وہم آنگاہست کو پوشیدہ است | این گمان خود از پئے نادیدہ است
شد خیال غائب اندر سینہ زفت | چونکہ شد حاضر خیال او برفت
گر سمائے نور بے باریدنی ست | ہم زمین تاریے بالیدنی ست
گرچہ ہست اظہار کردن ہم کمال ۲ | مے رہاند جانہا را از خیال
یؤمنون بالغیب مے باید مرا ۱ | زاں ببستم روزن فانی سرا
لیک یک دمے صد بود ایمان بغیب | نیک دان و بگذر از تزویر و ریب
چوں شکافم آسمان را در ظہور | چوں بگویم ہل تری فیہا فطور
تا دریں ظلمت تحری میکنند | ہر کسے رو جانبے مے آورند
مدتے معکوس باشد کارہا | شحنہ را دزد آورد بر دارہا
تا کہ بس سلطان عالی ہمتے | بندۂ بندۂ خود آید مدتے
بندگی در غیب آید خوب و کش | حفظ غیب آید در استعباد خوش
کو کہ مدح شاہ گوید پیش او | تا کہ در غیبت بود او شرم رو
قلعہ دارے کز کنار مملکت | دور از سلطان و سایۂ سلطنت
پاس دارد قلعہ را از دشمنان | قلعہ نفروشد بمال بیکران
غائب از شہ در کنار ثغرہا | ہمچو حاضر او نگہدارد وفا

لہ اشارہ بہمان قصہ دیوے کہ خاتم سلیمانی را بدزدی بردہ بود کہ از مفتریات یہود ست و پیشتر بار ذکرش رفتہ
ته این سہ بیت موافق نسخہ کانپوری ست اما در نسخہ متن بحر العلوم بجائے اینہا یک بیت باین نہج درج ست
کرد در انگشت خود انگشتری رفت اندیشہ و گمانش یکسری
ته یعنی تا آنکہ چیزے پوشیدہ باشد وہم و احتمال مے ماند و ضرورت بہ تحری افتد اما چون ظاہر شد وہم نمے ماند
که خیال کہ از صورتہائے اشیا محسوس ست صورتہائے اشیائے غائبہ را فراہم کردہ مے باشد و چون آن اشیا پیش نظر آید خیال آنہا نمے ماند
ہ اگر فلک پر نور بے باران نمے ماند پس زمین بے نور ہم بے نشو و نما ماند این حکمت جدا رم در اخفائے اسرار حاصلش آنکہ پنہان کردن علوم من جانب اللہ است پنہان ظلمت جہل و نادانی ہم از مقتضیات حکمت اوست
لہ اشارہ بآیہ دوم بقرہ یعنی حق تعالی میفرماید کہ من آنچنان مومنان را دوست میدارم کہ بغیب ایمان مے آرند و از حکمت دریچہ دنیا و دریچہ اطلاع غیب بستم زیرا کہ ایمان بالغیب محمود تر است از ایمان بعیان
که ایمان بغیب برابر بہ شہود ست یعنی مکمل ایمان بغیب ست نہ ایمان بعد شہود و اولیا ہم اول بایمان غیب بمرتبہ شہود میرسند و این حکمت پنجم ست در سلسلہ حکمتہائے خفائے علم غیب
شه حق میفرماید کہ اگر من آسمان را بکشف اسرار مخفیہ بشگافم پس این قول من چگونہ راست آید کہ ہل تری الخ و این حکمت ششم ست برائے اخفائے اسرار غیب و اقتباس ست ازین آیہ سورہ ملک فارجع البصر ہل تری من فطور یعنی دوبارہ نظر کنید در افلاک آیا مے بینید ہیچ شگاف در آن
شه این حکمت ہفتم ست برائے اخفائے اسرار یعنی اختلاف مذاہب چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مے فرمایند اختلاف امتی رحمۃ اختلاف امت

۱۲ مذکور ست برائے اخفائے اسرار یعنی فضل عبادت کہ بحالت غیبوبت معبود باشد بحضور او ممکن نیست و بعد ازین این امر را بمثالے توضیح میکنند ۱۳ یعنی کجاست آن تا این کہ فرق بسیار ست میان کسے کہ دور از مدح شاہ کند و میان کسے کہ دور رساندہ مدح او کند و از قرب حاضران خجل باشد کہ اول مخرید و دوم متواضع ست ؛

پیش شه بهتر بود از دیگران | که بخدمت حاضراند و جانفشان
پس بغیبت نیم ذرّه حفظ کار | به که اندر حاضری زاں صد ہزار
طاعت و ایمان کنوں محمود شد | بعد مرگ اندر عیاں مردود شد
چونکه غیب و غائب و روپوش به | پس دہاں بربند و لب خاموش به
اے برادر دست وادار از سخن | خود خدا پیدا کند علم لدن
بس بود خورشید را رویش گواه | اَیُّ شَیءٍ اَعظَمُ الشَّاهِدُ اِلٰہٌ
نے بگویم چوں قریں شد دربیاں | ہم خدا و ہم ملک ہم عالماں
یَشہَدُ اللّٰہُ وَالمَلَکُ اہلُ العُلُوم | اِنَّہٗ لَا رَبَّ اِلَّا مَن یَدُوم
چوں گواہی داد حق که بود ملک | تا شود اندر گواہی مشترک
زانکه شعشاع و حضور آفتاب | برنتابد چشم و دلہائے خراب
چوں خفاشے کو تف خورشید را | برنتابد بگسلد امید را
پس ملائک را چو ما ہاں یار داں | جلوه گر خورشید را بر آسماں
کایں ضیا ما ز آفتابے یافتیم | چوں خلیفه بر ضعیفاں تافتیم
چوں مہ نو یا سه روزه یا که بدر | مرتبه ہر یک ملک در نور و قدر
ز اجنحه نور ثلاث او رباع | بر مراتب ہر ملک را آں شعاع
ہمچو پرہائے عقول انسیاں | که بسے فرق ست شاں اندر میاں
پس قرین ہر بشر در نیک و بد | آں ملک باشد که مانندش بود

چشم اعمش نور خور چوں برنتافت
اختر او را شمع شد تا ره بیافت

لہ ایمان در زیست دنیا مقبول ست بعد مردن بلکه در موت ہم مقبول نیست و در نزع عکس متوجه میشود و فرق میان سعید و شقی بر خاستے ۲ہ خطاب بخویش میفرمایند یعنی چون اخفائے اسرار مقتضائے حکمت ست پس حکم تماشائے این اخفا را مخفی داشتن ہم عین مصلحت ست که آنہم متعلق اسرار ست پس لب از اظہار این حکمتہا بربستن مے شاید ۳ہ علم حالی و ذوقی که عارف را ست و به شہادت الہیہ ست و ہمین وجه یقینی ست بخلاف علم قالی و استدلالی که محتاج نظر و مقدمات ست و محتمل سہو و خطا و ہمین سبب قابل وثوق نیست و مصرعه ثانیه مشیر بمضمون این آیت ست قل ای شیء اکبر شہادة قل اللّٰه شہید یعنی بپرس از ایشان که کدام چیز در شہادت بزرگتر ست بگو اللّٰه تعالیٰ ۴ہ سابقا ترغیب کرده بودند باینکه در اظہار حکمت با سکوت باید ورزید اکنون اضراب مے نمایند که چون حق تعالیٰ بفرماید شہد اللّٰه انه لا اله الا هو والملئکة واولوا العلم قائما بالقسط واو با خود اہل علم را نیز شریک شہادت بساز د پس ما را سکوت کجا واجب باشد ۵ہ یعنی اللّٰه گواہی میدہد و ہم ملائکه و اہل علم که نیست پروردگار مگر آن ذات پاک که پاینده است و اشاره ازین بیت بہمان آیت سورہ آل عمران ست که بالا گذشت یعنی شہد اللّٰه الخ ۶ہ چنانکه بقول عروف نور القمر مستفاد من نور الشمس ماه مظہر نور آفتاب ست ہمچنان ملائکه و انبیاء مظہر علوم الٰہیه ہستند ۷ہ یعنی ملائکه بزبان حال میگویند که این نور ما از فیض انوار حق ست ۸ہ مرتبه ہر یک ملائکه در نور علم و نزاہت ذات و تقدیر مراتب قرب او ست بدرگاه رب العزت ۹ہ توضیح ست بر تفاوت مراتب ملائکه که بطور جمله معترضه آورده اند یعنی انجام ہر کس بعد مردن او مناسب با انداز زیست او باشد (۱۲)

گفتن پیغمبر صلی الله علیه وسلم مر زید را که این سر را فاش تر ازین مکن

گفت پیغمبر که اصحابی نجوم ۱ — رهروان را شمع و شیطان را رجوم ۲
هر کسی را گر بُدی آن چشم و زور — کو گرفتی ز آفتاب چرخ نور
کی ستاره حاجتستی ای ذلیل — که بُدی بر نور خورشید او دلیل
هیچ ماه و اختری حاجت نبود ۳ — که بود بر آفتاب حق شهود
ماه میگوید به خاک و ابر و فی ۴ — من بشر بودم ولی یوحی الیّ
چون شما تاریک بودم از نهاد ۵ — وحی خورشیدم چنین نوری بداد
ظلمتی دارم به نسبت با شموس ۶ — نور دارم بهر ظلمات نفوس
زان ضعیفم تا تو تابی آوری — که نه مرد آفتاب انوری
همچو شهد و سرکه درهم بافتم ۷ — تا سوی رنج جگر ره یافتم
چون ز علت وارهیدی ای رهین ۸ — سرکه را بگذار می‌خور انگبین
تخت دل معمور شد پاک از هوا ۹ — بر وی الرحمن علی العرش استوی
حکم بر دل بعد ازین بی‌واسطه — حق کند چون یافت دل این رابطه
این سخن پایان ندارد زید کو — تا دهم پندش که رسوائی مجو
نیست حکمت گفتن این اسرار را — چون قیامت میرسد اظهار را

رجوع بحکایت زید رضی الله عنه

زید را اکنون نیابی کو گریخت ۱۰ — جست از صف نعال و نعل ریخت

---

۱ در حدیث آمده که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمودند اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم یعنی اصحاب من مثل ستارگانند بهر که پیروی کنید راه بیابید در حدیث وجه تشبیه میان اصحاب و نجوم نور ست اما مولانا با نور رجم را هم شامل فرمودند ۲ یعنی چنانکه بعض ستارگان که شهاب ثاقب باشند برای شیطان رجم ست همچنان صحابه کرام موجب اذیت شیطان اند چنانکه در حق عمر فاروق رضی الله عنه آمده که شیطان از ایشان می ترسید ۳ اگر کسی تاب آن داشتی که از انوار علم حق تعالی استفاده کند پس او را بنجوم و مهتدا حاجت نیفتادی که انوار ایشان شعاع همان آفتاب ست ۴ از آفتاب ذات حق و از ماه ملائکه و انبیا علیهم السلام و از اختر صحابه کرام مراد اند ۵ یعنی پیغمبر چنین میگوید و این اقتباس است ازین آیت قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ یعنی بگو جز این نیست که من بشر هستم مثل شما وحی می آید بر من ۶ مصرعه اولی بمضمون این آیت مشتمل ست ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان یعنی تو نمیدانستی که کتاب چیست و نه ایمان را میدانستی و مصرعه ثانیه ازین آیت ماخوذست و لکن جعلناه نورا نهدی به من نشاء من عبادنا و لیکن ساختیم او را نور تا هدایت کنیم باو کسی را که میخواهیم از بندگان خود ۷ یعنی پیغمبران گویند که اگرچه ما پر نور هستیم اما نور ما از پیش انوار واجب که آفتاب ہائے شئون و صفات است چه منزلت آید انوار ما برای ازالہ ظلمت مردم کافی ست ۸ پیغمبران میفرمایند که مثال توسط فیوض ما همچو سکنجبین ست چنانکه سرکه با انگبین آمیخته و از جگر یا فوده نشاند همچنان ما فیض حق را که بمعدت از دشمت لمعان او را با سرکه تشبیه توان داد باحسن کلام او مندومیت خطاب خود آمیخته

(۱۵) تحیر شد که دم نزد و ساکت ماند ست حیران تر العیاسیجن و اشد فی نیست چون بلبل تصویر که گویا شدنی نیست ۱۲

تو کہ باشی ؟ زید ہم خود را نیافت — ہیچ اختر کہ بر و خورشید تافت
نے از و نقشے بیابی نے نشان — نے کہے یابی نہ راہ کہکشان
شد حواس و نطق بے پایان ما — محو نور دانش سلطان ما
حس ہا و عقلہا شان در درون — موج در موج لدینا محضرون
چون شب آید باز وقت بار شد — انجم پنہان شدہ بر کار شد
خلق عالم جملگی بیہش شوند — پردہا بر رو کشند و بغنوند
صبح چون دم زد علم افراشت خور — ہر تنے از خوابگہ برداشت سر
بے ہشان را وا دہد حق ہوشہا — حلقہ حلقہ حلقہ ہا در گوشہا
پاکوبان دست افشان در ثنا — نازنازان ربنا احییتنا
آن جلود و آن عظام ریختہ — فارسان گشتہ غبار انگیختہ
حملہ آرند از عدم سوے وجود — در قیامت ہم شکور و ہم کنود
سر چہ مے پیچی چرا نادیدہ — در عدم ز اول نہ سر پیچیدہ
در عدم افشردہ بودی پاے خویش — کہ مرا کہ بر کند از جاے خویش
مے نہ بینی صنع ربانیت را — چون کشید او موے پیشانیت را
تا کشیدت اندرین انواع حال — کہ نبودت در گمان و در خیال
آن عدم او را ہمارہ بندہ است — کار کن دیوا سلیمان زندہ است
دیو مے سازد جفان کالجواب — زہرہ نے تا دفع گوید یا جواب
خویش را بین چون ہمی لرزی ز بیم — مر عدم را نیز لرزان بین مقیم
ور تو دست اندر مناصب میزنی — ہم ز ترس است آنکہ جانے میکنی

لہ کما قیل ؎ سالہا در جستجو لیش دست و پاے میزدیم چون نشان دیدیم خود را بے نشان کردیم عالم ۲ ہر کہ بر وآفتاب تجلی حق بتافت. آنچنان محو و نیست گردید چنانکہ پیش آفتاب فلک قمر نجم شہاب کہکشان وغیرہ جملہ محجوبات شب نابود میگردد ۳ بمناسبت محویت زید بطور انتقال حال محویت جملہ مخلوق بیان میفرمایند کہ در عالم ارواح مے بود و بعد ازان اتمام بیان بذکر عالم برزخ خواہند کرد. مراد از حواس نطق مطلق قواے مدرکہ و فاعلہ روح ست و چون اینہا از عالم امر ست کہ از حدود و مقادیر منزہ باشد پس اطلاق لفظ بے پایان کردند ۴ اقتباس از آیت سورۂ یٰسین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ہم جمیع لدینا محضرون یعنی نیست قیامت مگر آوازے کہ اسرافیل در صور دمد پس جمیع خلائق نزد ما حاضر کردہ شوند و مقصود از اقتباس اینجا مطلق حضور بدرگاہ حق ست ۵ چون بعد انقضاے حیات جسمانی شب اجل مے آید و وقت بار مشاغل دنیا در گذرد ستارگان پوشیدہ یعنی ملائکہ قبض ارواح کار خود کنند مردم بعالم دیگر روند کہ آن را عالم برزخ گویند ۶ این ذکر احوال عالم برزخ ست و آن را بحالت خواب تشبیہ دادہ اند و ہر چند کہ دریں حالت محویت تا مدہا شند بلکہ ہر روح احساس راحت و عذاب تواند کرد اما بہ نسبت افاقہ حشر تا بحدے حالت سکر طاری مے باشد و درین اشارہ ست بمضمون حدیثے کہ در ان بحق ارواح صالحین آمدہ کہ انہار اگویند نم کنومۃ العروس یعنے خواب کن چون خوابیدن عروس ۷ در مصرعہ اولی دادہ شدن ہوش و حواس بروز قیامت ایشان را از آیت قرآنیہ ماخوذ ست فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید در مصرعہ ثانیہ حلقہ بگوش شدن اینہا از ین

هرچه جز عشق خدای احسن ست — گر شکر خواریست آن جان کندن ست
چیست جان کندن سوی مرگ آمدن — دست در آب حیاتی نازدن
خلق را دو دیده در خاک ممات — صد گمان دارند در آب حیات
جهد کن تا صد گمان گردد نود — شب برو ور تو بخسپی شب رود
در شب تاریک جو آن روز را — پیش کن آن عقل ظلمت سوز را
در شب بد رنگ بس نیکی بود — آب حیوان جفت تاریکی بود
سر ز خفتن کی توان برداشتن — با چنین صد تخم غفلت کاشتن
خواب مرده لقمه مرده یار شد — خواجه خفت و دزد شب بر کار شد
تو نمی‌دانی که خصمانت کی اند — ناریان خصم وجود خاکیند
نار خصم آب و فرزندان وست — همچنانکه آب خصم جان اوست
آب آتش را کشد زیرا که او — خصم فرزندان آبست و عدو
بعد ازین این نار نار شهوت ست — کاندرو اصل گناه و زلت ست
نار بیرونی به آبی بفسرد — نار شهوت تا بدوزخ می‌برد
نار شهوت می‌نیارامد بآب — زانکه دارد طبع دوزخ در عذاب
نار شهوت را چه چاره؟ نور دین — نورکم اطفاء نار الکافرین
چه کشد این نار را؟ نور خدا — نور ابراهیم را ساز اوستا
تا ز نار نفس چون نمرود تو — وارهد این جسم همچون عود تو
۵ نار پاکان را ندارد خود زیان — کی ز خاشاکی شود دریا نهان
۶ هر که تریاک خدائی را بخورد — گر خورد زهری نگویش کو بمرد

ل انتقال است بمذمت طلب دنیا و آنچه سابقاً گفتند که طلب دنیا صعوبت جان کندن ست تائید آن میکنند
ع یعنی اهل دنیا در ظلمت دنیا چشم دوخته اند که جای قیام نیست
ت مراد از فرزندان آب مخلوق که یکی از آن انسان ست و آفرینش او از آب در کلام الله ثابت ست ثم جعل نسله من سلالة من ماء مهین
ث چنانکه آن سرور صلی الله علیه وسلم فرموده ان هذه النار انما هی عدو لکم یعنی این آتش دشمن شما ست (مشکوة)
ه اگر از نار بیرونی شر شیطان مراد باشد پس معنی آنست که شر شیطان از گفتن لاحول دفع گردد اما دفع شر نفس که مادر آتشین ست مشکل تر باشد
ی مشابه بودن آتش شهوت بنار دوزخ ازین حدیث ثابت ست حفت النار بالشهوات
ک اشاره بحدیث جز یا مومن فان نورک اطفأ ناری یعنی بگذر ای مومن چراکه نور تو نار مرا میکشد
ه چنانکه آتش نمرود نتوانست سوختن حضرت ابراهیم علیه السلام همچنان دیگر اهل الله که بصفات ابراهیمی موصوف اند بمتابعت ایشان آتش شهوات را نمی توانند کشت
ی تائید مضمون سابق ست که آتش شهوت را اهل الله غلبه نیابد استعمال اشیاء مضره و توسیع مباحات کاملین را ضرر نمیکنند

۱۱ بخورد کند رنجور را رنجور تر … وانکه معمور ست از و معمور تر

۷ گر طبیبت گوید اے رنجور زار … از عسل پرہیز کن ہین ہوش دار

۸ گر جوابش گوئی از جہل اے سقیم … کہ چرا تو میخوری بے ترس و بیم

۹ گویدت در دل حکیم نکتہ دان … کج قیاسے کردہ چون ابلہان

۱۰ آب چشمہ ہین زریزش شد زبون … آب خم ہین خود زخوردن شد نگون

۱۲ در تو علت میفروزد ہمچو نار … ہین مکن با نار ہیزم را تو یار

۱۳ زین دو آتش خانہ ات ویران شود … قالب زندہ از و بے جان شود

۱۴ در من ار نارست ہست آن ہمچو نور … نار صحت در تن افزاید سرور

۱۵ نار صحت چون فروزد در وجود … بے زبان تن بود صد گونہ سود

۱ شہوت ناری براندن کم نشد … آن بماندن کم شود بے ہیچ بد

۲ تا کہ ہیزم مے نہی بر آتشے … کے بمیرد آتش از ہیزم کشے

۳ چونکہ ہیزم باز گیری نار مرد … زانکہ تقوی آب سوے نار برد

۴ کے سیہ گردد بآتش روے خوب … کو نہد گلگونہ از تقوی القلوب

آتش افتادن در شہر در ایام عمر رضی اللہ تعالی عنہ

آتشے افتاد در عہد عمر … ہمچو چوب خشک میخورد او حجر

در فتاد اندر بنا و خانہا … تا زد اندر پر مرغ و لانہا

نیم شہر از شعلہا آتش گرفت … آب میترسید ازان و میشگفت

مشکہاے آب و سرکہ میزدند … بر سر آتش کسان ہوشمند

لہ یعنے ہر کہ طبیعت او خود مائل بانحراف باشد ہمانکس از خوردن طعام بیمار گردد اما صحیح المزاج را طعام زیان ندارد آنچنان کاملین از اشتغال ذ بمباحات ضرر نیابند سلہ ناقص را بر کامل قیاس نتوان کرد۔ اگر اینچنین راست بودے حال سبو و چشمہ یکسان بودے حالانکہ چنین نیست سلہ چون ہنوز نفس از شوائب رذائل پاک نشدہ تکمیل حاجات در امال شہوات گرداند سلہ مراد از دو آتش آتش عنصری و آتش مرض ہست از آتش عنصری خانمان بسوزد و از آتش مرض بدن مضمحل گردد سلہ علاج شہوت این نیست کہ بمقتضاے آن عمل کردہ آید چنانکہ بعض مقلدان طریقت را شیطان فریب دادہ بران دارد کہ مقتضاے شہوت را بجا آرند تا نفس سیر گردد و دست از شیطنت بدارد بلکہ این چنین عمل موجب زیادت شہوت گردد سلہ یعنے اہل تقوی را ہیچ مباحات ضرر نکند و درین بیت اشارہ است بآیہ سورہ حج ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب سلہ این حکایت بتائید مضمون این بیت آوردند کہ کے سیہ گردد بآتش روئے خوب الخ

آتش از استیزه افزودے لہب — میرسید او را مدد از صنع رب

آتش از استیزه افزون میشدے — میرسد او را مدد از بیحدے

خلق آمد جانب عمرؓ شتاب — کآتش ما مے نمیرد ہیچ ز آب

گفت آن آتش ز آیات خداست — شعلهٔ از آتش بخل شماست

آب بگذارید و نان قسمت کنید — بخل بگذارید اگر آنِ منید

خلق گفتندش که در بکشوده ایم — ما سخی و اہلِ فتوت بوده ایم

گفت نان بر رسم و عادت داده اید — از برائے حق درے نگشاده اید

بہر فخر و بہر بوش و بہر ناز — نز برائے ترس و تقویٰ و نیاز

مال تخم ست و بہر شوره منہ — تیغ را در دستِ ہر رہزن مدہ

اہلِ دین را باز دان از اہلِ کین — ہمنشینِ حق بجو با او نشین

ہر کسے بر قوم خود ایثار کرد — کاغہ پندارد که او خود کار کرد

خدو انداختن خصم بر روے امیر المومنین علی رضؓ و انداختن آنحضرت شمشیر را از دست

از علیؓ آموز اخلاص عمل — شیر حق را دان منزه از دغل

در غزا بر پہلوانے دست یافت — زود شمشیرے برآورد و شتافت

او خدو انداخت بر روے علیؓ — افتخار ہر نبیؐ و ہر ولی

او خدو انداخت بر روئے که ماه — سجده آرد پیش او در سجده گاه

افتخارِ ہر ولی و ہر صفی — کرد نارِ غیظ بر خود منطفی

له منقول از نسخهٔ کانپوری [illegible] ... [illegible] از نسخهٔ کانپوری ۱۲

در زمان انداخت شمشیر آن علی کرد او اندر غزایش کاهلی
گشت حیران آن مبارز زین عمل از نمودن عفو و رحم بی محل
گفت بر من تیغ تیز افراشتی از چه افکندی مرا بگذاشتی
آن چه دیدی بهتر از پیکار من تا شدی تو سست در اشکار من
آن چه دیدی تا چنین خشمت نشست تا چنین برقی نمود و باز جست
آن چه دیدی که مرا زان عکس دید در دل و جان شعله‌ای آمد پدید
آن چه دیدی بهتر از کون و مکان که به از جان بود و بخشیدیم جان
در شجاعت شیر ربانیستی در مروت خود که داند کیستی
در مروت ابر موسایی به تیه کامد از وی خوان و نان بی شبیه
ابرها گندم دهد کان را بجهد پخته و شیرین کند مردم چو شهد
ابر موسی پر رحمت بر گشاد پخته و شیرین بی زحمت بداد
از برای پخته خواران کرم رحمتش افراخت در عالم علم
تا چهل سال آن وظیفه و آن عطا کم نشد یک روز زان اهل رجا
تا هم ایشان از خسیسی خاستند گندنا و تره و خس خواستند
همگی گفتند با موسی ز آز بقل و قثا و عدس سیر و پیاز
زان گدارویی و حرص آن خسان منقطع شد من و سلوی ز آسمان
امت احمد که هستند از کرام هست باقی تا قیامت آن طعام
چون ابیت عند ربی فاش شد یطعم و یسقی کنایت زاش شد
هیچ بی تاویل این را در پذیر تا در آید در گلو چون شهد و شیر

سلمہ یعنی یکبارگی باز ماندن نمود از
جنگ بر من تا ترسے عظیم کردہ
درما بعد ظاہر گردد کہ باز ماندن علی
از جنگ مبنی بر اخلاص بود و منشا
اخلاص توحید باشد پس آنچہ درین
وقت علی دید آں احساس توحید
بعد و اثر آن بر حریف افتاد لہٰذا
تعجب ظاہر ساخت چنانکہ حق تعالیٰ فرماید
ادفع بالتی ھی احسن فاذا
الذی بینک و بینہ
عداوۃ کانہ ولی حمیم یعنی با حریف
خود سلوک نیکوئی کن پس آنکس
کہ میان تو و او عداوت بود چنانکہ
گردد کہ او یار دوست پر محبت است
ـــہ حق تعالیٰ در سورہ بقرہ بحق
بنی اسرائیل میفرماید وظللنا علیکم
الغمام وانزلنا علیکم المن و
السلوی وسایہ ابر انداختیم بر شما از
ابر و نازل کردیم بر شما من و سلوی
وازین ثابت میشود کہ ابر موسیٰ
بود و نزول من و سلوی را در تیہ
[illegible]

زانکه تأویلست وا داد عطا / چونکه بیند آن حقیقت را خطا
آن خطا دیدن ز ضعف عقل اوست / عقل کل مغزست و عقل جزو پوست
خویش را تأویل کن نه اخبار را / مغز را بد گوی نه گلزار را
ای علی که جمله عقل و دیده‌ای / شمه‌ای وا گو از آنچه دیده‌ای
تیغ حلمت جان ما را چاک کرد / آب علمت خاک ما را پاک کرد
باز گو دانم که این اسرار هوست / زانکه بی شمشیر کشتن کار اوست
صانع بی آلت و بی جارحه / واهب این هدیه‌های رابحه
۲ صد هزاران می چشاند روح را / که خبر نبود دل مجروح را
۱ صد هزاران روح بخشد هوش را / که خبر نبود دو چشم و گوش را
باز گو ای باز عرش خوش شکار / تا چه دیدی این زمان از کردگار
چشم تو ادراک غیب آموخته / چشمهای حاضران بر دوخته
آن یکی ماهی همی بیند عیان / وان یکی تاریک می‌بیند جهان
وان یکی سه ماه می‌بیند بهم / این سه کس بنشسته یک موضع نعم
چشم هر سه باز و گوش هر سه تیز / در تو آویزان و از من در گریز
سحر عین است این عجب لطف خفیست / بر تو نقش گرگ و بر من یوسفیست
عالم ار هجده هزارست و فزون / هر نظر را نیست این هجده زبون
راز بگشا ای علی مرتضی / ای پس سوء القضا حسن القضا
یا تو واگو آنچه عقلت یافتست / یا بگویم آنچه بر من تافتست
از تو بر من تافت چون داری نهان / می‌فشانی نور چون مه بی زبان

۱ این معنی را محمول بر مجاز کردن از عطای حق موهوم ماندن ست ولهذا محمول بر حقیقت کرده سالکی بحصول آن شدن مراد میگرداند ۲ اینجا ضعف عقل معاد مراد ست که عقل معاش خود در این چنین امور ناتوان باشد ۳ گر نه بیند بروز شپره چشم چشمهٔ آفتاب را چه گناه ۴ ای گروه اخلاق حسنه شما گشتم ۵ در بعض نسخ این کلمه بجای رابحه درج ست برین تقدیر مراد از آن بویهای معنوی است یعنی آثار [illegible] ظاهر باشد ۶ در بعض نسخ بجای این مصرع چنین درج ست که خبر نبود دهان را [illegible] مقوله مولانا ست که فرق مراتب اهل ادراک بیان میفرماید [illegible] این مصرع مع بیت سابق آنست که خلق بر سه قسم است یکی آنکه در نظر او موجود و مشهود جز حق تعالی نباشد و این موحد ست دوم آنکه در نظر او مشهود جز خلق نبود و این محجوب ست سوم آنکه هم مشاهده حق کند در مرآت خلق و هم مشاهده خلق کند در مرآة حق و هم [illegible] مرآت کند و این کس محقق ست ۷ مرا از من [illegible] با وجود آنکه چشم هر سه باز و گوش هر سه تیز ست محجوب [illegible] آنکس که محجوب [illegible] موجودات [illegible] حسن یوسف [illegible] مشاهده [illegible] [illegible]

از تو بر من تافت پنهان چون کنی — بی زبان چون ماه پرتو می زنی
لیک[1] اگر در گفت آید قرص ماه — شب روان را زودتر آرد براه
از غلط ایمن شوند و از ذهول — بانگ مه غالب شود بر بانگ غول
ماه بی گفتن چو باشد رهنما — چون بگوید شد ضیا اندر ضیا
چون[2] تو بابی آن مدینهٔ علم را — چون شعاعی آفتاب حلم را
باز باش ای باب بر جویای باب — تا رسند از تو قشور اندر لباب
باز باش ای باب رحمت تا ابد — بارگاه ما لَهُ کُفُواً اَحَد
هر هوا و ذره خود منظریست — ناگشاده کی بود کانجا دریست
تا نه بگشاید دری را دیدبان — در درون هرگز نجنبد این گمان
چون[3] گشاده شد دری حیران شود — مرغ امید و طمع پران شود
غافلی ناگه بویران گنج یافت — سوی هر ویرانه زان پس می شتافت
تا ز درویشی نیابی تو گهر — کی گهر جوئی ز درویشی دگر
سالها گر ظن دود با پای خویش — نگذرد ز اشکاف بینیهای خویش
تا نه بینی نایدت از غیب بو — غیر بینی هیچ می بینی بگو

سوال کردن آن کافر از آنحضرت که چون بر من ظفر یافتی چرا از قتل من اعراض فرمودی مرا نکشتی

پس بگفت آن نو مسلمان ولی — از سر مستی و لذت با علی
که بفرما یا امیرالمومنین — تا بجنبد جان بتن همچون جنین

[1] هرچند که محض روشنی ماه هم راه روان را برهنمائی کفایت کند لیکن اگر ماه بزبان تکلم نیز ایشان را براه راست مطلع کند چه خوشتر باشد همچنان بنور باطن شما حقیقت امر بر من منکشف گردید اما نصیب اگر بزبان مبارک نیز ارشاد بفرمایید

[2] توضیح مضمون این بیت اشاره بحدیث که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده انا مدینة العلم و علی بابها یعنی من شهر علمم و علی دروازهٔ آن شهر است ترمذی این حدیث را روایت کرده و گفته که این منکر است ابن معین این را کذب گفته و ابن جوزی بموضوعات درج نموده اما حافظ عسقلانی رد گفته که این حدیث حسن است اگرچه صحیح نیست

[3] زیرا که از اشیاء حسن و خیر چیزی پدید آید و اشتیاق بظهور رسید [illegible] اصل این بیت آنست [illegible] بباطن رسند [illegible] ترقی [illegible] لا حاصل است [illegible]

[4] از ویرانه [illegible] حضرت علی آن بیان [illegible] کفر او مبدل بایمان شد بلکه او بدولت ولایت هم فائز شد

هفت اختر هر جنین را مدّتی — میکند ای جان بنوبت خدمتی
چونکه وقت آید که جان گیرد جنین — آفتابش آن زمان گردد معین
چون جنین را نوبت تدبیر رو — از ستاره سوی خورشید آید او
این جنین در جنبش آید ز آفتاب — کآفتابش جان همی بخشد شتاب
از دگر انجم بجز نقشی نیافت — این جنین تا آفتابش بر نتافت
از کدامین ره تعلق یافت او؟ — در رحم با آفتاب خوبرو
از ره پنهان که دور از حس ماست — آفتاب چرخ را بس راههاست
آن رهی که زر بیابد قوت ازو — وان رهی که سنگ شد یاقوت ازو
آن رهی که سرخ سازد لعل را — وان رهی که برق بخشد لعل را
آن رهی که پخته سازد میوه را — وان رهی که دل دهد کالیوه را
باز گو ای باز پر افروخته — با شه و با ساعدش آموخته
باز گو ای باز عنقا گیر شاه — ای سپاه اشکن بخود نی با سپاه
امّت وحدی یکی و صد هزار — باز گو ای بنده بازت را شکار
در محل قهر این رحمت ز چیست؟ — اژدها را دست دادن کار کیست؟

جواب گفتن علی که سبب افگندن شمشیر چه بود در آن حال

گفت من تیغ از پی حق میزنم — بندهٔ حقم نه مأمور تنم
شیر حقم نیستم شیر هوا — فعل من بر دین من باشد گوا
من چو تیغم وان زننده آفتاب — ما رمیت اذ رمیت در حراب

له حرکت ... که از انکشاف اسرار ... [illegible]

رخت خود را من ز ره برداشتم / غیر حق را من عدم انگاشتم

من چو تیغم پر گهرهای وصال / زنده گردانم نه کشته در قتال

سایه‌ام من کدخدایم آفتاب / حاجبم من نیستم او را حجاب

خون نپوشد گوهر تیغ مرا / باد از جا کی برد میغ مرا

که نیم کوهم ز صبر و حلم و داد / کوه را کی در رباید تند باد

آنکه از بادی رود از جا خسی ست / زانکه باد ناموافق خود بسی ست

باد خشم و باد شهوت باد آز / برد او را که نبود اهل نماز

باد حرص و باد کینه باد آز / برد او را کو نبود اهل نیاز

باد کبر و باد عجب و باد خلم / برد او را که نبود از اهل علم

کوهم و هستی من بنیاد اوست / ور شوم چون کاه بادم باد اوست

جز بباد او نجنبد میل من / نیست جز عشق احد سرخیل من

خشم بر شاهان شه و ما را غلام / خشم را من بسته‌ام زیر لگام

تیغ حلمم گردن خشمم زدست / خشم حق بر من چو رحمت آمدست

غرق نورم گرچه سقفم شد خراب / روضه گشتم گرچه هستم بوتراب

چون درآمد علتی اندر غزا / تیغ را دیدم نهان کردن سزا

تا احب لله آید نام من / تا که ابغض لله آید کام من

تا که اعطا لله آید جود من / تا که امسک لله آید بود من

بخل من لله عطا لله و بس / جمله لله‌ام نیم من آن کس

و آنچه لله میکنم تقلید نیست / نیست تخییل و گمان جز دید نیست

---

۱ یعنے تیغ ہمارے مردم بزرگ جواہر مرصع باشد و تیغ ما یعنی ... ذنوب حق آراستہ ست و کشتن خون مردم مقصود نداریم بلکہ تبلیغ دین و اعلائے کلمۃ اللہ مراد ماست وہر کہ مرا جسم مراد ما گردد کار رسش بقتل انجامد ۲ دانہا سے خوش کہ عبارت از غدر و بدعہدی وغیرہ رذائل اخلاق ست تیغ شجاعت و شمشیر وقار ما را پے نور نتواند کرد یعنے در جنگ نیز ما را ہمرفی دشمن مائل بفعلے خلاف مروت نتواند کرد و ہوائے نفسانی از کرم و سخاوت ما را جنبش نتواند داد ۳ غضب بر پادشاہان تسلط دارد کہ ہرچہ خواہد از دست ایشان بوقوع مے آرد اما ما بر غضب متسلط ہستیم کہ پیش ما دم نزند و این مرتبہ عظمے از قوت مردی باشد کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنی شہ زور بکشتی گرفتن نباشد بلکہ شہ زور آنست کہ وقت غضب بر نفس خود غالب آید ۴ ابو تراب پدر خاک این لقب بطور کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے علی رضی اللہ عنہ از راہ محبت و شفقت اطلاق فرمودند وقتیکہ ایشان بر زمین دراز شدہ آلودہ بخاک بودند و رفع کرد و در تراب لطف مناسبت آنست از تراب گلہائے گوناگون سے پیدا ۵ تا این جا تمہید سے برائے جواب مبارز بود ازیں بعد اصل جواب شروع میشود اینجا بلفظ علت سبب تفو و التیین کردند و قریب ستی ہفتم دفتر تفصیلش خواہند فرمود ۶ دریں ابیات اشارہ است بسوئے این حدیث کہ من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ فقد استکمل الایمان یعنے ہر کسیکہ دوست دارد برضائے خدا و بکسے بغض ورزد برائے خدا و ...

ز اجتهاد و از تحرّی رسته‌ام / آستین بر دامن حق بسته‌ام

گر همی پرّم همی بینم مطار / ور همی گردم همی بینم مدار

ور کشم باری بدانم تا کجا / ماه هم و خورشید بینم پیشوا

بیش ازین با خلق گفتن روی نیست / بحر را گنجای اندر جوی نیست

پست میگویم باندازهٔ عقول / عیب نبود این بود کار رسول

از غرض حرّم گواهی حر شنو / که گواهی بندگان نرزد دو جو

در شریعت مر گواهی بنده را / نیست قدری وقت دعوی و قضا

گر هزاران بنده باشندت گواه / شرع نپذیرد گواهی شان بکاه

بندهٔ شهوت بتر نزدیک حق / از غلام و بندگان مسترق

کاین بیک لفظی شود آزاد و / وین زید شیرین و میرد سخت مُرّ

بندهٔ شهوت ندارد خود خلاص / جز بفضل ایزد و انعام خاص

در چهی افتاد کان را غور نیست / وان گناه اوست جبر و جور نیست

در چهی انداخت او خود را که من / در خور قعرش نمی‌یابم رسن

چون گناه اوست ای جان چون کنم / که ورا از قعر چه بیرون کنم

بس کنم گر این سخن افزون شود / خود جگر چه بود که خارا خون شود

این جگرها خون نشد از سختی ست / غفلت و مشغولی و بدبختی ست

خون شود روزی که خونش سود نیست / خون شو آن وقتی که خون مردود نیست

چون گواهی بندگان مقبول نیست / عدل او باشد که بنده غول نیست

گشت ارسلناک شاهد در نذر / زانکه شد از کون او حرّ ابن حر

۱ یعنی مرا در اعمال و افعال حاجت بقیاس و اندازه از خود نیست که هرچه میکنم با مر حق و بشهود او میکنم ۲ بانبساطی که مرا بحق حاصل ست ببصیرت کامله میدانم و جمله حقائق بر من منکشف ست مراد از طیران اشتغال اذکار و مجاهدات ست واز دوران دوام بر حالیکه مقصود ست ۳ مراد از بارکشی تحمل اعمال و اشتغال ست یعنی من خوب میدانم که کدام فعل بحسب وقت بمقتضای مقام مناسب‌تر ست و این بصیر بالقای ربانی دست دهد و محض سعی و کوشش در حصول آن کارگر نیفتد. اگرچه برای کسب آن ماحت باجتهاد و تقلید می‌افتد که مراد از آن عقاید صحیحه و اعمال حسنه است ۴ اشاره باین حدیث ست که کلموا الناس علی قدر عقولهم یعنی سخن بگوئید بمردم باندازهٔ عقول ایشان ۵ هرچند که برین اقوال من دلیلی قائم نیست زیراکه آن الهام ست و الهامات نیست اما چون من حرّم یعنی از خود نفس آزادم و شما گواهی مرا مسموع میباشد پس ترا باید که سخن من بشنوی و قبول کنی مصرع ثانیه مشتمل برین مسئله فقهیه ست که گواهی مملوک قبول نگردد ۶ اثبات دعوی باستدلال قطعی نمودن تخیل شعری ست ورنه این جا صورت شهادت نیست ۷ مراد از چاه آنست که استعداد باطن و صلاحیت شده هدایت او برباد گردید و این حالت از انهماک بشهوات پیدا میگردد ۸ زیراکه مواعظ یاس انگیز و حوصله شکن بجای اصلاح موجب فساد گردد ۹ اما اکثر از کفار که بشنیدن این چنین مواعظ بلکه شدید ترین از بیشها اثر نپذیرند موجبش آنکه دلها شان سخت و سیاه گشته چنانکه حق تعالی فرموده ثم قست قلوبکم من بعد ذالک فهی کالحجارة او اشد قسوة یعنی پس دلهای شما سخت گردید پس اینها چون سنگ گشت یا سخت‌تر ازان ۱۰ گریه ندامت و عذر و توبه در دنیا مفید افتد که دنیا دار العمل تا انسان از اعمال سابقه رو گردانیده باعمال حسنه گراید اما عقبی دار العمل نیست آنجا گریستن سود ندارد ۱۱ مراد از عدل عادل ست یعنی آنکس که گواهی او معتبر و مقبول باشد (۳)

(۵) و آن آنکس ست که بندهٔ شیطان نباشد ۱۲ اشاره باین آیه سورهٔ فتح انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا یعنی ای رسول فرستادیم ترا بحالیکه تو گواه هستی بر حال مردم و بشارت نجات دهی ایشان را و از عذاب آخرت بترسانی و استدلال ست ازین آیت (۶)

(۴) آنکه قبول شهادت موقوف بر حریّت ست

چونکه ختم خشم کے بندد مرا / نیست آنجا جز صفات خود مرا

اندر آ کازاد کردت لطف حق / زانکه رحمت داشت بر خشمش سبق

اندر آ اکنون که رستی از خطر / سنگ بودی کیمیا کردت گهر

رسته از کفر و خارستان او / چون گلی بشگفته در بستان او

تو منی و من تو با تو من خوشم / تو علی بودی علی را چون کشم

معصیت کردی به از هر طاعتے / آسمان پیموده در ساعتے

بس خجسته معصیت کان مرد کرد / نے زخارے بر دمد اوراق ورد

نے عمر را قصد آزار رسول / میکشیدش تا بدرگاه قبول

نے بسحر ساحران فرعون شان / میکشید و گشت دولت عون شان

گر نبودے سحر شان و آن جحود / کے کشیدے شان بفرعون عنود

کے بدیدندے عصا و معجزات / معصیت طاعت شدای قوم عصات

نا امیدی را خدا گردن زدست / چون گنه مانند طاعت آمدست

چون مبدل میکند او سیئات / عین طاعت میکند رغم وشات

زین شود مرجوم شیطان رجیم / وز حسد او بطرقد گردد دو نیم

او بکوشد تا گناهے آورد / زان گنه مارا بچاهے آورد

چون ببیند کان گنه شد طاعتے / گردد او را نا مبارک ساعتے

اندر آ من در گشادم مر ترا / تف زدی و تحفه دادم مر ترا

مر جفا گر را چنینها میدهم / پیش پائے چپ چسان سر مینهم

پس وفا گر را چه بخشم تو بدان / گنجها و ملکهاے جاودان

ف برنسخه صفات خود معنے آنست که صفت ذاتی من که رحمت ست بحالت غضب نیز غالب ماند و برنسخه صفات حق معنے آنکه صفات من بفحوائے تخلقوا باخلاق اللہ بصفات حق مناسبتے دارد پس بحکم ومن اعتماد بدانید بیاشه که حق تعالیٰ از رحمت خود ترا مصدر آنچنان فعل کرد که موجب نجات اندست من گروید که کم کسے از کفار از و ستم نجات یافته ست تا ترا بدولت ایمان مشرف گردانید مراد از بستان جماعت مقبولان حق ست که در فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ملہ عباد عبارت از ایشان ست یعنی هر که ایمان آوردن و بسلامت ماندن او بتقدیر الٰہی مقرر گشته هیچکس بہلاکش قدرت ندارد این جا مدح معصیت مقصود نیست حاشا و کلا بلکه مراد آنست که معصیتے که بر آن اسباب نجات مترتب گردد بامر الٰہی موجب خیر و برکت مے شود اگرچه بنفس خود مقتضی شر بود چه خدا شرے بر نگزید که خیرے با دران باشد یعنی سحر ایشان سبب ایمان و اسلام گردید اگر سحر با ایشان نبودے فرعون ایشانرا نخواندے و فرصت آن نیافتندے که بدیدن آیات حق بدست موسیٰ ایمان آوردندے وظلم و بدلفتی که با او ابن ملجم کرده بود در عرف کارے بخلاف رفقا کرده و شناعت داشتی بجنین دستم چنین شد یعنی من با مردم سفیه و تیغ خلق هم بمدارات پیش مے آیم

جاودانه بادشاهی بخششش / آنچه اندر وهم ناید بخششش
من چنان مردم که بر خونی خویش / نوش لطف من نشد در قهر نیش

گفتن پیغمبر صلی الله علیه وسلم بگوش رکابدار امیر المؤمنین علی رض که هر آئینه کشتن علی رضی الله عنه بدست تو خواهد بود

گفت پیغمبر بگوش چاکرم / کو برد روزے ز گردن این سرم
کرد آگه آن رسول از وحی دوست / که هلاکم عاقبت بر دست اوست
او همے گوید بکش پیشین مرا / تا نیاید از من این منکر خطا
من همے گویم چو مرگ من ز تست / با قضا من چون توانم حیله جست
او همے افتد بپیشم کاے کریم / مر مرا کن از برای حق دو نیم
تا نیاید بر من این انجام بد / تا نسوزد جان من بر جان خود
من همے گویم برو جف القلم / زان قلم بس سرنگون گردد علم
هیچ بغضے نیست در جانم ز تو / زانکه این را من نمیدانم ز تو
آلت حقی تو فاعل دست حق / چون زنم بر آلت حق طعن و دق
گفت او پس آن قصاص از بهر چیست / گفت هم از حق و آن سر خفیست
گر کند بر فعل خود او اعتراض / ز اعتراض خود بروید او ریاض
اعتراض او را رسد بر فعل خود / زانکه در قهرست و در لطف او احد
اندرین شهر حوادث میر اوست / در ممالک مالک تدبیر اوست
آلت خود را اگر او بشکند / آن شکسته گشته را نیکو کند

ملے ازین بیان بوضوح میرسد که قاتل جناب امیر المؤمنین علی رض بصحبت آن سرور صلی الله علیه وسلم مشرف شده بود اما در کتب تواریخ این امر محقق ست که قاتل آنجناب ابن ملجم بود و صحابی بودن آن بیچ جا ثابت نیست لیکن در بعض کتب تواریخ مثل روضة الصفا این قدر منقول ست که حضرت امیر در باره قاتل خود پیشگوئی فرموده اند اما این امر را خدا میداند که آنچنین خبر از آنشان مبنی بر الهام ربانی بوده چیزی از آن سرور صلی الله علیه وسلم دریافته ملے اشاره بحدیث جف القلم بما هو کائن یعنی قلم نوشت آنچه شدنی ست و خشک شد یعنی آن نوشته منسوخ نگردد ملے یعنی بتو نسبت قتل با ثر بلی قدرت کنند و آن از تو مقدر گردیده و این چنین نسبت مستدعی قصاص نباشد زیرا که این قدر فعل حق ست نه فعل تو از تو قصاص گرفتن بیجا ست اما چون آن فعل از تو صادر گردد از تو قصاص گیرند و آن فعل خودت باشد و مشو زان وقت نرسیده ملے مصرعه اولی بر سوالے و مصرعه ثانیه بر جواب آن مشتمل ست سوال آنکه چون قاتل در آن کسے مقدر مستحق گردید پس قصاص گرفتن قبل صدور قتل یا بعد در قتل یا برست لیکن او را در صورت دوم واجب القتل پندارند و در صورت اول سبب این چه باشد و حاصل جواب آنست که قصاص قبل صدور قتل خلاف حکمت ست و بعد صدور قتل مطابق حکمت زیرا که او در صورت اول منسوب باضطرار ست و در صورت دوم باختیار و همین سبب بهر دو صورت در ناگوار بودن و گوارا بودن این قتل فرقے عظیم ست که در صورت اول که بشنو مرتکب آن فعل نگردیده از آن فعل نفرت عظیم دارد و موت خود را بر ارتکاب آن ترجیح میدهد و در صورت دوم خود باختیار و اراده آن فعل را بوقوع آورده ملے یکی بودن در لطف و قهر یعنی آن دارد که او

رمزِ نَنْسَخْ آیَةً اَوْ نُنْسِہا ... نَأْتِ خَیْراً در عقب میداں مہا
ہر شریعت را کہ حق منسوخ کرد ... او گیا برد و عوض آورد ورد
شب کند منسوخ شغلِ روز را ... بیں جمادی خرد افروز را
باز شب منسوخ شد از نورِ روز ... تا جمادی سوخت زاں آتش فروز
گرچہ ظلمت آمد آں نوم و سبات ... نے دروں ظلمت ست آبِ حیات
نے دراں ظلمت خردہا تازہ شد ... سکتۂ سرمایۂ آوازہ شد
کہ ز ضدہا ضدہا آید پدید ... در سویدا روشنائی آفرید
جنگِ پیغمبر مدارِ صلح شد ... صلحِ ایں آخر زماں زاں جنگ بُد
صد ہزاراں سر برید آں دلستاں ... تا اماں یابد سرِ اہلِ جہاں
باغباں زاں میبرد شاخِ مضر ... تا بیابد نخل قامتہا و بر
میکند از باغ دانا آں حشیش ... تا نماید باغ و میوہ خرمیش
میکند دندانِ بد را آں طبیب ... تا رہد از درد و بیماری حبیب
پس زیادتہا دروں نقصہاست ... مر شہیداں را حیات اندر فناست
چوں بریدہ گشت حلقِ رزق خوار ... یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ شد خوشگوار
حلقِ حیواں چوں بریدہ شد بعدل ... حلقِ انساں رُست و افزایید فضل
حلقِ انساں چوں ببرد ہیں ببیں ... تا چہ زاید کن قیاس آں بریں
حلقِ ثالث زاید و تیمارِ او ... شربتِ حق باشد و انوارِ او
حلقِ ببریدہ خورد شربت ولے ... حلقی از لا رستہ مردہ در بلے
بس کن اے دوں ہمت کوتہ بناں ... تا کے باشد حیاتِ جانت ناں

---

۱ اشارہ بآیۂ سورۂ بقرہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نأت بخیر منہا کہ ترجمہ آں در سابق گذشت و مقصود ازیں اشارہ آنکہ حق تعالیٰ ایں شکستن و محو کردن چیزے بہتر ازاں بوجود مے آرد ۲ یعنی در نسخ شرائع ارتقائے نوعِ انسان مضمر ست ۳ ایں مثال از امور تکوینیہ ست یعنی در شب مردم ذوی العقول چوں جمادی عزیزی روح بخواب مے باشند ۴ یعنی در تاریکی شب برائے اہلِ عبادت و ذکرِ حق انوارِ معرفت مضمر ست ۵ ماندگی روز و آرامِ شب زائل میگردد ۶ ازینجا مقولۂ مولانا شروع میشود آنچہ سابقاً فرمودند کہ حق تعالیٰ بادشکستن چیزہا ظلمتہا باشد در مصرعِ اولی تعلیل آنست و در مصرعِ ثانیہ مثالے ازاں قبیل ست یعنی سویدائے قلب نقطۂ سیاہ ست مطلعِ نور میگردد یا آنکہ سیاہی و نور ضد یکدیگر اند ۷ مثالے دیگر ست برائے ایں معنی کہ وجود چیزے بسببِ عدمِ ضدِ خود میگردد یعنی جنگِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم موجبِ امنِ عالم گردید با آنکہ جنگ و امن ضد یکدیگر باشند ۸ کلمۂ صد ہزاراں بطور مبالغہ آمدہ ورنہ در غزواتِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم چند صد کس از کفار بقتل رسیدہ و آنہم بحالتِ اضطرار کہ ذاتِ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ست ۹ مثالِ سوم برائے ایں مضمون کہ قتلِ اشرار موجبِ امنِ عالم میگردد ۱۰ ایں مثالِ چہارم ست در لفظ طبیب ازیں نکتہ مضمر ست کہ معالج با تجویزِ اذیت برائے محبوب خود ہم روا میدارد زیرا کہ دراں اذیت شفا ست او مضمر ست ۱۱ نتیجہ ست از بیانِ بالا کہ ازاں ترکیب تعلیمِ ریاضت و تقلیلِ شہوات مقصود ست ۱۲ اشارہ بآیۂ سورۂ آلِ عمران کہ در حقِ شہدا آمدہ و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ یعنی ...

زان نداری میوه مانند بید
کابرو بردی پی نان سپید

گر ندارد صبر زین نان جان حس
کیمیا را گیر و زر گردان تو مس

جامه شوئی کرد خواهی ای فلان
رو مگردان از محله گازران

گرچه نان بشکست مر روزه ترا
در شکسته بند پیچ و بر تر آ

چون شکسته بند آمد دست او
پس رفو باشد یقین اشکست او

گر تو ازا بشکنی گوید بیا
تو درستش کن نداری دست و پا

پس شکستن حق او باشد که او
مر شکسته گشته را داند رفو

آنکه داند دوخت او داند درید
هرچه او بفروخت نیکوتر خرید

خانه را کند و چو جنت ساخت او
پست کرد و بر فلک افراخت او

خانه را ویران کند زیر و زبر
پس بیکساعت کند معمورتر

گر یکی سر را ببرد از بدن
صد هزاران سر بر آرد در زمن

گر نفرمودی قصاصی بر جنات
یا نگفتی فی القصاص آمد حیات

خود کرا زهره بدی تا او ز خود
بر اسیر حکم حق تیغی زند

زانکه داند هر که چشمش را گشود
کان کشنده سخره تقدیر بود

هر کرا آن حکم بر سر آمدی
بر سر فرزند هم تیغی زدی

تو بترس و طعنه کم زن بر بدان
پیش دام حکم عجز خود بدان

پیش حکم حق بنه گردن بجان
تسخر و طعنه مزن بر گمرهان

سلہ سابقاً ترغیب باخشت و مجاہدہ فرمودہ از پنجا صورت آن کہ سہل و نتیجہ خیریت بیان میکنند حاصلش آنکہ اتباع مرشد کامل کنید کہ اعتماد برائے خود نباید کرد سلہ مرشد کامل آنست کہ مرید را استواری تعلق باللہ آموزد و کیمیا اگر ذات جسمانیہ سوم تقوائے ترا شکست رجوع باین چنین پیر کن تا این شکستگی ترا درست کند سلہ یعنی اگر بکسر شہوت و دیگر قوائے نفسانیہ امر کند ایشان نتیجہ اصلاح باشد سلہ اگر تو خود اصلاح خویشتن کردن خواہی آن پیر ترا ازین امر باز دارد و بگوید پیش من بیا کہ این کار من ست سلہ مرشد از قطع لذات نفسانیہ کہ بقطع سر ازان تعبیر کردہ لذات روحانیہ بیکران بظہور آرد سلہ تمہ قول حضرت علی رضی اللہ عنہ ست و در مصرعش بیہ اشارہ است بآیہ سورہ بقرہ ولکم فی القصاص حیوٰة یا اولی الالباب یعنی اے اہل دانش برائے شما در قصاص زندگی ست سلہ چوں ارتکاب قتل نوشتہ تقدیر بود پس ازین جہت قاتل را اسیر حکم حق گفتہ سلہ ہر کرا قاتل بودن مقدر گشت او از قتل فرزند خود ہم نمی گذرد و عقیدت پدری مانع این قتل نگردد چنانکہ در عہد ملک و سلطنت [illegible]

۱؎ تعجب کردن آدم علیه السلام از فعل ابلیس و عذر آوردن و توبه کردن

روزی آدم بر بلیسی کو شقی است | از حقارت وز زیافت بنگریست
خویش بینی کرد و آمد خود گزین | خنده زد بر کار ابلیس لعین
بانگ بر زد غیرت حق کای صفی | تو نمی‌دانی ز اسرار خفی
۳؎ پوستین را باژگونه گر کند | کوه را از بیخ و از بن بر کند
پردهٔ صد آدم آندم بر درم | صد بلیس نو مسلمان آورم
گفت آدم توبه کردم زین نظر | این چنین گستاخ نندیشم دگر
یا رب این جرأت ز بنده عفو کن | توبه کردم می نگیرم زین سخن
۴؎ یا غیاث المستغیثین اهدنا | لا افتخار بالعلوم والغنا
۵؎ لا تزغ قلبا هدیت بالکرم | واصرف السوء الذی خط القلم
بگذران از جان ما سوء القضا | وامبر ما را ز اخوان الصفا
۶؎ ای خدا ای فضل تو حاجت روا | با تو یاد هیچکس نبود روا
تلخ تر از فرقت تو هیچ نیست | بی پناهت غیر پیچاپیچ نیست
۷؎ رخت ما هم رخت ما را راهزن | جسم ما مر جان ما را جامه کن
۸؎ دست ما چون پای ما را می‌خورد | بی امان تو کسی جان کی برد
۹؎ ور برد جان زین خطرهای عظیم | برده باشد مایهٔ ادبار و بیم
۱۰؎ زانکه جان چون واصل جانان نبود | تا ابد با خویش کورست و کبود
۱۱؎ چون تو ندهی راه جان خود برده گیر | جان که بی تو زنده باشد مرده گیر

۱؎ این حکایت مربوط است بمضمون بیت ۵ پیش دام حکم عجز خود ببین الخ ۲؎ چون حضرت آدم علیه السلام معصوم اند زیرا که انبیا معصوم باشند لیس اینجا حقیقت تحقیر و تعجب مراد نتوان گرفت بلکه اینچ فعلی شاید با این عجب صدور یافته باشد که بران فعل از حق تعالی تنبیهی رسید ۳؎ یعنی استعداد اخلاقی شر که در اشیا پیدا و چیز محمل است آنرا با هیچ ظاهر میگرداند [illegible] امکان خیر را که در اشرار [illegible] میباشد با هیچ ظاهر سازم ۴؎ ای فریاد رس فریاد کنندگان ما را هدایت بده ما را [illegible] علوم و اموال خود فخری نیست ۵؎ دل ما را که تو بفضل خود هدایت فرمودی آنرا مائل بکجی مکن و ببدی [illegible] باز گردان [illegible] مصرعه اول مشتمل مضمون آیه ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا است و مصرعه دوم موافق مضمون آیه یمحوا الله ما یشاء و یثبت و عنده ام الکتاب است ۶؎ مراد از اخوان الصفا اهل الله که محبت ایشان خالص لوجه الله و پاک از اغراض باشد ۷؎ این بیت از نسخه [illegible] العلوم نقل کردیم و در نسخه [illegible] نیست و [illegible] هم گذشته [illegible] که جای [illegible] این بیت [illegible] ۸؎ [illegible] رخت معنوی ما را رهزنی میکند یعنی [illegible] بدار لذات و شهوات [illegible] و مراد از جامه کن [illegible] است ۹؎ یعنی عمل [illegible] قوت سلوک طریق الی الله ضایع میکند ۱۰؎ اگر کسی بلا امان تو جان ازین خطرات [illegible] مرفوع [illegible] زیرا [illegible] یافتن جان [illegible] است ۱۱؎ زیرا که چون جان را صحبت حق میسر نباشد تا ابد [illegible] ۱۲؎ یعنی ای خدا چون تو آن جان را راه نمی‌دهی [illegible]

گر تو طعنه می‌زنی بر بندگان — مر ترا آن می‌رسد ای کامران

ور تو ماه و مهر را گویی خفا — ور تو قدّ سرو را گویی دوتا

ور تو چرخ و عرش را گویی حقیر — ور تو کان و بحر را گویی فقیر

آن به نسبت با کمال تو رواست — ملک و اقبال و غناها مر تراست

که تو پاکی از خطر وز نیستی — نیستان را موجد و مغنیستی

آنکه رویانید تاند سوختن — وانکه بدریدست داند دوختن

می‌بسوزد هر خزان مر باغ را — باز رویاند گل صبّاغ را

کای بسوزیده برون آ تازه شو — بار دیگر خوب و خوش آوازه شو

چشم نرگس کور شد بازش بساخت — حلق نی ببرید و بازاو را نواخت

ما چو مصنوعیم و صانع نیستیم — جز زبون و جز که قانع نیستیم

ما همه نفسی و نفسی میزنیم — گر نخواهی ما همه اهریمنیم

زان ز آهرمن رهیدستیم ما — که خریدی جان ما را از عمی

تو عصاکش هر کرا که زندگیست — بی عصا و بی عصاکش کور چیست

غیر تو هر چه خوش ست و ناخوش ست — آدمی سوزست و عین آتش ست

هر کرا آتش پناه و پشت شد — هم مجوسی گشت و هم زردشت شد

کل شیء ما خلا الله باطل — انّ فضل الله غیمٌ هاطل

بقیهٔ قصهٔ امیر المؤمنین علی و مسامحت و اغماض او با خونی و رکابدار خویش

---

۱ تمهید مناجات آدم علیه السلام ست و درین یاد نیح این قول مقصد کرحق تعالی در کلام خود اهل معصیت را تحقیر فرموده پس این کار برای بندگان مر الممنوع شده پس بگویند که ای خدا ترا زیباست کر اگر تو طعن بر بندگان کنی ۲ تو با کمال خود حق آن داری که برنا قصان حرف گیری و آن صحیح باشد نه که معاذ الله کذب ۳ پس درپیش این چنین کامل الذات و جامع الصفات ماه و مهر و چرخ و عرش را چه منزلت باشد ۴ این تفریع ست بر موجود بودن حق ۵ این نتیجه تقریر بالاست یعنی مصنوع را بر مصنوع دیگر حرف گرفتن نمی زیبد آری صانع را شاید چنین سخن تواند کرد ۶ ایهام از سلسلهٔ مناجات یعنی با وجود از نهایت احتیاج فریاد نفسی نفسی میکنیم مصرع ثانیه مشتمل بر مضمون این آیت ست ولولا فضل الله علیکم ورحمته لاتبعتم الشیطان یعنی اگر بر شما فضل خدا و کرم او نبودی البته کار شما با تباع شیطان کشیدی ۷ مجوسی آتش پرست زردشت پیشوای آتش پرستان بود یعنی هر که غیر الله را قبلهٔ توجه خود سازد او ضال و مضل خواهد گشت ۸ چیزی که غیر الله باشد باطل ست البته فضل خدا ابر بارنده ست و مصرع اولی قول لبید ست که آنرا جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم تصدیق فرموده گفته اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا الله باطل باید دانست که درین قول اگر از غیر الله موجودات یعنی ماسوا مراد گرفته شود پس باطل بمعنی فانی باشد اگر ما جب عن الله مقصود ست پس باطل بمعنی غیر نافع بوده

باز رو سوی علیؓ و خونیش | وان کرم با خونی و افزونیش
گفت دشمن را همی بینم بچشم | روز و شب بر وی ندارم هیچ خشم
زانکه[۱] مرگم همچو جان خوش آمدست | مرگ من در بعث چنگ اندر زدست
مرگ[۲] بی مرگی بود ما را حلال | برگ بی برگی بود ما را نوال
برگ[۳] بی برگی ترا چون برگ شد | جان باقی یافتی و مرگ شد
آنچه[۴] خوف دیگران آن امن تست | بط قوی در بحر و مرغ خانه سست
ظاهرش مرگ و بباطن زندگی | ظاهرش ابتر نهان پایندگی
از[۵] رحم زادن جنین را رفتن ست | در جهان او را ز نو بشکفتن ست
آنکه[۶] مردن پیش جانش تهلکه است | نهی لا تلقوا بگیرد او بدست ۲
چون[۷] مرا سوی اجل عشق و هواست | نهی لا تلقوا بایدیکم مراست ۱
آنچه[۸] مردن پیش او شد فتح باب | سارعوا آمد مر او را در خطاب
زانکه نهی از دانهٔ شیرین بود | تلخ را خود نهی حاجت کی شود
دانه کش تلخ باشد مغز و پوست | تلخی و مکروهیش خود نهی اوست
دانهٔ مردن مرا شیرین شدست | بل[۹] هم احیاء پی من آمدست
اقتلونی یا ثقاتی لائما | ان فی قتلی حیاتی دائما
ان[۱۰] فی موتی حیاتی یا فتی | کم افارق موطنی حتی متی
فرقتی[۱۱] لو لم تکن فی ذا السکون | لم یقل انا الیه راجعون
راجع آن باشد که باز آید بشهر | سوی وحدت آید از تفریق دهر
این سخن پایان ندارد ای کرم | چون شنید این سر ز سید گشت خم

---

[۱] یعنے چون مرگ موجب حیات ابدی ست پس ما مرگ را دوست میداریم [۲] یعنے بقول ای سوتوا قبل ان تموتوا ما لغزاے ہستی خود موت اختیاری را اختیار نموده ایم [۳] این مقوله مولانا ست برای تقریر مضمون سابق یعنے چون از فنا بقاے سرمدی حاصل گردد این چنین موت موجب نقصان نیست [۴] چنانکه در حدیث آمده مستریح او مستراح منه یعنے میرنده را راحت یابد یا دیگران از و راحت یابند [۵] چنانکه برآمدن جنین از رحم مادر در عالم دنیا آمدن ست همچنان رحلت کسے از جهان گذران عالم حاضر شدن ست که مقام راحت و سرور ست [۶] هرکه موت را خود مبغوض میدارد نهی از هلاک برای او نیست که نهی از آن چیز باشد که نفس راغب آن باشد ما نفس را موت خود گران ست اشاره بآیت سوره بقره و لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة یعنے میفگنید خود را خود در هلاک [۷] نهی از موت برای ما ست که شائق آن هستیم و میدرخشیم براه اجل اطاریم تا وصل آن یار بهجور دست دهد [۸] اشاره بآیه سارعوا الی مغفرة من ربکم عرضها السموات والارض یعنے زود بروید بجانب مغفرت که از پروردگار شما ست و وسعت آن را بر آسمانها و زمین ست حاصل این مقام و تفصیلش آنکه در قرآن مجید صیغهٔ نهی لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة و صیغهٔ امر سارعوا الی مغفرة هردو آمده پس مولانا تطبیق آن هردو باین طرز میفرمایند که مناط نهی موافق مرضی بودن منهی عنه است و تهلکه و موت در حق غیر عاشق حق تلخ و ملالت خیز ست پس او را حاجت نهی از موت نیست بلکه تلخی او خود نهی ست و این نهی درحقیقت در حق عاشقان حق ست چرا که او شما را موت شیرین شده است و امر سارعوا در حق کاملان و فا فلان ست و عاشقان را شیرینی موت خود امر ست حاجت امر دیگر نیست لاکن بکمیت فعلیه نکبت ورم

---

[۱۰] در قتل من حیات منا به من ست این بیت ماخوذ ست از قول حضرت منصور حلاج اقتلونی یا ثقاتی ان فی قتلی حیاتی [۱۱] یعنے جدائی من از اصل من زیست من ست و من از وطن اصل خود تا کے دور باشم [۱۲] اگر جدائی قیام من وقت از وطن نباشد پس حق تعالی در قرآن باین کلمات تلقین نمیکرد که انا الیه راجعون ٭

افتادن رکابدار درپای امیرالمومنین علی رضی الله عنه که ای امیر مرا بکش و ازین بلیه برهان

آمد و در خاک پیشم او فتاد | دمبدم در پای من سر مینهاد
(منقول از نسخهٔ کانپوری)
باز آمد کای علی زودم بکش | تا نبینم آن دم و وقت ترش
من حلالت میکنم خونم بریز | تا نبیند چشم من آن رستخیز
گفتم ار هر ذرهٔ خونی شود | خنجر اندر کف بقصد تو بود
یک سر مو از تو نتواند برید | چون قلم بر تو چنین خطی کشید
لیک بیغم شو شفیع تو منم | خواجهٔ روحم نه مملوک تنم
پیش من این تن ندارد قیمتی | بی تن خویشم فتی ابن الفتی
خنجر و شمشیر شد ریحان من | مرگ من شد بزم و نرگسدان من
آنکه او تن را بدینسان پی کند | حرص میری و خلافت کی کند
زان بظاهر کوشد اندر جاه و حکم | تا امیران را نماید راه و حکم
تا بیاراید بهر تن جامهٔ | تا نویسد او بهرکس نامهٔ
تا امیری را دهد جانی دگر | تا دهد نخل خلافت را ثمر (برائے قواعد حکومت)
میری او بینی اندر آن جهان | فکرت پنهانیت گردد عیان (فاسده)
هان گمان بد مبر ای ذولباب | باخود آ والله اعلم بالصواب

بیان آنکه فتح طلبیدن پیغمبر صلی الله علیه وسلم (مکه)

ـله چون قلم قدرت در حق تو تحریر کرد که ترا قتل بدست من نیست وقوع این سانحه ممکن نیست که کسی بقتل تو قادر باشد ـ۲ اینجا ثابت شد که خوارج وغیره اهل بدعت کافر نیستند زیرا که شفاعت برای کافر نیامد ـ۳ اظهار فتوت آباء و اجداد ایشانست بهذا قتل و شی عت برا ایشانست نه بلحاظ ایمان و اسلام که ایشان مشرک و جاهل بودند ـ۴ این ترجمه قول حضرت علی است السیف والخنجر ریحاننا افّ علی النرجس والآس ـ شرابنا من دم اعدائنا ـ وکاسنا جمجمة الراس یعنی تیغ و خنجر ریحان من است نرگس آس و گلی نه اند و شراب ما از خون دشمن است و جام ما کاسهٔ سر است ـ۵ پی کردن یعنی بریدن رگ پا در ساق و درین بیت رد رافضی و خوارج است که اول الذکر علی را باتفاق و آخر الذکر بلا استحقاق مدعی خلافت و امارت میدانند ـ۶ از طلب بودن علم خدا اشاره است که ایشان حریص دولت امارت نبودند زیرا که حق تعالی ایشان را در کلام خود ستوده است و حریص دنیا مستحق ستایش حق نیست ـ۷ بعد این بیان بذکر حضرت علی است که ایشان را حرص دولت و خلافت و امارت نبود چنانکه غزوات آنحضرت صلی الله علیه وسلم مبنی بر کشورکشائی و فتح ممالک نبوده

در مکہ و غیرہا جہت دوستی ملک دنیا نبود چوں کہ فرمودہ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب

جہد پیغمبر بہ فتح مکہ ہم — کے بود در حب دنیا متہم

آنکہ او از مخزن ہفت آسمان — چشم دل بربست روز امتحان

از پے نظارۂ او حور و جان — پر شدہ آفاق ہر ہفت آسمان

قدسیاں افتادہ بر خاک رہش — صد چو یوسف او فتادہ در چہش

خویشتن آراستہ از بہر او — خود ورا پروائے غیر دوست کو

آنچناں پر گشتہ از اجلال حق — کاندرو ہم رہ نیابد آل حق

لا یسع فینا نبی مرسل — والملک والروح ایضا فاعقلو

گفت ما زاغیم ہمچوں زاغ نے — مست صباغیم مست باغ نے

چونکہ مخزنہائے افلاک و عقول — چوں خسے آمد بر چشم رسول

پس چہ باشد مکہ و شام و عراق — کہ نماید او نبرد و اشتیاق

آں گماں بروے ضمیر بد کند — کو قیاس از جہل و حرص خود کند

آبگینہ زرد چوں سازی نقاب — زرد بینی جملہ نور آفتاب

بشکن آں شیشہ کبود و زرد را — تا شناسی گرد را و مرد را

گرد فارس گرد سر افراشتہ — گرد را تو مرد حق پنداشتہ

گرد دید ابلیس گفت ایں فرع طین — چوں فزاید بر من آتش جبین

تا تو مے بینی عزیزاں را بشر — دانکہ میراث بلیس ست آں نظر

---

۱ یعنی آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ در معراج بنظارۂ جمال و کمال حضرت حق عز مجدہٗ از تماشائے ہفت افلاک چشم بربست ۲ یعنی ملائک منتظر آمدہ و انبیاء مشتاق دیدار آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم بودند لیکن آنحضرت مشغول بمشاہدۂ ذات حق بودند کہ سنگے از اہل اللہ و اولیاء این درجہ را نیابد [illegible] بلکہ نزد اکثر اہل [illegible] ۳ اولیاء اللہ را جائے ست [illegible] آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یعنی مرا با خدا وقتے ست کہ نمی گنجد در و مابین ملک مقرب نہ نبی مرسل ملا علی قاری این حدیث را در کتاب موضوعات ذکر کردہ و گفتہ این حدیث را صوفیہ ذکر میکنند ۴ مصداق ما زاغ البصر و ما طغی ایم و چوں زاغ ملتفت بسوئے دنیا نیستیم ۵ کما قیل المرء یقیس علی نفسہ یعنی آدمی بر کسے برخود قیاس میکند ۶ مثال ست نفس و نظر منافق [illegible] ۷ آں [illegible] ۸ [illegible] ۹ [illegible] ابلیس [illegible] ۱۰ [illegible] اولیاء اللہ [illegible] مراتب فضل ایشاں را [illegible] ست [illegible] شیطان [illegible]

گر نه فرزند بلیسی ای عنید / پس بتو میراث آن سگ چون رسید
من نیم سگ شیر حقم حق پرست / شیر حق آنست کز صورت برست
شیر دنیا جوید اشکارے و برگ / شیر مولی جوید آزادی و مرگ
چونکه اندر مرگ بیند صد وجود / همچو پروانه بسوزاند وجود
شد هوای مرگ طوق صادقان / که جهودان را بد این دم امتحان
در نبی فرمود کاے قوم یهود / صادقان را مرگ باشد گنج و سود
همچنان که آرزوے سود هست / آرزوے مرگ بردن زان به است
اے جهودان بهر ناموس کسان / بگذرانید این تمنا بر زبان
یک جهودی آنقدر زهره نداشت / چون محمد این علم را بر فراشت
گفت اگر رانند این را بر زبان / یک یهودے خود نماند در جهان
پس یهودان مال بردند و خراج / که مکن رسوا تو ما را اے سراج
جزیه بپذرفتند مے بودند شاد / همچنان والله اعلم بالرشاد
این سخن را نیست پایانے پدید / دست با من ده چو چشمت دوست دید
اندر آور گلستان از مزبله / چونکه در ظلمت بدیدی مشعله
بے توقف زود تر در نه قدم / زین چه بیرون شو سوی باغ ارم
هم نبردش گفت از بهر خدا / شرح کن این را و بید برهم هلا

گفتن امیر المومنین رض با قرین خود که سبب کشتن تو چه بود و مسلمان شدن او بدست حضرت

له یعنی کمالات اهل الله بنسبت معنوی فرزند ابلیس ست ابلیس انکار کمالات آدم کرد و این کس انکار کمالات اهل الله از وی وراثت یافته است ۲ه مقصود است بقصد این مقوله علی رض ست ۳ه فضیلت موت در احادیث رسول صلی الله علیه وسلم آمده چنانکه فرموده من احب لقاء الله احب الله لقاءه یعنی هر که ملاقات خدا را دوست دارد خدا ملاقات او را دوست دارد و فرموده الموت تحفة المومن یعنی موت تحفه مومن ست ۴ه چون حصول بقاے ابدی و مشاهده جمال سرمدی موقوف بر موت ست پس پروانه وار بسوے آن میرود ۵ه مقوله مولانا ست بر تقریر محبوبیت موت یعنی آرزوے رفتن بعالم بالا صادقان اهل الله را وظیفه شبانروزی ست اما براے یهود این امر امتحان صداقت بود ۶ه اشاره است بآیه واقعه در سوره جمعه قل یا ایها الذین هادوا ان زعمتم انکم اولیاء لله من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین یعنی اے یهود اگر گمان دارید که شما دوستان خداوند هستید نه دیگران پس آرزوے موت کنید اگر راست میگوئید ۷ه کذا جاء فی الحدیث ۸ه مقوله حضرت علی رض ست یعنی مضمون قصه او تمامی پایان نیست ۹ه یعنی آن ماجرا بگو بدین سبب این امر من تو را سرنا تا بگوید که سبب عفو از من چه بود

گفت امیرالمومنین با آن جوان
که بهنگام نبرد ای پهلوان

چون خدو انداختی بر روی من
نفس جنبید و تبه شد خوی من

نیم بهر حق شد و نیمی هوا
شرکت اندر کار حق نبود روا

تو نگاریدهٔ کف مولیستی
آن حقی کردهٔ من نیستی

نقش حق را هم بامر حق شکن
بر زجاجهٔ دوست سنگ دوست زن

گبر این بشنید و نوری شد پدید
در دل او تا که زناری برید

گفت من تخم جفا میکاشتم
من ترا نوعی دگر پنداشتم

تو ترازوی احد خو بوده
بل زبانهٔ هر ترازو بوده

تو تبار و اصل خویشم بوده
تو فروغ شمع کیشم بوده

من غلام آن چراغ چشم جو
که چراغت روشنی پذرفت ازو

من غلام موج آن دریای نور
که چنین گوهر بر آرد در ظهور

عرضه کن بر من شهادت را که من
مر ترا دیدم سرافراز زمن

قرب پنجه کس ز خویش و قوم او
عاشقانه سوی دین کردند رو

او به تیغ حلم چندین حلق را
واخرید از تیغ چندین خلق را

تیغ حلم از تیغ آهن تیزتر
بل ز صد لشکر ظفر انگیزتر

خاتمهٔ دفتر اول مثنوی

ای دریغا لقمهٔ دو خورده شد
جوشش فکرت از آن افسرده شد

گندمی خورشید آدم را کسوف
چون ذنب شعشاع بدری را خسوف

---

۱ تو مخلوق حق و مملوک او هستی پس من در تو تصرف کردن کجا توانم ۲ یعنی تصرف در مملوک حق باذن حق باید کرد و مصنوع او را جز بامر او نباید شکست ۳ بعد از این دفتر درین خاتمه ذکر از توقف سلسلهٔ تحریر مثنوی میفرماید و سببش چنین بیان میکنند که چندی از قصص و حکایات که در ضمن عبارات سلوک و طریقت آورده بودند [illegible] قلوب ایشان از اصل مطالب باز ماند [illegible] [illegible] [illegible] حکایات است [illegible] [illegible] [illegible] باشد که حضرت آدم را هم خوردن گندم از بهشت بیرون کرد ۴ چنانکه ذنب باعث خسوف بدر میگردد بدانکه ذنب عقده ایست [illegible] که نام دیگر راس است و این هر دو نقطه است که از تقاطع مدار شمس و مدار قمر پیدا میگردد و چون در یک نقطه آفتاب باشد و در دیگر ماه در آن وقت میان هر دو زمین حائل میباشد و قمر را خسوف عارض میگردد و مراد [illegible] [illegible] [illegible] سبب ظلمت تاریک گردد

ایست لطف دل که از یکمشت گل — ماه او چوں میشود پروین گسل
ناں چو معنی بود خوردش سود بود — چونکه صورت گشت انگیزد جحود
ہمچو خار سبز کاشتر مے خورد — زاں خورش صد نفع و لذت میبرد
چونکہ آں سبزیش رفت و خشک گشت — چوں ہماں را مے خورد اشتر ز دشت
مے دراند کام و لنجش اے دریغ — کانچناں ورد مربی گشت تیغ
ناں چو معنی بود بود آں خار سبز — چونکہ صورت شد کنوں خشک است و گبز
تو بداں عادت که او را پیش ازیں — خوردہ بودی اے وجود نازنیں
بر ہماں بو میخوری ایں خشک را — بعد ازاں کامیخت معنی با ثری
گشت خاک آلود و خشک و گوشت بر — زاں گیاہ اکنوں بپرہیز اے شتر
سخت خاک آلود مے آید سخن — آب تیرہ شد سر چہ بند کن
تا خدایش باز صاف و خوش کند — آنکہ تیرہ کرد ہم صافش کند
صبر آرد آرزو را نے شتاب — صبر کن واللہ اعلم بالصواب

سلہ دل چہ قدر لطافت دارد کہ از یکمشت گل از سے پذیرد و ماہتاب انوار آں یعنی چوں خورشید پروین منتشر میگردد مشت گل عبارت از عدم توجہ سالکین ست سلہ یعنی حکایات و امثال تا آنکہ ذریعہ معانی و علوم مقصودہ بود شنیدن آنہا سود مند باشد اما چون التفات بمعانی نماند و آن حکایات مقصود اصلی گشت پس ایں امر باعث با وجود معانی انشد سلہ یعنی حکایات بمنزلہ خار سبز است وقتی کہ در ضمن آن بمعرض بیان آید بمنزلہ سبزی ایں خار ست و چنانکہ خار تا ماندن سبزی مفید بہائم ست بعد خشک شدن بکام و دہان آنہا مضرت رساند ہمچنان حکایات تا آنکہ از انہا معانی مقصود باشد مفید ست و در غیر از ان اشاعت وقت نتیجہ نبخشد سلہ یعنی اکنون کہ تنہا مشغول بحکایات و غافل از معانی شدید شنیدن حکایات شما را مضرت کند سلہ یعنی اکنون کلام بغیر معانی شد آید پس ایں سلسلہ انشاء اللہ [illegible] و الحمد للہ علی تمام حواشی الدفتر الاول۔

اعلان عام

اس کتاب کی تصحیح و تکمیل اور حاشیہ نویسی پر راقم نے بڑی محنت اور دماغ سوزی کی ہے۔ اس لئے اس کے تمام حقوق اشاعت بحق راقم محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب بلا اجازت اس کی نقل شائع کرنے یا اس کے حواشی کا ترجمہ کر کے چھاپنے کی تکلیف نہ فرمائیں دفتر ہذا کی اس ایڈیشن کی اشاعت کے لیے صرف مولوی عبد العزیز و مرزا خورشید عالم صاحبان کو اجازت دی گئی ہے۔

[illegible] مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۲۸ء — عرشی

رفیق عام پریس لاہور میں باہتمام میاں محمد صدیق پرنٹر

CALL ٨٩١٦۵١٣۵ / م۴۲م۴۴م ACC. No. ۱۴۲۱۵

AUTHOR مولوی جلال الدین رومی

TITLE مثنوی مولوی معنوی

Maulana Azad Library

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due